BROWN BOOK

THE BOOK WAS DRENCHED

قد جعل اللہ لکل شیٔ قدرا

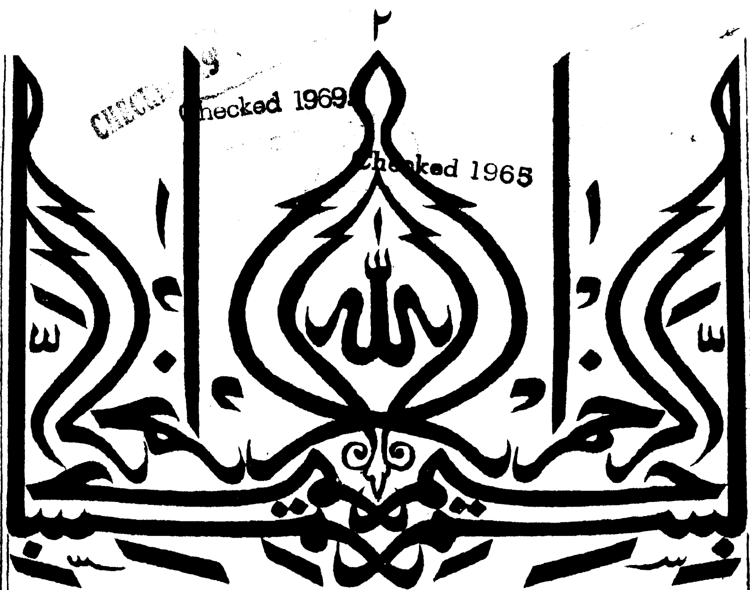
جریدۂ فریدہ در علم عروض نادرہ ضیا معقول حاوی فروع و اصول دائرۂ قواعد مرکز فوائد جدید کشاف دقائق عروض و قافیہ المسمیٰ

عقد العروض

۱۲۱۹۸۸

تصنیف عمدۃ المحققین قدوۃ المدققین استاذی جناب منشی سید غلام حسنین قدر بلگرامی [illegible] حضرت غالب دہلوی طاب ثراہ

از فرمائش مطبع شاہ اودھ ہلال نمائے عید طبع شد



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْجِبَالَ اَوْتَادًا وَجَعَلَ الْبَحْرَ مِدَادًا وَالسَّلَامُ الْوَافِرُ عَلٰی نَبِیِّنَا الَّذِیْ صَارَ بِسَبَبِہٖ بَسِیْطُ الْاَرْضِ لِلْاَنَامِ فِرَاشًا وَّمِہَادًا وَالثَّنَآءُ الْکَامِلُ عَلٰی اَہْلِ بَیْتِہِ الَّذِیْنَ کَانُوْا لِلدِّیْنِ اَرْکَانًا وَّعِمَادًا

بعد ہ اصل الاصول دائرۂ ناتمامی بندہ **غلام حسنین قدر** خلف سید خلف علی حسینی واسطی بلگرامی صدر نشینان قصر سخن اور کاملان علم و فن کی خدمت مین عرض کرتا ہی - مدت مدید سے مجھے خیال تھا کہ علم عروض مین ایسا ایک بسیط رسالہ مجتمع ہو جسکی تعریف مقدمۂ کتاب مین درج ہی - مگر فقدان اسباب سے دل کی دل ہی مین رہی جاتی تھی کہ ناگاہ ستارۂ عرش بلند نامی سعید ازلی علامۂ فہامہ عزیزی سید علی بلگرامی نے میرے خیال بالقوہ کو عزم بالجزم اور میرے عزم کو مرد میدانِ بالفعل بنایا پھر تو مین بھی تصنیف کی کم ہمت کی زنجیر سے جکڑ کر میدان مین آیا -
ممکن تھا کہ ہم بھی عزیز مذکور الصدر کے اوصاف شاعرانہ طور پر بیان کرتے ہمارا اندیشہ بھی ظہیر فاریابی کے مثل قزل ارسلان کے قدمون تلے آسمان کی نو کرسیون کا زینہ لگا سکتا تھا - ۵

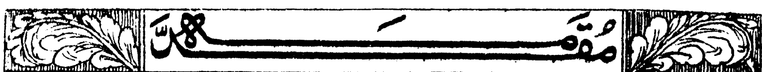
ہم از تو برتر بال گزاف ÷ تو سیمرغ آری و من کوہ قاف ÷ لیکن اونکے حالات پر نظر انصاف ڈالنے سے کھل گیا کہ اگر راست براست بے کم و کاست سوانح عمری بطریق یادگار عزیز مسطور یہان لکھے جائین تو مبالغۂ شاعری آمیز اور اغراق طوفان خیز سے کئی کریان بلند ہونگے - جب سچ سے کام نکلے تو جھوٹ مین کیون نام نکلے - سچ تو یہ ہی کہ انکے جد امجد مولوی سید کرم حسین خان بہادر حکیم زمان اور عالم دوران تھے - شاہ اودھ نے سفارتاً دربار گورنری کلکتہ مین انکو اپنا قائم مقام بنایا تھا سید کرم حسین خان کے فرزند ارشد مولوی سید زین الدین حسین خان بہادر مدت دراز تک انگریزی سرکار مین ڈپٹی کلکٹر رہے اور اب پنشن پاکر نظام حیدرآباد کی سرکار مین وسادہ آرائے امارت ہین انکا علم باعمل اور خلق ضرب المثل ہی -

آمدم بر سر مطلب - سید علی سنہ اٹھارہ سو باون عیسوی مین پیدا ہوئے آٹھ برس کے سن سے چودہ برس کی عمر تک درس عربی سے فراغ حاصل کیا - ہم تو جبھی کہتے تھے - کہ سہ پارہ خواہد شد ازین دست گریبانے چند ÷ اٹھارہ سو چھیاسٹھ مین علم انگریزی سیکھنے پر کمر باندھی دو برس نگزرے تھے کہ کیننگ کالج لکھنؤ مین شامل ہوگئے پھر اٹھارہ سو چوہتر مین (بی اے) درجے مین کامیاب ہوکر تین برس قانون ملکی پڑھا پھر سال بھر بعد (نیٹو سول سروس) کے امتحان مین مکمل ہوگئے اور کل ضلع بہار مین نمبر اول ہوگئے - بعدہ (تامسن اسکالرشپ) پاکر رڑکی کے درجہ اول مین قدم رکھا ابھی پورے چھ مہینے نہ گزرے تھے کہ نقاد علما قدردان شرفا نواب مختار الملک سر سالار جنگ بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم حیدرآباد دکن اپنے ساتھ لندن لیگئے - سید علی بتعہد نواب ممدوح الالقاب تین برس چھ مہینے وہی شہر جوہر بہر مین پر توفشان جوہر ذاتی رہے - معدنیات کے مدرسہ شاہی مین کوہ کنی کی اور (جیالوجی) کے فن مین تمغا پایا اور وہان کی اخیر سند جسکو زبان انگریزی مین (اسوشیئٹ رائل اسکول آف مینس) کہتے ہین ہاتھ لگی - اس نقاد نقد علم وہنر نے - علم کیمیا - علم حیوانات - علم نباتات - علم تجرات - اور فن نقشہ کشی مین ایسا نقشہ جمایا کہ اول درجے کی سند ہاتھون ہاتھ لے لی - لندن یونیورسٹی کا امتحان زبان لاتینی اور جرمنی

اور فرانسیسی مین دیگر درجۂ اول کی سند پائی - سال بھر کویلا اور فلزات کی معدنون مین کام سیکھا
اور چندے انگلستان کے (جیالاجیکل سروی) کے ساتھ کام کیا اور نام کیا - علاوہ بیش دو سال
تک لندن کی (والنٹیر) فوج مین بھی شریک رہے اور وہ قواعد سیکھی کہ اُستادون نے ہاتھ چوم
لیے - ملک جرمن مین سفر کیا اور فرانس کو گھڑی سواری دیکھ لیا - یہ سیاح ممالک فضل وکمال -
لاطینی - انگریزی - جرمنی - فرانسیسی - عربی - فارسی - اُردو - سنسکرت - بنگالی - ہندی - مرہٹی - تلنگی
اور گجراتی زبانون کو ایسا بول سکتے ہین کہ پردے سے اصلی باشندے کا دھوکا ہوے
خدا کے فضل سے یوسف جمال کہلائے * اب آگے چاہتے کیا ہو پیمبری ہو جاے * اس بلا کے
پُتلے اور آفت کے پرکالے نے مجموع اٹھارہ سال تک محض طالب العلمی کی - الآخر تحقیقات معدنیات
کی غرض سے ملک دکن کو تشریف لیگئے بفحواے لَوْكَانَ تَحْتَ الْجَبَلَیْنُ والی حیدرآباد
نے اپنی قدردانی کی کسوٹی پر کس کر تعلقہ دار اول مقرر کیا انکی تنخواہ کا مرکز آخر پندرہ سو روپیہ ہین
اَللّٰهُمَّ زِدْ وَلَا تَنْقُصْ -

مین انکی ذہانت اور مروت کا کیونکر قائل نہون سنہ بارہ سو تاسی ہجری کے قریب انھون نے
مجھسے علم عروض شروع کیا اور چند سبق مین مسائل مشکلہ حل کرنے لگے - مجھسا آزاد مشرب آدمی
انکے دام خلق مین ایسا پھنسا کہ باوجود غیبت نگاہ وحدت مین انھین ہر وقت حاضر جانکر یہ قطعہ
رٹا کرتا ہون جاے دارد کہ خویش رانازم * کہ فلانی زپیروان من ست * جاے دارد
کہ خویش رانازی * کہ ظہور تو در زمان من ست * الغرض انکی فرمائش سے اس فقیر کے جمشید فکر
نے ہزار خون جگر پیکر یہ جام جہان نما طیار کیا اور تاریخی نام **قواعد العروض** [illegible] ہجریہ رکھدیا -

عرب فارس اور ہند تینون دیس کی سیر گھر بیٹھے کیجیے - جس ملک کا وزن درکار ہو میزان
نظم مین تول لیجیے - باب کی جگہ لفظ قاعدہ لکھدیا - ایک مقدمہ اور انیس قاعدون پر شمار بحور کے
موافق یہ اسطوانۂ مثلثہ قائم کیا - وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْهِ التُّكْلَانُ -



عالم کی شائستہ قومون نے فن عروض کو علم ادب کا ایک جز جانا ہی اور اکثر قواعد صرفی و نحوی کی سلک مین اسکو بھی مدوّن کیا ہی - اوسپر یہ تماشا کہ ہمارے ہندوستانی احباب اس فن سے کوسون بھاگتے ہین جب گھیر گھار کر راہ پر لاؤ تو مولوی معنوی پر ہاتھ صاف کرنے کو آستینین چڑھاتے ہین کہ ؎ من ندانم فاعلاتن فاعلات + شعر میگویم بہ از آب حیات + او نہین سمجھتے کہ یہ صرف بزرگون کا انکسار تھا - ذرا اونکی تصانیف تو دیکھیے کیا وہ بھی تمھاری طرح ٹھوکرین کھاتے ہین کیا اونکو بھی لوگ تمھارے مثل حسن و قبح مین ناواقف پاتے ہین -

ہندوستان کا چھوٹے سے چھوٹا مقام کوئی ایسا نہو گا جسمین دو ایک شاعر موجود نہون - شاعرون کی یہ کثرت اور موجودات ہی کہ اب نیا تخلص بھی نسخۂ کیمیا اور آب حیات ہی - اس مردہ دلی کی حالت مین بھی ہم تخلص شعرا کا شمار کرنا قیامت مین ایک ایک نام کے ستّر ستّر ہزار مردون کا قبر سے اوبھرنا ہی اوسپر یہ قیامت کہ اونمین اکثر براے نام موزون طبع ہین اور اپنے تیشۂ مذاق سے لولے لنگڑے شعر گھڑا کرتے ہین - نہ اصول کے شناسا ہین نہ عروض سے ماہر ہین صرف فرقۂ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ کے شاعر ہین - ہمکو بامعان نظر اس نقص کے دو باعث دکھائی دیتے ہین -

اول - زبان اردو مین عروض کی کوئی کتاب جامع اور بسیط اور مدلل حاضر نہین - نہ عربی کی اصول و فروع کا انحصار نہ فارسی وزنون کا شمار نہ اردو استعمال کا بیان نہ ریختہ کی تقطیع کا کوئی خاص قاعدہ - اردو کی تہ فارسی پر اور فارسی کی عربی پر جما کر خیالی پلاو پکا لیا اور اوسمین بھی کئی رنگی تو کیا فائدہ - زحافات بے موقع کی آگ بھڑکانا اوسپر خلیل سے لو لگانا کرامات ہی ناجائز وزنون سے لوگون کے کان بھرنا اوسپر خفش کا ذکر کرنا یہ بھی کوئی بات ہی - عربی فارسی اوزان کا استعمال اونمین بگڑی ہوئی اردو کی مثال واہ - نہ زحاف کا ٹھیک مقام نہ وزن کا صحیح نام سبحان اللہ ؎ وہ مثل ہی خود غلط انشا غلط املا غلط + رہی فارسی اوسکی یہ کیفیت ہی کہ تصانیف متقدمین مانند محقق طوسی و محمد بن قیس و سلمان ساوجی و عبدالرحمن جامی کے

سوا اور کوئی کتاب مستند اس زبان مین بھی موجود نہین اون مین بھی بعض ایسی دقیق جنکو شرح کی حاجت ہوئی - اگرچہ بندہ مولف شارح معیار الاشعار یعنی صاحب میزان الافکار کی مساعی جمیلہ کا مشکور ہے لیکن وہ شرح بھی بجاے خود ایک متن ہے باقی اونمین کمیاب بلکہ نایاب ہین - رہین اہل ہند کی چھوٹی چھوٹی فارسی کتابین وہ خود ناقص اور غلط ہین پھر اونکے ترجمہ مکتبی کا کیا کہنا -

دوم - گنتی کی چند بحرین زبان اردو مین مروج ہین جنکے وقوف کو لوگ بڑی بڑی کتابون کی کچھ ضرورت نہین سمجھتے صرف ذوق کے بھروسے پر شعر کہجاتے ہین اور غلطی مین پڑکر جابجا رہجاتے ہین -

پس اس نارسائی کے عہد اور ناقدردانی کے زمانے اور بے رغبتی کی حالت مین ہمکو اسقدر بھی امید نتھی کہ کوئی خالی واہ واہ سے دل بڑھائے یا صلے کے عوض گلے سے پیش آئے یا آفرین کے بدلے نفرین ہی کہے -

مگر پہلی دقت کے رفع کرنے کو بمقتضاے ہمدردی ہمنے کمر ہمت چست باندھکر زبان اردو مین اس طول طویل کتاب کے سفید ورق مفت مین سیاہ کیے اور جو جو نقصان رہگئے یا آگئے تھے وہ سب دفع کردیے -

یہی دوسری دقت یعنی عروض کی چندان ضرورت نہین وہ غلط فہمی کا ایک نمونہ ہے - یہ تو مسلم ہے کہ نثر کے مثل نظم بھی زبان کا ایک جز ہے - اگر قواعد نثر کی حاجت ہے تو نظم کے قاعدوں کی بھی اوسکے مانند ضرورت ہے - علاوہ برین ہیأت وزن کے اکتساب سے طبیعت کو جو ایک لذت مخصوص ملتی ہے اوسیکو اصطلاحاً ذوق کہتے ہین - پس ظاہر ہے کہ طبایع انسانی مختلف ہین لہذا وہ لذت بھی مختلف ہونی چاہیے - شعر سے خاص غرض یہ ہے کہ سننے والون کو مزہ اور دیکھنے والون کو لطف حاصل ہو جب کہ ہر شخص کی طبیعت سے کما حقہٗ آگاہی مشکل ہے اور انسان مدنی الطبع ہے تو ضرور ہوا کہ شاعر خود تنگ مایہ نہو اور جملہ بحور اور سب اوزان اور اوسکی صلاح و فساد سے وقوف کامل رکھتا ہو کیونکہ اکثر مشاہدے مین گزرا ہے کہ ایک وزن کسیکو پسند ہے اور وہی

دوسرے کے ناپسند اور مذاق کے خلاف ہی لہذا شاعر کو سب پر عبور واجب ہی۔ تاکہ شعر مین تخئیل اور نتیجہ اثر پیدا ہو جائے اور پیرو کا قدم راہ راست سے نہ ڈگنے پائے پس ایسا وقوف بغیر علم عروض کے ناممکن ہی۔

اسکے سوا موزونیت کی دو قسمین ہین۔ ایک فطری جسکو ذوق کہتے ہین۔ دوم صناعی جو اکتساب فن سے حاصل ہوتی ہی۔ اور انمین علما کو کشئین ہین۔ ابن حجاج بغدادی اور بہاؤالدین سبکی وغیرہ قائل ہین کہ ادراک وزن ذوق سے بھی حاصل ہو سکتا ہی اور صاحب ذوق کو عروض کی چندان احتیاج نہین۔ اور ابوالفراس وغیرہ ناقل ہین کہ ذوق بغیر علم عروض کے نامفید ہی۔ محقق طوسی معیار الاشعار مین فرماتے ہین کہ تصور اول چار وجہون سے نامسلم ہی۔

اول۔ یہ کہ صاحب ذوق کو ادراک کامل نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اوسکے پاس درک بدیہی کا آلہ موجود نہین اگر اندھے کے ہاتھ بٹیر بھی لگی تو اوسکو خود اعتبار نہین آتا۔

دوم۔ اوزان غیر متداول اور غیر بدیہی مین صاحب ذوق کی دال نہین گلتی بلکہ الفاظ کی صحت پر چھری پھر جاتی ہی اور معنی کا خون ہو جاتا ہی۔ نقل ہی کہ ایک صاحب ذوق سعدی کے اس قطعے کو بر وزن۔ مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن۔ پڑھ رہے تھے یون ؎ دانی چہ گفت مرّا آن بلبل سحرّی + گر ذوق نیست ترّا کژ طبع جانورّی + اشتر بشعر عرّب درحالت است وطرّب + تو خود چہ آدمیّی کز عشق بے خبرّی + مرا۔ سحری۔ ترا۔ جانوری۔ عرب۔ طرب۔ آدمیی۔ بے خبری۔ ان آٹھون الفاظ کو زبان مبارک سے مشدد ادا کرتے تھے ایک صاحب صناعت نے ہر چند سر دھنا کہ ظالم الفاظ کا گلا کیون گھونٹتا ہی ارے یہ قطعہ بحر بسیط مین ہی مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن۔ کے وزن پر کیون نہین پڑھتا۔ ایک نہین ہزار نہین وہ اپنی ہی دھن مین مست تھا۔ آخر بمشکل جواب دیا کہ ہان الفاظ تو اسطرح صحیح ہو جاینگے مگر اشعار کی موزونیت مین جو جا بجا سکتا پڑ جایگا اسکا کیا علاج۔ ہای رے ذوق بے صناعت۔

سوم - اوزان متقارب التقطیع کا اختلاف اور حسن و قبح کی جانچ پڑتال غیر صناعی سے غیر ممکن ہے
مثلاً کسی نے ایک نظم بروزن - فاعلاتن مفاعلن مفعولن - کہی اور اوسمین ایک شعر یون منظوم ہوا
تھا قال الجامی ؎ وقتِ گل شد ہوائے گلشن دارم ✤ ذوقِ جامِ مدام روشن دارم ✤
اگر یہان لفظ وقت اور ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعر وزن رباعی سے تلیگا بروزن
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع - پس اسکا فساد ظاہر ہے کہ ساری نظم تو بحر خفیف مین ہو اور ایک بیت
وزن ترانہ مین یہ کیونکر ہو سکتا ہے - بدین صورت صاحب صناعت اضافات مذکورہ کو کبھی
اشباع نکریگا اور صاحب ذوق دھوکا کھا جائیگا -

چہارم - نظم و نثر کی تمیز خود بغیر علم عروض کے اکثر مواقع پر مشکل بلکہ ممتنع ہے - صاحب ذوق ہرگز
نہین پہچان سکتا کہ نثر ہے یا نظم مثلاً - وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ✤ یا جسطرح - مَنْ یَّشْتَرِی الْبَاذَنْجَانَ ✤
یا جیسے - بدان ملک الملوکے کہ ہر دو جہان بامرش شد نہ ز ہیچ چیزے بگفتن کاف و نونے ✤
ایسے جملون کو صاحب ذوق کبھی موزون نہ سمجھیگا اور صاحب صناعت کبھی ناموزون
نہ کہیگا کیونکہ اول بحر ہزج اور دوم بحر منسرح ہے اور سوم بحر مجتث - اصل تو یہ ہے کہ اگر کوئی
مبدأ فطرت مین ذوق نرکھتا ہو تو اوسکو ملکۂ عروض سے موزونیت آسکتی ہے - محقق علیہ الرحمہ
والرحمہ فرماتے ہین - کہ این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام - جیسے بعض آدمی گانے مین
بے تالے اور بے سُرے ہوتے ہین مگر فن موسیقی کے قواعد سے اونکا تال اور سُر درست
ہو سکتا ہے - الغرض موزونیت کے تار کھینچنے کو علم عروض اچھی جنتری ہے -

ہمکو اس جریدے کی تالیف مین ہر لحظہ یہی مد نظر ہے کہ مطالب نہایت بسط کے ساتھ قلمبند ہون
اور بیان مین ایسی تنقیح و توضیح رہے کہ اگر کوئی ابجد خوان عروض از بائے بسم اللہ تا تائے
تمت اس کتاب کے زانو پر غور کی پیشانی رکھکر مطالعہ کرے تو جیسے کوئی آئینے مین اپنی صورت
دیکھکر آپ کو پہچان لے یونہین اسکے مطالب بلا مدد اُستاد ذہن نشین ہو جائین - لیکن پھر بھی
اگر کوئی سیفی خوان مبتدی بلا غور و تامل اس میدان مین بگٹٹ نکلیگا تو اسکی دشوار گزار راہون کا

طی کرنا لوہے کے چنے ہو جائینگے - کیونکہ ہم اکثر مقام پر رسائل مشہورۂ مختصرہ سے راہ کاٹکر سیدھے نکل گئے ہین - اگرچہ ہمنے اختلاف کے موقعون پر دلائل و نظائر مستحکم سے سد سکندری اوٹھائی ہی تاکہ خطاؤن کے یاجوج ماجوج کا گزر نہونے پائے لیکن اوس سد کو دیوار قہقہہ سمجھنا صاحب بصیرت اور منصف کا کام ہی - وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○ -

چونکہ ہماری غرض اصلی یہ ہی کہ خلیل کے کلیون سے یہ کتاب باہر نہ نکلنے پائے لہذا ضرور ہی کہ جہان کہین بندہ کسی اور مصنف سے علحدہ چل نکلے وہان معیار الاشعار نصیر الدین طوسی یا مفتاح سکاکی سے اس تالیف کو ملا کر صحیح کو قسم سے ممیز کرنا ساکے اسے [illegible] ہی کہ یہ رسالے خلیل کے چربے ہین -

جہان جہان اساتذہ کے اقوال مین اختلاف پڑ گیا ہی وہان وہان ہمنے قوی قول کی طرفداری کی ہی اور ایسی منصفانہ راے دی ہی کہ جھگڑا اوٹھ جائے اور تمام قصہ پاک ہو -

جن مواقع پر اصول و فروع کی تعریفات مسلمہ کی تطبیق مین بڑی بڑی دقتین پیش آئین وہان اعمال کے گرم و سرد پانی کو ملا کر ایسا سمویا ہی کہ غلطیون کی گرد مطالب اصلی کے چہرے سے پاک ہو جائے -

اشعار مثالیہ کثرت کے ساتھ دواوین اساتذہ سے جہان جہان کر جمع کیے اور صحیح مثالین لیے چن لین اور بامزہ چربرے شعر ڈھونڈھ نکالے کہ خوش مذاقون کے کام و ذائقہ کو لون پر چٹکے اس تلاش مین جو جو مشکلین پیش آئین اونکا ذکر بیان بحور مین ہوگا -

زحافات کے کوچون مین عقل کی وہ خاک چھانی کہ انمیل تعریفات کے ریزے نکل آئے -

اوزان پرکھنے کے قواعد ایسے سدھے اور صاف جانچ جانچ کر درج کیے کہ انمول وزن کانٹے مین تل گئے متقارب کے محبقات اور ترانے کا بیان موجود ہی مشک آنکہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید -

بحور دائرۂ منعکسہ کی مثال مین دیدہ ریزی اور اغلاط بحور مہمل کی دقت مین موشگافی اور مستزاد کی تحقیق مین جان فشانی اور بھاشا پنگل کے بیان مین کوہ کنی اور فرہنگ اصطلاحات

عروض کی گرد آوری مین خوشہ چینی ہے ؎ ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست۔
جب محققین فن سے اتفاق یا اختلاف کیا ہے بے روے و رعایت سمجھا دیا ہے۔ پھر ایسی علمی اور عقلی بحث مین گفتگو کرنا نہ تو اساتذہ سے بے ادبی ہے نہ معاصرین سے کینہ وری ہے ؎ روے سخن کسیکی طرف ہو تو روسیاہ ✦ سودا نہیں جنون نہیں وحشت نہیں مجھے ✦

آج تک اردو رسالے اکثرون نے نکالے مگر قواعد تقطیع مین تتبع فارسی کی سخت کوشی کی اور مثال اوزان مین بھی ریختہ کی خصوصیت سے فراموشی کی اور حروف تعلیل اردو سے چشم پوشی کی۔ اسکے سوا کوئی ایسی کتاب ابتک زبان اردو مین میری نظر سے نگزری جسمین جملہ اوزان عربی مع مثال اور تمام وزنہای فارسی کا استعمال اور کل اوزان اردو اور بھاشا کا شمار بالتفصیل نہ سہی تو بالاجمال یکجا مجتمع ہوا ور صحیح ہوا ور مشکل ہو اور التوضیح ہو۔

الحمد للہ کہ مولف نے ان سب امور مین عرق ریزیان کر دکھائین۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو یہ کتاب زبان اردو مین اس ایجاد کی پہلی اور سچی بسم اللہ ہے۔

قاعدۂ اول حالات تاریخی و بیان تخریج و تعریف علم عروض

از روے فطرت ہر علم کی ایجاد بے قاعدہ طور پر ہوا کرتی ہے اور عمل بغیر علم کے اول جزئیات مجتمع ہوتی رہتی ہے۔ پھر اہل فکر قواعد و ضوابط و افراط و تفریط سے اترا اوسکی آراستگی مین مشغول ہو کر اصول کو باقاعدہ و مستحکم اور فروع کو صاف و مدلل اور مشکلات کو آسان و وسیع کر دیتے ہین اوسوقت اوسکا نام علم ہے۔ اسی بنا پر علم شعر کی ایجاد صرف ایک طبعی ذوق پر ہوئی اور ذوقی تجربے دریافت ہوا کہ نثر سے اسکو امتیاز حاصل ہے۔ پہلے بغیر استعانت فن عروض جملہ اوزان و روانی اور استعمال بجور نداق انسانی کے سانچے مین ڈھلتے تھے۔

چنانچہ صاحب زین القصص اور ابن اثیر مصنف کامل التواریخ وغیرہ ناقل ہین کہ جب ابنای آدم مین عناد پھیلا اور قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام نے بطور مرثیہ چند اشعار تصنیف فرمائے۔ اکثر شعرا کے کلام مین اس شعر گوئی کی تلمیح پائی جاتی ہے مرزا صائب کہتے ہین

ع آنکہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود + طبع موزون حجت فرزندی آدم بود + اور یہی بات خسرو دہلوی کے کلام سے بھی ثابت ہوتی ہی کما قال ع ما ہمہ در اصل شاعرزادہ ایم + دال ما بن محنت ندا ز خود و ادہ ایم + لیکن علامہ زمخشری اور فخر رازی اور نظام نیشاپوری اور صاحب معالم وغیرہ آدم صفی کی شعر گوئی کے قائل نہیں اور کہتے ہین کہ انبیا شعر کہنے سے معصوم ہین - بلکہ صاحب معالم کا قول بروایت ابن عباس یہ ہی کہ جب ہابیل مقتول ہوئے تو ابوالبشر نے بطریق نثر زبان مستعملہ سریانی مین مرثیہ فرمایا اور شیث کو وصیت کی کہ اونکے اخلاف تک و دیعت رہے - یہانتک کہ یعرب بن قحطان کو وراثت مین وہ مرثیہ پونہچا جو کہ اولاد نوح علی نبینا و علیہ السلام مین تھے - یعرب لسان سریانی و عربی دونون جانتے تھے اونھون نے عربی زبان مین اوس نثر کا ترجمہ منظوم کیا وہی اشعار لوگ آدم کی طرف منسوب کرتے ہین -

مؤلف عرض کرتا ہی کہ ماہیت شعر ایک طرز خاص کا کلام ہی اور کسی کلام مین ذاتی قبح نہین ہوسکتا پھر مانع عصمت کیون ہو - رہے معانی اگر اونکی راہ سے ناجائز کہو تو ہمین شعر کی خصوصیت کیا ہی فحش و افترا وغیرہ مین نظم و نثر دونون یکسان ہین اور اگر ایسا ہوتا تو وہ انبیا جنکی عصمت دلائل قطعی سے ثابت ہی شعر کیون کہتے - علماے اہل کتاب وغیرہ اس امر پر متفق ہین کہ کل زبور کتاب زبور بزبان عبرانی موافق دستور زمان و زبان منظوم ہین چنانچہ زبور عبری کے باب اول مین یہ شعر موجود ہی

ع اَشْرِہَا اِیْشْ اَشِرْ لُوحَالَخْ بَعَصَتْ رِشَاعِمْ + اُبْدِرِیخْ حَطَائِمْ لُوعَمَادْ لُوبْمُوشَبْ لِیصِیمْ لُویَاشَابْ + یعنی وہ مبارک آدمی ہی جو کہ بدون کی صلاح پر نچلے اور خاطیون کی راہ پر کھڑا ہو اور اونکے پاس نہ کھڑا ہو اور مسخرون کی محفل مین نہ بیٹھے - اسی طرح مثنوی نشید الانشاد مصنفہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام تمام و کمال بزبان عبرانی منظوم ہی اوسکے باب اول کا پہلا شعر یہ ہی ع یِشَاقِنِی مِنْ شِی قُوتْ یِبْهُو کِی طُوبِیمْ دُدِخَا مِیَّایِنْ + لِرِیحْ شِمْنَخَا طُوبِیمْ شِمِنْ تُورَقْ شِمِخَا اَلْکِنْ عَلَامُوتْ اَہِبُوخَا + یعنی وہ منہ کے بوسون سے مجھکو چوسے کیونکہ بہتر ہی مے سے عشق کا نشاہ - جیسے تیرے لطیف عطرون کی خوشبو ویسا تیرا نام ہی اوس عطر کے مانند ہی

جو پسند آجائے اسواسطے کنواریان تجہیر فدا ہین - رہا جناب رسالتمآب صلعم کا شعر نہ کہنا یا انکو تعلیم شعر نہونی جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہی تو ہمین یہ تصریح نہین کہ خلاف عصمت یا مذموم ہی بہت سباح چیزین بعض اوقات مین کسی مصلحت سے مناسب نہین ہوتین ممکن ہی کہ اس باب خاص مین بھی ایسا ہی ہو مثلاً بالاتفاق لکھا پڑھا ہونا فضیلت اور وصف ہی لیکن جناب رسول خدا امی رہے پس اب یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ لکھنا پڑھنا قادح عصمت یا بُری چیز ہی - یہی شعر کا حال سمجھو -

صاحب خزانۂ عامرہ فرماتے ہین کہ انتیس مرد شاعر اور بارہ عورتین شاعرہ سب کھترآدمی جناب عرش مآب رسول خدا صلعم کے مداح تھے - ایک بار کعب ابن زبیر نے حضرت کی مدح مین یہ شعر کہکر گزرانا ؎ اِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ یُّستَضَاءُ بِهٖ * مُهَنَّدٌ مِّن سُیُوفِ الهِندِ مَسلُولُ *

تحقیق کہ پیغمبر ایک نور ہی اس سے روشنی حاصل کی جاتی ہی تیز و بران ہی شمشیرہای ہند سے اور کھنچی ہوئی تلوار ہی - حضرت نے سیوف الہند کے عوض سیوف اللہ بنایا - یہان سے ثابت ہوا کہ اصلاح شعر مسنون ہی -

علاوہ برین روضۃ الاحباب اور صحیح بخاری مین مسطور ہی کہ غزوۂ اُحُد مین ابوسفیان نے ایک ٹیکرے پر چڑھکر مسلمانون سے مخاطب ہوکر کہا ؎ اُعلُ هُبَل اُعلُ هُبَل * بروزن دو مفتعلن - یعنی بلند رہ ای ہبل بلند رہ ای ہبل - ہبل ایک بت قریش کا نام تھا - سرور کائنات علیہ التحیات نے اوسکے جواب مین فرمایا ؎ اَللّٰهُ اَعلٰی وَاَجَلّ * بروزن مستفعلان مفتعلن - یعنی خدا وند عالم بلند تر اور بزرگتر ہی - یہ دونون بحر رجز کے مربع ہین - پھر ابوسفیان نے کہا ؎ اَلعُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَکُم * بروزن مفعولن مفاعلن مستفعلن - یعنی عزی ہماری مدد کریگا اور تمھاری مدد عزی نکریگا - عزی بھی ایک بت تھا - رسول مقبول نے جواب دیا ؎ اَللّٰهُ مَولَانَا وَلَا مَولٰی لَکُم * بروزن سہ مستفعلن - یعنی خدا وند عالم ہم سب کا مولی ہی اور تمھارا کوئی مولی نہین - یہ دونون وزن رجز مسدس ہین ہین - ان مربعات و مسدسات مقفی سے کہ بطریق سوال وجواب واقع ہین صاف صاف ظاہر ہی کہ رسول نے بھی شعر کہا

اور کیسا شعر کہ بالقصد اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ شعر انبیا کی عصمت کا مانع نہین - الغرض شاعر اول یا حضرت آدم ہین یا یعرب بن قحطان -

ابن رشیق طبقات الشعرا مین بیان کرتے ہین کہ شعراے عرب کے چار گروہ ہین - اول جاہلین قدیم انمین سب سے پہلا شاعر مُہلہل یعنی امرؤالقیس کوفی بن ربیعۂ مرۂ ثعلبی ہی اور خالویہ مہلہل کے عوض ابن خذام کو بتاتا ہی - ثعلب نے امالی مین ذکر کیا ہی کہ شعراے جاہلیت کا زمانہ زمانۂ اسلام سے چار سو برس پیشتر گزرا -

دوم مُخضرَم (گوش بریدہ سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا) وہ شاعر جنھون نے کچھ زمانۂ جاہلیت اور کچھ زمانۂ اسلام پایا - اس طبقے کے شاعر مشہور لبید اور جعدی ہین -

سوم اسلامیین محض - جو انقضاے زمان جاہلیت کے بعد پیدا ہوئے ہین -

چہارم مُحدثین یعنی شعراے نو پیدا شدہ - جو رواج اسلام کے بعد ہوئے -

جب شعر عربی کی انتہا ہوئی یعنی کمال کو پونہچا تو شعر پارسی کی ابتدا ہوئی - بقول بعض عضدالدولہ دیلمی کے عہد مین جو کہ سنہ تین سو باون ہجری مین فارس پر مسلط ہوا قصر شیرین سلامت تھا اوس قصر کے کتابے مین یہ شعر بزبان فارسی قدیم پایا گیا ؎ ہژیرا بہ کیہان انوشہ بزی + جہان را نگہبان و نوشہ بزی + ہژیر بضم ہای ہوز و زاے فارسی و تحتانی بمعنی خوب و نیکو - انوشہ خوشحال و خرم - نوشہ بادشاہ نوجوان - یہان سے مستفاد ہوتا ہی کہ شعر پارسی کا وجود زمانۂ اسلام سے قبل ہی - کہتے ہین کہ اوس زمانے سے قبل بہرام گور نے بھی یہ شعر کہا تھا ؎ منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ + نام بہرام مرا و پدرم بو جبلہ + بقول بعض مصرع دوم یہ تبدیل ضمائر دلارام جنگی محبوبۂ بہرام کا تصنیف ہی -

بعدہ بعد اسلام بقول صاحب خزانۂ عامرہ سنہ ایکسو ترانوے[۱۹۳] ہجری مین عباس مُروزی نے مامون رشید کی مدح مین اشعار نظم کیے جسکا مطلع یہ ہی ؎ ای رسانیدہ بدولت فرق خود تا فرقدین + گسترانیدہ بجود و فضل در عالم یدین + -

پھر سنہ دو سو اٹھّائیس ہجری کے قریب حکیم ابو حفص سغدی سمرقندی نے بحر رمل مین یہ شعر کہا۔

شعر آہوے کوہی در دشت چگونہ دودا ✽ چون ندارد یار بے یار چگونہ رودا ✽

پھر تو سنہ چار سو ہجری کے اوائل مین رودکی نے شعر فارسی کے کمال کا دروازہ کھولا اور پہلوان پایۂ تخت سخن استاد فردوسی طوسی نے میدان جیت لیا بعدہ جیسا شعر فارسی کا سکہ بیٹھا تذکرون سے خوب ثابت ہی۔ الغرض زبان تازی مین شعراے مخضرم تک اور زبان عجمی مین عباس مروی کے زمانے سے پیشتر تک جاہلیت عروض مین شعر کہے گئے۔

زبان اُردو کی شاعری احاطۂ عروض سے باہر نہین ہی کیونکہ جب سنہ چار سو تیرہ ۴۱۳ ہجری مین محمود غزنوی نے قلعۂ کالنجر کو گھیرا تو وہان کے راے رایان مسمّی نندا نے بقولے بھاشا مین اور بقولے اردو مین ایک شعر اوسکو لکھ بھیجا وہ محاصرۂ قلعہ سے دست بردار ہو گیا۔ مگر بقول جمہور اُردو کی شاعری سنہ سات سو ہجری کے قریب امیر خسرو دہلوی سے شروع ہوئی اور ولی اورنگ آبادی دکنی نے اوسکو ترقی دی جو کہ سنہ گیارہ سو تینتیس ۱۱۳۳ ہجری مین مر گیا۔ بہرصورت نندا اور خسرو کا زمانہ بعد زمانۂ استخراج علم عروض ہی۔

سب سے پہلے عربی کا علم عروض جسنے استخراج کیا اوسکا نام خلیل ابن احمد بصری بن فراہید بن مالک بن نہم بن عبد اللہ بن مالک بن مضر بن ازدی ہی۔ بقول ابن عماد یہ شخص سنہ ایکسو ہجری مین بروز یکشنبہ پیدا ہوا اسکی تاریخ میلاد لفظ (یوم الاحد) سے نکلتی ہی۔

مشہور ہی کہ خلیل نہایت ذکی اور ذہین تھا۔ اوسنے کل حروف تہجی ایک شعر مین منضبط کیے جو کہ بحر بسیط مین ہی۔ اگرچہ اکثر حروف مکرر لایا مگر کوئی حرف ایسا نہ چھوٹا جو شعر مذکور مین نہو۔

کَمَا قَالَ شعر صِفْ خُلْقَ خَوْدٍ کَمِثْلِ الشَّمْسِ اِذْ بَزَغَتْ ✽ یَحْظَی الضَّجِیْعُ بِهَا نَجْلَاءُ مِعْطَارُ ✽ باشباع۔ خود۔ بفتح خا۔ زن نازک۔ بزوغ بغین معجمہ آخر آفتاب کا نکلنا۔ حظوۃ حظی بضموم ومکسور و زاے منقوطہ شوہر سے عورت کا بہرہ مند ہونا۔ ضجیع ہمخواب۔ نجلا بنون وجیم تازی فراخ چشم۔ معطار نہایت معطر عورت (ترجمہ) خوے زن نازک بیان کرو جو کہ

مثل آفتاب کے ہی جبکہ روشن ہو- بہرہ مند ہوتا ہی ہمخواب اوسکے ساتھ وہ فراخ چشم اور بہت عطر لگائے ہوئے ہی-

روایت ہی کہ خلیل نے شہر مکہ مین علم عروض کو اسطرح ایجاد کیا کہ ایکدن وہ بازار صفارین یعنی ٹھٹھیری بازار مین جاتا تھا کسی نے طشت پر ہتھوڑا مارا چونکہ فن موسیقی سے ماہر تھا جھنکار کے ساتھ مارے خوشی کے وہ اوچھل پڑا اور بے اختیار منہ سے نکل پڑا کہ واللہ یظھر من ھذا الشئ- یعنی بخدا اس سے کچھ چیز معلوم ہوتی ہی- پھر تو ایک موزونیت وہمی کا خیال اپنے دماغ مین گانٹھنے لگا چونکہ وزن صرفی فعل مشہور تھے اسلیے خلیل نے فا وعین ولام کے موافق انھین نقرات متتابع اور سکنات متناسب سے اوزان عروضی تراش لیے - قاضی جہان سیفی نے بدیع العروض مین استخراج عروض کو کوبۂ قصار یعنی دھوبی کی موگری سے بتایا ہی- مؤلف کو اسمین تامل ہی اسلیے کہ موگری کی آواز سے نقرہ نہین پیدا ہو سکتا ہی اور صدائے ظرف مسی یا آواز تار کے مثل وہ گھٹتی بڑھتی نہین بدین دلیل روایت اول صحیح ہی-

علامہ صفدی غیث منسجم مین کہتے ہین کہ شعر یونانی کا وزن خاص ہی اونکے ہان بحور بھی مقرر ہین وہ لوگ ارکان کو ایدی وارجل کہتے ہین - ایدی کی اصل ید ہی جسکے معنی دست اور ارجل رجل سے جسکے معنی پا اور یہ گھوڑے کی صفت ہی چونکہ خلیل وہ زبان جانتا تھا لہذا اوسکو یونانی عروض سے استخراج فن مین بہت مدد ملی اور اس تحقیق کی تصدیق خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ کے بیان سے قریب ہی وہ فرماتے ہین کہ خلیل نے اسماے زحافات ابدان چارپا سے اخذ کیے - جو تغیرات کہ ارکان کے اوائل مین پائے اونکو اون بیماریون سے منسوب کیا جو چوپاؤن کے مقدم بدن مین عارض ہوتی ہین اور جو تغیرات کہ اواخر ارکان مین دیکھے اونکو اون علتون سے نامزد کیا جو چارپا کے اسفل بدن مین واقع ہوتی ہین - جبکہ چارپاؤن کی بیماریون سے تغیرات کے نام ٹھہرے تو گھوڑے کے دست و پا کے نامون کے مطابق یعنی ایدی وارجل یونانی سے خلیل کو استعانت ملی بقول سعد الشارحین مفتی سعد اللہ

شارح معیار الاشعار کچھ تعجب نہین-

غیث منسجم مین مذکور ہی کہ خلیل ایک بیت کی تقطیع کر رہا تھا پسر خلیل نے سنکر اپنے باپ کے ایک دوست کو خبر دی کہ اوسکو جنون ہو گیا ہی اور افاعیل تفاعیل بکتا ہی- جب دوست عیادت کو آیا اوسے بھلا چنگا پایا- خلیل اس حرکت سے منغص ہوا اور بیٹے سے مخاطب ہو کر یہ قطعہ کہا ؎

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا اَقُوْلُ عَذَرْتَنِيْ ۔ اَوْ كُنْتُ اَجْهَلُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا
لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِيْ فَعَذَلْتَنِيْ ۔ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

اگر تو جانتا اوس چیز کو کہ مین کہہ رہا ہون تجھکو معذور رکھتا- اگر مین نجانتا جو کچھ کہ تو کہتا ہی تو مین تجھکو ملامت کرتا- لیکن تو میری بات نسمجھا پس ملامت کی مجھکو- مین سمجھگیا کہ تو جاہل ہی پس مین نے تجھکو معاف کیا-

کہتے ہین خلیل نے تجویز کیا کہ ایک طرز و یا ایک حساب ایسا ایجاد کرکے اپنی جاریہ کو تعلیم کرے کہ خرید فروخت مین بازاریون سے دھوکا نہ کھائے- اسی فکر مین وہ ایک ستون سے ٹکرا کھا کر سر کے بھل گرا اور اوسی صدمے سے شب یکشنبہ سنہ ایکسو ستر ہجری مین وہ رکن بیت علم دنیا جہان سے اوٹھگیا- اسی بنا پر (لیل یوم الاحد) اوسکی تاریخ وفات ہوسکتی ہی- اس تحقیقات سے یہ فائدہ کہ عروض کا استخراج سنہ ایکسو ہجری کے بعد اور ایکسو ستر کے قبل ہوا ہی- اس حساب سے اس علم کی عمر فی زماننا سوا گیارہ سو برس کے قریب ہوئی-

اب ہم تاریخی حالات کو ختم کرکے علمی بحث شروع کرتے ہین-

عروض بفتح اول، وہ علم ہی جس سے احاطہ اوزان اور تناسب و تخالف باہمی اور تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ دریافت ہوتے ہین اور نظم و نثر کا وہ فرق جسمین اہل ذوق عاجز ہین اس صناعت سے معلوم ہو جاتا ہی- بعضون نے اس علم کی تعریف اس طرح کی ہی-

آلَةٌ قَانُوْنِيَّةٌ تَعْصِمُ مُرَاعَاتُهَا الْاِنْسَانَ اَنْ يَّضِلَّ فِيْ وَزْنِ الشِّعْرِ- یعنی عروض ایک قاعدہ کلیہ ہی کہ اوسکی رعایت انسان کو وزن شعر مین گمراہی سے بچاتی ہی- سعد الشارحین نے

اس علم کی تعریف یون کی ہی - عِلْمٌ بِقَوَانِیْنَ یُعْرَفُ بِهِ الْوَزْنُ الصَّحِیْحُ لِلشِّعْرِ مِنَ الْمُنْکَسِرِ
یعنی یہ اون قاعدون کا علم ہی کہ اوسکے سبب سے شعر کا وزن صحیح غیر موزون سے ممتاز ہوجاتا ہی
علامۂ صفدی نے اسکی تعریف مین شعر عربی کو مخصوص کردیا ہی بدینوجہ کہ اس فن کی ایجاد محض شعر
عربی کے لیے ہوئی تھی اوسکے بعد عجمیون نے عرب کی پیروی کرکے شعر کہا پھر اب تخصیص کی
کیا ضرورت ہی -

اصل یہ ہی کہ فن عروض علم موسیقی سے پیدا ہوا ہی - جب تار پر مضراب لگائین تو اوسکو نقرہ کہتے
ہین اوس سے جو جھنکار پیدا ہو اوسکی جگہہ حروف متحرک قائم کرلو اور جہان اوس آواز کو ٹھہراو ہو اوسکا
نام سکنہ ہی پس بجاے سکنات حروف ساکن رکھلو - جیسے مفاعیلن کہنا منظور ہی تو پہلے دو بار
بے فاصلہ جلد جلد مضراب لگانے سے متواتر دو نقرے یعنی متوالی دو متحرک جھنکارون کی جگہہ
سمجھے جائینگے اور آخر مین ایک ساکن وہ برابر مفا کے ہوگا - پھر ذرا فاصلے پر ایک نقرہ یعنی ایک
متحرک پیدا ہوگا جسکے آخر خود بخود ایک ساکن ہوگا وہ برابر عی کے ہی - پھر ذرا فاصلہ دیکر ایک
مضراب کا ایک نقرہ ایک سکنہ سمیت یعنی ایک متحرک مع یک ساکن پیدا ہوگا اوسکی جگہہ لن سمجھو -
اسی طرح کل اوزان نکل سکتے ہین - اہل موسیقی کا مدار تے اور نون یعنی تن تن پر ہی اور اہل عروض
کا اعتبار فے اور عین اور لام اور نون یعنی فعلن پر - الغرض وزن مقررہ اسکا موضوع لہ ہی - بدین
غایت یہان وزن کا بیان ہوتا ہی

قاعدۂ دوم تعریف و اقسام وزن

وزن - ایک ہیأت حرکات و سکنات کے نظام کی تابع ہی جیسے لفظ تن تن اور لفظ فعلن فعلن
بسکون اوسط کی حرکتون اور سکونون کے تابع یعنی برابر ہین - اگر وہ حرکات و سکنات
تلفظ زبان کے سوا اور اعضاے انسانی سے نمودار ہون تو انکو اشارہ سمجھو - اس اشارے کو
بھی اہل صناعت نے تلفظ مین داخل کرکے وزن شعر مین شمار کیا ہی جیسے ؏ مردے از غائب
برون آمد و گفتا کہ - اتنا کہکر سیلی دست کو دھمکانے کے طریق پر جنبش دی اوس سے یہ مطلب

کہ (بزن) یا جسطرح ے ہمنے کہا ادھر تو آ اوسنے کہا - اتنا پڑھکر دو بار انکار کے طرز پر سر ہلا دیا اوس سے یہ مراد کہ (نہین نہین) پس یہ بزن او رنہین نہین کے اشارے وزن شعر مین شامل ہوجائینگے -

اگر وہ حرکت وسکون آواز بلا حروف پر واقع ہون تو اوسکو ایقاع جانو - ایقاع مین حرکات و سکنات کا اعتبار ضرور ہے اور حروف کا اعتبار ضروری نہین جیسے راگ گانے سے بیشتر گوّیون کا گُن گُنا کر آواز کو راگ کی دُھن مین تولنا - ایقاع موسیقی کا موضوع لہ ہے -

اگر وہ حرکات وسکنات آواز حروف دار پر وارد ہون تو اوسکو جز سمجھو -

اسکے سوا وزن شعر کی دو قسمین ہین - ایک حقیقی - دوسری مجازی حقیقی وہ جو اپنی اصل وضع کے موافق ہو جیسے مستفعلن وغیرہ ارکان سالم کے ہموزن کوئی لفظ - مجازی وہ کہ حرف یا حرکت نکال ڈالنے کے بعد یا کوئی حرف بڑھا دینے کے بعد رکن سالم کی دوسری ہیأت پیدا ہوجائے جیسے مستفعلن سے مفتعلن یا مستفاعلن سے مستفعلن یا مفاعیلن سے مفاعیلان اور انکے ہموزن الفاظ - وزن حقیقی اور مجازی کا اجتماع ایک شعر مین حسب قرار داد اہل فن درست ہے مثلاً مستفعلن مستفعلن فاعلات کے وزن پر ایک مصرع ہو اور مستفعلن مستفعلن فاعلن کے وزن پر دوسرا مصرع ہو تو یہ جائز ہے - لیکن اگر ارکان کی تعداد مین کمی یا زیادتی کیجائیگی تو وزن نرہیگا اور وہ شعر ناموزون کہلائیگا جسطرح ایک مصرع وزن مثمن مین کہو اور دوسرا مسدس مین تو یہ ناجائز ہے -

رضی استرآبادی نے وزن کو لفظ کا جز قرار دیا ہے اس صورت مین جو تغیر ایک مصرع کے ایک رکن مین قرار پائے وہ مصرع دوم کے بھی اوس رکن مین ہونا چاہیے اور یہ خلاف اعتبار جمہور ہے -

علامہ جرجانی کے نزدیک عدد حروف اور عدد حرکات وسکنات کا اعتبار دو مصرعون مین بمقابل ضروری نہین جیسا کہ بیشتر مذکور ہوا -

منطقیون کے نزدیک وزن حد شعر مین معتبر نہین مگر ایقاع مسلمات سے ہے اور تخییل کو جس سے کسی قسم کا اثر نفس پر ہو شعر کی فصول ذاتی مین شمار کرتے ہین جیسے اوزان خسروانی کچھ راگ تھے کہ باربد اونکا موجد تھا اونمین اکثر وزن نہ تھا مگر ایقاع موجود تھا جسکو ہندی مین دُھن

بضم اول کہتے ہین۔
الغرض اجزاے مذکورۂ بالا رکن کے حصّے اور ارکان خود شعر کے حصّے اور عروض شعر کی ترازو ہی اس لیے ضرور ہی کہ اس مقام پر اجزا کا بیان کیا جائے۔

قاعدہ سوم اجزاے اولی

حرکات وسکنات تقطیعی کے باہم مرکب ہونے سے جو لفظ بنتا ہی اوسکا نام اصطلاح عروض مین جزو اور جز کی جمع اجزا ہی۔ اجزا تین ہین۔ سبب۔ وتد۔ فاصلہ۔ اور پھر ہر ایک کی دو قسمین ہونے سے کل چھ اجزا ہوجاتے ہین۔ ظاہر ہی کہ عربی و فارسی مین ابتدا بسکون متعذر ہی اور ایک حرف کا لفظ اصلی مفرد مفید معنی نادر الوقوع ہی۔ پس جسمین دو حرف ہون اوس کلمے کو سبب کہتے ہین۔ اگر اوسکا دوسرا حرف ساکن ہو تو سبب خفیف جیسے لَکَ اور رشد۔ اگر دوسرا بھی متحرک ہو تو سبب ثقیل جیسے اَدَ اور دلِ بکسر لام۔ فارسی مین سبب ثقیل غیر مرکب نہین ہوسکتا۔

جس کلمے مین تین حرف ہون اوسکو وتد کہتے ہین بیشک تینون حرف متحرک عربی مین تو غیر مرکب نادر اور فارسی مین عدیم الوقوع ہین۔ لیکن اول حرف متحرک ضرور ہوگا۔ پس اگر دوسرا حرف بھی متحرک ہو تو تیسرا ساکن ہوگا ایسے کلمے کو وتد مجموع کہتے ہین جیسے عَلیٰ اور شما۔ اگر دوسرا ساکن ہوگا تو تیسرا بوجہے متحرک اوسکو وتد مفروق کہتے ہین جیسے رَأسِ اور شلِ بکسر لام۔

اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف متوالی واقع ہو تو اوسکا نام فاصلۂ صغریٰ ہی۔ اسمین لامحالہ اول تین متحرک اور چوتھا حرف ساکن ہوگا جیسے جَبَلُن بکتابت نون تنوین اور دلِ ما بترکیب اضافی۔ اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک وتد مجموع متوالی واقع ہو تو اوسکا نام فاصلۂ کبریٰ ہی۔ اسمین ضرور اول چار حرف متحرک اور پانچوان ساکن ہوگا جیسے سَمَکَتُن بتحریر نون تنوین اور بکفِ غم بترکیب اضافت مستعار۔

فواصل زبان تازی کے واسطے مخصوص ہین۔ خلیل نے اوزان عروضی کی بنا بطور وزن صرف رکھی اگرچہ حرکات کا اختلاف وزن عروضی مین خلاف صرف جائز رکھا۔ صرف مین تین

متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر یا چار متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر پائے گئے لہذا فواصل کو اونسے
اصلی مان لیا - رہی زبان فارسی اوسمین تین یا چار متحرک متوالی بلا ترکیب نہین ہوتے اسلیے اخفش نے
فواصل سے انکار کیا اور دونون کو مرکب بتادیا - مگر حق یہ ہی کہ فاصلۂ صغریٰ اصول فاعیل مین پایا
جاتا ہی جیسے متفاعلن مین متفا - اور فاصلۂ کبریٰ کا اصول مین نام و نشان نہین مگر فروع مین البتہ جیسے
رکن مستفعلن سے فعلتن - بعضون نے اول کو فاصلہ بصاد مہملہ اور دوم کو فاضلہ بضاد معجمہ کہا
اور راوئین سے صغریٰ اور کبریٰ کی قید اوڑادی -

اخفش کے سوا بعض عروضیان پارس کا قول ہی کہ ان اجزاے ثلٰثہ مین ہر ایک کی تین قسمین ہین
سبب کی تیسری قسم سبب متوسط ہی جسمین ایک حرف متحرک ہوا اور دو ساکن جیسے کار یا جان -
اور وتد کی قسم سوم وتد کثرت ہی جسمین دو حرف متوالی متحرک ہون پھر دو متوالی ساکن جیسے نہان
یا نہاد - فاصلے کی تیسری قسم فاصلۂ عظمیٰ ہی جسمین پانچ حروف متوالی متحرک ہون اور چھٹا ساکن جسطرح
بُرخِ صنم - لیکن یہ اقوال ضعیف ہین اس سبب سے کہ سبب متوسط دراصل وتد مفروق ہی اور نون غنہ
[illegible] وتد کثرت مین درمیان مصرع بحالت تقطیع ایک وتد مجموع ہوگا اور راوسکا حرف بقیہ لفظ آیندہ
سے ملکر دوسرا نام پیدا کریگا جیسے ؎ ساقی ما نہاد شیشہ بطاق ✤ یہان (نہا) وتد مجموع ہی او
(دشی) بھی وتد مجموع - اب رہا فاصلۂ عظمیٰ وہ ایک سبب ثقیل اور ایک فاصلۂ صغریٰ ہی - ہان اگر
وتد کثرت آخر مصراع واقع ہو تو وہ کسی رکن اصلی کا جز ہوگا - لہذا صاحب معیار المعجم فرماتے ہین
کسے کہ چنین کردہ بر دقائق علم تقطیع وقوفے تمام نداشتہ یا از کیفیت استعمال دو ساکن وسہ ساکن
کہ در اشعار افتد غافل بودہ و آنچہ در فاصلۂ عظمیٰ گفتہ ست خود جنونے بکمال و جہلے مفرط ست -
یعنی جب دو ساکن متوالی واقع ہون تو دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین اور جب تین ساکن متواتر
درمیان مصراع واقع ہون تو تیسرے کو ساقط کرکے دوسرے ساکن کو متحرک کرتے ہین جیسا
کہ قاعدۂ پانزدہم مین اسکا بیان ہم مفصل کرینگے - اور فاصلۂ عظمیٰ خود مرکب ہی - جسطرح مؤلف نے
صدر عبارت مین مذکور کیا - پس یہ تینون قسمین یعنی سبب متوسط اور وتد کثرت اور فاصلۂ عظمیٰ

محض فضول ہین۔
امثلۂ عربی مذکورۂ بالا کا مجموعہ یہ ہی لَمْ اَرَ عَلٰی رَأْسِ جَبَلٍ سَمَکَۃً ۔ یعنی ندیدم بر قلۂ کوہ ماہی۔
اور مجموعۂ امثلۂ فارسی یہ ہی۔ شد دل شما مثل دل ما بکف غم۔ عروضیون نے ان اجزا کو اجزاے اولی کہا ہی اور ارکان ذیل کو اجزاے ثانیہ۔

قاعدۂ چہارم ارکان عروضی یعنی اجزاے ثانیہ

کم سے کم دو اجزاے اولی اور زیادہ سے زیادہ تین کے مرکب ہونے سے جو لفظ بنے اوسکا نام رکن ہی اور رکن کی جمع ارکان ہی۔
جب ایک وتد مجموع اوسکے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن فعولن بنجائیگا اور اگر یہ سبب خفیف مقدم ہو اور وتد مجموع موخر تو رکن مثل فاعلن کے بنجائیگا۔ گویا ایک کے اولٹ پھیر سے دوسرا بنجاتا ہی۔ یہ دونون رکن خماسی ہین یعنی پنج حرفی اور دو دو اجزا سے مرکب ہین۔
چونکہ خلیل ابن احمد نے فن صرف کی تبعیت کی ہی اسواسطے ارکان کی بنا اون الفاظ پر رکھی جو کہ لفظ فعل سے مشتق تھے کیونکہ وزن صرفی بھی انھین تین حرفون سے بنا ہی۔
جب ایک وتد مجموع اوسکے بعد علی التوالی دو سبب خفیف ہون تو رکن مفاعیلن مرتب ہوگا اور اگر ان دونون سببون کو مقدم کرلو اور وتد مجموع کو موخر تو رکن مثل مستفعلن کے بنیگا اور اگر وتد مجموع کو درمیان مین لاؤ اور ایک سبب خفیف کو ادہر اور ایک کو اودہر تو رکن مثل فاعلاتن کے بن جائیگا۔ یہان بھی باہمی تقدیم و تاخیر سے رکن دوسرے جامے مین چلا جاتا ہی۔ یعنی دوسرا رکن بنتا ہی۔ یہ تینون رکن سباعی ہین یعنی ہفت حرفی اور تین تین اجزا سے مرکب ہوئے ہین اور وتد مجموع کے شمول سے مجموعی کہلاتے ہین۔
جب ایک وتد مفروق اوسکے بعد دو سبب خفیف متوالی ہون تو رکن فاع لاتن طیار ہوگا اور اگر ان دونون اسباب کو مقدم کرو اور وتد مفروق کو موخر تو رکن مانند مفعولات بتحریک آخر بنجائیگا اور اگر وتد مفروق کو درمیان مین لاؤ اور ایک سبب خفیف کو اوسکی داہنی طرف اور ایک کو اوسکی

بائین طرف تو رکن مسْ تفع لن کے شل ہو جائیگا - یہان بھی آپس کے اولٹ پھیر سے رکن بدل جاتا ہے - یہ تینون رکن بھی سباعی ہین اور تین اجزا سے مرکب ہین مگر وتد مفروق کے میل سے مفروقی مشہور ہین -

جب ایک وتد مجموع اوسکے بعد ایک فاصلہ صغریٰ ہو یا بقول اخفش ایک وتد مجموع کے بعد ایک سبب ثقیل اور سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن مفاعلتن مرتب ہوگا اور اگر اس فاصلہ صغریٰ کو مقدم رکھو اور وتد مجموع کو موخر تو رکن مثل متفاعلن کے ہو جائیگا - یہان بھی ایک دوسرے کی رد و بدل سے رکن کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے اور اگر اخفش کا کہنا مانو تو اسمین بھی وہی سبب ثقیل و خفیف اور وتد مجموع جانو - یہ دونون رکن بھی سباعی ہین اور ردو دو اجزا سے و بقول تین تین سے مرکب ہین اور فاصلے کے میل سے فاصلہ دار کہلاتے ہین -

محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اسکے سبب خفیف کو مقدم اور وتد مجموع کو مابین اور سبب ثقیل کو وتد کے بعد رکھکر ایک رکن اور بھی اسمین سے تراشا ہے یعنی فاعلاتک بتحریک آخر - لیکن چونکہ اس رکن سے کوئی بحر نہین بنتی بدینوجہ وہ خود اسکو مہمل کہتے ہین اور حق بجانب ہے - مولف کی راے مین فاصلے کو اصلی مان لینے سے یہ مہمل رکن ہرگز نہین بن سکتا کیونکہ کوئی جز بلا زحاف حلال نہین ہو سکتا - دوسری دلیل اصالت فاصلہ کی یہ ہے کہ جو زحاف اسباب خفیفہ مین جائز ہین وہ اسمین نہین چلتے مثلاً متفاعلن مطوی ہو کر متفعلن نہین ہوتا پس ثابت ہوا کہ چوتھا حرف ساکن سبب کا نہین جب یہ سمجھے تو فاصلے کو گویا اصلی مان لیا -

الغرض ان دسون ارکان مین ہر ایک کے یہ دس نام مقرر ہین جسکو جو چاہو کہو - **لمولفہ**

دہ ہست یکے مثل بود دیگرے امثال		فعال و افاعیل و تفاعیل و مفاعیل
اجسنرا او پس ارکان و موازین نہم آمد		اوزان عروضی دہم آمدم تفصیل

اگر دسون اصول افاعیل کے مکرر حرف چھوڑ دو تو اون سب کے باقی حروف کا مجموعہ علامہ سید عبد الجلیل تخلص بہ واسطی بلگرامی مرحوم نے یہ پایا ہے لمعت سیوفنا یعنی درخشید

شمشیرہاے ما۔ سواے حروف مجموعۂ ہذا کے اور کوئی حرف کسی رکن مین نہین یعنی دسون ارکان افاعیل کا جو حرف تلاش کرو اس مجموعے مین موجود ہی گویا یہی حروف تقطیع ہین۔ کما قال فی المثنویہ

سپاہش چون عروضی وقت تصریع کند روشن براعدا حرف تقطیع۔

قاعدۂ پنجم تکرار و خلط ارکان و اسماے بحور موافق تقسیم دوائر

ایک قسم کے رکن کی تکرار سے یا چند قسمون کے ارکان کے باہم ملا دینے سے جو وزن پیدا ہوتا ہی اوسیکا نام بحر ہی بشرطیکہ وہمین اوراوزان شامل ہون۔

تکرار یا خلط ارکان کے کم سے کم حصے کا نام مصرع ہی۔ مصرعکی تکرار سے بیت اور بیت کی تکرار سے اقسام نظم پیدا ہوتے ہین مگر شرط ہی کہ ہر مصراع معتدل ہو نہ ایسا دراز کہ ناگوار طبع ہو نہ ایسا کوتاہ کہ مخل ترنم وزن ہو۔

تعداد تکرار ارکان مین کم سے کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ چار بار اور انتہا آٹھ بار تک اعتدال ہی بدین سبب ایک بیت دو رکن کی یا چار کی یا چھ رکن کی یا آٹھ کی یا سولہ رکن کی ہوتی ہی متاخرین نے چونسٹھ رکن تک کا ایک مصرع موزون کیا ہی جسکو عوام بحر طویل کہتے ہین مگر درحقیقت وہ بازیچۂ طفلان اور دراز مہمل ہی۔

تکرار رکن کے یہ معنی کہ ایک رکن واحد کو تعداد مقررہ تک پہونچانا مثلاً ایک فعولن کو چار بار یا ایک مفاعیلن کو تین بار کہنا ایسے ارکان کو بسیط کہتے ہین یعنی جہان ایک رکن مین جتنے اور جو جز ہین وہین پر آخر تک ہر رکن مین اوتنے اور وہی جز ہون اور دوسرے رکن کا آمیزش نہو۔

اب رہی خلط ارکان اوسکی دو صورتین ہین۔ اول یہ کہ ایک رکن سباعی اور ایک رکن خماسی کو ملاکر تعداد مقررہ تک لیجانا مثلاً فعولن مفاعیلن کو دو بار کہنا یا مستفعلن فاعلن کو دوبار۔ ایسے ارکان کو متشابہ مخالف بکم کہتے ہین یعنی ہر رکن باہمی مین وتد مجموع اور سبب خفیف موجود ہین مگر صرف کمیت یعنی تعداد اور التزام اجزا مین فرق ہی۔ دوم یہ کہ خلط کرنے مین تعداد سبکی ایک ہو

اور کیفیت ایک ہو یعنی کل ارکان سباعی تو ہون مگر اونمین ایسے اجزا ہون جو از روے قسم اور ہی صفت کے ہون مثلاً مستفعلن مفعولات دو بار یا جیسے فاعلاتن مس تفع لن دو بار پس ایسے ارکان متشابہ مخالف بہ کیف کہلاتے ہین یعنی دو دو سبب اور ایک ایک وتد ہر ایک مین موجود ہین مگر کیفیت وتد مین فرق ہی یعنی ایک مین مجموعی ہی اور دوسرے مین مفروقی۔

تکرار ارکان بسیط سے سات اور خلط ارکان متشابہ مخالف بہ کم سے تین اور خلط ارکان متشابہ مخالف بہ کیف سے نو بحرین پیدا ہوتی ہین جنکا مجموعہ اونیس[۱۹] بحرین ہین اور بترتیب تقسیم و تکرار و خلط یہ اونیس[۱۹] بحرین پانچ دائرون مین اسطرح منقسم ہین۔

[۱] ہزج [۲] رجز [۳] رمل انکا اول دائرہ مجتلبہ ہی۔

[۴] وافر [۵] کامل انکا دوم دائرہ موتلفہ ہی۔

[۶] متقارب [۷] متدارک انکا سوم دائرہ متفقہ ہی۔ بحر متدارک کے یہ بارہ[۱۲] نام اور بھی ہین۔ محدث۔ غریب۔ متسق۔ مخترع۔ خبب۔ متقاطر۔ شقیق۔ عتیق۔ رکض الخیل۔ متدانی۔ صوت الناقوس۔ منتظم۔ اور ان سب تیرھون[۱۳] مین۔ متدارک۔ غریب۔ رکض الخیل۔ صوت الناقوس زیادہ مشہور ہین۔ اگرچہ صوت الناقوس بحر متدارک کی ایک قسم ہی لیکن آخر اوسیکا نام ہی۔

[۸] طویل [۹] مدید [۱۰] بسیط انکا چہارم دائرہ مختلفہ ہی۔

[۱۱] سریع [۱۲] جدید [۱۳] قریب [۱۴] منسرح [۱۵] خفیف [۱۶] مضارع [۱۷] مقتضب [۱۸] مجتث [۱۹] متشاکل یا مشاکل انکا پنجم دائرہ مشتبہہ ہی۔

قاعدۂ ششم بیان دوائر و انفکاک بحور و استعمال و تخصیص سائنین

موازین کو خط محیط مین تہ بتہ لکھنے کا نام دائرہ ہی اور رکن سے کچھ جز تراش کر رکن آیندہ مین ملا دینا اور باقی ماقبل کو اوسکے مابعد لکھنا اسی اولٹ پھیر کا نام فک بحور ہی۔ اگر یہان ایک امر کا خیال ہر وقت مدنظر رہے تو ہرگز کوئی بحر نہ بن سکے یعنی جو جز یا اجزا یا رکن یا ارکان آغاز سے نکال ڈالے جائین وہ آخر مین ملا لیے جائین اس توڑ جوڑ کو ہم ہر جگہ بیان نکرینگے۔

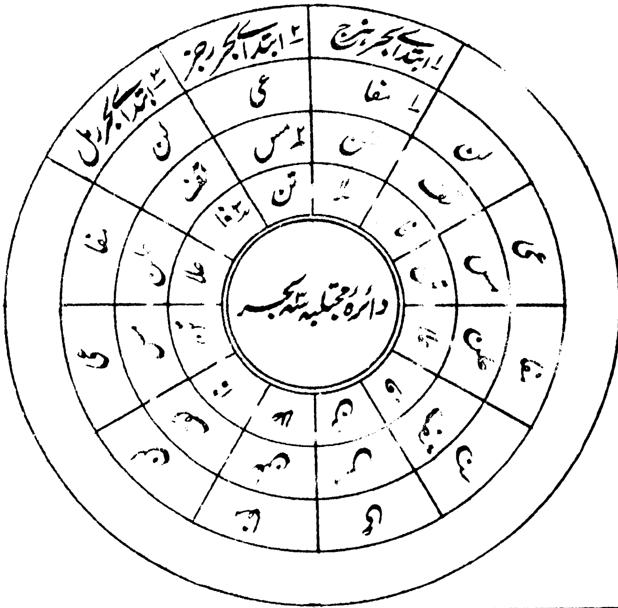
مثلاً دائرہ اول مجتلبہ اسکی بنیاد رکن مفاعیلن پر ہی اسمین تین جز ہین اول مفا وتد مجموع دوم عی سبب خفیف سوم لن بھی سبب خفیف ۔

اگر پہلے جز سے شروع کرو اور کل کو چار بار کہو تو چار مفاعیلن ہونگے یہی بحر ہزج ہی ۔

اگر دوسرے جز سے آغاز کرو اور باقی ماقبل کو اوسکے بعد لاؤ تو عیلن مفا چار بار برابر چار مستفعلن کے ہونگے یہی بحر رجز ہی ۔

اگر جز و سوم سے ابتدا کر کے وہی عمل کرو تو لن مفاعی چار بار برابر چار فاعلاتن کے ہونگے یہی بحر رمل ہی ۔

رکن یا ارکان مین جتنے جز ہوتے ہین اوتنی ہی بحرین دائرے مین ہوتی ہین ۔ یہ بات ممکن تھی کہ جز و دوم سے شروع کر کے مستفعلن سے دائرہ چھیڑتے یا جز و سوم یعنی فاعلاتن سے دائرہ آغاز کرتے لیکن خلیل نے ہر دائرے کو وتد مجموع سے شروع کیا ہی سوائے دائرہ مشتبہہ کے اوسکی وجہ اوس دائرے مین بیان ہوگی ۔ چونکہ اجزا مین سبب سب سے چھوٹا ہی اور فاصلہ سب سے بڑا اور وتد مفروق سب سے ثقیل اور وتد مجموع سب مین متوسط لہذا ہر دائرے کا آغاز اسی وتد سے ہو بفحوائے خیر الامور اوسطہا

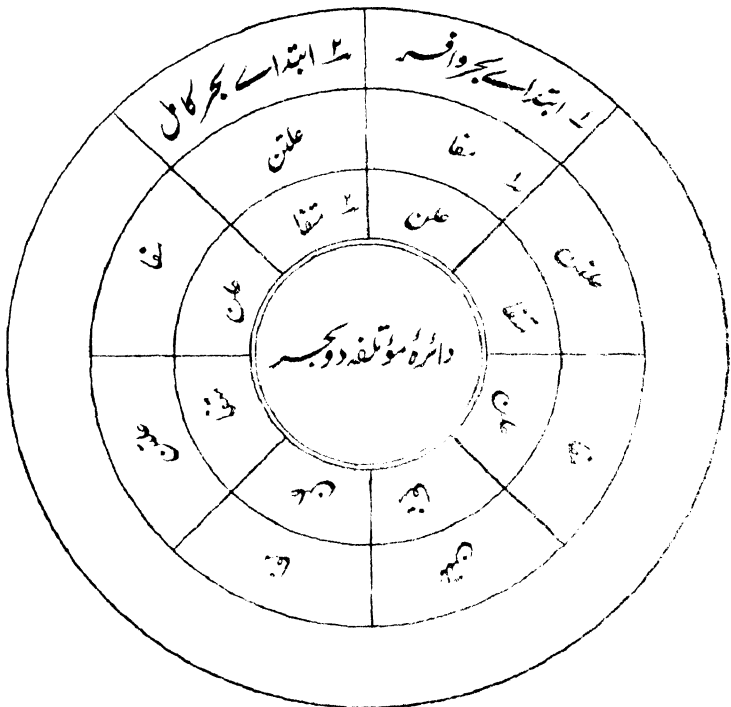


دائرۂ دوم مؤتلفہ - اسکی بنیاد رکن مفاعلتن پر ہی اسمین اول وتد مجموع دوم فاصلۂ صغری ہی یا یون کہو کہ دوم جز سبب ثقیل اور سوم سبب خفیف ہی -

اگر پہلے جز سے آغاز کرو اور چار بار کہو تو چار مفاعلتن ہونگے یہی بحر وافر ہی -

اگر جز دوم سے شروع کرو تو چار بار علتن مفا برابر چار متفاعلن کے ہونگے یہی بحر کامل ہی -

اگر جز و سوم یعنی سبب خفیف سے شروع کرو تو چار بار تن مفاعل برابر چار بار فاعلاتک بتحریک آخر کے ہوگا اور اسکا نام بعضون نے بحر متوفر بتایا ہی اور یہی مہمل رکن ہی جسکا ذکر مؤلف نے قاعدۂ چہارم مین بجاے فاصلہ کیا ہی اسلیے رکن مفاعلتن کو دو ہی جزون سے مرکب سمجھنا چاہیے اور دو ہی بحرین نکالنی چاہیین - یون -

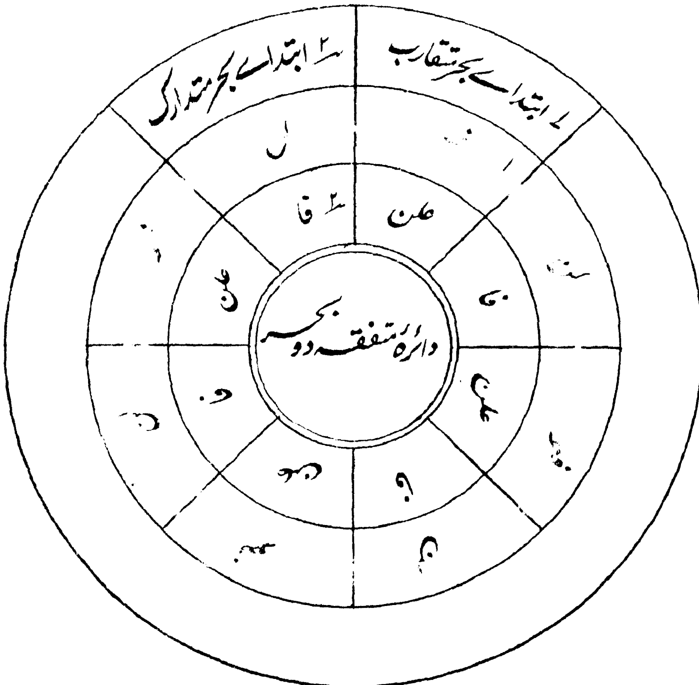


دائرۂ سوم متفقہ اسکی بنا رکن فعولن پر ہی اسمین جزو اول وتد مجموع اور دوم سبب خفیف ہی۔

اگر جزو اول سے ابتدا کرو اور چار بار کہو تو چار فعولن ہونگے یہی بحر متقارب ہی۔

اگر جزو دوم سے آغاز کرو تو چار بار لن فعو برابر چار فاعلن کے ہونگے یہی بحر غریب ہی یعنی متدارک۔

خلیل ابن احمد بصری نے اس دائرے کی بنا صرف ایک ہی رکن یعنی فعولن پر رکھی تھی اور ایک ہی بحر یعنی متقارب اوس سے متخرج ہوتی تھی اور اوسکے دائرے کا نام منفردہ رکھا تھا خلیل کے بعد ابو الحسن اخفش نے بحر غریب شامل کرکے دائرے کا نام متفقہ رکھا۔ یون



دائرۂ چہارم مختلفہ۔ اسکی بنیاد ارکان۔ فعولن۔ مفاعیلن۔ دوبار متشابہ مخالف بہ کم بر ہی۔ اسمین جزو اول و سوم اوتاد مجموعہ اور دوم و چہارم و پنجم اسباب خفیفہ ہین۔

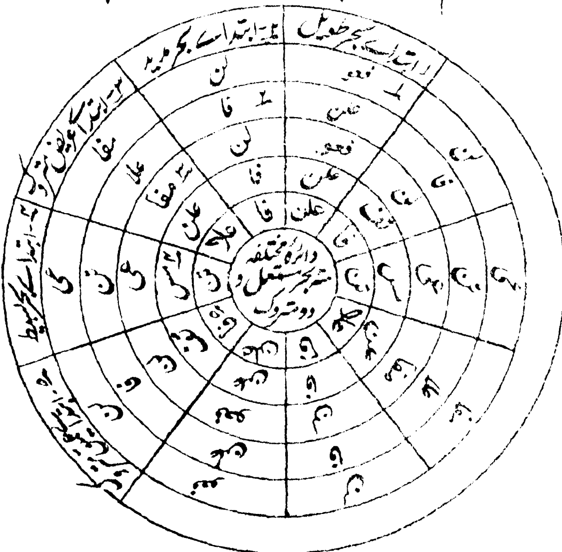
اگر جزو اول سے شروع کرو اور دوبار کہو تو دو فعولن۔ مفاعیلن۔ یعنی چار رکن ہونگے یہی بحر طویل ہی۔

اگر جزو دوم سے ابتدا کرو تو دوبار لن مفاعی لن فعو۔ برابر دوبار فاعلاتن۔ فاعلن۔ کے ہونگے۔ یہ بحر مدید ہی۔

اگر جزو سوم سے آغاز کرو تو دوبار مفاعیلن فعولن یعنی چار رکن ہونگے۔ یہی مقلوب طویل اور اسکا نام بحر عریض اور یہ متروک الاستعمال ہی۔

اگر جزو چہارم سے ابتدا کرو تو دوبار عیلن فعو۔ لن مفا۔ برابر دوبار مستفعلن فاعلن۔ کے ہونگے یہی بحر بسیط ہی۔

اگر جزو پنجم سے آغاز کرو تو دوبار لن فعو۔ لن مفاعی۔ برابر فاعلن۔ فاعلاتن۔ دوبار کے ہونگے یہ مقلوب مدید اور اسکا نام بحر عمیق ہی اور متروک الاستعمال ہی۔ یون۔



دائرۂ پنجم مشتبہہ - اسکی بنیاد ایک بار ارکان مستفعلن مستفعلن مفعولات تشابہ مخالف یہ کیف پر ہی۔ اِنمین نُواجزا ہین اول و دوم و چہارم و پنجم و ہفتم و ہشتم اسباب خفیفہ ہین اور سوم و ششم اوتاد مجموعہ اور نہم وتد مفروق۔

اگر جزو اول سے شروع کرو تو ایکبار مستفعلن مستفعلن مفعولات تحریک آخر ہوگا - یہی بحر سریع ہی۔ لوگون نے خلیل سے پوچھا کہ تونے ہر دائرے کو وتد مجموع سے شروع کیا ہی پھر اس دائرے کی بنیاد سبب خفیف پر کیون رکھی - فرمایا کہ اگر وتد مجموع سے اسمین ابتدا کرتا تو لامحالہ بحر مضارع سے دائرہ چھنجا جاتا اور اسمین خرابی یہ تھی کہ وتد مفروق رکن صدر سے قریب ہو جاتا پس اسکی قربت اول بیت کو ضعیف کرتی ہی اسلیے سریع سے ابتدا کی تاکہ یہ وتد مفروق صدر سے دور تر رہے اور سریع مین سبب خفیف آغاز پر تھا بدین سبب اس سبب سے ابتدا ہو گئی - مؤلف کہتا ہی کہ اگر جزو سوم سے دائرہ شروع کرتے تو وتد مجموع سے ابتدا ہوتی اور وتد مفروق بھی رکن صدر سے دور تر رہتا - اس صورت مین قریب دائرے کی بحر اول ہوتی لیکن ظاہر ہی کہ یہ بحر خلیل کے بعد مستخرج ہوئی پھر اوس زمانے مین کیونکر ابتدا بوتد مجموع ممکن تھی ہان اب بلا تکلف امکان مین ہی - مگر ہمنے یہان محقق کی پیروی کی ہی۔

الغرض اگر جزو دوم سے شروع کرو تو ایکبار تفعلن مس تفعلن مف - عولات مس - برابر فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن کے ہوگا یہی بحر جدید ہی - اور عربی مین غیر مستعمل۔

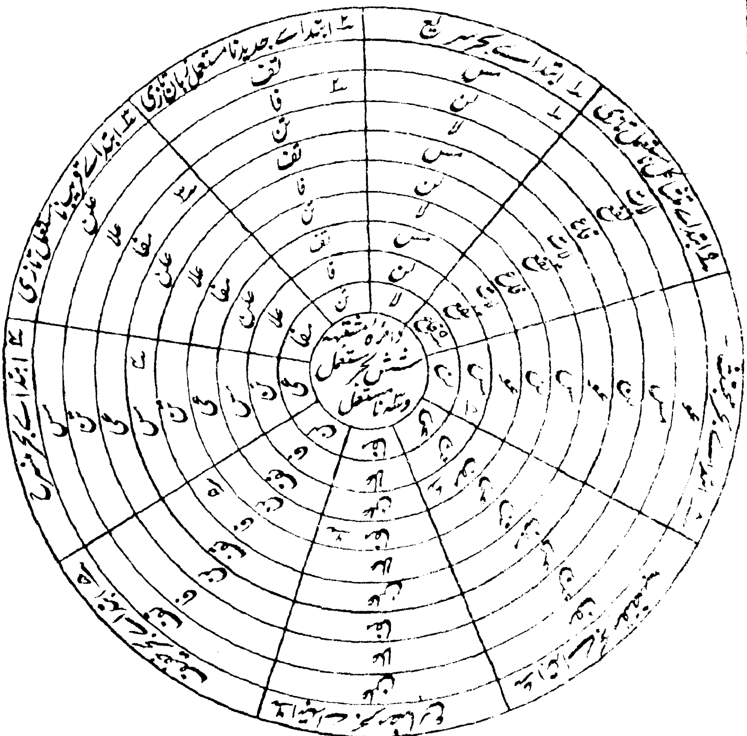
اگر جزو سوم سے شروع کرو تو ایکبار علن مستف علن مفعو - لات مستف - برابر ایکبار مفاعیلن مفاعیلن - فاع لاتن کے ہوگا - یہی بحر قریب ہی اور عربی مین یہ بھی غیر مستعمل۔

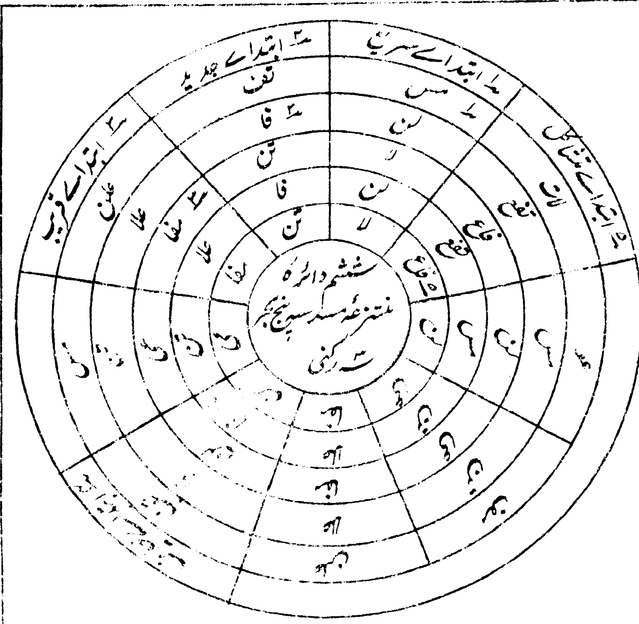
اگر جزو چہارم سے آغاز کرو تو ایکبار مستفعلن مفعولات مستفعلن ہوگا - یہی بحر منسرح ہی۔

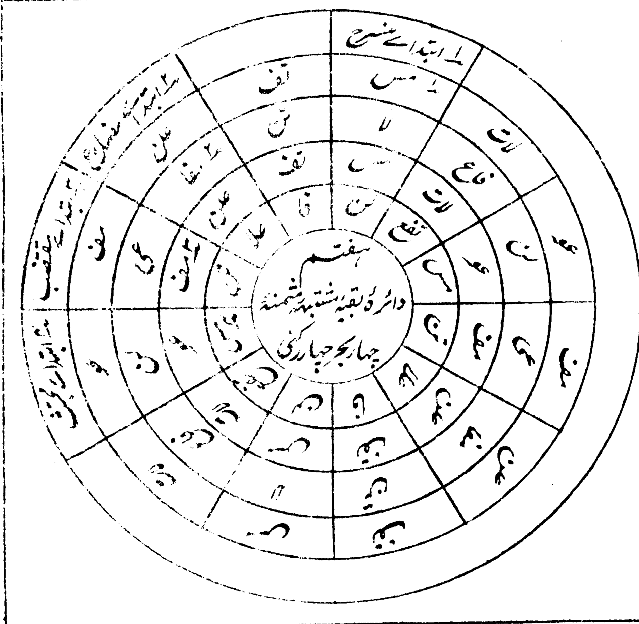
اگر جزو پنجم سے ابتدا کرو تو ایکبار تفعلن مف - عولات مس - تفعلن مس - برابر ایکبار فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن کے ہوگا - یہی بحر خفیف ہی۔

اگر جزو ششم سے آغاز کرو تو ایکبار علن مفعو - لات مستف - علن مستف - برابر ایکبار مفاعیلن فاع لاتن - مفاعیلن کے ہوگا - یہی بحر مضارع ہی۔

اگر جزو ہفتم سے ابتدا کرو تو ایکبار مفعولات مستفعلن مستفعلن ۔ ہوگا ۔ یہی بحر مقتضب ہے ۔
اگر جزو ہشتم سے شروع کرو تو ایکبار عولات مس ۔ تف علن مس ۔ تف علن مف ۔ برابر ایکبار مس تفع لن
فاعلاتن ۔ فاعلاتن ۔ کے ہوگا ۔ یہی بحر مجتث ہے ۔
اگر جزو نہم سے ابتدا کرو تو ایکبار ۔ لات مستف ۔ علن مستف ۔ علن مفعو ۔ برابر فاع لاتن ۔
مفاعیلن ۔ مفاعیلن ۔ کے ہوگا ۔ یہی بحر متشاکل ہے اور عربی مین غیر مستعمل ۔
خلیل نے انہین سے سریع ۔ منسرح ۔ خفیف ۔ مضارع ۔ مقتضب ۔ مجتث ۔ چھ بحرون کا ایک
دائرہ بنایا تھا پھر قریب شامل کر سات کا دائرہ بنا ۔ اب جدید و متشاکل ملکر نو بحرون کا دائرہ
ہمارا بنایا ہوا یون ہے ۔







بعد خلیل کے
بعضون نے
مشتبہۂ مسدس الاسدد
کے دو حصے کیے
یعنی دو دائرے
بنائے اس حساب
سے کہ سریع۔ جدید
قریب۔ خفیف
مشاکل۔ ان
پانچ بحور مسدس
الارکان کا ایک
دائرہ بنا کر اوسکا
نام منتزعہ رکھا
اور منسرح مضارع
مقتضب مجتث مثمن
الاستعمال کا
دائرہ بنا کر بقیہ
مشتبہہ نام رکھا ان
یہان وہ دونو
درج ہین ـــ

✣ ✣ ✣ ✣

فائدہ بحر منسرح و مضارع و مقتضب و مجتث کا استعمال زبان فارسی مین اس قاعدے سے کرتے ہین کہ ہر ایک بحر سے آخر کا ایک ایک رکن نکال ڈالتے ہین باقی ارکان کو دو بار پڑھکر ایک ایک مصرع قائم کر لیتے ہین مثلاً بحر مضارع مین - مفاعیلن - فاع لاتن - مفاعیلن سے رکن آخر یعنی مفاعیلن دوم نکال ڈالا تو مفاعیلن - فاع لاتن - رہگیا اسکو دوسرا لیا تو - مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن - ہوگیا یہی ایک مصرع ٹھہرا یون ہین اور تین بحور مذکورہ کو بھی سمجھلو الغرض یہ چار بحرین فارسی مین مثمن مستعمل ہوتی ہین -

اب رہین بحر سریع و خفیف اور تین بحور مستعملہ تازی یعنی جدید و قریب و بحر متشاکل - ہمگی یہ پانچ بحرین زبان عجم مین مسدس استعمال کی جاتی ہین یعنی اونکے آخر سے کوئی رکن نکالا نہین جاتا اور اونکے ارکان بقیہ مکرر نہین کیے جاتے بلکہ دائرۂ مشتبہہ کے موافق رہتے ہین -

کل پانچون دوائر سالمہ کی بحرون مین سے بعض عربی مین خاص ہین اور بعض زبان فارسی مین اور بعض دونون زبانون مین مشترک ہین لہذا اونکے اسما مؤلف نے تخصیص زبان ایک قطعے مین نظم کرکے بیان لکھدیے یون -

قطعہ

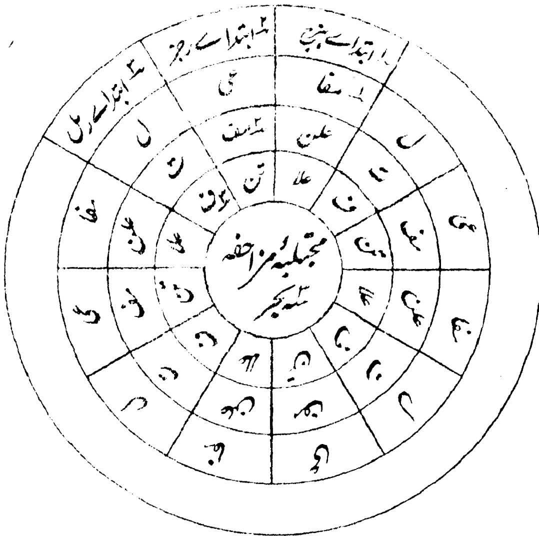
خصوص اہل عرب پنج دان ز نوزدہ بحر	طویل و وافر و کامل بسیط و بحر مدید
سہ بحر خاص بود در زبان اہل عجم	مشاکل ست و پس آنکہ قریب و بحر جدید
شریک ہر دو زبان یازدہ بحور اے	سریع و مقتضب و مجتث و ہزج گردید
رجز رمل متقارب غریب و منسرح است	بود خفیف و مضارع ازان میانہ پدید

تکملہ

اب ہم وہ دوائر بیان کرتے ہین جنکے ارکان سے جابجا کچھ حرف نکال ڈالتے ہین اور انسے یہ فائدہ کہ اوزان مزاحف کا نکلنا بھی معلوم ہوجائے کہ ایک دوسرے سے فروع کے وزن کیونکر نکل سکتے ہین - گویا دوائر گزشتہ مصدر تھے اور یہ دائرے اونکے مشتق ہین اور ایسے

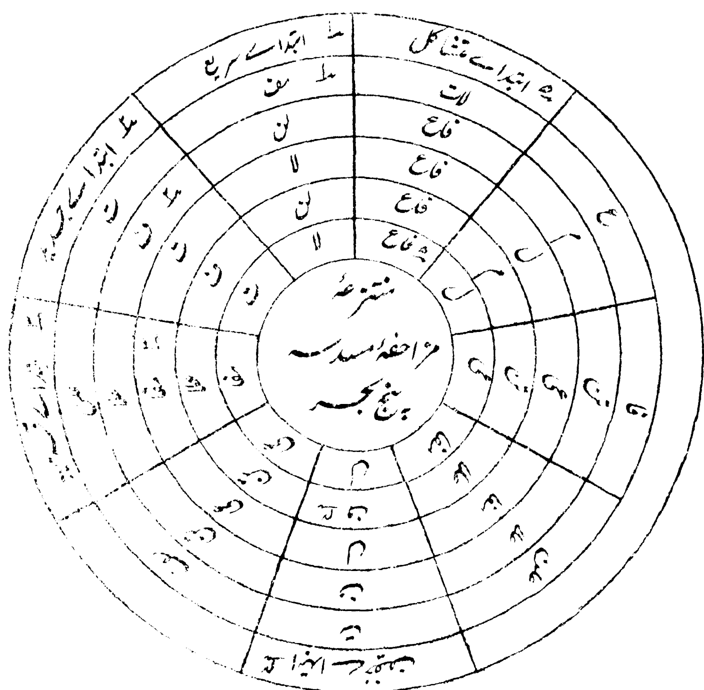
دائروں کو مزاحفہ کہتے ہین - عروضیون کا دستور ہے کہ دو دائرۂ مذکورۃ الصدر مین مجتلبہ و مشتبہ کو مزاحف کرکے دو دائرے بناتے ہین - اول مجتلبہ مزاحفہ - دوم مشتبہ مزاحفہ - پھر اہل فارس مشتبہ مزاحفہ کے دو حصے کرتے ہین ایک منتزعۂ مزاحفہ مسدسہ - دوسرا بقیہ مشتبہ مزاحفہ مثمنہ جسطرح کہ دوائر سالم مین مشتبہ کی دو قسمین کی تھین اور وہ مذکور ہو چکے - الغرض بدین حساب یہ چار دائرے ہین حسب تفصیل ذیل -

دائرۂ ہشتم مجتلبہ مزاحفہ - اسکی بنیاد چار بار مفاعیل بضم آخر پر ہے جو کہ مفاعیلن کا مکفوف ہے - اسمین حرف ہفتم ساکن سبب گر گیا ہے پس اسی نون مفاعیلن کے مقابلے پر مس تف علن کا حرف چہارم ساکن سبب گر گیا یعنی فے اور مفتعلن اوسکا مطوی باقی رہیگا - بعدہٗ نون مفاعیلن کے مقابلے پر فاعلاتن کا حرف دوم ساکن سبب یعنی الف اول گر گیا اور فعلاتن اوسکا مخبون باقی رہیگا - پس یہی ارکان یعنی مفاعیلُ اور مُفتعلن اور فعلاتن دائرے مین رکھے جائینگے - تم دائرۂ سالمہ مین مفاعیلن اور اوسکے اخوات کے ہر حرف کو علیحدہ لکھتے تھے اب ساکن آخر یعنی نون اوسکا گر گیا اور صرف لام باقی رہا لہذا فقط ایک لام خانے مین لکھنا پڑیگا اور اس لام کے مقابلے پر مفتعلن کی تائے فوقانی بھی جدا لکھنی ہوگی و فعلاتن کی فائے اول بھی علیحدہ کرکے خانۂ دائرہ مین لکھنی ہوگی - کیونکہ ایک کی فے اور دوسرے کا الف اول گر گیا اور اونکا بقیہ ماقبل رہگیا یون -

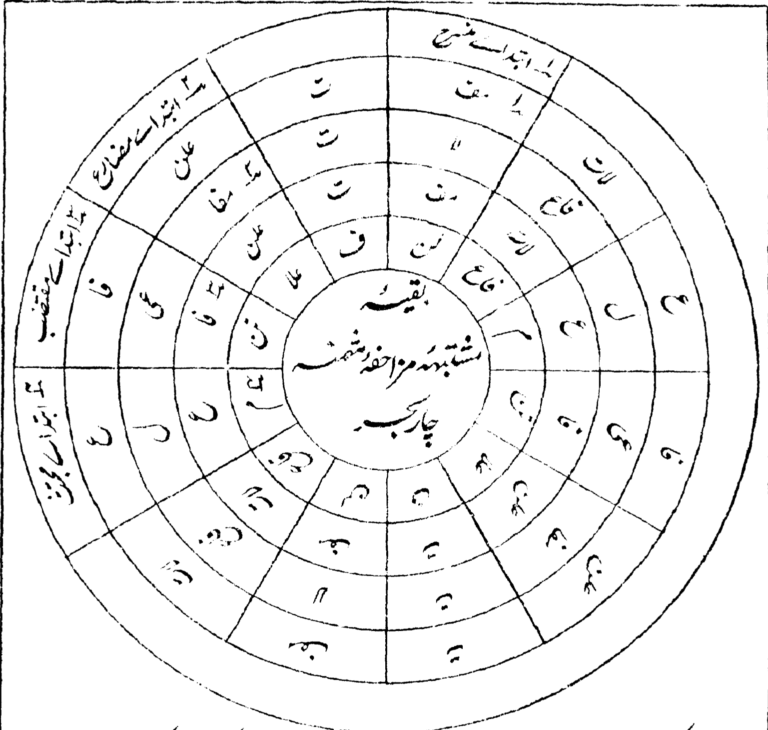


دائرۂ نہم مشتبہہ مزاحفہ - اسکی بنیاد ایکبار مفتعلن مفتعلن فاعلات بضم آخر پر ہی جو کہ مس تف علن مس
تف علن مفعولات بضم آخر کا مطوی ہی ان ارکان سالم مین دراصل نو جز ہین اور ہر جز مین ایک ایک
ساکن ہی جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو - پس ساکن دوم و پنجم و ہفتم سب عمل طی سے گر گئے - چونکہ ہر دو تف
و عو سے فے اور واو ساقط ہوئے لہذا اونکے ماقبل کی تے اور عین کٹکر ایک ایک خانہ دائرہ
مین فرد فرد لکھے جائینگے جب یہ سمجھ چکے تو اتنا اور سمجھو کہ دائرۂ ہشتم کے موافق یہان بھی جب کسی بحر کا
ایک جز ان دونون تف یا عو کے مقابل واقع ہوگا تو اوسکا بھی وہی حال ہوگا جو انکا ہوا یعنی فے اور
واو کے مقابلے کے حروف گر جائینگے اور اونکے ماقبل کے حروف بمقابلہ تا و عین فرد فرد خانہ دائرہ مین لکھے
جائینگے - واضح رہے کہ سریع و منسرح و مقتضب کے سواکن طی سے ساقط ہونگے اور جدید و خفیف و مجتث کے خبن سے
اور قریب و مضارع و مشاکل کے کف سے - اس دائرے سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہی کہ وتد مفروق ان اوزان مزاحفات مین دراصل کہان کہان ہین
یون -

دائرۂ دہم منتزعۂ مزاحفۂ مسدسہ - اگر دائرۂ نہم کو سمجھ لیا ہو تو یہ دائرہ ٹٹول کے اندر شمول ہے اب یوں سمجھو کہ اون نو بحروں میں سے اہل فارس نے تین عرب کی نکال ڈالی ہوئیں بحریں یعنی جدید و قریب و مشاکل اور باقی دو بحریں سریع و خفیف کو ملا کر ہمگی پانچ بحروں کا استعمال مسدس کیا اسلیے ان پانچوں کا دائرۂ مزاحفہ بھی علیحدہ بنا کر دکھا دیا یوں -



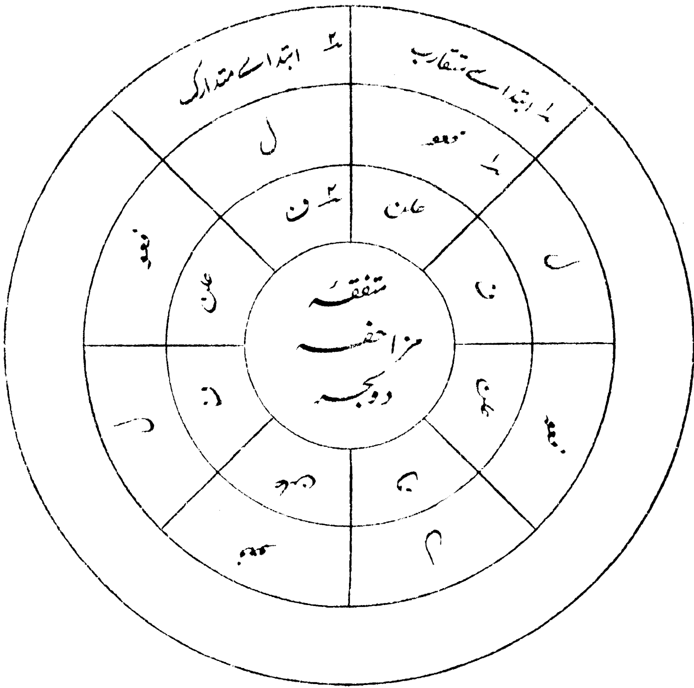
دائرۂ یازدہم بقیۂ مشتبہۂ مزاحفۂ مثمنہ - ابھی ہم سمجھا چکے ہیں کہ نو بحروں میں پانچ بحریں مسدس مستعمل ہوئیں - بدین حساب چار اور باقی رہیں اون چاروں کا حساب یہاں سمجھاؤ کہ اہل فارس نے منسرح و مضارع و مقتضب و مجتث ان چاروں بحور مزاحف کو بھی مثمن مستعمل کیا اور انکا دائرۂ مزاحفۂ مثمنہ علیحدہ بنا دیا جیسا کہ اسکے دائرۂ سالمہ میں ہم مذکور کر چکے اور تم دائرۂ ہفتم میں دیکھ بھی چکے یہاں اوسیکا دائرۂ منقول مزاحف سمجھلو - یوں -



یہانتک وہ چارون دائرے اور اونکا بیان ختم ہوا جنکا ذکر آغاز مکملہ مین ہو چکا -

دائرۂ دوازدہم منفقۂ مزاحفہ - یہ دائرہ متقدمین نے اس لیے نہ بنایا کہ فعولن مین اونکے نزدیک قبض جائز نتھا اور متاخرین نے اونکے تتبع مین اس سے چشم پوشی کی - لیکن اب اگر غور کرو تو کوئی امر اسکا مانع نہین -

الغرض اسکی بنیاد چار فعول بضم آخر پر رکھی گئی ہر چند کہ فعولن کے رکن مقبوض ہین - اسمین حرف پنجم ساکن سبب گرا ہی اور اوس ساکن کے مقابلے پر فاعلن کا حرف دوم یعنی الف ساقط ہوا - تم دائرۂ سالمۂ منفقہ مین فعولن کا لن اور فاعلن کا فا علیحدہ علیحدہ خانون مین لکھتے تھے اب نون والف کے سقوط کے بعد صرف لام اور فے اونکے قائم مقام لکھو - یہی بات ہم دائرۂ ہشتم مین بھی سمجھا چکے ہین - یون -



فائدہ واضح ہو کہ اہل عجم نے سب دائرون کو مزاحف کیا مگر دو کو ترک کر دیا ایک مؤتلفہ دوسرا مختلفہ۔ اوسکا سبب یہ ہی کہ اگر مؤتلفہ کے ارکان مین سے مفاعلتن کا حرف پنجم متحرک بعمل عصب ساکن کرتے تو وہ مفاعیلن کے برابر ہو جاتا اور اگر اوسکے مقابلے پر متفاعلن کا حرف دوم متحرک بعمل اضمار ساکن کرتے تو وہ مستفعلن کے ہموزن ہو جاتا اور یہ مفاعیلن و مستفعلن دائرۂ مجتلبہ مین موجود ہین پھر تحصیل حاصل سے کیا فائدہ تھا بلکہ التباس کا جامہ کون پہنتا۔ اب رہا دائرۂ مختلفہ اوسکا دائرۂ مزاحف اس لیے نہ رکھا کہ اس دائرے کی بحرین زبان فارسی مین غیر مستعمل ہین۔

فائدہ بہرامی سرخسی اور بزرجمہر قسمی نے نو بحرین اور ایجاد کی ہین جنکی ترتیب اور ارکان کہین کہین دائرۂ مشتبہہ سے ملتے جلتے ہین اور اونکے دائرے کا نام منعکسہ رکھا گیا ہی مگر دائرۂ

مشتبہ کے برخلاف دو دو وتد مفروق اسکے ہر بحر مین شامل ہین - الغرض انکا استعمال بقلت ہی اور دائرے کی بنا بدین دستور ہی -

دائرۂ سیزدہم منعکسہ - اسکی بنیاد - مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن - متشابہ مخالف کیف پر ہی - اسمین نو جز ہین - جز و اول وتد مجموع و دوم و سوم و پنجم و ششم و ہشتم و نہم اسباب خفیفہ و چہارم و ہفتم اوتاد مفروق -

اگر جز و اول سے شروع کرو تو ایکبار - مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن - ہو گا اور اسکا نام بحر صریم ہی -

اگر جز و دوم سے ابتدا کرو تو ایکبار عیلن فاع - لاتن فاع - لاتن مفا - برابر ایکبار مفعولات مفعولات - مستفعلن - کے ہوگا اور یہی بحر کبیر ہی -

اگر جز و سوم سے شروع کرو تو ایکبار - لن فاع لا - تن فاع لا - تن مفاعی - برابر مس تفع لن - مس تفع لن - فاعلاتن - کے ہوگا اور یہی بحر بدیل ہی -

اگر جز و چہارم سے آغاز کرو تو ایکبار - فاع لاتن - فاع لاتن - مفاعیلن - ہوگا اور یہی بحر قلیب ہی -

اگر جز و پنجم سے شروع کرو تو ایکبار - لاتن فاع - لاتن مفا - عیلن فاع - برابر مفعولات - مستفعلن - مفعولات کے ہوگا اور یہی بحر حمید ہی -

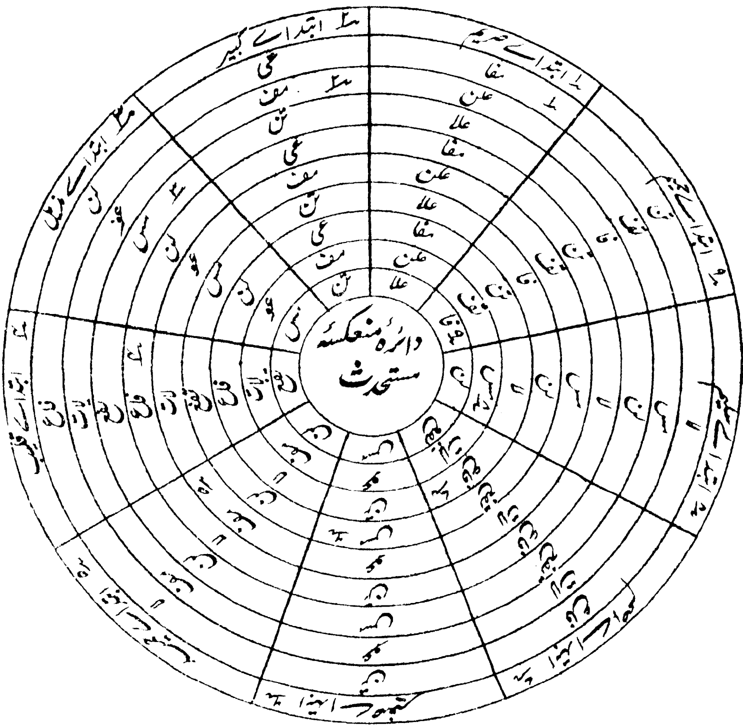
اگر جز و ششم سے ابتدا کرو تو ایکبار - تن فاع لا - تن مفاعی - لن فاع لا - برابر مس تفع لن - فاعلاتن - مس تفع لن - کے ہوگا اور اسی کا نام بحر صغیر ہی -

اگر جز و ہفتم سے آغاز ہو تو ایکبار - فاع لاتن - مفاعیلن - فاع لاتن - ہو رانکل آئیگا اور یہی بحر اصم سے موسوم ہی -

اگر جز و ہشتم سے استخراج مین لگا لگاؤ تو - لاتن مفا - عیلن فاع - لاتن فاع - ایکبار برابر مستفعلن - مفعولات - مفعولات - کے ہوگا اور یہ بحر سلیم ہی -

اگر جزو نہم سے شروع کرو تو ایکبار - تن مفاعی - لن فاع لا - تن فاع لا - برابر ایکبار - فاعلاتن
مس تفع لن مس تفع لن - کے ہوگا اور یہ بحر جمیم ہی -

مؤلف ان نو بحرون کی مثالین قاعدهٔ شانزدہم مین ذکر کریگا انشاء اللہ تعالی یہان صورت
دائرہ بنائی جاتی ہی یون -



صاحب معیار المعجم لکھتے ہین کہ بہرامی سرخسی نے کتاب غایة العروضیین مین کہا ہی کہ یہ
دائرهٔ منعکسه عبد اللہ قرشی نے استخراج کیا - مؤلف کہتا ہی اس سے ثابت ہوا کہ ان بحور
نہ گانہ کا موجد بہرامی سے مقدم ہی -

قاعدہ ہفتم القاب ارکان حسب تقسیم مصاریع و ابیات و تقسیم ابیات بموجب حصص ارکان

بیت کے مصرع اول کے پہلے رکن کو صدر کہتے ہین اور اوسی مصرع کے آخر رکن کو عروض۔ اسی طرح دوسرے مصرع کے رکن اول کو ابتدا یا مطلع کہتے ہین اور اوسی مصرعے کے رکن آخر کو ضرب یا عجز۔ صدر اور عروض کے درمیان اور ابتدا اور عجز کے مابین جو رکن یا ارکان ہون وہ ایک یا سب حشو کہلاتے ہین جیسے ؎ بلبها مسیحی بگفتن فصیحی ÷ بطلعت صبیحی بگیسو معنبر ÷ اسمین (بلبها) کے مقابل جو فعولن ہے وہ صدر ہے اور بمقابلہ (فصیحی) جو رکن ہے وہ عروض اور رکن مقابل (بطلعت) مطلع اور بمقابلہ (معنبر) عجز ہے باقی مسیحی بگفتن صبیحی بگیسو۔ ان چارون کے مقابل کے فعولن حشو ہین۔

جب ہر مصرع دو رکن کا ہو یعنی ایک بیت چار رکن کی ہو تو اوسمین حشو نہین ہوتا جب ہر مصرع ایک رکن کا یعنی ایک بیت دو رکن کی ہو تو اوسمین بھی حشو نہوگا بلکہ اوسکا صدر خود بمنزلہ عروض اور اوسکی ابتدا خود بمنزلہ ضرب ہوتی ہے۔ یا یون کہو کہ صدر خود بمنزلہ ابتدا اور عروض خود بمنزلہ ضرب ہوتا ہے۔ یا یون کہو کہ صدر خود بمنزلہ عروض اور عروض خود بمنزلہ ابتدا اور ابتدا خود بمنزلہ ضرب ہوتی ہے۔

جب ہر مصرع ڈیڑھ رکن کا یعنی ایک بیت تین رکن کی ہو تو اوس وقت بعضے تینون رکنون کو مصرع اول قرار دیکر اوسمین رکن اول کو صدر اور دوم کو حشو اور سوم کو عروض قائم کر لیتے ہین اور بعضے ہر تینہ رکن کو مصرع دوم فرض کرکے رکن اول کو ابتدا اور دوم کو حشو اور سوم کو ضرب کہتے ہین اگرچہ اسمین بھی کئی بار ایسی اولٹ پھیر ہو سکتا ہے تو ہو لیکن تماشا ہی تماشا ہے۔ تحقیق محقق علیہ الرحمہ مصرع اول قائم مقام مصرع دوم ہے کیونکہ ایک مصرعے سے ایک بیت نہین ہو سکتی۔ بقولہ اس صورت مین صدر بمنزلہ ابتدا اور حشو اول بمنزلہ حشو دوم اور عروض بمنزلہ ضرب ہے۔ اب یہان سے تقسیم ابیات بموجب حصص ارکان آغاز ہوتی ہے یون۔

(مثمن) وہ بیت جسکے دونون مصرعون کے رکن ملا کر کل آٹھ ارکان ہون خواہ اصلی

خواہ نقلی۔

(**مسدس**) اوس بیت کو کہتے ہین جسمین کل ارکان ہر دو مصرع اصلی یا نقلی چھ ہون۔

(**مربع**) وہ بیت جسکے ہر دو مصاریع کے ارکان سب چار ہون خواہ مضاعف خواہ اصلی۔

(**مثلث**) اوس بیت کا نام ہی جسمین ضرب تک تین ارکان ہون خواہ اصلی خواہ فرضی۔

(**مثنی**) وہ بیت جسمین کل ارکان ہر دو مصراع دو ہون۔ اسکا ایک مصراع ایک رکن کا ہوتا ہی۔

(**موحد**) ایک رکن کی بھی ایک بیت بعضون نے فرض کی ہی اسمین مصرع اول قائم مقام مصرع دوم ہوتا ہی اور جہان ایسا شعر دیکھا گیا ہی وہان خانہاے مسمط کا ایک ایک رکن بمنزلہ بیت بیت فرض کر لیا ہی۔ اس صورت مین موحد بے اصل ہی۔

(**مضاعف الارکان**) وہ بیت جسمین کسی بیت کے ارکان دو گنے کرکے ایک بیت قائم کیجاے اس صورت مین مضاعف المثمن شانزدہ رکنی ہو جائیگی۔ اردو مین بحر متقارب مزاحف اور متدارک مزاحف پر ایسی دست درازیان اکثر ہوتی ہین۔ راقم نے فارسی مین ذکاے بلگرامی کی ایک غزل مثمن ہزج کی مضاعف سالم الارکان دیکھی ہی جسکا مطلع یہ ہی ؎ اگر آن شمع دلجو عنبرین موانجمن آرا شبے در کلبۂ امیدواران جلوہ گر گردد ٭ چو فانوس خیالی حلقۂ محفل کند بطاقتی از جا درآید گرد سر گردد ٭ اس تمام شعر مین سولہ رکن مفاعیلن ہین۔ محقق طوسی بیت تام مین ایسی بدعت منع کرتے ہین کیونکہ خارج از دائرہ ہو جائیگی۔

(**تام**) وہ بیت جسکے ہر مصرعکے ارکان اوتنے ہی اور ویسے ہی مستعمل ہون جتنے اور جیسے دائرے مین واقع ہون۔

(**وافی**) وہ بیت جسکے ہر مصرعے کے ارکان شمار مین ارکان دائرہ کے ہمعدد ہون پھر خواہ استعمال مین مثل دائرہ سالم رہین خواہ ایک رکن یا کل ارکان مین کچھ تغیر ہو جائے۔

(**مجزو**) وہ بیت وافی ہی جسکے ہر مصرعے سے ایک رکن نکال ڈالا ہو۔

(**مشطور**) وہ بیت جو پوری بیت سے آدھی بیت نکالکر باقی نصف کو ایک بیت کے برابر

استعمال کرین - اس صورت مین شطور اپنی اصل کے ایک مصرعکے برابر ہوتی ہی۔
(منہوک) وہ بیت جسکی وافی کے ہر مصرعے مین سے دو تہائی کے برابر ارکان نکالکر استعمال کرین - مثلاً اگر بیت وافی مسدس ہو تو منہوک ثنی رہجائیگی اور اکثر بیت وافی مسدس ہی مین سے منہوک بنتے دیکھی ہی - یہ انتہا کی دو بیتین اکثر معقد ہوا کرتی ہین -
(معقد) وہ بیت جسکا پہلا مصرع دوسرے مصرعے سے علیحدہ نہوسکے یعنی جب دونون مصرعون کو جدا کرین تو لفظ مابین کے دو ٹکڑے ہوکر حصہ اول پہلے مصرعے مین شامل ہوجاسے اور حصہ دوم دوسرے مصرعے مین جیسے ؎ دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا + وانیک مفعول واز تون مفاعیل - یہ ایک مصرع ہی اور نشود کا نون اسی مصرع اول مین شامل ہوگیا - اگر کہے کہ یہ نون متحرک تھا فارسی مین متحرک بالآخر درست نہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ اس زبان مین حروف متحرک کو اواخر مصاریع اکثر ساکن کرلیتے ہین کما قال السعدی ؎ امید بستہ برآمد وے چہ فائدہ زانکہ + امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید + جیسا زانکہ کا کاف ساکن ہو ویسا ہی (تون) کا نون بھی - اسکے ورا معقد کے معنی یہی ہین کہ دونون آپس سے جدا نہون پھر تسکین کی کیا ضرورت ہی پہلا جواب درصورت علیحدگی مصرعین ہی اگر کوئی فرض کرے - دوسرے مصرعے کی تقطیع یہ ہی - شود سیر مفاعیل مرا فعل - معقد کی اکثر ایک بیت ایک مصرعے کے برابر ہوتی ہی اور یہ عربی مین زیادہ مستعمل ہی اور فارسی مین کم اور اردو مین معدوم -
(مصرّع) بصاد مہملہ و تشدید را وہ بیت جسکے دونون مصرعے وزن اور روی مین یکسان اور مقفی ہون جیسے مطلع اور بقول وہ بیت جسکے عروض کو مثل ضرب کے کرلیا ہو اگرچہ نہوسکتا ہو - والاول ہو الاصح -
(صحیح) وہ عروض اور ضرب جسمین کچھ نقصان نہوا ہو - اوسکے ارکان جیسے دائرے مین تھے ویسے ہی سالم ہین دونون -
(غیر صحیح) وہ عروض اور ضرب جسمین کچھ نقصان آگیا ہو خواہ اول خواہ آخر خواہ وسط رکن مین

یعنی اوسکے یہ ارکان جیسے دائرے مین تھے ویسے اب نرہے ہون۔

(**فصل**) ایسا عروض کہ اگر وہان صحیح چاہیے تو صحیح ہو اور منقص درکار ہو تو منتقص ہو یعنی اوس مقام کی مناسبت کے خلاف نہو۔ مثلاً بحر طویل کا عروض کہ ہمیشہ عربی مین مقبوض ہوتا ہی یعنی صحیح نہین ہوتا اور منقص ہی ہوتا ہی یا جیسے بحر مضارع کا عروض کہ ہمیشہ عربی مین صحیح ہوتا ہی اور کبھی مزاحف نہین ہوتا۔ الغرض ایسے عروض فصل کہلاتے ہین۔

(**غایت**) ایسی ضرب ہیت کہ اگر اوس مقام پر صحیح درکار ہو تو صحیح ہو اور منتقص چاہیے ہو تو منتقص ہو یعنی اوس مقام کی بنا کے خلاف نہو جیسے عربی مین بحر مضارع اور مقتضب مطوی کی ضرب۔

(**بنا**) بحر کے استعمال کو کہتے مین خواہ وہ بحر موافق دائرہ مستعمل ہو خواہ کچھ تغیر ہو کر۔

(**سالم**) وہ رکن کہ موافق دائرہ اصل وضع پر ہو اور ایسے رکن جس وزن بحر مین ہون اوس وزن کا نام بھی سالم ہی۔

(**اصول**) یہ اور سالم ایک ہی تعریف رکھتا ہی مگر اتنا فرق ہی کہ یہ بحر کے وزن کا نام نہین فقط ارکان کا نام ہی۔

(**فروع**) فرع کی جمع ہی۔ فرع وہ رکن جسمین کچھ تغیر ہو گیا ہو خواہ بزیادتی خواہ بکمی اور خواہ ایکبار تغیر ہوا ہو خواہ ایکبار سے زیادہ۔

(**زحاف**) وہ تغیر جو اصول مین ہو گیا ہو خواہ بکمی خواہ بزیادتی خواہ ایکبار خواہ ایکبار سے زیادہ اور بقول بعض وہ تغیر جو سبب کے دوسرے حرف مین ہو۔

(**علت**) وہ تغیر جو اسباب کے حرف دوم کے سوا اور کہین ہو۔ علت کی جمع علل ہی جیسے زحاف کی جمع زحافات۔ پس زحاف تغیر خاص ٹھہرا اور علت تغیر عام اور غیر سبب کی تخصیص سے یہ خاص ہی اور زحاف عام۔ لفظ زحاف اگرچہ زحف کی جمع ہی اور زحافات منتہی الجموع لیکن عروضیون کے استعمال مین بجاے واحد مستعمل ہی۔

(مزاحف) وہ رکن جسمین کچھ تغیر کسیطرح کا ہو - یہ اور فروع ایک ہی چیز ہی -

قاعدۂ ہشتم القاب زحافات وعلل مفرد و القاب ارکان مزاحف

زحاف کی تعریف قاعدۂ ہفتم مین ہوچکی اتنا اور سمجھو کہ خلیل نے جب ارکان عروضی کو وزن صرفی کے موافق رکھا تو ضرور ہوا کہ تعلیلات صرف کے مطابق کچھ قواعد بنائے اسلیے زحافات ایجاد کیے اگرچہ صرف مین اکثر تعلیلون کے کچھ نام نہ تھے مگر اس علم مین اوسنے سب کے القاب بھی رکھدیے -

واضح ہو کہ رکن سالم سے بعمل زحاف کبھی کوئی حرف نکال ڈالتے ہین کبھی کوئی جز کبھی کوئی حرکت - اسی طرح کبھی اصول مین کوئی حرف بڑھا دیتے ہین کبھی کوئی جز اور یہ اعمال ایک ایک رکن یا دو رکن مین کبھی ایکبار کرتے ہین اور کبھی زیادہ بار - جب ایک بار کرتے ہین تو اوسکو زحاف مفرد کہتے ہین -

جب زحاف کے باعث سے رکن غیر مستعمل ہو جاتا ہی تو اوسکو لفظ مستعمل سے بدل لیتے ہین جو کہ اوسکے ہموزن ہو جیسے مستعلن سے مفتعلن اور حتی المقدور اس تبدیلی مین اوزان صرفی کے تطابق کا خیال رکھتے ہین - انھین زحافات کے معنی سے ارکان مزاحف کے القاب بنجاتے ہین اور وہ بصیغۂ مفعول یا افعل التفضیل یا مصدر ہوتے ہین -

الغرض بیان زحافات مفرد اور القاب ارکان مزاحف مفرد کا بیان کیا جاتا ہی جو کہ کل ستائیس ۲۷ اور دو ۲ حکم ہین سب ملاکر اونتیس ۲۹ ہین -

۱ **خبن** - رکن کا دوسرا حرف ساکن گرادینا بشرطیکہ وہ حرف سبب خفیف کا ساکن ہو پس خبن جس رکن مین واقع ہوا اوسکو مخبون کہتے ہین -

۲ **طی** - رکن کا چوتھا حرف ساکن ساقط کرنا بشرطیکہ وہ ساکن سبب خفیف کا ہو - طی جسمین آئے اوس رکن کا نام مطوی ہی -

۳ **قبض** - حرف پنجم ساکن رکن گرادینا جو کہ سبب خفیف کا ساکن ہو - قبض والے رکن کو مقبوض کہتے ہین -

۴ **کف** ۔ رکن کا ساتوان حرف گرا دینا بشرطیکہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ اسکے رکن مزاحف کو مکفوف کہتے ہین۔ رکن کا حرف اول و سوم و ششم سبب خفیف کا ساکن تمکو کہین نہ ملیگا جسکو تم گرا سکو۔ علامۂ زمخشری کف کو وتد مین بھی جائز جانتے ہین اور مستفعلن کا نون کف سے گراتے ہین۔

۵ **قصر** ۔ بیت کے عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے۔ رکن کا آخری ساکن گرا کر اوس ساکن سے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کر دینا۔ چاہیے وہ گرا ہوا ساکن رکن کا پانچوان حرف ہو چاہیے وہ ساکن ساتوان مگر شرط ہے کہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ قصر والے رکن کو مقصور کہتے ہین۔

۶ **حذف** ۔ یہ بھی عروض و ضرب ہی مین آتا ہے۔ رکن کا آخری سبب خفیف بالکل اوڑا دینا۔ خواہ وہ دونون حرف رکن کے تیسرے چوتھے اور پانچوین حرف ہون خواہ چھٹے اور ساتوین۔ اسکے رکن مزاحف کا نام محذوف ہے۔

۷ **اضمار** ۔ سبب ثقیل کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا دوسرا حرف ہو۔ جس رکن مین اضمار آتا ہے وہ مضمر کہلاتا ہے۔

۸ **عصب** ۔ بصاد مہملہ۔ سبب ثقیل کے حرف متحرک دوم کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا پانچوان حرف ہو۔ عصب دار رکن کو معصوب کہتے ہین۔

خرم ۔ یہ زحاف بیت کے شروع پر واقع ہوتا ہے خصوص مصرع اول مین۔ اسکا وقوع مصرع دوم کی ابتدا مین شاذ ہوتا ہے۔ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اس زحاف کو اون مین شامل کیا بلکہ اول رکھا جو اوائل مصاریع کے واسطے زحافات خاص ہین۔ مگر اخفش ہر جگہ جائز جانتا ہے اور مؤلف محقق کو مانتا ہے اس سبب سے کہ نصیر المحققین خلیل کے ہمزبان ہین۔ جو وتد مجموع کہ رکن کا پہلا جز واقع ہو اوس وتد سے پہلا متحرک نکال ڈالنا۔ کبھی یہ زحاف رکن خماسی مین آتا ہے اور کبھی ایسے رکن سباعی مین جسمین سبب ثقیل نہو اور کبھی ایسے سباعی مین جسمین سبب ثقیل ہو۔ ان تینون جگہ حسب تفصیل ذیل اسکے تین نام ہین۔

۹ **ثلم** ۔ جو رکن خماسی کہ شروع بیت مین ہو اور اوس رکن مین جزو اول وتد مجموع ہو اوس

وتد مجموع سے پہلا حرف متحرک ہو لہٰذا الناشم والے رکن کو اثلم کہتے ہین۔

۱۰ خرم - یہ اسے کہتے ہیں کہ بیت کے پہلے رکن سالم کا پہلا جز اگر وتد مجموع ہو تو اوس وتد کا متحرک اول ساقط کرنا - مگر شرط ہے کہ اوس سالم میں سبب ثقیل موجود نہو - یہ علت جس رکن مین آتی ہے اوسکا نام اخرم ہے۔

۱۱ عضب - یہ نام ہے جبکہ رکن سالم بیت کے شروع پر ہو اور اوسمین سبب ثقیل بھی ہو اور اوسکا پہلا جز وتد مجموع ہو تو ایسے وتد مجموع سے متحرک اول اوڑا دینا - عضب والے رکن کا نام اعضب ہے۔

۱۲ موفور - اخرم کے مقابلے کا رکن جسمین خرم ممکن ہو اور نہ کرین - یہان رکن مقابل سے مراد ابتدا ہے - یہ ایک قسم کا حکم ہے زحاف نہیں۔

۱۳ قطع - یہ زحاف عروض اور ضرب کے واسطے مخصوص ہے - ایسے مقامات پر جو رکن واقع ہو اور اوس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو تو اوسکے ساکن کو گرا دینا اور اوس ساکن کے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کر دینا مگر شرط ہے کہ اوس وتد مجموع کے بعد پھر کوئی جز نہو جیسے مستفعلن فاعلن وغیرہ - جس رکن مین یہ آتا ہے وہ مقطوع کہلاتا ہے - جن لوگون نے قطع کو مابین مصرع مانا ہے وہ محقق کے عمل سے غافل ہین۔

۱۴ حذذ - یہ بھی عروض وضرب کے واسطے خاص ہے - جس رکن مین وتد مجموع آخر رکن واقع ہو وہ پورا وتد اوڑا دینا بشرطیکہ اوسکے بعد پھر کوئی جز نہو - حذذ جس رکن مین ہو اوسکو احذ کہتے ہین۔

۱۵ وقف - یہ اواخر مصاریع کے واسطے مخصوص ہے - وتد مفروق کا متحرک دوم جو رکن کے آخر مین واقع ہو اوسکو ساکن کر دینا - اس صورت مین رکن کے آخر متوالی دو ساکن ہو جائینگے - وقف جس رکن مین ہو اوسکا نام موقوف ہے۔

۱۶ کشف - محقق طوسی نے شین معجمہ اور سکاکی نے سین مہملہ صحیح بتایا ہے - یہ بھی عروض وضرب سے

خصوصیت رکھتا ہی - رکن کے آخر مین جو وتد مفروق ہو اوسکے دوسرے متحرک کو گرا دینا اِسکا نام کشف ہی
رکن کو بقولے مکشوف و بقولے مکسوف کہو - وقف و کشف کا اجتماع ایک شعر مین درست ہی
۱۷ **اصلم** - رکن کے آخر مین جو وتد مفروق ہو وہ سب کا سب اوڑا دینا بشرطیکہ اوسکے بعد
اور جز نہو - ایسے رکن کا نام اصلم ہی -
۱۸ **تسبیغ** - جو سبب خفیف کہ عروض و ضرب مین رکن کی تمامی پر واقع ہو اوسکے متحرک و ساکن کے
مابین ایک حرف ساکن بڑھا دینا - یہ تعریف اسواسطے کی ہی کہ ہمیشہ نون سے پیشتر ایسا ساکن
بڑھانا چاہیے جس سے وہ نون غنہ ہو جائے خواہ میزان مین ہو خواہ موزون مین - صاحب
معیار کا خاص منشا یہ ہی کہ نون غنہ مع ساکن ما قبل بمنزلۂ ایک حرف کے ہو اور تخفیف کے سبب ایک درازی
مین غایت امکان کو پہونچ جائے جیسے مفاعیلن چار بار اور اوسکے آخر ایک ساکن اور بڑھایا جائے
تو نون غنہ کے سوا ثقیل ہوگا کقوله آنچہ در شعر متاخران ازین جنس یافته شد از قبیل عیوب بود
و مانع خلط قافیه بود انتهی کلامه - جیسے نور العین واقف کا شعر وصل این سیمین بران
آخر گدایم کرد ÷ شدم مفلس زفکر کیمیا آہستہ آہستہ ÷ کرد کی دال وزن سے باہر اور ثقیل معلوم ہوتی ہی
فارسی مین اسکا ارتکاب بہت کیا ہی اور اردو مین کم - بقیاس مولف تسبیغ بلا غنہ کی ممانعت مطلع
مین دونون مصرعون کے واسطے ہی اور غیر مطلع مین مصرع دوم کے واسطے - کیونکہ ایسی تسبیغ انھین
مقامات پر مانع خلط قافیہ ہوگی جیسے فخر زمان سے بیا ای مہ کہ در گلبن نواے مرغ زار افتاد ÷
ز افغان دل بلبل صدا در مرغزار افتاد ÷ چو دل گل دید از شادی درون باغ جان بگشفت ÷
چو گل زر دید از خندہ سنان بر روے خار افتاد ÷ مگر اولی یہ ہی کہ عروض یا ضرب مین کہین اس
تعدی کے مرتکب نہون - الغرض جس رکن مین تسبیغ ہو اوسکو مسبغ بتشدید با کہتے ہین -
۱۹ **اذالہ** - جو وتد مجموع کہ رکن کے آخر مین واقع ہو اوسکے متحرک و ساکن کے درمیان مین
ایک حرف ساکن اور ٹھونس دینا اور ظاہر ہی کہ سواے مفعولات کے باقی ارکان کے اواخر
نون موجود ہین پس حروف علت کے سوا اور کوئی حرف تسبیغ و اذالہ مین ما قبل نون بڑھانا

گرانی خریدنا ہی - یہ خیال موزون مین بھی رکھنا واجب ہی - جس رکن مین اذالہ آتا ہی وہ مذال کہلاتا ہی -

۲۰ ترفیل - جس عروض وضرب مین ایسا رکن ہو کہ اوسکی تمامی پر وتد مجموع ہو بس اوس وتد مجموع کے بعد ایسا ایک پورا سبب خفیف بڑھا دینا جسکو وزن شعر مین کچھ دخل ہی نہو - مگر ہر جگہ اختیار نہین ابوالحسن فاعلن اور متفاعلن اور اوس مستفعلن مین جو متفاعلن سے بنا ہو جائز سمجھتا ہی اور نصیر الدین طوسی فاعلن مین جائز نہین سمجھتے بلکہ متفاعلن مین بھی وہ اوسوقت کہتے ہین جب کہ بحر کامل مربع ہو - فارسی مین یہ زحاف نادر الوقوع ہی اور اُردو مین کہین نام ونشان نہین - غضب ہی یا نہین کہ دو دو حرف اکٹھا بڑھا دیے جائین اور وزن بیچارے سے کچھ مطلب نہو یہ تو شعر کو گولی مارنی ہی - مین نے اپنے اُستاد سے عروض پڑھتے وقت کہا تھا کہ جناب یہ ترفیل کہین رفل سے نہ نکلا ہو جو ہندوستان مین بڑے تیر کی بندوق مشہور ہی - لطیفہ پیشکش - ترفیل و الارکن مرفّل بتشدید فا ہی -

۲۱ تعریہ - تسبیغ اور اذالہ اور ترفیل سے رکن کو بچانا باوجودیکہ یہ تینون آسکتے ہون - اوس بچے ہوئے رکن کو معرّیٰ کہتے ہین - یہ ایک قسم کا حکم ہی زحاف نہین -

۲۲ خزم - بہر دو حرف منقوطہ - ہم تو ترفیل ہی کو روتے تھے لیکن اب یہ زحاف تو قیامت ہی اور قیامت بھی کون کہ کبریٰ - بقول محقق طوسی اس تغیر کو ارکان سے کچھ مطلب نہین بلکہ ابیات کی جان پر یہ ستم ٹوٹتا ہی - اسکے واسطے کوئی خاص بحر نہین خاص رکن نہین - ہان بیت کے شروع پر علی الخصوص مصرع اول کے آغاز پر ایک حرف متحرک یا انتہیٰ چار حرف اکثر دو سبب خفیف کے مثل خواہ مخواہ بڑھا دیتے ہین جو کہ وزن مین محسوب نہین ہوتے مگر بیت کے معنی بھی بغیر اونکے پورے نہین ہوتے جیسے ؎ حَیَازِیمَكَ لِلْمَوْتِ فَإِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا + اچھا خاصہ ایک شعر معقد تھا بر وزن مفاعیل مفاعیل + مفاعیلن مفاعیلن + اوسپر ایک چہار حرفی کلمہ ملاکر یون پڑھتے ہین - اُشْدُدْ حَیَازِیمَكَ لِلْمَوْتِ فَإِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا +

ہزار پوچھو کہ اشد دکی سختیان کون جھیلیگا مگر عربون کو کچھ پروا نہین مزے مین اس تعدی پر اوچھلتے ہین
اسکا ترجمہ یہ ہی کہ مضبوط کر اپنی کمر موت پر کہ موت سے ملاقات کوئی دم مین ہوتی ہی تو ہی۔ اشدد
کا ترجمہ مضبوط کر۔ پھر معنی سے کیونکر علیحدہ ہو سکے۔ فارسی والے بھی کبھی ان کے قدم بقدم چل
نکلتے ہین جیسے رودکی ؎ میانکش نازک چو سایۂ موے ✤ گوئی از یکدگر گسستستے ✤ بوزن
فاعلاتن مفاعلن فعلات یا فعلن ہی اور میانکش کا میم اسمین خزم ہی جو کہ وزن سے علیحدہ ہی میانکش
کے میم کو وزن مین شامل کرکے اوسکی یاے تحتانی کو مخلوطی نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ یاے مخلوطی
زبان فارسی مین نہین آتی۔ خزم سے جس حرف یا جز یا رکن کو نظم مین بڑھائین اوسکا نام اخزم ہوتا ہی
اردو مین یہ زیادتیان نصیب اعدا۔

۲۳ **تسکین**۔ جس مقام پر تین متحرک متوالی ایک جا ہو جائین خواہ ایک رکن کے ہون مثلاً
مفتَعِلُن یا فَعِلاتن مین۔ خواہ دو رکن کے جسطرح مفعولُ مَفَاعیلن مین۔ پس درمیان والے
متحرک کو ساکن کر لینا جیسے مثال اول و دوم کو مفعولن اور مثال سوم کو مفعولن مفعولن بنا لینا
مگر شرط ہی کہ جہان تسکین سے بحر بدلتی ہو یا کسی اور زحاف کا عمل چل سکتا ہو وہان تسکین نچاہیے
مثلاً فعِلاتْ فاعلاتن کو تسکین دیکر اگر مفعول فاعلاتن کہو تو بحر رمل سے بحر مضارع ہو جائیگی۔ یہان
نچاہیے۔ یا جیسے مفاعیل فعول مین تسکین دیکر مفاعیلن فاع کہو تو عمل تخنیق ہی۔ یہان بھی تسکین
نہ سمجھو۔ یا اگر شاعر نے کسی مقام پر تین متحرک متوالی کا التزام کر لیا ہو وہان بھی تسکین نچاہیے مثلاً
کسی نے ایک نظم خاص اس وزن مین کہی ہو کہ مفتعلن مفعولن اور اوسمین مفتعلن کا التزام کیا ہو
تو ایسے مقام پر مفتعلن مین تسکین دینے سے مفعولن ہو کر اوسکا التزام باطل ہو جائیگا۔ ایسے
مقام پر بھی نچاہیے اور اگر بضرورت ہو بھی تو تین بار سے کم نہ کرنا چاہیے تاکہ فسخ التزام بخوبی ثابت
ہو جائے۔ تسکین جس رکن مین ہو اوسکا نام مسکّن ہی بہ تشدید کاف اور یہ زحاف فارسی کے
واسطے مخصوص اور محقق کی ایجاد ہی۔

۲۴ **تخنیق**۔ صاحب حدائق المعجم کے نزدیک اسکا حرف دوم خاے معجمہ اور سوم نون ہی

لیکن علامۂ نقشبند نے شرح خزرجیہ مین اسکا حرف دوم حاے حطی اور سوم باے موحدہ صحیح جانا ہی۔ بقول محقق طوسی و شارح خزرجیہ جب وتد مجموع رکن کے شروع پر ہو اور وہ رکن صدر یا ابتدا مین نہو بلکہ حشو یا عروض و ضرب مین واقع ہو اور اوس رکن کے ماقبل ایک حرف متحرک ہو جس سے تین متحرک متوالی ہو جائین تو اوس وتد کے حرف اول کو ساکن کرنا۔ اس صورت مین تحبیق گویا وتد کے شروع حرف کی تعریف ٹھہری جو کہ ساکن ہو کر اپنے ماقبل متحرک سے مل گیا ہی۔ محمد ابن قیس کا قول ہی کہ جب خرم کو سواے صدر و ابتدا کے اور کہین لائین تو اوسکا نام تحبیق ہی۔ مولف کے قیاس مین اصل الاصول سبکی تسکین ہی اور گویا اوسکی تین قسمین ہین ایک خود تسکین دوسری تحبیق تیسری تشعیث۔ زحافِ تسکین تو ہر جگہ اور دو دو رکن مین بھی اپنا عمل کر سکتا ہی اور تحبیق خاص دو رکن یعنی وتد مجموع ابتدائی اور رکن غیر ابتدائی مین اور تشعیث خبن کے بعد خاص عروض و ضرب مین عامل ہی جسکا ذکر آیندہ زحافات مرکب مین آتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر ان تینون کا عمل دیکھو تو ایک ہی یعنی درمیانی حرف متحرک کو ساکن کرنا۔ الغرض تحبیق والے رکن کو بقولے محبق و بقولے مخنق بہ تشدید سوم کہتے ہین۔

۲۵ جدع۔ بعضون نے بدال مہملہ اور بعضون نے بذال معجمہ صحیح بتایا ہی۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہون تو اون سببون کو نکال ڈالنا۔ محقق طوسی نے اس زحاف کا نام نہین بتایا بلکہ ہر جگہ وہ اسکا ایک علیحدہ نام مرکب رکھتے ہین یعنی مستفعلن مین مجبون احذ اور مفعولاتُ مین اصلم مقصور۔ لیکن جدع سے مفعولاتُ مین حرکت دوم وتد مفروق بحال رہتی ہی اور عمل محقق سے وہ حرکت بھی رفع ہوتی ہی اس سے ثابت ہوا کہ اصلم مقصور بقول محقق مفعولاتُ مین صحیح ہی۔ پھر اس سے یہ ثابت ہوا کہ جدع عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہی۔ کیونکہ احذ و مقصور سواے آخر کے اور کہین نہین آتے۔ فروع کے بیان مین اسکی تصریح کیجائیگی۔ جس رکن مین یہ زحاف آئے اوسکا نام مجدوع ہی بمہملہ یا مجذوع ہی بمعجمہ۔

۲۶ رفع۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہون اون دونون مین سے

ایک سبب خفیف پورا نکال ڈالنا۔ مگر یہ زحاف وہان جائز ہی جہان اسکے باعث سے بحر دوسری نہو جائے۔ محقق علیہ الرحمہ نے اسی وجہ سے اسکو ترک کیا ہی۔ رفع جس رکن مین ہو اوسکو مرفوع کہتے ہین۔

۲۷ عرج۔ جو وتد مجموع کہ رکن آخر کے آخر مین واقع ہو اوسکے متحرک دوم کو ساکن کردینا اس صورت مین متوالی دو ساکن ہو جائین گے۔ یہ زحاف نصیر طوسی کا ایجادی ہی۔ ممکن تھا کہ ایسے مقام پر قطع کا زحاف لاتے اور اوسمین ایک ساکن اور بڑہاتے پس اگر اوس ساکن کو اذالہ کہتے تو قطع کے بعد سبب آخر رکن مین واقع ہوتا ہی اور اگر بنظر سبب اوس ساکن کو تسبیغ کہتے تو اصل رکن مین وتد مجموع موجود تھا۔ لہذا رفع التباس کے واسطے یہ تغیر النسب ہوا۔ یہ زحاف فارسی کے واسطے خاص ہی۔ عرج جس رکن مین ہو اوسکو اعرج کہتے ہین۔

۲۸ طمس۔ جب وتد مجموع رکن عروض وضرب کے آخر مین بعد سبب خفیف کے واقع ہو جیسے مستفعلن مین تو اوس وتد کا فقط ساکن بحال رکھنا باقی گرا دینا اس صورت مین متوالی دو ساکن ہو جائینگے۔ اسکے موجد بھی حضرت محقق ہین۔ اسکی وجہ بھی وہی ہی جو عرج کی تھی یعنی اخذ کے بعد تسبیغ یا اذالہ کا التباس کیون ہو۔ فی زماننا بعض اکابر نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ طمس اسقاط عین است باہر دو سبب خفیف از فاع لاتن منفصل چون علاتن دور شد فا ماند فع بجایش آورند یہ عجیب عمل ہی طمس تو اوس رکن مین ہوتا ہی جسکے آخر وتد مجموع ہو فاع لاتن مین تو وتد مفروق ہی اور وہ بھی آخر رکن نہین۔ وتد مجموع کے دو متحرک طمس سے گرجاتے ہین نہ کہ ایک وتد مفروق کا حرف متحرک اور چار حرف سببین خفیفین کے ملاکر پانچ حرف گرادیے جائین۔ یہ محقق کی مراد اور عبارت سے بالکل علحدہ ہی موجد تو اس زحاف کے محقق ہین پھر موجد کے خلاف کیونکر مانا جائیگا اور طرہ یہ کہ نہ اوسپر کوئی دعوی ہی نہ دلیل۔ الغرض اسکی تعریف وہی ہی جو کہ مؤلف نے پیشتر لکھی طمس والے رکن کو مطموس کہتے ہین۔ یہ زحاف بھی فارسی زبان کے واسطے خاص ہی۔

۲۹ درس۔ جب عروض وضرب مین وتد مجموع ایک سبب خفیف کے بعد واقع ہو اور

خبن واجب ہو تو پہلے اوسمین خبن کرنا بعدہ وتد کے ایک متحرک کو مع حرکت گرادینا اور ایک متحرک کو ساکن کردینا - اس صورت مین یہان متوالی دو ساکن ہوجائین گے جیسے فاعلن مین خبن کیا تو فعِلن ہوگیا پھر اسکے عین متحرک کو مع حرکت گرایا تو فعْلن متحرک الاوسط ہوا پھر لام کو ساکن کیا تو فعْلْن بسکون اوسط کو فاع سے تبدیل کرلیا - ممکن تھا کہ لام ہی کو مع حرکت گرا کر عین کو ساکن کرلیتے جب بھی فَعْن بسکون اوسط برابر فاع کے ہوجاتا پس اختیار ہی چاہو عین کو گراؤ چاہو لام کو ساقط کرو - اگر وتد کے بعد ایک سبب خفیف اور ہو تو اوس صورت مین پہلے حذف بھی واجب ہوگا - یہ زحاف بھی محقق کا ایجاد کیا ہوا ہی اور زبان فارسی کے واسطے مخصوص ہی - درس جس رکن مین آتا ہی اوس رکن کا نام مدروس کہلاتا ہی -

قاعدۂ نہم زحافات مرکب ملقبہ والقاب ارکان مرکب

زحافات مرکب ملقبہ وہ ہین جو دو دو یا زیادہ زحاف سے ترکیب پاتے ہین اور بعد ترکیب اونکا خاص ایک نام ہوجاتا ہی وہ تیئیس ۲۳ قسم کے ہین اور سات حکم ہین سب ملاکر تیس ۳۰ ہین یون -

۱ **خرب** - یہ اجتماع کف وخرم ہی - جب صدر مین یا صدر وابتدا دونون مین کوئی رکن واقع ہو اور اوسکے اول مین وتد مجموع اور جزو دوم وسوم اسباب خفیفہ ہون تو اوس رکن کا حرف پنجم واول گرادینا - خرب جس رکن مین ہو اوسکا نام اخرب ہی - اگر ایسا رکن مزاحف درمیان مصرع ہو تو وہ اخرب نہین بلکہ دو کف کے مابین تجبیق ہی -

۲ **شتر** - بفتح اول وسکون ثانی - یہ قبض وخرم کا اجتماع ہی بشرطیکہ صدر وابتدا مین واقع ہو اسکی اور خرب کی ایک تعریف ہی مگر اسمین حرف پنجم واول گرتا ہی - شتر والے رکن کو اشتر بفتح اول وثالث کہتے ہین - اگر یہ رکن مزاحف درمیان مصرع پایا جائے تو اوسکو اشتر نہ سمجھو بلکہ ایک مکفوف اور ایک مقبوض مین باہم تجبیق ہی -

۳ **شکل** - کف اور خبن کے اجتماع کا نام ہی - جب رکن کے جزو اول وسوم اسباب خفیفہ ہون تو تیسرے اور پہلے جز سے ساکنین کو گرادینا - شکل والے رکن کو مشکول کہتے ہین -

۴۔ نحر۔ محقق کے عمل سے یہ اجتماع صلم وحذف ہی۔ یعنی جس رکن آخر کے آخرمین وتدمفروق واقع ہو اوسکو گرادینا پھر بقیۂ رکن سے ایک سبب خفیف آخر گرادینا۔ سیفی اسکو جدع اور کشف کا اجتماع سمجھتے ہین اگرچہ اونھون نے اسکی تصریح نہین کی مگر اونکے عمل سے یہی پیدا ہی لیکن یہ عمل رکن مین ترتیب وار نہین ہوسکتا اور محقق کا عمل علی الترتیب چل سکتا ہی۔ اسکے سوا سیفی اسقاط دو سبب خفیف اور اسکان تاے مفعولات بلا وقف کا نام جدع اور حرف ہفتم متحرک آخر وتد مفروق کے گرادینے کا نام کشف کہتے ہین اس صورت مین اجتماع نقیضین لازم آتا ہی یعنی کشف کا عمل حرف ساکن پر کیونکر چلیگا جب یہ عمل یہان نہ چلا تو نحر انکے اجتماع کا نام بھی غلط ہوگیا۔ بدین دلیل بھی عمل محقق کو ترجیح ہی۔ نحر جس رکن مین ہو اوسکو منحور کہتے ہین۔

۵۔ ربع۔ یہ طمس وحذف کے اجتماع کا نام ہی۔ یعنی جب وتد مجموع دو سبب خفیف کے درمیان مین آخر مصاریع پر واقع ہو تو پہلے اوسمین حذف کرنا پھر وتد مجموع کے دونون متحرکون کو گرادینا مگر اتنا سمجھو کہ خبن کا وجوب باطل ہوجایگا اس لیے یون کیون نہین کہتے کہ رکن مذکور مین پہلے عمل خبن سے ساکن سبب اول گرایا پھر درس کے حکم سے وتد کا متحرک اول ساقط کیا اور اوسکے متحرک دوم کو ساکن کردیا پھر حذف کے عمل سے سبب آخرین نکال ڈالا۔ اس صورت مین خبن اور درس اور حذف ان تینون کے اجتماع کا نام ربع ٹھہریگا۔ ربع والے رکن کو مربوع کہتے ہین۔ ربع کا لقب شمس ابن قیس نے رکھا ہی۔

۶۔ تشعیث۔ بقول زجاج ومحقق طوسی یہ اجتماع خبن وتسکین کا نام ہی۔ جب دو سبب خفیف کے درمیان مین وتد مجموع آجائے تو پہلے بعمل خبن ساکن سبب اول گرادینا پھر تین متحرک حاصلہ کے درمیانی حرف کو ساکن کردینا۔ اخفش کے قول سے یہان خرم ہوا ہی۔ لیکن چونکہ یہان وتد مجموع بعد سبب خفیف ہی اور خرم کے واسطے رکن کا جزو اول وتد مجموع ہونا شرط ہی بدین سبب یہ قول پایۂ اعتبار سے خارج ہی۔ قطرب کی راے مین یہ زحاف قطع ہی۔ لیکن چونکہ قطع کے واسطے رکن کا جزو آخر وتد مجموع ہونا شرط ہی اور یہان جزو آخر سبب خفیف ہی بدین وجہ

یہ راے بھی سلیم نہین۔ خلیل کے قیاس مین وتد مجموع کا دوسرا متحرک ساقط ہوا ہی۔ لیکن چونکہ ایسا عمل کسی زحاف سے نہین ہو سکتا بدین سبب یہ قیاس بھی خارج از قیاس ہی۔ الغرض تشعیث اوسی عمل کو سمجھنا چاہیے جو زجاج اور محقق کا قول ہی۔ تشعیث جس رکن مین آ‌ئے اوسکا نام مشعث بتشدید عین ہی۔ یہ بھی عروض وضرب کے واسطے خاص ہی۔

۷ **بتر**۔ اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین۔ جس رکن آخر کے آخر مین ایک سبب خفیف ہو اور سبب کے ماقبل متوالی وتد مجموع تو پہلے اوس سبب کو گرادینا اوسکے بعد وتد کے ساکن کو گرا کر اوسکے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ شمس الدین فقیر اسکو جب اور خرم کا اجتماع سمجھے ہین یعنی جہان رکن مین وتد مجموع بعدہ علی التوالی سببین خفیفین ہون تو پہلے دونون سبب کو گرادینا پھر وتد مجموع کے متحرک اول کو۔ اس صورت مین یہ زحاف صدر وابتدا کے واسطے خاص ہو جائیگا اور سوا‌ے مفاعیلن کے اور کسی رکن مین نہ آسکیگا۔ اور ایسا نہین ہی بلکہ یہ اخیر مصاریع مین پایا جاتا ہی اور وہ خود اسکو فعولن مین بھی بتاتے ہین پس فعولن کے آخر دو سبب کہان ہین جو اوسمین جب ہو سکے جس سے یہ مرکب ہی اسکے سوا جب کی تعریف بھی اسپر صادق نہ آئیگی کیونکہ وہ عروض وضرب کے واسطے خاص ہی جیسا کہ آیندہ مذکور ہی۔ اور اگر اخیر ہی مین لاؤ تو خرم ابتدا کے واسطے مخصوص ہی جس سے یہ مرکب ہی اس صورت مین اجتماع نقیضین لازم آئیگا پس بہر صورت یہ قول غلط ہو گیا اور قول اول ہی معتبر رہا۔ بتر جس رکن مین ہو اوسکو ابتر کہتے ہین۔

۸ **جب**۔ حذف کے بعد پھر حذف کرنے کا نام ہی۔ یعنی جہان دو سبب خفیف رکن آخر کے آخر مین واقع ہون پہلے اخیر کا سبب گرادینا اس سقوط کے بعد پھر ایک سبب خفیف آخر مین واقع ہو گا اوسکو بھی گرادینا۔ اس تعریف سے یہ زحاف دو حذف کے باعث مرکب ٹھہرا۔ بقول بعض جہان دو سبب خفیف رکن کے آخر مین ہین اون دونون کو دفعۃً گرادینا بدین وجہ یہ زحاف مفرد ہو گا۔ لیکن چونکہ یہ عروض وضرب ہی مین پایا جاتا ہی اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ جب محذوف مرتین اور مرکب ہی۔ جب والے رکن کو مجبوب بجیم تازی کہتے ہین۔

۹ و **سلخ** - یہ زحاف اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہے - جب رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف وتد مفروق کے بعد واقع ہون تو اون دونون کو نکال کر وتد کے حرف آخر کو ساکن کر نا بدین حساب فاع لاتن سے فاع بسکون آخر رہیگا اسکے مزاحف کو مسلوخ کہتے ہین - مگر در اصل دیکھو تو یہ جب اور وقف کا اجتماع ہے -

۱۰ **اہتم** - یہ اجتماع حذف و قصر ہے - یعنی جس رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف ہون تو پہلے ایک سبب کو بعمل حذف گرا دینا پھر دوسرے سبب سے کہ اب آخر مین واقع ہو گا بعمل قصر ساکن آخر کو گرا کر اوسکے متحرک ماقبل کو ساکن کرنا - ہتم جس رکن مین ہوا وسکو اہتم کہتے ہین محقق طوسی اسی زحاف ہتم کا زلل اور اسی مزاحف اہتم کا ازل نام بتاتے ہین - کما قال این محذوف مقصور است و بعضے متاخران این را ازل نام نہادہ اند - اس صورت مین اہتم کی کچھ اصل ہی نہ ٹھہری -

۱۱ **ازلل** - یہ اجتماع ہتم و تحبیق ہے - یعنی جس رکن آخر کے آخر مین دو سبب خفیف سے پیشتر ایک وتد مجموع ہو تو پہلے سبب آخر گرانا پھر سبب اول سے ساکن گرا کر اوسکے متحرک کو ساکن کرنا بعدہ بعمل تحبیق وتد مجموع کے متحرک اول کو بسبب کف ماقبل و توالی ثلثہ حرکات ساکن کرنا - یہ عمل تو بلا شک محقق کا ہے لیکن یہ نام اونکا بتایا ہوا نہین وہ اسکے رکن کا نام مجبق ازل بتاتے ہین کیونکہ وہ اہتم ہی کو پہلے ازل کہہ چکے ہین - بعضے اسکو ہتم و خرم کا اجتماع سمجھتے ہین اور صریح غلطی پر ہین کیونکہ ہتم ہمیشہ عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے اور خرم ہمیشہ صدر و ابتدا کے لیے مخصوص ہے پس دونون کیونکر یکجا ہو سکین گے جیسے کوئی انسان کا سر پاؤن کے موزون پر جوڑا چاہے اور اوسکا نام آدمی رکھے تو سارا دھڑ کہان جائیگا - مؤلف مستہام کے قیاس مین عمل محقق بہت صحیح ہے - ظاہر ہے کہ رکن اہتم ہمیشہ رکن مکفوف کے بعد آتا ہے اس صورت مین کف کے اخیر اور ہتم کی ابتدا مین باہم تحبیق کر کے اوسکا نام زلل رکھہ سکتے ہین - الغرض جس رکن مین زلل ہوا وسکو ازل کہتے ہین -

۱۲ **شترم** - یہ اجتماع قبض وثلم ہی - یعنی جس رکن صدر وابتدا مین پہلے وتد مجموع اور پھر ایک سبب خفیف ہو تو اوسکے ساکن سبب کو نکال ڈالنا پھر وتد کے متحرک اول کو ساقط کرنا - اگر اولٹ کر عمل کرین یعنی پہلے ثلم کرین جیسا لوگون نے کیا ہی تو پانچوان حرف ساکن سبب کا نہ مل سکیگا جسکو بعمل قبض گرائین یہ نکتہ قابل غور ہی ہم نے ہر جگہ اصطلاح کا خیال رکھا ہی - یہی صورت اگر صدر وابتدا کے سوا کہین اور پائی جائے تو اوسکو ثلم نہ کہو بلکہ قبض ماقبل کی وجہ سے تخنیق ہوگی - شترم والے رکن کو اشترم کہتے ہین -

۱۳ **خبل** - بہر دو حرف یک یک نقطہ - یہ اجتماع طی وخبن کا نام ہی - یعنی جس رکن مین جز واول و دوم اسباب خفیفہ ہون تو پہلے چوتھا ساکن سبب گرا دینا پھر دوسرا ساکن سبب ساقط کرنا - جس رکن مین خبل آئے اوسکو مخبول کہتے ہین -

۱۴ **عقل** - یہ اجتماع عصب وقبض ہی - یعنی جس رکن مین پہلے وتد مجموع ہو پھر (سبب ثقیل پھر سبب خفیف) یعنی فاصلۂ صغریٰ ہو تو پہلے اوس رکن کے حرف پنجم کو بعمل عصب ساکن کرنا پھر اوسی کو بعمل قبض گرا دینا - عقل والے رکن کا نام معقول ہی -

۱۵ **نقص** - بصاد مہملہ - یہ اجتماع عصب وکف ہی - جس رکن مین عقل آ سکتا ہو ویسے رکن کا حرف ہفتم ساکن سبب خفیف گرا دینا - نقص دار رکن کو منقوص کہتے ہین -

۱۶ **قطف** - یہ اجتماع عصب وحذف کا نام اور اواخر مصاریع کے واسطے ہمیشہ مخصوص ہی - جس رکن مین پہلے وتد مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو اور ایسا رکن عروض وضرب مین واقع ہو تو پہلے سبب ثقیل کا حرف دوم ساکن کرنا پھر سبب خفیف آخر بالکل گرا دینا - قطف جس رکن مین ہو اوسکو مقطوف کہتے ہین -

۱۷ **قصم** - یہ عصب بصاد مہملہ اور عضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام ہی اور اوائل مصاریع کے واسطے مخصوص ہی - یعنی جو رکن کہ صدر وابتدا مین واقع ہو اور اوسکے شروع پر وتد مجموع پھر سبب ثقیل بعدہ سبب خفیف ہو تو رکن مذکورہ کا پہلا حرف نکال ڈالنا پھر اوسکے سبب ثقیل کے حرف دوم کو ساکن کرنا - قصم والے رکن کو اقصم کہتے ہین -

۱۸ جمم - یہ عقل اور عضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام ہی - جس رکن مین پہلے وتد مجموع بعدہ سبب ثقیل اوسکے بعد سبب خفیف ہو تو اوسکے حرف پنجم کو ساکن کرکے نکال ڈالنا پھر حرف اول متحرک کو ساقط کرنا بشرطیکہ وہ رکن صدر و ابتدا یا ایک مین واقع ہو - جمم جس رکن مین ہو اوسکو اجم کہتے ہین -

۱۹ عقص - یہ نقص بصاد مہملہ و عضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام اور صدر و ابتدا کے واسطے مخصوص ہی - جس رکن مین پہلے وتد مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو تو اوسکے حرف پنجم کو ساکن کرنا اور حرف ہفتم و اول کو ساقط کرنا جس رکن مین عقص واقع ہو اوسکو اعقص کہتے ہین -

۲۰ وقص - یہ اضمار و خبن کے اجتماع کو کہتے ہین - یعنی جس رکن مین پہلے سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو پھر وتد مجموع تو اوس رکن کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا اور بعد اسکان اوسکو گرا دینا جس رکن مین وقص آتا ہی وہ موقوص کہلاتا ہی -

۲۱ خزل - یہ اضمار و طی کے اجتماع کا لقب ہی - یعنی پہلے جس رکن مین فاصلۂ صغریٰ ہو پھر وتد مجموع تو اوس رکن کے متحرک دوم کو ساکن کرکے رکن کے چوتھے ساکن کو ساقط کرنا - خزل والا رکن مخزول کہلاتا ہی -

۲۲ خلع یا تخلیع - یہ اجتماع خبن و قطع ہی اور عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہی - جس رکن آخر کی ابتدا مین ایک سبب خفیف ہو یا دو سبب خفیف اور اوسکے بعد وتد مجموع ہو تو اوس وقت یون سمجھو کہ سبب خفیف کے ساکن کو یا پہلے سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا پھر وتد مجموع کا ساکن گرا کر ماقبل ساکن مذکورۂ مسقطہ کو ساکن کر دینا - جس رکن مین یہ زحاف آتا ہی وہ مخلوع کہلاتا ہی یا مخلع بتشدید لام - خلع کا زحاف جدید ہی - لیکن بتحقیق محقق مخلع فرع کا نام ہی نہین وزن کا نام ہی اسکا ذکر وزن یازدہم عربی بحر بسیط مین آئندہ کیا جائیگا -

۲۳ جحف - اول جیم تازی دوم حاے حطی - یہ اجتماع حذف و حذذ ہی اور اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہی - جس رکن عروض و ضرب مین ایک وتد مجموع دو سبب خفیف کے درمیان مین ہو تو پہلے اوسکا سبب آخر گرا دینا پھر وتد مجموع کہ آخر مین ہو جائیگا پورا ساقط کرنا - بعضون کا مقولہ ہی

کہ پہلے خبن سے سبب اول کا ساکن گرانا اس سقوط سے رکن کی ابتدا مین فاصلۂ صغریٰ ہاتھ لگیگا وہ فاصلے کا فاصلہ پورا اوڑادینا۔ یہ عمل بے اصل محض ہو کیونکہ فاصلۂ صغریٰ کے سقوط کا کوئی حکم عروض مین نہین ہو۔ الغرض یہ زحاف بھی جدید ہوا ورجس رکن مین آتا ہو وہ مجحوف کہلاتا ہو۔

۲۴ **مکانفہ**۔ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون خواہ ایک رکن کے جیسے مفاعیلن مین عیلن یا مستفعلن مین ستف خواہ دو رکن کے جیسے فاعلاتن فاعلاتن کا درمیانی۔ تن فا۔ اگر ان دونون سببون کے دونون ساکنون کو گرادینا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونون ساکنون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونون ساکنون مین ایک کو گرادینا اور ایک کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو تو ان تینون حکمون کا علٰحدہ علٰحدہ نام مکانفہ ہو۔ عبداللہ خزرجی اس حکم کے قائل ہین۔ کَمَا تَقَرَّرَ فِیْ مِیْزَانِ الْاَفْکَارِ اور نصیر الدین طوسی اس حکم کے قائل نہین ہین کَمَا صَرَّحَ فِیْ مِعْیَارِ الْاَشْعَارِ۔ الغرض مکانفہ ایک حکم کا نام ہو زحاف کا نام نہین۔

۲۵ **معاقبہ** جب دو سبب خفیف کے دو ساکن متوالی تکملین جیسے مکانفہ مین ملے تھے اور ان دونون ساکنون کو گرادینا ساتھ ہی جائز نہوا وسوقت غور کرو کہ دونون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو یا نہین۔ اگر دونون کی بحالی جائز ہوئی اور ساتھ ہی دونون مین سے ایک کا سقوط بھی جائز ہوا تو اسی طرح کے ثبوت وسقوط معًا کا نام معاقبہ ہو۔ مثلاً تم کو اختیار ہو کہ مفاعیلن کے اسباب کے ساکنون کو نہ گراؤ اور مفاعیلن سالم کہو اور پھر یہ بھی ساتھ ہی اختیار ہو کہ مفاعیلن کو خواہ مفاعیلُ بضم لام قائم رکھو خواہ مفاعلن بحذف یا۔ الغرض معاقبہ بھی حکم کا نام ہو زحاف کا نام نہین۔

۲۶ **مراقبہ**۔ جب سببین خفیفین کے متوالی دو ساکن تکملین جیسے معاقبہ مین ملے تھے اور ان دونون کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز نہو تو بیشک ایک کا سقوط جائز ہوگا اور ایک کی بحالی واجب ہوگی۔ پس ایسے دو ساکنون مین ایک کے سقوط اور ایک کے ثبوت معًا کا نام

مراقبہ ہی۔ مثلاً مفاعیلن سے اگر یاے تحتانی بعمل قبض گرائی جائے تو نون بحال رہیگا اور اگر
نون بعمل کف گرایا جائے تو یاے تحتانی بحال رہیگی۔ یہ حکم مراقبہ ہی کا زور ہی جس سے مفاعیلن
مین ساتھ ہی کف و قبض اور ارکان فاعلاتن فاعلاتن مین درمیان ساکن کف وخبن نہین آسکتے۔
مراقبہ بھی زحاف نہین بلکہ حکم کا نام ہی۔

فائدہ - مکانفہ بحر سریع۔ منسرح۔ بسیط۔ اور رجز مین مستعمل ہوتا ہی۔ معاقبہ بحر منسرح۔ رمل وافر
ہزج۔ خفیف۔ مجتث۔ طویل۔ کامل اور مدید مین واقع ہوتا ہی۔ مراقبہ بحر مضارع۔ مقتضب۔
ہزج۔ قریب۔ طویل اور وافر مین وارد ہوتا ہی۔

۲۷ **صدر** - جو رکن کہ بسبب معاقبہ مخبون ہوجائے جیسے فاعلاتن فعلاتن بنجائے۔ پس صدر
زحاف کا نام نہین بلکہ مزاحف کا نام از روے حکم ہی۔

۲۸ **عجز** - جو رکن کہ بسبب معاقبہ مکفوف ہوجائے جیسے فاعلات فاعلاتن۔ یہ بھی حکماً مزاحف
کا نام ہی زحاف کا نام نہین۔

۲۹ **طرفین** - وہ رکن جو بعمل معاقبہ مشکول ہوجائے جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن۔ یہ بھی
زحاف کا نام نہین بلکہ از روے حکم مزاحف کا نام ہی۔ طرفین مین دونون طرف سے ایک
ایک ساکن سبب خفیف کا اول و آخر گرجاتا ہی۔ گویا معاقبہ دونون طرف اپنا عمل کرتا ہی۔

۳۰ **بری** - وہ رکن جسمین عمل معاقبہ ہوسکتا ہو اور وہ اوس عمل سے بچ جائے۔ مثلاً مفاعیلن
کو مفاعلن بعمل قبض یا مفاعیلُ بعمل کف کرسکتے تھے مگر نہ کیا اور اوس سے بری رکھا۔

فائدہ جناب شیخ امداد علی صاحب بحر لکھنوی سلمہ اللہ نے زحافات کو نہایت حسن اختصار سے
چند اشعار مین قلمبند کیا ہی وہ یہان لکھے جاتے ہین۔ کہین کہین انکا عمل بھی مندرج ہی۔ یہ
وہی زحاف ہین جنکی تعریف ہم صدر مین لکھ چکے۔ کَمَا فَصَّلْتُ۔

	زحافاتِ مسکّن	
حرکت کو یہ پانچ کرتے ہین وقف	عرج - اضمار عصب تسکین و قف	

زحافات مزید

رکن مین ہین زیادتی کی دلیل	خزم و اسباغ - اذالہ و ترفیل

زحافات مسقط

مسقط ساکن خفیف ہین صاف	ق	خبن وطی - قبض وکف - یہ چار زحاف
صورتِ لف و نشر سمجھو تم		دوسرا چوتھا پنجم و ہفتم*
اول رکن اگر خفیف ہون دو		رفع - سے اک خفیف ساقط ہو
فاعلاتن مین ہو جو - سلخ - وقوع		گرین اوسکے سبب - رہے مجموع
حذف - جب رکن مین ورود کرے		آخرِ رکن سے خفیف - گرے
قطع مجموع مین خفیف مین قصر	ق	پر ہے انکا - عروض و ضرب مین حصر
ان کے آنے سے دونون جائین گر		حرکتِ قبل - و - ساکنِ آخر*
رکن کامل مین ہو جو - وقص - خبل		دور ہو جاے - حرفِ تاے ثقیل
رکن وافر مین - عقل - اگر آئے		صاف - لام ثقیل - گر جائے
آخرِ رکن طمس - آتا ہے		عین و لام علن - گراتا ہے
رکنِ اول مین - اول مجموع	ق	ہو - ثلثہ زحاف - سے مقطوع
عصب وافر مین ہے - ہزج مین خرم		متقارب مین - ثلم - اے ذی شرم*
آخر رکن سے کرے - مقطوع		صلم مفروق - تو - حذذ مجموع
مسقطِ فاصلہ - ہے - جحف - کی ذات		کشف - اسقاط تاے مفعولات

زحافاتِ مرکب

رکن مین - جمع عصب و کف ہے نقص	کہتے ہین - جمع عضب و نقص کو عقص
کہتے ہین عصب و عضب - کو - اقصم	عضب و عقل - ایک رکن مین ہے - اجم
قطف اجماع عصب و حذف - کو جان	خرب - اجماعِ خرم و کف - پہچان

ہمدگر۔ عصب وقبض ہین معقول
حذف وطمس۔ ایک رکن مین مزلوع
خبن وطی۔ خبل ہتم وخرم۔ ازل
جان تشعیث۔ جمع خبن وسکن
ثلم وقبض۔ ایک رکن مین اثرم
رکن مین۔ جمع خرم وقبض ہی شتر
فاعلاتن مین۔ پھر فعولن مین
بحر۔ تخلیع۔ خبن وقطع کوجان

ق

اور۔ اجماع خبن وکف مشکول
صلم وقصر۔ ایک رکن مین مجدوع
جمع اضمار وطی۔ کو کہ۔ اخزل
اور منحور۔ صلم وحذف۔ سے رکن
حذف وقصر۔ ایک رکن مین۔ اہتم
رکن مین۔ جمع خرم وجب۔ ہی۔ بتر
بتر۔ اجماع حذف وقطع۔ کہین +
یہ مرکب زحاف۔ ہین پہچان

قاعدہ دہم فروع مفرد ومرکب ہر رکن مع القاب

دسون ارکان کی مفرد ومرکب فرعین ملاکر ایک حساب سے اکیانوے ۹۱ اور ایک حساب سے ستانوے ۹۷
ہین۔ اسمین یہ بھی بیان کیا جائیگا کہ کس بحر کی کون فرع ہی اور کس زبان وسقام کی ہی۔
فعولن کی آٹھ فرعین مستعمل ہین یون (۱) فعولُ بضم آخر یہ مقبوض ہی (۲) فَعْلن یہ اثلم ہی فعولن
کا متحرک اول گرایا تو عولن رہا۔ پھر عولن غیر مستعمل کو لفظ مستعمل صرفی یعنی فعلن بسکون عین سے
تبدیل کیا کہ وزن مین اوسی کے برابر ہی حتی الوسع عروضی یہی کرتے ہین۔ ہم ہر جگہ یہ عمل بتا ینگے
یہ فرع صدر وابتدا کے لیے خاص ہی۔ اگر اور کہین واقع ہو تو وہان قبض ماقبل کے باعث سے
تحقیق سمجھو۔ (۳) فعْلُ یا فاعِ بسکون دوم وحرکت اول وسوم اثلم مقبوض ہی جسکا نام اثرم
ہی اور اوائل مصاریع کے واسطے خاص ہی۔ اگر اور کہین آئے تو حرکت ماقبل کے سبب سے
مقبوض محقق اوسکا نام ہوگا۔ فافہم۔ یہ تینون فروع بحر طویل ومتقارب مین اکثر واقع ہوتی ہین
(۴) فعولْ بسکونِ لام یہ مقصور ہی۔ (۵) فعل بحرکت عین محذوف۔ (۶) فع یا فل۔
محذوف مقطوع یعنی ابتر ہی۔ تینون فروعِ اخیر عروض وضرب کے لیے مخصوص ہین۔ یہ تینون
فرعین بحر متقارب مین آتی ہین (۷) فعولان مسبغ ہی بشرط غنہ اور فارسی کے واسطے خاص

اور متقارب مین آتی ہے (۸) فاع فعولن کی فرع مقصور مجبق - محقق نے نہین بتائی مگر رکن ماقبل
متحرک الآخر کے باعث سے تین متحرک متوالی ہوکر تجبیق کا زحاف آنے سے یہ فرع بنجائیگی اور
عروض وضرب ہی مین خاص ہوگی بشرطیکہ اوس فرع کا حرف آخر ساکن ہو -

فاعلن کی گیارہ فرعین ہین (۱) فعِلن بتحریک دوم مخبون ہے - یہ بحر مدید اور بسیط اور غریب
مین آتی ہے (۲) فعْلن بتسکین دوم مقطوع بحر بسیط وغریب کے واسطے آخر مصاریع مین خاص
ہے (۳) فعلن بسکون حرف دوم اگر اواخر مصاریع مین نہو تو مخبون مسکّن ہے اور عربی وفارسی مین
بحر متدارک سے خصوصیت رکھتی ہے (۴) فاعلان یہ مذال ہے (۵) فعلان بتحریک دوم مخبون
مذال (۶) فعلان بسکون دوم مخبون مسکن مذال خاص بزبان فارسی مدید وبسیط وغریب سے
خصوصیت رکھتی ہے - آخر کی تینون عروض وضرب کی فرعین ہین (۷) فاعلاتن اخفش کے
قول سے مرفّل (۸) فعلاتن اخفش کی راے مین مرفل مخبون اور غریب کے واسطے
دونون عروض وضرب مین خاص ہین (۹) فعل بسکون دوم وسوم یا فاع بتسکین آخر
بقول فرّا احذ مذال اور بحر بسیط کے واسطے عروض وضرب مین خاص ہے - مگر فقیر کے قیاس مین
اسکو احذ مسبغ کہنا چاہیے کیونکہ حرف ساکن اب سبب مین بڑھا ہے وتد مین زیادہ نہین ہوا
علن تو حذذ سے ساقط ہوچکا وتد کہان سے آئیگا (۱۰) فعل بحرکتین اوائل مخلع (۱۱) فع یہ
احذ ہے (۱۲) مفعولن مرفل مخبون مجبق - محقق کو مانیے تو یہان ترفیل ندارد اخفش کو معتبر جانیے
تو تسکین بالاے طاق - لہذا یہ فرع طرفین سے غلط ہے -

مفاعیلن کی فرعین ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے پندرہ اسطرح ہین (۱)
مفاعلن یہ مقبوض ہے (۲) مفاعیلُ بضم آخر مکفوف ہے - دونون ہزج وطویل ومضارع مین
آتی ہین (۳) فعولن محذوف ہے اور طویل وہزج کے واسطے عروض وضرب مین خاص
اور کل زبان عربی مین آتی ہین (۴) مفاعیلان مسبغ بشرط غنہ اور آخر مصاریع ہزج مین
آتی ہے (۵) فعولان یا مفاعیل بسکون آخر مقصور عروض وضرب ہزج ومضارع مین آتی ہے

(۶) فعول بسکون آخر اتم ہی اور بقول محقق ازل (۷) فعل بفتحتین مجبوب ہی اور دونون ہزج و مضارع سے کے اواخر مصاریع کے واسطے مخصوص (۸) سفعولان یہ مجبق مسبغ ہی (۹) فعلان بسکون دوم یا مفعول بسکون آخر مجبق مقصور ہی (۱۰) فعلن بسکون دوم مجبق محذوف ہی (۱۱) فاع ازل اور بقول محقق طوسی مجبق ازل ہی (۱۲) فع یہ ابتر ہی اور بقول محقق مجبق مجبوب - یہ سب فرعین ہزج اور مضارع اور قریب مین بزبان فارسی آتی ہین (۱۳) مفعولن اگر صدر و ابتدا مین ہو تو اخرم ہی اور بزبان عربی و فارسی ہزج مین آتی ہی اور اگر سوائے اوائل مصاریع کے اور کہین ہو تو مجبق ہی اور ہزج اور قریب اور مضارع مین بزبان فارسی آتی ہی (۱۴) فاعلن اشتر ہی بشرطیکہ آغاز مصاریع پر واقع ہو اور بزبان عربی و فارسی ہزج و مضارع مین آتی ہی اور سوائے صدر و ابتدا مجبق مقبوض کہلائیگی اور بزبان فارسی ہزج و مضارع و قریب مین آئیگی (۱۵) مفعول بحرکت آخر اگر مصرعون کے آغاز پر ہو تو اخرب ہی اور بزبان عربی و فارسی ہزج و مضارع مین آتی ہی اور اگر سوائے آغاز اور کہین ہو تو مجبق مکفوف ہی اور بزبان فارسی ہزج اور مضارع اور قریب سے خصوصیت رکھتی ہی -

فاعلاتن مجموعی کی فرعین ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے سترہ ہین (۱) فعلاتن بحرکت دوم مخبون (۲) فاعلات بحرکت ششم مکفوف (۳) فعلات بحرکت دوم و پنجم مشکول - یہ تینون رمل و مدید و خفیف و مجتث مین آتی ہین (۴) فاعلان یا فاعلات بسکون آخر مقصور اور مدید و رمل کے لیے مخصوص ہی (۵) فعلان یا فعلات بحرکات دوم و سکنات آخر مخبون مقصور ہی اور رمل کے واسطے مخصوص (۶) فاعلن محذوف (۷) فعلن بحرکت دوم مخبون محذوف ہی دونون رمل و مدید و خفیف مین آتی ہین (۸) فعلن بسکون دوم ابتر ہی اگر خبن واجب نہو اور مدید اور رمل مین آتی ہی اور جب اس فرع کو بعد وجوب خبن مشعث محذوف یا مخبون محذوف مسکن کہو تو رمل اور خفیف اور مجتث کے واسطے بزبان فارسی خاص ہوگی اور گویا ایک فرع بڑھجائیگی (۹) فاعلیان بدویاے تحتانی

مسبغ ہے اور عروض و ضرب کے لیے خاص (۱۰) فعلیان بحرکت دوم و دو تحتانی مخبون مسبغ ہے۔ دونون اواخر رمل آتی ہین (۱۱) مفعولن مشعث ہے خفیف اور مجتث مین آتی ہے یہ سب عربی زبان کے واسطے مخصوص ہین اور کبھی فارسی مین بھی مستعمل (۱۲) مفعولان مخبون مسکن مسبغ ہے خواہ یون کہو کہ مشعث مسبغ ہے (۱۳) فعلان بسکون دوم مشعث مقصور ہے اور رمل و خفیف و مجتث مین اور اواخر مصاریع آتی ہین (۱۴) فعول بسکون آخر یہ مخبون محذوف اعج ہے (۱۵) فعل بحرکت دوم مخبون محذوف مقطوع ہے (۱۶) فاع یہ محذوف مطموس یا مخبون محذوف مدروس ہے (۱۷) فع یہ محذوف احذ یعنی مجحوف یا مخبون محذوف مطموس ہے۔ یہ چارون رمل اور مجتث مین آتی ہین۔ اور چھون فارسی زبان کے واسطے خاص ہین۔

فاع لاتن مفروقی کی سات فرعین ہین (۱) فاعلات بحرکت آخر مکفوف ہے اور مضارع مین بزبان عربی و فارسی آتی ہے اور متشاکل مین بزبان فارسی آسکتی ہے (۲) فاعلان یا فاعلات بسکون آخر مقصور ہے (۳) فاعلن محذوف ہے (۴) فعلن بسکون دوم اہتم ہے (۵) فاع بسکون آخر مجبوب موقوف ہے (۶) فع مجبوب مکشوف ہے۔ اخیر کی پانچون فرعین بحر مضارع اور قریب مین بزبان فارسی آتی ہین (۷) فاعلیان بدو یاے تحتانی و حرکت چہارم مسبغ ہے اور بزبان فارسی مضارع مین آتی ہے۔

مستفعلن مجموعی کی چودہ فرعین ہین (۱) مفاعلن مخبون (۲) مفتعلن مطوی (۳) فَعِلَتن بچہار حرکت مخبول ہے۔ تینون بحر بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین (۴) مفعولن مقطوع خاص بہ اواخر (۵) فعولن مخبون مقطوع یا بقولے مخلّع۔ دونون اواخر بحر بسیط اور رجز مین آتی ہین (۶) مستفعلان مذال (۷) مفاعلان مخبون مذال (۸) مفتعلان بحرکات اول و سوم و چہارم و پنجم مطوی مذال (۹) فعلتان بچہار حرکت مخبول مذال یہ چارون بحر بسیط کے اواخر کے لیے خاص ہین جبکہ رکن مستفعلن آخر مصراع واقع ہو (۱۰) فعل بحرکتین احذ مخبون ہے اور بحر رجز و منسرح مین آتی ہے اور یہ سب عربی زبان کے واسطے خاص ہین

(۱۱) مفعولان اعرج ہی اور رجز و بسیط مین آتی ہی اور جب یہی فرع مطوی مسکن مذال کہلاتی ہی تو بحر رجز اور سریع اور منسرح مین بزبان فارسی آتی ہی (۱۲) فاع احذ مقصور ہی (۱۳) فع احذ محذوف ہی - دونون منسرح مین آتی ہین اور یہ سب فارسی کے واسطے مخصوص ہین (۱۴) فاعلن مرفوع ہی - بزبان فارسی صدر مین پائی گئی ہی مگر چارون جگہ درست ہی -

مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین (۱) مفاعلن مخبون یہ بحر خفیف اور مقتضب و مجتث مین آتی ہی (۲) فعولن مخبون مقصور عروض و ضرب بحر خفیف مین آتی ہی (۳) مستفعل بحرکت آخر مکفوف (۴) مفاعل بحرکت آخر مشکول ہی - یہ دونون بحر خفیف و مقتضب مین مستعمل ہین اور سب زبان عربی مین آتی ہین خاص زبان فارسی کے واسطے اسکی کوئی فرع نہین ہی -

مفعولاتُ بضم آخر کی پندرہ فرعین ہین (۱) فعولات بحرکت آخر مخبون ہی (۲) فاعلات بحرکت آخر مطوی - دونون منسرح و مقتضب مین آتی ہین (۳) فعلات بحرکت دوم و پنجم مخبول اور منسرح مین مستعمل (۴) مفعولان یا مفعولات بوقف آخر موقوف (۵) فعولان مخبون موقوف (۶) مفعولن مکشوف (۷) فعولن مخبون مکشوف - یہ چارون سریع و منسرح کے اواخر مستعمل (۸) فاعلات بوقف آخر یا فاعلان مطوی موقوف (۹) فاعلن مطوی مکشوف (۱۰) فعِلن بحرکت دوم مخبول مکشوف (۱۱) فعْلن بسکون دوم اصلم ہی یا یون کہو کہ مخبول مکشوف مسکن ہی - مگر جب اسکا یہ نام رکھوگے تو فارسی کے واسطے خاص ہوگی اور سریع مین آئیگی - یہ چارون سریع مین آتی ہین اور یہ سب زبان عربی کی فرعین ہین (۱۲) فعِلان یا فعِلات بحرکات دوم و وقف واخر مخبول موقوف ہی اور سریع مین آتی ہی (۱۳) فعْلان بسکون دوم مخبول موقوف مسکن اور سریع مین آتی ہی (۱۴) فاع بسکون آخر اصلم مقصور (۱۵) فع اصلم محذوف - یہ دونون سریع و منسرح مین آتی ہین - یہ سب فارسی زبان سے مخصوص ہین -

مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین (۱) مفاعیلن یہ معصوب ہی (۲) مفاعلن معقول (۳) مفاعیل بحرکت آخر منقوص (۴) فعولن مقطوف (۵) مفتعلن اعضب (۶) مفعولن اقصم

(۷) فاعلن احم (۸) مفعول بحرکت آخر اعقص ہے - یہ سب بحر وافر مین آتی ہین اور عربی کی فرعین ہین مگر انمین کی دو یعنی معصوب اور مقطوف فارسی مین بھی مستعمل ہین -

متفاعلن کی پندرہ فرعین ہین (۱) مستفعلن مضمر ہے (۲) مفاعلن موقوص (۳) مفتعلن مخزول (۴) فعِلاتن بحرکت دوم مقطوع (۵) مفعولن مضمر مقطوع (۶) فعلن بحرکت دوم احذ (۷) فعلن بسکون دوم مضمر احذ (۸) متفاعلان مذال (۹) مستفعلان مضمر مذال (۱۰) مفاعلان موقوص مذال (۱۱) مفتعلان بحرکت چہارم مخزول مذال (۱۲) متفاعلاتن مرفل (۱۳) مستفعلاتن مضمر مرفل (۱۴) مفاعلاتن موقوص مرفل (۱۵) مفتعلاتن بحرکت چہارم مخزول مرفل - یہ سب بحر کامل مین خاص ہین اور بزبان عربی آتی ہین اور انمین کی سات فرعین یعنی مضمر و مقطوع و احذ و احذ مضمر و مرفل و مذال و موقوص فارسی مین بھی مشترک ہین -

قاعدۂ یازدہم تعریف و اقسام تقطیع

تقطیع کے معنی پارہ پارہ کرنا - اسکی دو قسمین ہین -

ایک تقطیع غیر حقیقی - وہ ہے کہ تقطیع تو ہوجاے مگر اوسکے ارکان کی تالیف سے کسی بحر کا پتا نہ لگے مثلاً ؎ کرون حمد پروردگار قدیر + کی تقطیع یون کرین - کروحم فعولن دپرورد مفاعیل گارِ قدیر مستفعلان - پس یہ فعولن مفاعیل مستفعلان - کوئی بحر نہین اور کسی دائرے کے مطابق نہوگی اسی کا نام تقطیع غیر حقیقی ہے اور صرف ناواقفیت کے سبب سے یہ دھوکے کی ٹٹی ہے اسکو تقطیع کہنا ہی بیجا ہے -

دوسری تقطیع حقیقی وہ ہے کہ جسمین ارکان مؤلف سے کسی بحر کا پتا لگجاے مثلاً مصرع مذکور کی تقطیع یون ہوئی کہ - کروحم فعولن دپرور فعولن دگارے فعولن قدیر فعول + تو دریافت ہو کہ بحر متقارب کے ارکان ہین اور دائرہ متفقہ سے نکل سکتے ہین - پس یہ - فعولن فعولن فعولن فعول + بحر متقارب مثمن مقصور ہے اسی کو تقطیع حقیقی کہینگے اور یہی درست ہے -

جب شعر کو ایک وزن مین دو بحرون سے تقطیع کر سکتے ہون اور وہ دونون وہان صحیح ہون

تو اوسوقت جس بحر سے بآسانی بن سکے اوسی سے شمار کرنا چاہیے۔ ہم مشتبہ اوزان کو اپنے اپنے مقام پر بتادینگے انشاراللہ۔ مثلاً ؎ رکاب پر قدم کو رکھ سوار جب ہوا صنم + شکار بند کو پکڑ ہوے شکار اوسکے ہم + چار چار مفاعلن سے اسکی تقطیع ہوسکتی ہے۔ پس یہ مفاعلن بحر رجز اور بحر ہزج دونون سے مستخرج ہوسکتے ہین۔ لیکن بحر رجز مین خبن بھی ہوگا اور تبدیلی بھی اور بحر ہزج مین فقط زحاف قبض سے یہ رکن بنجائینگے لہذا اسکو بحر ہزج مین شمار کرنا اولیٰ ہے کہ اس مین تبدیلی کی آسانی ہے۔ بحور سالمون کو اس قاعدے مین شمار کرنا نچاہیے کیونکہ وہان ایک شعر دو بحرون کے دو وزنون مین پڑھاجاتا ہے اور یہان ایک وزن کی قید ہے۔

اب سمجھنا چاہیے کہ تقطیع حقیقی کیا ہے اور کیونکر ہوتی ہے۔ اصطلاحاً کسی رکن عروض سے کسی کلمۂ شعر کو کسیطرح برابر کرنا اور یہ برابری پانچ صورتون سے بقیاس مؤلف ممکن ہے۔

اول شعر کا ایک ایک بامعنی کلمہ کسی رکن کے برابر کرلینا جیسے ؎ خدایا تجھی سے توقع مجھے ہے + یون۔ خدایا فعولن تجی سے فعولن توق قع فعولن مجے ہے فعولن۔

دوم کلمے کا ایک جزایک طرف اور دوسرا جز دوسری طرف لیکر برابر کرنا جیسے ؎ مرے یار گل پیرہن جلد جاتو + یون۔ مرے یا فعولن رگل پے فعولن رہن جل فعولن دجاتو فعولن۔

سوم۔ کلمے مین ازروے تلفظ اپنی طرف سے بقاعدۂ مقررہ حرف بڑھا کر برابر کرلینا جیسے ؎ دل غمکش شوخ طناز آیا + یون۔ دلے غم فعولن کشے شو فعولن خطن نا فعولن ز ا یا فعولن۔

چہارم کلمے کے حروف ازروے تلفظ بقاعدۂ مقررہ گھٹاکر رکن کے برابر کرلینا جیسے ؎ نہ کبھی تجھسے جان ودل ہوے خوش + یون۔ ن کبی تج فعلاتن سجاندل مفاعلن ہُوے خُش فعلن۔

پنجم کلمے کے کسی ساکن کو باعتبار تلفظ متحرک کرکے قاعدۂ مقررہ کے موافق رکن کے حرف متحرک سے برابر کرلینا جیسے مثال سوم مین طناز کی زاے معجمہ ساکن۔

تقطیع مین شمار حروف اور تعداد حرکات اور عدد سکنات کا اعتبار ضرور ہی اور اتحاد ذاتِ حروف اور اتحاد عین حرکات کی ضرورت علم صرف کے مطابق کچھ نہین ہوتی۔ مثلاً یہ ضرور نہین کہ فَعُلُن مین جہان فتحہ وضمہ ہی طُوطِی مین بھی اوسی جگہ وہی حرکتین ہون یا فعلن مین جو حرف ہین قُمری مین بھی وہی حرف وہان ہون۔ فقط شمار و التزام حرکات کی مطابقت واجب ہی آمین پھر کوئی حرکت ہو۔ رہا سکون اوسکی عینی موافقت ضروری ہی اس سبب سے کہ حرکات کے مثل سکنات کی کوئی قسم نہین۔

ان بحثون سے ثابت ہوا۔ کہ کچھ حرف بڑھتے ہین۔ کچھ گھٹتے ہین۔ کچھ ساکن متحرک ہوجاتے ہین۔ کچھ ساکن بحال رہتے ہین۔ رہا متحرک کا ساکن کرنا جیسے وَھُوَ سے وَھْوَ۔ کما قال السّعدیؒ ؎ هَلَكَ النَّاسُ حَوْلَهٗ عَطَشًا ✤ وَهْوَ سَاقٍ يُرٰى وَلَا يَسْقِيْ ✤ وہو ساقن فاعلاتن یری ولا مفاعلن یسقی فعلن۔ مگر اس لفظ کے سوا اور کہین یہ تسکین کمیاب ہی پس اس قاعدے کو شاذ مین شمار کرنا اولی ہی۔ لہذا معمولاً انھین حروف اربعہ کا بیان تقطیع مین کیاجاتا ہی۔ عربی فارسی کی کتابین انسے بھری ہوئی ہین۔ حدائق السحر ومفتاح وتلخیص ومعیار الاشعار ورسالۂ شمس قیس و سلمان ساوجی وجامی وفقیر وسیفی وغیرہ کی تصانیف حاضر ہین اگرچہ کمیاب ہین مگر کسی نے ان حروف اربعہ کے اقسام بیسؔ سے زیادہ نہین لکھے۔ صاحب تقویۃ الشعرا کو دیکھیے کہ کتاب زبان اردو مین تالیف کی اور دعوی یہ کہ اخفش سے ٹکر لی ہی اور طرہ یہ کہ حروف ہندیہ کا ذکر تک نہ کیا۔ جب فقیر مؤلف نے بمحنت شاقہ زبان عربی و فارسی و اُردو مین غور کامل کیا تو حروف اربعۂ مذکور کے اقسام کل ترانوےؔ حرف ہاتھ لگے۔ بدین حساب ہم نے ستر اور تین تہتر حروف سب سے زیادہ ڈھونڈ نکالے ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✤ لہذا ان حروف اربعہ کی قسمون کا بیان جو کہ مجموع ترانوےؔ ہین بیان چار قاعدون مین کیاجاتا ہی۔ وباللہ التوفیق۔

قاعدۂ دوازدہم حروف ملفوظۂ غیر مکتوبہ

جو حروف کہ تلفظ مین آتے ہین اور رسم کتابت مین لکھے نہین جاتے مگر حالت تقطیع مین محسوب

ہوتے ہین اور مکتوب وہ سب چھ قسم کے ہین حسب تفصیل ذیل -

الفِ مدّہ

(۱) الف کا فتحہ کھینچنے سے دوسرا الف پیدا ہوتا ہی - رسم مین ایک الف او سپر مد لکھتے ہین جیسے ؎ آہ چھائی آسمان پر آجکل ✤ تقطیع مین یہ دو الف لکھے جاتے ہین اول متحرک دوم ساکن یون - ااہ چایی فاعلاتن ااسماپر فاعلاتن اج کل فاعلن -

واو مدّہ

(۲) واو کا ضمہ کھینچنے سے دوسرا واو نکلتا ہی - کتابت مین ایک واو اوسپر ہمزہ ہوتا ہی یون ؎ بتاؤ کوئی بات عبد الرؤف ✤ تقطیع مین یہ دو واو لکھے جاتے ہین اول متحرک دوم ساکن اسطرح - بتاوو فعولن کیی با فعولن تعبدر فعولن رووف فعول -

یاے بطنی

(۳) یاے تحتانی حرف کی اضافت کھینچنے سے نکلتی ہی رسم مین اسکے عوض حرف کے نیچے کسرہ لکھ سکتے ہین جیسے ؎ کہ ستم اسیر کمندِ ہوا ✤ تقطیع مین اس کسرۂ اضافی کے عوض تحتانی لکھنی ہوگی جیسے کہستم فعولن اسیرے فعولن کمندے فعولن ہوا فعل - یہ تحتانی حرف کے پیٹ سے نکلتی ہی اسلیے اسکا نام یاے بطنی ہی - اسیطرح یاے اضافی کے بطن سے کھینچتے وقت دوسری یاے تحتانی پیدا ہوتی ہی اسطرح ؎ وصالِ یار کا وعدہ ہی فرداے قیامت پر ✤ تقطیع مین یہان دو تحتانی لکھی جائینگی اول یاے اضافی اصلی متحرک دوم یاے مولّدہ تحتانی ساکنہ یون - سفرداے مفاعیلن - ہندی مین اضافت کی علامتین یہ نو ہین - کے - کی - کا - نے - نی - نا - رے - ری - را - بدین باعث الفاظ ہندیہ مین یاے بطنی نہین آتی -

حروف علّت بطنی عبیرسّہ

(۴) زبان عربی مین اکثر حروف کے بطن سے الف اور واو اور یے پیدا ہوکر رسم کتابت مین لکھے نہین جاتے لیکن بوجہ تلفظ اونکو تقطیع مین محسوب و مکتوب کرتے ہین جیسے جامی ؎ شکلِ

چمن مین کہ بر رحمن درست + گر چمن خلد نشان آ درست + یہان رحمن کا الف ملفوظ مکتوب التقطیع ہو جائیگا یون۔ شکل چمن مفتعلن بیک برح مفتعلن ما درست فاعلات۔

اسی طرح واو بھی ضمۂ اشباعی کے عوض حرف مضموم کے بطن سے نکلکر تقطیع مین بوجہ تلفظ محسوب ہوتا ہی یون ؎ عجلاً جسداً لہُ خوارُ + دیکھو ضمۂ لہٗ کے عوض واو مکتوب ہوگا یون۔ عجلن ج مفعول سدن لہو مفاعلن خوارن فعولن۔

اسی طرح یاے تحتانی بھی کسرۂ اشباعی کے بدلے حرف مکسور کے بطن سے نکلکر محسوب التقطیع ہو گی۔ سعدی ؎ لقد سعد الدنیا بہٖ دام سعدُہٗ + وایدہُ المولیٰ بالویۃِ النصرِ + یہان بہٖ اور نصرِ کے آخر یاے بطنی عوض کسرہ لکھی جائیگی اسطرح۔ لقدس فعول عدد دنیا مفاعیلن بہی دا فعولن مسعدہو مفاعلن + وائی ہی فعول دہل مولی مفاعیلن بالوِ فعول تین نصری مفاعیلن

مؤلف نے ان حروف سہ گانۂ اشباعی کا نام بھی حروف بطنی رکھا ہی اور یہ عربی کے واسطے مخصوص ہین۔

عربی و فارسی اور اُردو کی زبان مین ایسے حروف بطنی کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہی حافظ ؎ سُلیمیٰ مُنذُ حلّت بالعراق + اُلاقی فی ھواھا ما اُلاقی + جوانی باز می آرد بیادم + صداے چنگ و نوشا نوش ساقی +

حروف مشدّد

(۵) حروف مشدّد۔ تشدید والے حرف۔ تشدید اصطلاحاً ایک حرف کا دو مرتبہ پڑھا جانا۔ پہلے تلفظ مین وہی حرف مشدّد زبان سے ساکن نکلتا ہی اور دوسرے تلفظ مین متحرک ادا ہوتا ہی اور ہر زبان مین آتا ہی اسطرح ؎ محلّے مین غُرّندہ بلّی پلی ہی + تقطیع مین دونون حرف لکھے جاتے ہین اگرچہ رسم مین ایک ہی لکھا جاے یون۔ محل لے فعولن مغرن فعولن دبل لی فعولن۔ ان حرفون کا قافیہ بھی حروف اصلی کے ساتھ جائز ہی جیسے خبرا و گہرا کے ساتھ ہبرا اور فرخ کے قافیے مین قمرخ۔ یا جسطرح جناب میر ببر علی صاحب انیس اس مسدس کے مصرع چہارم مین فرماتے ہین ؎

سر پر سے گرا خود ہٹا وہ جو جھجک کر
تھے بال بڑے کھل گئے چہرے پہ لٹک کر
قاسم نے لپیٹا انھین تیجے مین لپک کر
سر سے ہوا اونچا تو دیا گھوڑے پہ چکر
سمجھا تھا وہ کچھ چرخ نے کچھ اور دکھایا
گردش نے زمانے کی نیا دور دکھایا

ایسے قافیے کو معمول ترکیبی کہتے ہین۔

حروفِ مُنوّن

(۶) حروف منوّن وہ حرف ہین جنمین تنوین ہو۔ تنوین کے اصطلاحی معنے نون پیدا کرنا۔ یہ نون کسی حرف مین دو فتحہ یا دو کسرہ یا دو ضمہ لگانے سے پیدا ہوتا ہی۔ جب ہاے مختفی کو منوّن کرتے ہین تو اوسکو تلفظ مین بلہجۂ تاے قرشت ادا کرتے ہین اور کتابت مین صرف اوسپر دو حرکات لگا دیتے ہین اور جب ہمزہ کو منوّن کرتے ہین تو صرف ہمزہ پر دو حرکتین لکھتے ہین۔ جیسے دفعۃً وبناءً علیہ۔ ان دونون کے سوا جہان کہین تنوین دیجاتی ہی وہان ایک الف اور رسم کتابت مین بڑھاتے ہین۔ بہر صورت ستہ گانۂ مذکورہ تلفظ مین نون آخر لفظ زبان سے نکلتا ہی۔ یہ نونِ تنوین حالت تقطیع مین لکھ دیا جاتا ہی اسطرح ؎ دفعۃً آئے وہ سہواً نہ ادھر مصلحتاً ٭ دفعتن اا فاعلاتن یو سہون فعلاتن ن ادہر مص فعلاتن لحتن فعلن۔ ایسے حروف منون کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہی۔ کما قال الحافظ فی المثنویہ ؎ گر وقت عطا پر ورن آمد ٭ کہ فالم لاتذرنی فرداً آمد ٭ یہ حرف زبان عربی کا ہی۔

قاعدۂ سیزدہم حروف مکتوبۂ غیر ملفوظہ

جو حرف کہ رسم الخط مین مکتوب اور تلفظ نہونے سے تقطیع مین غیر مکتوب و غیر محسوب ہوتے ہین وہ چھ حروف ہین اور ہر حرف کی قسمین ملاکر سب تینتالیس طرح پر بحساب ذیل آتے ہین۔

الف

(۱) الف وصل۔ یہ الفاظ کے شروع پر خود متحرک کسی لفظ آخر الساکن کے بعد آتا ہی اس الف کو گرا کر اسکی حرکت اسکے حرف ماقبل کو لگا کر ماقبل الف کو مابعد الف سے ملا دینا درست ہی جیسے ؎ روز اگر چھوڑ و تم اشتر کی مہار اسکندر ٭ اس الف کو تقطیع مین مکتوب نہین کرتے یون روزگر چھو فاعلاتن ڑ تمشتر فعلاتن کمہارس فعلاتن کندر فعلن۔ یا جسطرح سعدی ؎ ہرگز ایمن زیار ننشستم ٭ یہان ایمن کا الف حالت تقطیع مین گر جائیگا یون۔ ہرگز مین فاعلاتن یا جیسے لہ ؎ ابے حکم شرع آب خوردن خطاست ٭ وگر خون بفتوی بریزی رواست ٭

ابے حک فعولن شرعا فعولن بخردن فعولن - یا جیسے حزین اصفہانی سے بوے یارمن ازین سست وفاے آید + گلم از دست بگیرید کہ از کار شدم + بوے یارے فاعلاتن منزی سُس فعلاتن + گلمزدس فعلاتن -

الف وصل خواہ اصلی ہو جیسے مثال دوم مین خواہ ممدودہ ہو جیسے مثال سوم مین خواہ وصلی ہو جیسے مثال چہارم مین اگر ملفوظ نہوگا تو ضرور گر جائیگا اور بہر حالت اصطلاح عروض مین الف وصل کہلائیگا -

لوگ الف وصل کے دھوکے مین عین کو گرا دیتے ہین اور یہ عین خطاے فاحش ہے جسطرح میر حسن دہلوی سے اس عہدے سے کوئی بھی نکلا نہین + یہان عہدے کا عین ساقط ہوگیا اور (اس) کا سین ہاے ملفوظہ سے جا ملا یون - اسہدے فعولن - کبھی استادان ہندی زاے فارسی گو نے بھی اس عین مین غوطہ کھایا ہے - ہنر ور خان عاقل شاہجہان آبادی سے تا توانی تختہ بند یک مقام عاقل مباش + خاک بر سر سکندر درخانۂ آئینہ آب + یہان مقام کا میم آخر عاقل کے الف سے وصل ہوگیا اور عین بیچ سے نکل گیا یون - یک مقا ما فاعلاتن قل مباش فاعلات - مگر کیا عجب کہ مقام کے عوض مکان دراصل ہو بدین توجیہ عاقل خان یہان تو بچ جائینگے لیکن مین انکو کہان بچاؤن اسے لیجیے پھر عین کی آنکھ پھوڑ ڈالی ولہ سے ای نقاب عارضت شعلۂ بال نگاہ + عکس تو در آئینہ یوسف مصری بچاہ + یہان نقاب کی بے عارضت کے الف سے جا ملی اور عین ساقط ہوگیا یون - ای نقا مفتعلن بارضت فاعلن - یا جیسے ناصر علی سرہندی سے ای رگ جان بہار این ہمہ بیرحمی چیست + خاک از مقدم تو خون شدن عادت دارد + یہان شدن کا نون عادت کے الف سے وصل ہوگیا اور عین نکل بھاگا یون - شد نا دت فعلاتن - کبھی اہل فارس کا پاؤن بھی اس گلابے مین پھسلا ہے جیسے خواجہ باقر عزت شیرازی سے مرا بند خردمندان بحال خود نے آرد + باین افسانہا مجنون عشق عاقل نمیگردد + یہان عشق کا قاف الف عاقل سے پیوند ہوگیا اور

عین درمیانی ندارد یون - نعش قاتل مفاعیلن - اصل یہ ہی کہ عین کا تلفظ الف کے مثل ہی اہلِ عرب ہی اسکے مخرج کے بخوبی خوگر و مشاق ہوتے ہین غیر ملک کے لوگ نظم کی روا ردی مین دھوکا کھاجاتے ہین لیکن معاف نہین ہوسکتے -

کبھی اس الف کی جگہ لوگ ہاے ملفوظہ کو ساقط کرتے ہین اور یہ تو قیامت ہی قتیل نے مثالاً یون ایک مصرع لکھا ہی ؎ ہرچند دل برلحظہ زبید اد توخون ست ٭ یہان دل کا لام راے مہملہ سے گھل مل گیا اور ہاے ملفوظہ تشریف لیگئی یون - درلحظ مفاعیلُ - یا جیسے ؎ ہاے گلزار مین آیا مرِ صیاد ہمراہ ٭ یہان صیاد کی دال ہمراہ کے میم سے جاملی اور ہاے مظہرہ گرگئی یون - دَمْراہ فعلاتن اسی طرح سیکڑون نے دھوکے کھائے ہین اور عین وہاے ملفوظہ کے سوا اور اَور حرف بھی گرائے ہین اور یہ تو قیامت کبرا ہی جیسے خوشدل ؎ نکاح جب تک نہین ہوتا مرے ساتھ ٭ لگانا ہی مناسب کب تمھین ہاتھ ٭ یہان نکاح کی حاے حطی جب کی باے موحدہ سے گتھ گئی اور جیم تازی نے چشم پوشی کی یون - نکاحب تک مفاعیلن - اگر کوئی ایسے حروف کے سقوط پر ازروے جواز اشعار مندرجہ صدر کو مثالاً صرف کرے تو معتبر نہونگے کیونکہ یہ سب معترض علیہ ہین اور ان اشعار پر کیا منحصر کسی کا شعر ہو اس سقوط کی مثال مین غیر معتمد ہی اور بیکار خواہ فردوسی ہون خواہ شیخ عطار شمس الدین فقیر کہتے ہین کہ مولانا ظہوری نیز درین باب آوردہ و مورد طعن شدہ بیت مذکور انیست ؎ بدستم دہ آن رشک یاقوت را ٭ کہ سازم علاج عقل فرتوت را ٭ علاجق فعولن دیکھو عین عقل ساقط ہوا - مؤلف کہتا ہی کہ اس شعر مین علاج کے مقام پر در اصل جوان کا لفظ ہی - ہکذا فی خزانۂ عامرہ - ظاہر ہی کہ فرتوت کے مقابل مین جوان مناسب بھی ہی نہ علاج - الغرض الف وصل کے سوا ایسے مقام پر دوسرے حرف کا سقوط ہرگز ہرگز جائز نہین -

(۲) الف ہندی - یہ الفاظ ہندیہ کے آخر او رمصرعکے درمیان واقع ہوتا ہی - اس الف کے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی جب الف گرتا ہی تو فتحہ بحال رہتا ہی اسطرح ؎ طمع ہی انصاف دوستان سے کہ آشنا فرمائین سب زبان سے ٭ کیا ہی ناسخ نے آسمان سے بلند تر رتبہ اس زمین کا ٭ یہان

اتنا کا الف دوم گرا ہی یون ۔ کا تن فعولُ فرما فعلن ۔ دیکھو اتنا کے نون کا فتحہ بجال ہی ۔ یا جیسے ؎
آتش خدا نے چاہا تو دریاے عشق مین ❊ کو دے جو اپکی بارو رسے سے پرے ہوے ❊ یہان
چاہا کا دوسرا الف ساقط ہوا اور فتحہ ماقبل بجال ہی یون ۔ آتش مفعول دان چاہ فاعلاتُ ۔
یہ الف نظم فارسی و عربی مین نہین گرتا ہی اگرچہ کوئی لفظ ہندی آخر الالف اوس زبان مین لائے
ہون اور کسی لفظ عربی و فارسی مین نہین گرتا اگرچہ نظم اردو مین اوسکو لائے ہون ۔ ہان الفاظ
ترکی کے آخر سے یہ الف ساقط ہوجاتا ہی اگرچہ کسی زبان مین ہو جیسے سعدی ؎ عسل بر سر و شکر کا
برابر وان ❊ دیکھو سر کا لفظ ترکی ہی اوسکے آخر سے الف گرا ہی اور یہ درست ہی کیونکہ اونکے ہان الف
اظہار فتحہ اور واو اظہار ضمہ اور تحتانی اظہار کسرہ کے واسطے آتی ہی یون ۔ عسل بر فعولن سر و سر
فعولن کبر اب فعولن ۔

الف وصل اور الف ہندی کا سقوط واجب نہین بلکہ جائز ہی اگر تقطیع مین بجال رہتے ہون
تو بجال لکھو یون ؎ تم اگر اشتر کو اسکندر کے ہاتھون بیچتے ❊ تم اگراش فاعلاتن ترکُ اسکن
فاعلاتن ۔ یا جسطرح ؎ دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون ❊ یہان از کا الف بجال ہی یون
دزد از خا فاعلاتن ۔ یا جیسے ؎ ہم نے آتنا اوسکو چاہا ہوگیا مغرور وہ ❊ یہان سب الف
ہندی بجال ہین یون ۔ ہمن آتنا فاعلاتن اسک چاہا فاعلاتن ہوگیا مغ فاعلاتن ۔ ہم انکو
الف اظہار حرکت کہتے ہین ۔

(۳) الف جمع افعال عربی ۔ صرف زبان عربی مین صیغۂ جمع کے بعد جنکے آخر واو ہوتا ہی
آتا ہی اور تقطیع مین لکھا نہین جاتا ہی یون ؎ صدا ہر طرف طرقوا طرقوا ❊ صدا ہر فعولن
طرف طر فعولن رقوط فعولن رقوہ فعولن ۔ دیکھو طرقوا کے بعد کے الف اوڑ گئے ۔ یہ الف
اس واسطے آتا ہی کہ واو عطف اور واو جمع مین اکثر التباس نہو جیسے فاصبروا و اصبر اجر بلا
مین اگر الف جمع نہوتا تو فاصبر صیغۂ واحد حاضر امر اور واو جمع عطف کا واو معلوم ہوتا
اس لیے یہ جمع کی نشانی ہی ۔

(۴) الف آخر اللفظ عربی - یہ بھی لفظ کے آخر لکھا جاتا ہی جب ملفوظ نہین ہوتا تو تقطیع مین مکتوب نہین ہوتا ابو نصر فراہی سے انا چون اننی وانّی من * یہان انا مین الف دوم نہ لکھا جائیگا یون ان چوان فعلاتن - یا جیسے فیضی فیاضی سے کام انا املح از تو شیرین * کامے ا مفعول ان املح مفاعلن - جب ملفوظ ہوتا ہی تو بحال رہتا ہی یون - سے انا عبدٌ ضعیفٌ انت معبود * انا عبدن مفاعیلن - یہ الف شاذ آتا ہی -

(۵) الف ماقبل حروف قمری - اس الف کے بعد ہمیشہ لام ہوتا ہی اور لام کے بعد ان سترہ ۱۷ حروف مین سے کوئی حرف ۱ الف ۲ باے موحدہ ۳ جیم تازی ۴ حاے حطی ۵ خاے معجمہ ۶ ظاے منقوطہ ۷ عین مہملہ ۸ غین معجمہ ۹ فا ۱۰ قاف ۱۱ کاف تازی ۱۲ لام ۱۳ میم ۱۴ نون ۱۵ واو ۱۶ ہاے ہوز ۱۷ یاے تحتانی - یہی حروف قمری کہلاتے ہین - ان حرفون کے ساتھ لام کے پیشتر جو الف ہوتا ہی وہ تلفظ مین نہین آتا بلکہ الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام مابعد الالف سے جا ملتا ہی اور الف تقطیع مین لکھا نہین جاتا اسطرح سے ای خداوند واحد القہار * ای خداون فاعلاتن دواحدل مفاعلن - دیکھو واحد کے بعد کا الف گر گیا اور ضمہ مع دال لام لقہار سے ملگیا - یہ الف مخصوص عربی کا ہی -

(۶) الف ولام ماقبل حروف شمسی - اس الف کے بعد بھی لام ہوتا ہی اور لام کے بعد ان حروف آیندۂ یازدہگانہ مین سے کوئی حرف ۱ تاے فوقانی ۲ ثاے مثلثہ ۳ دال مہملہ ۴ ذال معجمہ ۵ راے مہملہ ۶ زاے معجمہ ۷ سین مہملہ ۸ شین معجمہ ۹ صاد مہملہ ۱۰ ضاد معجمہ ۱۱ طاے مطبقہ - یہی حروف شمسی کہلاتے ہین ان حروف کے ماقبل ہر دو الف ولام تلفظ مین نہین آتے اور الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام کے مابعد والے حرف سے دو حرف درمیانی چھوڑ کر جا ملتا ہی اور تقطیع مین وہ ہر دو الف ولام نہین لکھے جاتے یون سے دم صبحش ضیاء الدین احمد * دیکھو یہان ضیاء کے بعد الف ولام گر گئے اور ضمہ مع ہمزہ دال دین سے وصل ہو گیا - دمے صبحش مفاعیلن ضیاءُ ذدی مفاعیلن - یہ الف ولام عربی کے لیے مخصوص ہین -

حروف مذکور کے قمری و شمسی کہنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہین کہ چاند مین کشش کم ہی۔ حرف قمری کے ماقبل ایک حرف چھوٹکر وصل ہوتا ہی بدین وجہ گویا کم جذب ہوا وہ قمری کہلائے یون ہین آفتاب کشش زیادہ رکھتا ہی حروف شمسی مین دو حرف چھوٹکر وصل ہوتا ہی بدین برہان گویا زیادہ انجذاب ہوا وہ شمسی سے مسمیٰ ہوئے۔ سبحان اللہ حرف کیا ہوئے جر ثقیل ہوئے یا نظام شمسی کا مرحلہ ٹھہرا یہ کیون نہین کہتے کہ جب القمر پر کچھ ملاؤ تو اومین صرف الف چھوٹیگا پس جسکا میل کشل والقمر کے ہو وہ الف ولام کے بائین طرف کے حرف قمری ہین یون ہین جب الشمس پر کوئی لفظ لاؤ تو اوسکے الف ولام دونون چھوٹجائینگے پس جسکا وصل والشمس کا سا ہو تو الف و لام کے بائین طرف کے حروف شمسی ہین چلیے فراغت پائی۔

(۷) الف تنوین۔ یہ الف حروف منون کے بعد زبان عربی مین واقع ہوتا ہی اسکے ماقبل کا نون تنوین تلفظ مین بحالت سکون قائم رہتا ہی اور وہ الف ملفوظ نہین ہوتا اسطرح سے غالباً مرد بخت خفتہ ما ۞ ورنہ خواب اینقدر نمے باشد ۞ اوسوقت تقطیع مین یہ الف مکتوب نہین ہوتا یون۔ غالبن مرفاعلاتن۔

(۸) الف عربی ماقبل الف ولام۔ یہ الف لفظ عربی کے آخر مین ہوتا ہی اور اسکے بعد الف و لام بعدہ حرف قمری یا شمسی۔ یہ الف وہان ملفوظ نہین ہوتا جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ یا جسطور سے براق از قدم خار در راہ سوخت ۞ پیمبر زدم ما سوا اللہ سوخت ۞ یہان۔ سوا کا الف تقطیع مین غیر مکتوب رہیگا یون۔ پیمبر فعولن زدم ما فعولن سول لا فعولن۔

(۹) الف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ الفاظ ہندیہ مین نون غنہ سے پیشتر آتا ہی اسکو بعض لوگون نے اردو مین گرا بھی دیا ہی۔ فقیر کے نزدیک اسکا سقوط مکروہ طبع سلیم ہی جیسے رند سے بے بہا جنس ہی تو اہل جہان بے مقدور ۞ میرے یوسف نہ ٹہیگا یہان سودا تیرا ۞ جب یہ الف گرتا ہی تو اسکے ماقبل کا حرف مفتوح فقط بحال رہجاتا ہی اور یہ الف و نون تقطیع مین لکھے نہین جاتے یون۔ ی ہ سودا فعلاتن۔ یہان کی ہاے ہوز بجاے عین فعلاتن کے متحرک رہگئی اور اوسکے

بعد الف و نون ساقط ہو گئے - یا جس طرح امانت سے یہان گرہ کھل گئی دل کی وہان اُٹھ گیا سکی ٭ لبِ نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی ٭ یہان بھی وہان کے الف و نون دونون گر گئے یون - وَہ َاُگیا فعلاتن -

واو

(۱) واو عاطفہ - وہ دو عربی یا فارسی کلمون کے درمیان آتا ہی دو کلمۂ ہندی یا ایک کلمۂ ہندی اور ایک کلمۂ زبان دیگر کے مابین اسکا لانا قواعد اردو سے جاہل ہنجانا ہی - اس واو کے ماقبل ہمیشہ ضمّہ ہوتا ہی جب یہ ضمہ خوب کھینچا نہین جاتا تو واو عاطفہ ملفوظ نہین ہوتا میر عبد الجلیل واسطی بلگرامی سے من و این رتبہ از کجا لیکن ٭ مور پروردہ سلیمان ست ٭ او سوقت تقطیع مین بھی لکھا نہین جاتا - یون - من ای رت فعلاتن - اور جب ضمّے کا اشباع ہوتا ہی تو وہ ملفوظ اور تقطیع مین مکتوب ہوتا ہی یون سے من و حجرہُ و دامن و آتشے ٭ منوح فعولن ریو دا فعولن منوا ا فعولن تشے فعل -

(۲) واو بیان ضمہ - یہ لفظ کے آخر مین ہوتا ہی اسکے ماقبل ہمیشہ ضمہ اور فارسی و اردو دونون زبانون مین اور معروف و مجہول دونون طرح آتا ہی - جب اسکے ماقبل کا ضمہ کھینچا نجائے تو سمجھو کہ واو ساقط ہو گیا جیسے سیفی سے ہیچو تو کو در دوسرا دیگرے ٭ یہان - چو - تو - دو - تینون کے واو گر گئے یون - ہیچ تکو مفتعلن در دسر ا مفتعلن - یا جیسے سے تمکو ہم سے ہو محبت تو ہیا یارو چلو ٭ یہان - کو - ہو - تو - یارو - کے چارون واو گر گئے جب کہ مصرع کو رمل مجنون مین پڑھا یون - تم کہسے فاعلاتن ہمحب بت فعلاتن تو ہا یا فعلاتن رچلو فعلن - اور جب اسکا ضمۂ ماقبل اشباع کیا جائے تو جانو کہ واو کا سقوط نہین ہوا جیسے سے بد و گفتم کہ مشکی یا عبیری ٭ کہ از بوے دلاویز تو مستم ٭ یہان بد و کا واو مجہول و ر بو کا واو معروف دونون تقطیع مین سلامت رہے اور نگرے یون - بد و گفتم مفاعیلن + کہ از بوے مفاعیلن - یا جیسے بحر سے آپ کی مشکل دل کو چاہیے ضبط بکا ٭ قلب مین دریا بھرا ہی آنکھ مین آنسو نہین ٭ یہان - کو کا واو مجہول

اور آنسو کا واو معروف بسبب اشباع ضمہ ماقبل دونون تقطیع مین بحال رہے یون۔ شکل دل کو فاعلاتن ااک مے اا فاعلاتن سو نہین فاعلات۔

(۳) واو مصرح ضمہ۔ یہ واو تصریح کرتا ہی کہ اسکے ماقبل ضمہ ہی بعضون نے اسکو معدولہ کہا ہی یہ لفظ کے درمیان مین اور ہر سہ زبان مین آتا ہی اور اکثر ملفوظ نہین ہوتا جسطرح ع ادھر مین انگوزہ والے اولوالعزم * اسکے ماقبل کا حرف بحرکت ضمہ متحرک ہو کر واو تقطیع مین لکھا جائیگا یون۔ ادھر ان مفاعیلن گزہ والے مفاعیلن الل عزم مفاعیل۔ یا جیسے سحر لکھنوی ع آخر توکبھی پوچھنے والا کوئی ہوگا * ہر بار یہ کیا کہتے ہین فریاد کرین آپ * یہان کوئی کا واو تقطیع مین نہ لکھا جائیگا یون۔ اخرت مفعول کبی پوچ مفاعیل نوالاک مفاعیل ی ہوگا فعولن۔ اور جب ملفوظ ہوتا ہی تو ساقط نہین ہوتا اسطرح ع آج بھی کل کی طرح برق نہ آیا کوئی * یہان کوئی کا واو سلامت ہی یون۔ کوئی فعلن۔

(۴) واو مخلوطی۔ یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہی۔ درمیان لفظ حرف مضموم کے بعد آتا ہی بعد اس واو کے ہمیشہ الف ہوتا ہی اسکے ماقبل تھوڑی ضمے کی اور زیادہ فتحے کی بو ہوتی ہی بلکہ اہل لکھنؤ علی العموم اسکو فتحے کے بعد بولتے ہین۔ الغرض یہ واو ضمے اور فتحے کو چھوتا ہوا مفتوح زبان سے ادا ہوتا ہی اور خود ملفوظ نہین ہوتا جیسے بحر ع معشوق کیا بنیگا بناوٹ سے خشک مغز * اک سوانگ ہی جو کاٹ کی پتلی سنور گئی * برین صورت اسکے ماقبل کا حرف متحرک اور مابعد کا الف ساکن تقطیع مین لکھا جائیگا اور واو سوانگ کا غیر مکتوب ہوگا یون۔ اک ساگ مفعول۔ یونہین انگریزی مین کواٹر روٹھ بمعنی چار پایہ۔

(۵) واو اشمام ضمہ۔ یہ واو صرف زبان فارسی مین خاے مفتوح یا مکسور کے بعد آتا ہی اور بہر حال اسمین ضمے کی بو رہتی ہی جیسے ع خوش بود خواب و خور خواجہ خویش * تقطیع مین یہ واو مکتوب و محسوب نہین ہوتے اور واو مخلوطی کی طرح انکے ادھر اودھر کے حروف مکتوب التقطیع ہوتے ہین یون۔ خش بود خا فاعلاتن بخرے خا فعلاتن جہ خیش فعلات۔ نصیر المحققین نے معیار مین

دو مقام پر اس واو کو اور بھی بتایا ہی - اول غین مکسور کے بعد جیسے درغویش بقافیہ درویش
ومعنی درویش - دوم کاف عربی مفتوح کے بعد جیسے کوس بمعنی شخص واحد بقافیۂ لبس - مگر زبان
باستانی مین ہین اور نادر ہین - اور انپر حکم واو اشمام ضمہ ہوگا -
(۲) واو لین - اس واو کے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی اور درمیان لفظ اور آخر لفظ اور ہر سہ زبان
مین آتا ہی - عربی و فارسی مین تو کبھی یہ واو ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ٭
مین لاحول مفعول - اور جیسے ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ٭ از مکافات عمل غافل مشو ٭
مین جو ز جو فاعلن - اردو مین جب درمیان لفظ یہ واو آتا ہی تو اکثر یہ ہی کہ ملفوظ رہکر ساقط نہین ہوتا
جیسے ؎ یہ کو شلاکا ہی سب مکر اور فن ٭ کہ بیشک سوت کی ہو سوت دشمن ٭ یہان کو شلا اور
سوت کے واو درمیانی بحال ہین یون - یکو شل لا مفاعیلن ٭ کبے شک سو مفاعیلن تکی ہو سو
مفاعیلن تدشمن فعولن - لیکن کبھی اس واو درمیانی کو بغیر ملفوظ کیے ہوے بھی کہنا جائز تھا اور
اب بھی خال خال نظر آتا ہی بدین صورت تقطیع مین مکتوب نہوگا جیسے منشی اسیر سلمہ ؎ لم یلد ہی اور
ولم یولد کلام اللہ کا ٭ یہان اور کا واو درمیانی نہ لکھا جائیگا یون - لم یلد ہی فاعلاتن ار ولم یو
فاعلاتن - یا جناب غالب ؎ مجھکو دیکھو تو ہون بقید حیات ٭ اور چھ ماہی ہو سال مین
دوبار ٭ ارچھا ہی فاعلاتن - یا خواجہ وزیر ؎ مصطفےٰ کے واسطے اور مرتضےٰ کے واسطے ٭
واسطے ار فاعلاتن - یا مرزا مہدی قبول ؎ اجل آنیکا ڈر ہی اور نہ کچھ خطرہ فنا کا ہی ٭ جسے سب
نیستی سمجھے ہوئے ہین عین ہستی ہی ٭ اجل انے مفاعیلن کڈر ہی ار مفاعیلن - اب اکثر یہی ہی
کہ اس واو کو ملفوظ کرتے ہین (اور) کو بر وزن طور کہتے ہین ناسخ ؎ منہ کے سامان کرتی
ہی پیدا ٭ اور باران کرتی ہی پیدا ٭ اوسوقت تقطیع مین ساقط نہین ہوتا یون - اور بار ان فاعلاتن -
جب لفظ کے آخر مین یہ واو آتا ہی تو اردو مین اکثر ملفوظ ہی ہوتا ہی جیسے ؎ آٹھ نو دس ہوئے
بس انشا بس ٭ اوسوقت تقطیع مین بھی بحال رہتا ہی یون - اٹ نو دس فاعلاتن - اور کبھی ملفوظ
نہین کرتے یون ؎ سات سو کل آئے سوا اسطرف ٭ اوسوقت تقطیع مین بھی مکتوب

نہین ہوتا یون۔ سات سکل مفتعلن۔ سچ تو یہ ہی کہ ایسا سقوط قبیح ہی۔

(۷) واو ماقبل الف ولام عربی۔ اس واو کے بعد الف و لام ہوتا ہی اور ان دونون کے بعد حرف قمری یا شمسی جیسے دبیر سے بس ذوالجناح صاف دھوین سے نکل گیا + یہ واو تو لفظاً ہین نہین آتا اور اسکے ماقبل کا حرف مضموم واو والف کو چھوڑ کر لام سے جا ملتا ہی اور واو والف دونون تقطیع مین غیر مکتوب ہوتے ہین یون بس ذلج مفعول ناح صاف فاعلات۔ یا جس طرح سعدی سے شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت + یہان بھی واو غیر ملفوظ ہی اور اوسکے ماقبل کے حرف مضموم نے واو اور الف اور لام تینون حروف چھوڑ دیے اور نون سے جا ملا اسلیے کہ یہان الف و نون حرف شمسی کے ماقبل تھے۔ الغرض یہ غیر ملفوظ ثلثہ تقطیع مین لکھے نجائینگے یون۔ شنیدم فعولن کذن نو فعولن۔ یہ الفاظ عربیہ کے واسطے خاص ہی۔

(۸) واو معروف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ واو نون غنہ سے پیشتر آتا ہی اس واو کا سقوط ہندی الفاظ ہی مین جائز ہی۔ جب ساقط ہوتا ہی تو اسکے ماقبل کا حرف مضموم رکن کے حرف متحرک کے مقابل بحال رہجاتا ہی جیسے میر وزیر صبا سے توسن طبع کو کرتا ہون مین کوڑا کیا کیا + اوسوقت یہ واو مکتوب التقطیع نہین ہوتا یون۔ توسنے طب فاعلاتن عک کرتا فعلاتن ہ مکوڑا فعلاتن۔ دیکھو ہون کا واو تقطیع سے اوڑ گیا۔ اور جب ملفوظ ہوتا ہی تو ساقط نہین ہوتا جیسے ناسخ سے مین ہون غلام شاہ رسل کے وزیر کا + یہ واو یہان تقطیع مین بحال ہی یون۔ م ہون غ مفعول۔ یہ واو الفاظ ہندیہ ہی مین گرتا ہی۔

(۹) واو مجہول ماقبل نون غنہ۔ فقط زبان ہندی مین نون غنہ کے ماقبل واو مجہول آتا ہی کبھی یہ واو اور نون جمع اسم کی علامت ہین۔ جب ملفوظ نہین ہوتے تو تقطیع مین مکتوب نہین ہوتے جیسے رند سے بھر بھر دیا ہی موتیون سے منہ دوات کا + یہان موتیون کے واو اور نون دونون اوڑ گئے یون۔ بر بر د مفعول یا ہ موت فاعلات یسے منہ د مفاعیل۔ اور کبھی علامت جمع فعل ہوکر بھی گرتا ہی جیسے ناسخ سے بدلائل ہوا ہی ثابت یون + متصور ہون آپ

غیر بھی ہون ÷ یہان پہلے (ہون) کا واو اور نون غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین لکھا نجائیگا یون۔
متفصر رر فعلاتن ہ ااپ غمِ مفاعلن۔جب یہ واو ملفوظ رہتا ہی تو اسکا نون تقطیع مین لکھا
نہین جاتا اور حکیم درمیان مصرع کے واسطے ہی رہا واو وہ درحالت تقطیع بحال رہتا ہی جیسے شیخ
امان علی سحر لکھنوی سے تم کو جی بھر کے نہین دیکھنے پاتے عاشق ÷ آنکھ کا لون پہ پھسلتی ہی
نظر رانون پر ÷ یہان گالون اور رانون کے واو سلامت رہین گے یون۔ ااکگا لو فاعلاتن
پہ پسلتی فعلاتن ہنظر را فعلاتن نو پر فعلن۔یا جسطرح ناسخ کے شعر کے دوسرے (ہون) کا واو
قائم اتقطیع ہی۔
(۱۰) واو لین ماقبل نون غنہ۔یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہی اس واو کے بیشتر فتحہ
ہوتا ہی اور واو کے مابعد نون غنہ۔بعض الفاظ مین اول یہ واو ملفوظ نہین ہوتا اور راو سکے
بعد کا نون بھی غیر ملفوظ ہوتا ہی اور رواو کے ماقبل کا فتحہ بحال رہجاتا ہی مع حرف جسطرح سے
یونہین پونہچتے ہی پونہچیگا ہاتھ پونہچے تک ÷ ابھی تو اونگلی ہی پکڑی ہی آستین کے عوض ÷
یہان پونہچتے اور پونہچیگا اور پونہچے کے واو و نون ساقط ہوگئے یون۔یُہی تِہِچ مفاعلن
تہ پہچے فعلاتن گہات پہ مفاعلن چےتک فعلن۔لیکن اکثر یہ واو ملفوظ رہتا ہی اور نون
درمیان مصرع غیر ملفوظ جیسے رنگین سے گون پر اپنی دوست ہوجاتے ہین سب ÷ اور وقت
تقطیع مین بھی لکھا جاتا ہی یون۔گو پر پنی فاعلاتن۔یا جیسے سحر سے اب دیکھنے کی گون ہی
نہ دکھلانے کے قابل ÷ اب دیک مفعول نکی گو وہ مفاعیل۔الفاظ عربی و فارسی مین اس
واو کے بعد نون غنہ ہرگز نہین آتا آتش نے اس تعدی کا ارتکاب کیا ہی یون سے خال
مشکین دل فرعون ید بیضا ہی وہ رخ ÷ یہان لفظ فرعون کا نون باوجودیکہ عربی ہی غنہ ہوکر
تقطیع مین ساقط ہوگیا یون۔خال مشکی فاعلاتن دل فرعو فعلاتن ید بیضا فعلاتن ہو
رخ فعلن۔مگر ہمنے ایسا رسالۂ عبدالواسع ہانسوی مین ایک جگہ بیان سیاقۃ الاعداد مین
پایا ہی کہ قال سے اگر ہفت زمین سوے ہشت خلد آید ÷ زنہ سپہر بہ دہ کون خبر ہشند اور اند

یہان بھی فرعون آتشی کی طرح کون کا نون غنہ ہوگیا ہو اور تقطیع مین غیر مکتوب ہی یون - زہے
سپہ مفاعلن رب دہ کو فعلاتن - وَفِیْہِ نَظَرٌ -

(۱۱) واو تمیز - یہ واو لسان عربی مین ہمیشہ اسم عمر مسکن الاوسط کے آخر مین آتا ہی تاکہ عمر متحرک الاوسط سے ممیز رہے - نظم بلکہ نثر عربی مین یہ واو غیر ملفوظ رہتا ہی جیسے حارث ابن حلزہ یشکری سے اِنَّ عَمرًوا لَنَا لَدَیہِ خِلَالٌ * غَیرَ شَکٍّ فِی کُلِّھِنَّ البَلَاءُ * باشباع - تقطیع مین یہ واو لکھا نجائیگا یون - ان نعمرن فاعلاتن لنالدی مفاعلن ہ خلالن فعلاتن + غیر شک کن فاعلاتن فی کل لہن مس تفع لن نل بلا یو فاعلاتن - دیکھو واو عمرو غیر مکتوب ہوا -

(۱۲) واو اصلی فارسی مستعملۂ اردو - واو اصلی آخر اللفظ فارسی کو بعضون نے نظم اردو مین غیر ملفوظ کیا ہی اور یہ خطاے فاش ہی جیسے عاشق لکھنوی سے مجھکو جی بھر کے مزہ درد کا حاصل ہو جاے * دوسرے پہلو مین بھی چاہتا ہون دل ہو جاے * یہان پہلو کا واو غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین لکھا نجائیگا یون - دوسرے یہ فاعلاتن ل م بی چا فعلاتن -
اسی طرح نیلوفر کا واو درمیانی - لیکن یہ اصلی نہین اس لیے اسکا سقوط جائز ہی -

یاے تحتانی

(۱) یاے تحتانی ساکن - قدما کہتے تھے کہ تحتانی کا سقوط درست ہی اور اوسکی مثال کہ وچہ وکہ لاتے تھے اور کیست وچیست ونیست کی ترکیب سے انکے اخیر یاے تحتانی کا دھوکا کھاتے تھے بعد اوسکے ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ انکے سوا اور جہان جہان تحتانی گرتی ہی اوسکے بعد الف ہوتا ہی
اقول - ظاہر ہی کہ تقطیع کا اعتبار رسم کتابت اور تلفظ پر ہی جب الفاظ کے آخر ہاے مختفی لکھی تو ہم اوسکو بلا اشباع یاے تحتانی کیون جانین اور اوسکا سقوط کیون مانین - اب رہی دوسری شق پس وہان الف وصل تو موجود ہی ہم اوسی کو گرادینگے اور تحتانی کو بچا دینگے - بہر صورت یاے ساکن کا سقوط بے اصل ٹھہرا - ہان قتیل نے نہر الفصاحت مین ذکر کیا ہی کہ شعراے توران یاے تحتانی کو بدون الف وصل بھی ساقط کرتے ہین کقولہ سے تبان آذری را

یا تو ہیچ نسبت نیست + یہان آذری کی تحتانی بغیر الف ما بعد گری ہی یون - بتان اا مفاعلن
ذرا با فعلاتن - ایسا ہی ہمنے ایک شعر مین اور پایا ہی خاقانی سے خاقانی عید آمد و خاقان
بہ یمین جو د + ہر کار گر خدای بخواہد روا شود + یہ شعر شاہ توران کی مدح مین ہی اس لیے
یاے خاقانی کا سقوط ہوا ہی یون - خاقان مفعول عیدا ام فاعلات - والنَّادِرُ کالمَعدُوم -
(۲) یاے عربی ماقبل الف ولام - یہ یاے لفظ عربی کے آخر مین واقع ہوتی ہی اسکے بعد ہمیشہ
الف ولام بعدہ حرف قمری یا شمسی آتے ہین اور تحتانی ملفوظ نہین ہوتی بلکہ اسکے ماقبل کا حرف
مکسور قمری مین لام سے اور شمسی مین ما بعد لام سے جا ملتا ہی اور یاے مذکور ساقط ہوجاتی ہی
جیسے واثق مرحوم بلگرامی سے سرو بر داشتہ انگشت شہادت در باغ + میکند سیدا ادا سجدہ ربی
الاعلی + یہان ربی کی تحتانی نہ لکھی جائیگی یون - میکند بے فاعلاتن وادا سج فعلاتن دے رب بل
فعلاتن یا جیسے سے نادِ علیًّا مظهرَ العَجَائِب + تجِدْهُ عَوناً لّکَ فِی النَّوَائِب + نادعلی مفتعلن ین مظہرل
مستفعلن عجایبی مفاعلن + تجدہ عومفاعلن نل لک فن مفتعلن نوایبی مفاعلن - یہان نی کی تحتانی ساقط
ہوئی - یہ شعر رجز مسدس مخبون مطوی مین ہی اور ایک ہی شعر ہی - یونہین سقوط الف مقصورہ کا بھی سمجھ لو جیسے عالی
شیرازی سے وز محالات ست فتح الیاس احدی الراحتین - یہان احدی کا الف مقصورہ ساقط ہوگا یون - یا س احد رفاعلاتن
(۳) یاے آخر الالفاظ ہندی - یہ تحتانی الفاظ ہندیہ کے آخر معروف و مجہول نظم اردو مین
آتی ہی - جب ملفوظ نہین ہوتی تو اسکے ماقبل کا کسرہ بحال رہجاتا ہی جیسے جناب بحر سے لٹا ہون
کا سر خراج ہی پاؤن کی جوتی تاج ہی + عشق مین کسکا راج ہی کونسا یہ دیا ہی + یہان (کی) اور (جوتی)
کی تحتانی معروف ساقط ہوگی یون - پا و کجو مفتعلن تتاج ہی مفاعلن - یا جیسے سحر مرحوم سے
سر تلک کاٹ کے ساقی کے قدم پر رکھدین + رہن ہوجانے دو کیا ہی ہمین دستار کا خوف +
یہان (کے) اور (ہوجانے) کی یاے مجہولہ ساقط ہوگی یون - سر تلک کا فاعلاتن ٹک ساقی
فعلاتن + رہن ہوجا فاعلاتن ندکا ہی فعلاتن - اگر یہ دونون تحتانیان ملفوظ ہون تو ساقط
نہونگی جیسے ذوق سے ہیں مری آشکارا ہمکو کسکی ساقیا چوری + خدا کی گر نہین چوری تو پھر

بندے کی کیا چوری + یہان ایک یاے معروف کے سوا سب معروف تحتانیان تقطیع مین بحال ہین یون - پیپیے مرا مفاعیلن تکار اہم مفاعیلن ک کسکی سا مفاعیلن قیا چوری مفاعیلن خدا کی گر مفاعیلن نہی چوری مفاعیلن ت پر بندے مفاعیلن کا چوری مفاعیلن - یا جیسے سحر مرحوم ؎ وہ کھڑے ہین چمن مین نرگس کے + ایک پتلی ہی اور ہزار آنکھین + وہ کرتے ہی فاعلاتن - دیکھو یہان یاے مجہول تقطیع مین بحال ہی -

(۴) یاے لین ہندی - یہ الفاظ ہندی کے آخر اردو زبان مین آتی ہی اسکے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہی جب ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین غیر مکتوب رہتی ہی جیسے سید محمد خان رند ؎ شان ارفع ہی تری مرتبہ اعلی تیرا + تو ہی یکتا کوئی ثانی نہین حقا تیرا + یہان ہی کی تحتانی دونون مصرعون مین لکھی نجائیگی یون - شان ارفع فاعلاتن ہ تری مر فعلاتن + تو ہ یکتا فاعلاتن - اور جب تلفظ مین آئیگی تو تقطیع مین سلامت رہجائیگی جیسے اصغر علی خان نسیم دہلوی ؎ آپ پنہان ہی اگر جلوے دکھاتی ہی بہار + یہان ہی کی تحتانی دوجگہ بحال ہی یون - اا پ پنہا فاعلاتن ہی اگر جل فاعلاتن وے دکاتی فاعلاتن ہی بہار فاعلات -

(۵) دو یاے ہندی - تحتانی بعد تحتانی جب اردو مین آتی ہی تو پہلی متحرک اور دوسری ساکن ہوجاتی ہی - یاے اول ہمیشہ ملفوظ رہتی ہی اور رسم مین کبھی اوسکے عوض ہمزہ لکھا پڑھا جاتا ہی جیسے کوئی اور کبھی یاے تحتانی جیسے دوڑیے - رہی یاے دوم وہ کبھی کبھی ملفوظ نہین ہوتی ہی اوسوقت تقطیع مین بھی مکتوب نہین ہوتی جیسے رند ؎ حقا شریک کوئی نہین تیری ذات کا + یہان کوئی کی تحتانی دوم ساقط ہوگی اور اول بشکل وتلفظ تحتانی متحرک قائم رہیگی یون - حق قا ش مفعو ل ریک کوی فاعلات نہی تیر مفاعیل ذات کا فاعلن - یا جیسے مثنوی مرحوم ؎ دل جانے آپ جانیے ہمنے اوٹھایا ہاتھ + اپنا قدم تو ہیچ سے جانا نان نکل گیا + یہان جانیے کی تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور اول بحالت حرکت قائم رہیگی یون - دل جان مفعول اا پ جان فاعلات ی ہم نے اُ مفاعیل ٹھاے ہات فاعلات

اگر یاے دوم ملفوظ ہوگی تو ساقط نہوگی جیسے سحر مرحوم ؎ سب زمینین ہین نئی شعر نئے لفظ نئے ❊ اک سحر ہی نئی انداز کا دیوان نیا ❊ یہان مصرع اول مین سب جگہ (نئے) کی تحتانی دوم بحال رہیگی بحالت سکون اور اول بشکل و تلفظ تحتانی متحرک لکھی جایگی یون۔ سب زمی نئے فاعلاتن ہن ئی شع فعلاتن رن ئیے لف فعلاتن ظن ئیے فعلن۔ یا جیسے استاد ؎ پھر پرسش جراحت دل کو چلا ہی عشق ❊ سامان صد ہزار نمکدان کیے ہوئے ❊ یہان کیے کی تحتانی دوم بحالت سکون قائم التلفظ ہی اور اول بحالت حرکت بحال یون۔ سامان مفعول صد ہزار فاعلات نمکدا ک مفاعیل یے ہُیے فاعلن۔ کبھی بطور شاذ اس تحتانی دوم کو الفاظ عربیہ مین بھی گرایا ہی جیسے جناب بحر ؎ کھوٹے ہین طلائی رنگ والے ❊ اس سونے کو بار ہا کسا ہی ❊ یہان طلائی کی تحتانی دوم تقطیع مین غیر مکتوب ہوگی یون۔ کھوٹیہ مفعول طلا ئیرن مفاعلن گوالے فعولن۔ رشیدی مین طلا کو ہندی سے معرب بتایا ہی تو بدین حجت ہم طلائی کو اردو کہینگے اور شاذ مین یہ تحتانی داخل نرہیگی۔

(۶) سہ یاے تحتانی ہندی۔ کبھی ہندی مین متوالی تین تحتانیان آتی ہین۔ اول الف یا واو ساکن کے بعد آتی ہی اور متحرک رہتی ہی اور بلہجہ ہمزہ بولی جاتی ہی۔ دوم فقط متحرک سوم ساکن۔ جیسے سنائیے اور دکھائیے بروزن مفاعلن یا کھوئیے اور سوئیے بروزن فاعلن اول و دوم تحتانی ہمیشہ بحال خود متحرک و ملفوظ رہتی ہی۔ رہی یاے آخر یعنی سوم وہ اکثر ملفوظ نہین ہوتی جیسے خواجہ وزیر ؎ سر مرا کاٹ کے پچتائیگا ❊ کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیگا ❊ اوسوقت تقطیع مین نہین لکھی جاتی یون۔ ئیگا فعلن یا جیسے ؎ روئیے کیون کھوئیے کیون جان کو ❊ بحر سریع مین اسکی تقطیع کرو تو یہان بھی تحتانی سوم ساقط ہوگی یون۔ روئیہ مستفعلن کوئی یکو مفتعلن جان کو فاعلن۔ اور اکثر ملفوظ رہتی ہی جیسے میر وزیر صبا ؎ یہ شتون کی پھٹ پھٹ کہ پھٹّائیے ❊ یہ جھانجون کی جھن جھن کہ جھنّائیے ❊ یہان تحتانی سوم بھی ملفوظ رہیگی اور تقطیع مین مکتوب یون۔ کپٹ ٹا فعولن ئی یے فعل ❊ کجن نا فعولن

ہی یے فعل - یا جیسے اطہر نے جائیے جائیے خدا حافظ ؛ جا ہی یے جا فاعلاتن ہی یے خدا مفاعلن یا جیسے مثال دوم کو رل مین تقطیع کرو یون - ردی یے کو فاعلاتن کو ہی یے کو فاعلاتن جہان کو فاعلن -

(۷) یاے تحتانی مخلوطی - یہ تحتانی الفاظ ہندیہ کے مابین حرف مکسور کے بعد آتی ہی - اس تحتانی کے بعد ہمیشہ یا الف ساکن ہوتا ہی اوس صورت مین اسکے ماقبل تھوڑی کسرے کی بو اور مابعد بہت فتحے کی بو ہوتی ہی اور دونون فتحہ وکسرہ کے درمیان یہ تحتانی مخلوط ہوکر نکلتی ہی اور خود ملفوظ نہین ہوتی اسطرح سے کیا کیا نہ میرے دھیان مین تھا پیاس کا خیال ؛ اس حالت مین اسکے ماقبل کا حرف متحرک اور مابعد کا الف ساکن تقطیع مین لکھا جاتا ہی اور یہ تحتانی غیر مکتوب رہتی ہی یون - کاکان مفعول میردان فاعلات متاپاس مفاعیل کاخیال فاعلات یہان کیا کیا اور دھیان اور پیاس چارون کی تحتانیان ساقط ہوئین - یا اس تحتانی کے بعد واو ساکن ہوتا ہی اس صورت مین یاے مذکور کے ماقبل تھوڑی کسرے کی بو اور مابعد بمحاورۂ دہلی ضمۂ معروف کی بو اور بمحاورۂ لکھنو ضمۂ مجہول کی بو ہوتی ہی اور درمیان مین یہ تحتانی کسرے اور ضمے کو چھوتی ہوئی نکلتی ہی اور خود وہان ملفوظ نہین ہوتی اسطرح سے مین کیون کھون وہ غیر سے کیونکر خفا ہوئے ؛ اس صورت مین اسکے اول کا حرف متحرک اور آخر کا حرف ساکن یعنی واو لکھا جاتا ہی اور خود یہ تحتانی تقطیع مین مکتوب نہین ہوتی یون - مین کو مفعول ہو وغیر فاعلات سکو کرخ مفاعیل فاہوے فاعلن -

(۸) یاے عربی وفارسی مستعملۂ اردو - زمانۂ شیخ ناسخ وخواجہ آتش تک الفاظ عربیہ وفارسیہ کے آخر کی تحتانی کو بغیر الف وصل بھی گرا دینا جائز تھا بلکہ اب بھی خال خال جائز ہی جسطرح ناسخ نے قمری ہی ترے گھر کے گرد اے سرو ؛ دوسرا طوق حلقہ ہی در کا ؛ یہان قمری کی تحتانی تقطیع مین ساقط ہوگی اور کسرۂ ماقبل یا بحال رہیگا یون - قمر ہی تے فاعلاتن رگرک گر مفاعلن دے سرو فعلان - یا جیسے آتش نے خونریزی جس قدر کہ ہوا اس سے عجب نہین ؛ آتش

فراقِ یار پہ رہی یزید کا ✤ یہان بھی خونریزی کی یاے آخر ساقط التقطیع ہو اور کسرۂ ماقبل بحال یون
خونریز مفعول جبقدرک فاعلات ہ اس سیئۂ مفاعیل جب نہین فاعلات - اب اکثر فصحاے
یاے معروف کے سقوط سے احتراز کرتے ہین اور حق پر ہین - کیونکہ یہ تحتانیان جس زبان کی ہین
وہان تو گرتی نہین پھر ہم اسکے گرانے والے کون -

(۹) یاے معروف ماقبل نون غنۂ ہندی - یہ تحتانی ہندی الفاظ مین نون غنہ سے
ماقبل آتی ہو اسکا سقوط جائز ہو جب یہ گرتی ہو تو اسکے ماقبل حرف مکسور بحال رہجاتا ہو جیسے ناسخ
ے نہین رہتی تری کسی تر مین ✤ خشک کرتی ہو کپڑے دم بھر مین ✤ عدم تلفظ کے سبب سے
تقطیع مین (نہین) کی تحتانی لکھی نجائیگی یون - ن ہ رہتی فعلاتن تری کسی مفاعلن ترمین
فعلان - جب ملفوظ ہوتی ہو تو تقطیع مین بھی بحال رہتی ہو جیسے بحر ے وصل نہین نہین سہی
بوسہ ہی دیجیے کوئی ✤ پھول نہین تو پنکھڑی صدقہ گلے کے ہار کا ✤ یہان ہر نہین کی یاے
معروف تقطیع مین سلامت رہیگی یون - وصل نہی مفتعلن نہی سہی مفاعلن ✤ یول نہی مفتعلن
یہی حال یونہین اور کہین اور رہین تھین وغیرہ کا ہو کہ جب انکی تحتانی ملفوظ نہو گی تو ساقط التقطیع ہو گی
جیسے ے یہین رہجائیے چھائی ہو گھٹا ساون کی ✤ یہان یہین کی تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ
ساقط ہوئی یون - ی ہ رہجا فعلاتن - اور جب ملفوظ ہوگی تو تقطیع سے نگرے گی جیسے استاد ے
ہر ایک بات مین کہتے ہو تم کہ تو کیا ہو ✤ تھین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہو ✤ یہان تھین کی تحتانی
تلفظ مین آکر تقطیع مین ساقط نہوئی یون - تمی کہو مفاعلن کِ انداز فعلاتن ز گفتگو مفاعلن
کا ہو فعلن -

(۱۰) یاے لین ماقبل نون غنہ - یہ بھی خاص الفاظ ہندیہ مین آتی ہو اس تحتانی کے پیشتر
فتحہ ہوتا ہو - جب یہ یاے لینہ ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین لکھی نہین جاتی اور اسکے ماقبل کا
حرف مفتوح بحال رہجاتا ہو رہا نون غنہ وہ بھی غیر مکتوب ہوتا ہو جیسا کہ آیندہ نون غنہ کے
بیان مین اسکا ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ جیسے آتش ے حباب آسا مین دم بھرتا ہون

تیری آشنائی کا + نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا + یہان (مین) کی تحتانی مع نون تقطیع سے ساقط ہوگی اور میم مفتوح ماقبل بحال رہیگا یون - حبا با سامفاعیلن م دم تر تامفاعیلن یا جیسے طرح اسیر کے مہر ومہ کرتے ہین سجدہ صبح وشام اللہ کا + یہان (ہین) کا وہی حال ہے جو مین کا ہوا تھا یون - مہر ومہ کرفاعلاتن تے ہ سجدہ فاعلاتن - دیکھو یہان ہاے مفتوح ماقبل حرف بحال رہی - اور جب یہ یاے ملینہ ملفوظ ہوتی ہے تو بحالت سکون بحال رہتی ہے اور اسکے بعد کا نون غنہ درمیان مصرع اوڑجاتا ہے جیسے خواجہ وزیر کے ہون وہ پیاسا اشک بھر لاہئے آنکھون مین یون + ہاتھ پھیلاؤن نہ مین آب بقا کے واسطے + یہان مین کی تحتانی مصرع دوم مین ملفوظ ہوکر مع حرف مفتوح ماقبل تقطیع مین قائم ہے اور نون غنہ غیر مکتوب یون - ہات پھلا فاعلاتن و نمے اافاعلاتن - یا جیسے جناب بحر کے کسی کے منہ سے نہ نکلا یہ میرے دفن کے وقت + کہ خاک ڈالو نہ انپر یہ مین نہائے ہوئے + یہان ہین کی تحتانی بحال رہیگی یون - ک خاک ڈ مفاعلن لن انپر فعلاتن ی ہے نہا مفاعلن -

(۱۱) یاے مجہول ماقبل نون غنہ - اس تحتانی کو بھی زبان اردو سے خصوصیت ہے - اسکے ماقبل ہمیشہ کسرۂ مجہولہ ہوتا ہے اور بعدہ نون غنہ - مابین مصرع اسکا نون زبان پر نہین آتا اور یہ تحتانی کئی قسم کی ہوتی ہے اور جب ملفوظ نہین ہوتی تو تقطیع مین بھی مکتوب نہین ہوتی جیسے جمع اسماے مؤنث کی علامت - اسیر کے آنکھین بیکار ہین دیکھین جو نہ صورت تیری + یہان (آنکھین) کی تحتانی غیر ملفوظ ہوکر ساقط ہوگئی اور حسب معمول نون غنہ بھی یون - اا ک بیکا فاعلاتن - یا جیسے جمع افعال کی علامت - شرف لکھنوی کے وہ اگر جھانکین جھروکے سے تو اتنا یو چھو + بستر اپنا پس دیوار کرون یا نہ کرون + یہان جھانکین کی تحتانی تقطیع مین بسبب عدم تلفظ غیر محسوب ہوگی یون - وہ اگر جا فاعلاتن ک جروکے فعلاتن - یا جیسے ناسخ کے نکلین تا ماندگی سے سبکے بدن + پائین قوت حواس مردوزن + یہان نکلین اور پائین کی یاے تحتانی و نون غنہ غیر ملفوظ ہوکر ساقط ہین یون - نکل تا ما فاعلاتن - پاسے قووت فاعلاتن

یا جیسے یا و نون نسبتی ؎ آتے ہین وہ چودھوین پندرھوین دان + بروزن مفتعلن
مفتعلن فاعلن - یہان چودھوین اور پندرھوین کی تحتانی و نون غیر ملفوظ و غنہ ہونے سے
تقطیع مین غیر مکتوب ہونگے یون - اات ہ وہ مفتعلن چودوِپَن مفتعلن درودن فاعلن - کبھی
وہ تحتانی و نون دونون اصلی ہوتے ہین اور غیر ملفوظ ہوکر تقطیع مین غیر محسوب ہوتے ہین جیسے امانت
؎ صحرا مین کہ دریا مین زمین پر کہ فلک پر + موجود ہر اِک نام نہین تیرے نشان کا + یہان
مین کی تحتانیان ہر جگہ لکھی نجائینگی یون - صحرا مِ مفعولُ کہ دریا مِ مفاعیلُ - کبھی یہ یاے
تحتانی و نون مجرور کے آخر مین جر کا کام کرتے ہین اور غیر ملفوظ ہوکر محسوب التقطیع نہین ہوتے
جیسے نسیم کشمیری ؎ محمودہ دائین بائین دلبر + یہان دائین بائین کی یاے دوم نون
سمیت نہ لکھی جائیگی اور دونون کی یاے اول مکتوب ہوگی یون - محمودہ مفعولن دائی بائی
فاعلن ی دلبر فعولن - اور جب اسطرح کی تحتانیان ملفوظ ہوتی ہین تو تقطیع مین محسوب ہوتی
ہین جیسے میر وزیر صبا ؎ ای عشق تری عنایتین ہین + یہان تحتانی جمع مؤنث کی علامت
بحال ہے اور نون غنہ ساقط یون - ای عشق مفعول تری عنا مفاعلن یتے ہین مفاعیل - یا جیسے
؎ کیا کرین کیا نہ کرین عشق مین جی چھوٹتا ہی + یہان تحتانی جمع افعال کی علامت بحال دو
جگہ بحالت سکون ہے اور نون غنہ غیر مکتوب یون - کاکرے کا فاعلاتن نکرے عش فعلاتن -
یا جیسے ؎ بارھوین تیرھوین برس مین ہین + یہان یاے نسبتی سلامت اور نون غنہ
نسبتی غیر مکتوب ہی یون - باروے تے فاعلاتن روے برس مفاعلن - یا جیسے شیخ محمد جان
شاد ؎ برگِ گل ہوکہ بوے گل ای شاد + جو ہے اس باغ مین پریشان ہے + یہان (مین)
کی تحتانی اصلی بحالتِ سکون بحال اور نون غنہ غیر مکتوب ہوگیا یون - جوہ اس با فاعلاتن
غمے پرے مفاعلن شان ہے فعلن - یا جیسے ؎ آتا ہے چین دہنے نہ بائین کسی طرح + یہان بائین
کی تحتانی جر کی علامت بحال ہے یون - اآتا ہ مفعول چین دہن فاعلات نبایے ک مفاعیل -
الغرض جس لفظ مین یاے مجہول مع نون غنہ ہوگی اگر ملفوظ نہوگی تو ساقط ہوجائیگی اور بحالتِ

تلفظ تقطیع مین نگرنے پائیگی -

نون

(۱) نون غنہ بعد حروف مدہ - یہ نون زبان عربی و فارسی وارد مین آتا ہے - اس نون کے ماقبل الف اور واو معروف اور یاے معروف مین سے کوئی حرف ہوتا ہے - جب تک نون مین اضافت نہو یا اسکے بعد واو عاطفہ نہو یا خود موصول نہو تو ناک مین بولا جاتا ہے اور زبان پر ملفوظ نہین ہوتا اسی کو غنہ کہتے ہین جیسے طالب آملی سے غنچہ سامان یک جہان جبین بر جبین + بچید از غیرت بخود چون خیزران + یہان سب نون آخر غنہ ہین اور غیر ملفوظ بدین وجہ تقطیع مین درمیان مصراع محسوب نہونگے یون - غنچ ساما فاعلاتن یکجہاجی فاعلاتن برجبین فاعلات + بچیدز غی فاعلاتن رت بخدچو فاعلاتن خیزران فاعلات - یا جیسے سے نہین کچھ ترے مُنہ مین ہان ہون نہین + یہان سب نون ہندیہ ما بین مصرع غیر ملفوظ ہوکر غیر مکتوب ہین تقطیع مین یون - نہی کچ فعولن ترے مُنہ فعولن مہا ہو فعولن نہین فعول - اسیطرح یہ نون درمیان الفاظ آتا ہے تو تقطیع مین لکھا نہین جاتا جیسے ماند چاند کو بروزن فاع لکھین گے یو نہین گونگا اور جھینکا کا نون بھی بحالت تقطیع غیر مکتوب ہوگا -

(۲) نون غنہ بعد یاے مخلوطی و واو - یہ نون زبان ہندی مین ایسی یاے مخلوطی کے بعد آتا ہے جسکے مابعد واو ہو - اس تحتانی کا بیان بیشتر ہوچکا - یہان اسقدر کافی ہے کہ یہ نون ملفوظ و مکتوب التقطیع نہین ہوتا اور واو اکثر بحال رہجاتا ہے اور تحتانی کے ماقبل کا حرف مکسور بمقابلہ متحرک تقطیع قائم رہتا ہے جیسے ظفر سے یہ بھلا جیگا گرفتار بلا کیونکر ہوا + یہان کیونکر کا کاف اور واو بحال رہیگا اور نون غنہ لکھا نجائیگا یون - یہ بلاجی فاعلاتن گا گرفتا فاعلاتن رے بلا کو فاعلاتن - واو کے باعث سے کاف ماقبل تقطیع مین مضموم ادا ہوگا - یا جیسے ذوق سے رہے ہے جرخ یہ ہر صبح جیون صبوحی کش + یہان جیون کا وہی حال ہوگا جو کیون کا ابھی ہوچکا یون - رہے ہے جر مفاعلن خیہ ہر صب فعلاتن حجو صبو مفاعلن حی کش فعلن - جب ایسے نون کے بعد

حرف تخصیص وغیرہ ملتے ہین تو اکثر یہ تینون حروف یعنی نون اور او سکے ماقبل کا واو اور واو کے ماقبل کی تحتانی سب کے سب تقطیع مین بحال اور ملفوظ نہین رہتے جیسے ناسخ ؎ جھونکا نسیم کا جو نہین سن سے نکل گیا + دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا + یہان جیون ہین مین سے صرف جیم باقی رہیگا یون - جو کان مفعول سیم کاج فاعلات ہ سن سین مفاعیل کل گیا فاعلن یا جسطرح ؎ جیسے آج آئے بس یونہین آنا + یہان اگرچہ یاے مخلوطی نہین مگر واو و نون کا وہی حال ہوگا جو جیون مین ہوا یون - جبیسا جا فاعلاتن ی بس یہی مفاعلن - اسکی تقطیع مین آج کا الف ممدودہ بسبب یاے ہندیہ ماقبل کے قائم بھی رہ سکتا ہی - اس طرح - جبیس اا جا فاعلاتن فافہم -

(۳) نون غنہ بعد حرف مفتوح - اس نون کے ماقبل فتحہ آتا ہی اور غنہ بولا جاتا ہی آتش ؎ سخ وزلف پر جان کھو یا کیا + اندھیرے اوجالے مین رویا کیا + او سوقت یہ نون تقطیع مین غیر مکتوب ہوتا ہی یون - ادہرے فعولن اجالے فعولن - یا جیسے ولہ ؎ بے رنگ زین ہو تو سے کیا کرے شاعر + رینی ہو تو رنگریز کی تدبیر سے ٹپکے + یہان رنگریز کا نون تقطیع سے اوڑجائیگا یون - رینی ہ مفعول ترگریز مفاعیل - بعض فصحا کو لیسے غنہ مین حجتین ہین وہ رنگنا کو بروزن فعلن نہین سمجھتے بلکہ برابر چند جا یعنی بروزن فاعلن کہتے ہین یونہین انگریز کے لفظ کو بھی جیسے ناسخ ؎ دل ملک انگریز مین جینے سے تنگ ہی + قید حیات بھی مجھے قید فرنگ ہی + دل ملک مفعول انگ ریز فاعلات - ہمارے استاد مرحوم جناب نجم الدولہ دبیر الملک مرزا محمد اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب دہلوی نور اللہ مرقدہ کا اعتبار رنگنا کے لفظ مین وہی تھا جو آتش کا لہجہ رنگریز کے لفظ مین ہی وہ ہمارے سوال کے جواب مین تحریر فرماتے ہین کہ رنگنا کو بروزن چند جا نہ سمجھنا چاہیے بلکہ بروزن ہرجا جانو - اس سے یہی مراد ہی کہ اسکا نون غنہ ہی - رہا رنگریز کا لفظ وہ فقیر مؤلف کے نزدیک ویسا ہی صحیح ہی جیسا آتش نے کہا اسکو ہندی الترکیب سمجھنا چاہیے ورنہ معنی مین فتور پڑیگا کیونکہ ریختن پھینکنا اور گرانا ہی رنگنا نہین ہی اہل ایران اسکو

رنگ رز بغیر تحتانی بولتے ہین اور یہ البتہ رزیدن کا اسم فاعل سماعی ہی جسکے معنی رنگنا کما قال الجامی فی تحفۃ الاحرار ع رنگرز باغ تو ئی باغ ما ✤ کارگہ صنعت صبّاغ ما ✤ یا جیسے ولہ ع کارگہ رنگرزان شدرزان ✤ یا جیسے طغرائے مشہدی ع کہ آری خم قرمزی بادہ بیش ✤ ترا رنگرز خواند استاد خویش ✤ یا جیسے سیفی مازندرانی ع گلعذار رنگرز کار مسیحا میکند ✤ کشتہا را از لب جان بخش احیا میکند ✤ الغرض فقیر کی یہ رائے ہی کہ جب ایسے الفاظ بمعنی اصلی ترکیب فارسی سے مرکب و مسموع ہون یا ہندی کے سوا کسی اور زبان کا اسم خاص ہو تو اوسکو غنہ نہ کہو بلکہ نون ظاہر کرو ورنہ غنہ۔ ہم نے مرزا فرخ وصال شیرازی کی مثنوی بزم وصال مین انگریز کا نون دو جگہ ملفوظ اور ظاہر دیکھا ہی کما قال ع ورا ز دولت انگریزی نژند ✤ بہ تن زار و لاغر بہ دل دردمند ✤ ولہ ع از یرا کہ از انگریزان بسے ✤ بایران زمین دیدم از ہر کسے ✤ یہان انگریز کا نون ملفوظ اور شعر ناسخ کے مثل ہی۔ ایسا ہی خنجری کا لفظ ہی جسکو بازاریان لکھنو بنون غنہ بولتے ہین لیکن خواص بنون ملفوظ و ظاہر ادا کرتے ہین جیسے سید محمد خان رند دیوان دوم مین فرماتے ہین ع جو نزاکت اوسمین ہی کب ہی کسی انسان مین ✤ خنجری نے گلبدن کی چکیان لین ران مین ✤ لمولفہ ع کرتا ہی قتل تیرا پاجامہ گلبدن کا ✤ خنجر ہمارے حق مین ہر خنجری ہوئی ہی۔

(۴) نون غنہ بعد حرف مکسور۔ اس نون کے ماقبل کسرہ ہوتا ہی اور اکثر زبان پر ملفوظ نہین ہوتا اور غنہ بولا جاتا ہی جیسے استاد ع چون کرد سپاہ ہند در ہند ✤ با انگلشیان ستیز بیجا ✤ تاریخ وقوع این وقایع ✤ واقع شدہ رستخیز بیجا ✤ یہان انگلشیان کا نون اول غیر ملفوظ ہو کر تقطیع مین محسوب و مکتوب نہو گا یون۔ با اگل مفعول شیا ستے مفاعلن ز بیجا فعولن۔ یا جیسے ناسخ ع ابر سے مِنہ جو ہی برس چکتا ✤ کرتی ہی ٹکڑے ابر کے یہ جدا ✤ یہان مِنہ کا نون ملفوظ التقطیع نہو گا یون۔ ابر سے مِہ فاعلاتن۔ یا جیسے سحر لکھنوی ع او ترو کوٹھے سے تو عالم تہ و بالا ہو جائے ✤ آسمان اور زمین ایک ہنڈولا ہو جائے ✤ یہان ہنڈولا کا نون

تقطیع مین نہ لکھا جائیگا یون - اا سما او فا علاتن رزمی اے فعلاتن کھڈ ولا فعلاتن ہو جلے فعلان - یونہین اندراٸن بمعنی حنظل وغیرہ -

(۵) نون غنہ بعد حرف مضموم - اس نون کے ماقبل ضمہ ہوتا ہی جب نون غنہ ہو جاتا ہی تو وہ حرف مضموم بحال رہجاتا ہی اور نون ملفوظ نہین ہوتا جیسے جناب بجرؔ ؎ مُنہ دیکھکر اوٹھے تھے کسی خوش نصیب کا ✤ اوسوقت تقطیع مین بھی لکھا نہین جاتا جیسے یہان مُنہ کا نون یون - مُہ دیک مفعول کراٹے ت فاعلات - یا جیسے خواجہ وزیرؔ ؎ جب ملین جھک کر ہوٸین پانچون برابر اونگلیان ✤ یہان اونگلیان کا نون اول تقطیع مین غیر مکتوب ہوگا یون جب ملی جک فاعلاتن کر ہُیی پا فاعلاتن چو برابر فاعلاتن اگلیان فاعلات ✤ یا جیسے صباؔ ؎ آمدو رفت سے اندھے کی کنوان دور رہے ✤ یہان کنوان کا نون اول اور نیز دوم غیر مکتوب ہونگے یون - اامدورف فاعلاتن تس اندے فعلاتن ک کوا دو فعلاتن - اگرچہ مرزا رفیع سودا نے کوا بقافیہ ہوا کہا یون ؎ اپنے نزدیک وہ کبھی نہ موا ✤ جسکا نکلا ہی اسطرح کا کوا ✤ لیکن فی زماننا کنوان بدو نون کہتے ہین -

ہاے ہوز

(ا) ہاے بیان حرکت - یہ ہاے ہوز مختفی ہوتی ہی اور الفاظ کے آخر مین ملتی ہی - اسکے ماقبل کبھی فتحہ ہوتا ہی اور کبھی کسرہ - عربی مین ایسی ہاے ماقبل مفتوح اکثر علامت تانیث ہی جیسے حاملہ وغیرہا - جب درمیان مصراع اسکی حرکت ماقبل کا اشباع نہو تو سمجھو کہ ہاے مذکورہ ساقط ہوگٸی جیسے استادؔ ؎ بسکہ زخویش آئنہ در پیش داشت ✤ جلوہ ہم از خویش فرا خویش داشت یہان کہ اور آئنہ اور جلوہ کے آخر سے ہر ایک ہاے مختفی گرگٸی اور کسرہ و فتحہ ماقبل بحال رہا یون بسک زخے مفتعلن شاین درقعلن ✤ جلوہم مفتعلن - یا جیسے بجرؔ ؎ وہ شاخ جس پہ کہ رکھا تھا آشیان ہم نے ✤ نشانہ بنگٸی آفات آسمانی کی ✤ یہان پہ اور کہ اور نشانہ سے ہاے مختفی گرکر تقطیع مین انکا فتحہ و کسرۂ ماقبل بحال رہا یون - وشاخ جس مفاعلن پکِ رکّ کا فعلاتن

ست اشیا مفاعلن ہم نے فعلن + نشانہن مفاعلن - جب اسکی حرکت ماقبل خوب کھنچے تو ہاے
مذکورہ ساقط ہوگی جیسے مولوی معنوی سے چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + چو خدا خوا
فاعلاتن ہد کہ پردہ فاعلاتن - یا جیسے سے آئینہ عرض کرےگا مری حیرانی کو + زلف کچھ کان مین
کہدیگی پریشانی کو + یہان آئینہ کی ہاے مختفی بحال ہی یون - آئینہ عر فاعلاتن - یا جیسے مولوی
معنوی سے تا بدانی کہ زیان جسم ومال + سود جان آمد رہا نداز وبال + یہان کسرۂ ماقبل کا
اشباع ہوکر کاف بیانیہ کی ہاے مختفی سلامتہ تقطیع ہوگی یون - تا بدانی فاعلاتن کہ زیانے فاعلاتن
جسم مال فاعلات - یا جیسے سودا سے بالفرض اگر آپ ہوے ہفت ہزاری + یہ شکل بھی مست
سمجھو کہ راحت جان ہی + یہان بھی کاف بیانیہ کی ہاے مختفی کا وہی حال ہی جو ابھی گزرا یون
یہ شکل مفعول بہ ستہج مفاعیل ہی کہ راح مفاعیل تجاہی فعولن - یا جیسے ابونصر فراہی سے شفت
لب لسان چہ زبان فم دہان + یہان چہ کی ہاے مختفی آخر ہاے (کہ) کے مثل ہی یون - شفت
لب فعولن اسا چہ فعولن - بعض کے نزدیک جب ایسے کسرے کا اشباع ہو تو ہاے مختفی کے
عوض یاے تحتانی لکھتے ہین حالت تقطیع مین یون - تا بدانی فاعلاتن کے زیانے فاعلاتن
جسم مال فاعلات - لیکن اردو مین ایسا اشباع ہی ٹکسال باہر ہی اور بہتر ہی کہ فارسی مین بھی اسکا
استعمال نکرین کیونکہ نادر ہی اور اَلنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْم - کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اس ہاے مختفی کے بعد
حرف وصل ہوتا ہی اور اسکے ماقبل کا حرف متحرک حرف بعد الوصل سے جا ملتا ہی اور ہاے مذکورہ
غیر ملفوظ ہوتی ہی جیسے بساطی سمرقندی سے غزلہاے بساطی را کمال از خود مدان کمتر + کہ
پروردہ ست چون خواجو بآب دیدہ سلمانش + یہان پروردہ کی ہاے ہوز ساقط ہوئی اور
دال ماقبل سین است سے جا ملی یون - کپرور دس مفاعیلن تچو خا جو مفاعیلن - یا جیسے
جامی سے ہاکہ چو حلقہ ہست پئے صید دل + گشتہ ازان طرہ بہم متصل + یہان ہاے حلقہ ساقط
ہوئی اور حرکت قاف سین است سے جا ملی یون - ہاکچ حل مفتعلن قست پ پئے مفتعلن صید
دل فاعلن - اور جب الف وصل بحال خود قائم رہتا ہی تو ہاے مختفی کی حرکت ماقبل بھی بحال خود

رہتی ہی جیسے استاد سے درخصوص گفتگوے پارسی انشا کردہ است + یہان است کا الف قائم ہی اسلیے دال کی حرکت بحالت خود سلامتی سے ہی یون۔ کردہست فاعلات - مگر ہاے مختفی یہان ہر حال مین گرجائیگی۔

(۲) ہاے مختفی متحرک - ہاے بیان حرکت مین جب اضافت لگاتے ہین تو وہ ساکن نہین رہتی بلکہ متحرک بحرکت کسرہ ہوجاتی ہی اور وہ کسرہ یا تو کم اشباع ہوتا ہی اوس صورت مین ہاے مذکورہ کے عوض تقطیع مین ایک ہی یاے تحتانی لکھتے ہین جیسے جامی سے روضۂ جان بخش جہان آفرید + بانچۂ کون ومکان آفرید + یہان ہاے روضہ کے عوض ایک تحتانی لکھی جائیگی یون۔ روضی بجا مفتعلن - اور جب اس ہاے غیر اشباعی کے بعد واو ہو جب بھی اسکا یہی حال ہو گا جیسے جامی سے مرغ سحر زندۂ وتو مردۂ + او زنوا گرم وتو افسردۂ + مرغ سحر مفتعلن زندی تو مفتعلن مردي فاعلن - یا اوس کسرے کا زیادہ اشباع ہوتا ہی اوس صورت مین اسکے عوض دو تحتانی تقطیع مین لکھتے ہین جیسے سعدی سے تامل در آئینۂ دل کنی + یہان ہاے آئینہ کے بدلے دو یاے تحتانی لکھی جائینگی ایک ہاے مختفی کے عوض دوسری یاے عوض کے بطن سے پیدا ہوگی یون۔ تامل فعولن در آئی فعولن ن يي دل فعولن - کبھی ہاے اشباعی نکرہ اور وحدت کی ہوتی ہی اور وہ بھی اسی حال مین رہتی ہی جیسے استاد سے آرمیدن دہید روزے چار + خستۂ را بسایۂ دیوار + یہان ہاے خستہ کے عوض دو تحتانی لکھی جائینگی یون۔ خست یے را فاعلاتن بسا یۂ یے مفاعلن دیوار فعلان - کبھی ایسی ہاے مختفی تصغیر کی ہوتی ہی اور وہ بھی یونہین لکھی جاتی ہی جیسے نظامی سے میانجی نۂ بلکہ شہزادۂ + یہان نۂ کی ہاے مختفی کے بدلے تقطیع مین دو تحتانی لکھی جائینگی یون۔ میانجی فعولن ن یے بل فعولن کشہزا فعولن دي فعل - کبھی یہ ہاے اشباعی نسبتی ہوتی ہی اور اوسکی حالت بھی یہی رہتی ہی اگر جیسے صائب سے سر دمن طرح نو انداختۂ یعنی چہ + جامہ را فاختۂ ساختۂ یعنی چہ + یہان فی جملہ مین دو تحتانی مکتوب التقطیع ہونگی یون۔ جامرا فاعلاتن فاخت يي سا فعلاتن خت يي يع فعلاتن

نی چہ فعلن۔ لیکن جب ایسی ہاے اشباعی کے بعد حرف عطف آتا ہی تو وہان بحالت تقطیع ایک ہی تحتانی محسوب ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ یاے بطنی کے قائم مقام واو ہوجاتا ہی جیسے ؎ شانۂ وآئینۂ وزلف نگار سیمبر ٭ یہان شانہ وآئینہ کی ہاے اشباعی کے عوض ایک ہی یاے تحتانی لکھی جائیگی یون۔ شان یواا فاعلاتن ئی نیوزل فاعلاتن فے نگارسے فاعلاتن سیمبر فاعلن۔ رسم الخط مین ایسی ہر جگہ مین ہاے مختفی پر ایک ہمزہ لکھا جاتا ہی خواہ اشباع ہو خواہ نہو۔ یونہین کہ وچہ بمعنی کدامی وجیسیتی کا بھی حال تقطیع مین ہوگا۔ یہ ہاے مختفی الفاظ ہندیہ مین مفقود ہی۔

(۳) ہاے مخلوطی اسکو ہاے ثقیلہ بھی کہتے ہین۔ یہ صرف الفاظ ہندیہ مین آتی ہی مگر خال خال زبانِ دری مین بھی ہی جیسے بہرام ؎ یکے تازہ کن قصۂ زرّہ دھشت ٭ بنظم دری وبخط درشت ٭ زبان ہندی مین ہمیشہ ہاے مخلوطی سترہ حروف کے بعد ہوتی ہی اور اپنے حرف ماقبل کے ساتھ لہجے مین ایسی مختلط ہوجاتی ہی کہ وہ اور یہ دونون ایک ہوجاتے ہین اور ایک ہی آواز نکلتی ہی وہ سترہ حروف یہ ہین ۱ باے موحدہ ۲ باے فارسی ۳ تاے فوقانی ۴ تاے ہندی ۵ جیم عربی ۶ جیم فارسی ۷ دال مہملہ ۸ دال ہندی ۹ راے مہملہ ۱۰ راے ہندی ۱۱ کاف تازی ۱۲ کاف فارسی ۱۳ لام ۱۴ میم ۱۵ نون ۱۶ واو ۱۷ یاے تحتانی انھین حرفون کے بعد ہاے مخلوطی آتی ہی۔ جب یہ ہاے ہوز حرف متحرک کے ساتھ ملفوظ ہوتی ہی تو اوسکے ساتھ کا متحرک وزن وتقطیع مین محسوب ہوتا ہی اور یہ ہاے مخلوطی مکتوب نہین ہوتی جیسے ناسخ ؎ ہی چھٹا برج سنبلہ بے کد ٭ دیکھو یہان چھٹا مین جیم اور تاے ہندی کے بعد ہاے مذکورہ تقطیع مین لکھی نجائیگی فقط اوسکے ساتھ والے متحرک یعنی وہی جیم وتا مکتوب ہونگے یون۔ ہی چٹا بر فاعلاتن۔ یا جیسے بہرام کا شعر مذکور۔ یکے تا فعولن زکن قص فعولن صِ یے زر فعولن ردشت فعول۔ یہان دھشت کی ہاے مخلوطی دال متحرک کے بعد تھی لہٰذا وہ بے اوڑگئی اور دال تقطیع مین باقی رہگئی۔ جب ہاے مخلوطی حرف ساکن کے ساتھ تلفظ مین آتی ہی تو اوسکے ساتھ کا حرف ساکن حساب مین آتا ہی اور وہ خود غیر محسوب

یعنی غیر مکتوب ہوتی ہے جیسے ع ای بحر و موجین ہین زلفون نے دکھائین * آگے نہ بڑھے
مانگ کو منجھدھار سمجھکر * یہان منجھدھار اور سمجھ کی ہاے مخلوطی اوڑ گئی اور دونون جگہہ جیم ساکن
بحال رہا یون - اگین مفعول بڑے مانگ مفاعیل کمچ دار مفاعیل سمج کر فعولن - اسی طرح
دولھن دولھا سولھوان بارھوان وغیرہ کی ہاے مخلوطی مکتوب التقطیع نہوگی -

فائدہ سترہ حروف مخلوطی مذکورہ کی اصل ہندی باستانی مین دس ہی حرف تھے کثرت
استعمال سے دس کے سترہ ہوگئے - وہ بڑھائے ہوے سات حرف یہ ہین - اول ہاے
مخلوطی باراے مہملہ جیسے ناسخ ع گیارھوان دلو بارھوان ہی حوت * نہین انمین کسیکو جاے سکوت *
دوم باراے ہندی جیسے صبا ع تقریر اختلاف مین کیونکر بڑھے نہین * ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین *
سوم بالام جیسے میر انیس ع دولھا کے منہ کو دیکھکے یہ کہکر آہ کی * صورت بتاتے جاؤ ہمارے
نباہ کی * چہارم بامیم جیسے ناسخ ع تم ہمین بھول گئے ہو صاحب * ہم تمھین یاد کیا کرتے ہین *
پنجم بانون جیسے آتش ع کفِ افسوس ملواتی ہے تیری پاکدامانی * پنہاکر شاہد عصمت کو جامہ
پارسائی کا * ششم باواو - ہفتم بایاے تحتانی جیسے آتش ع چال ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل
کی تڑپ * ہر قدم پر ہے یقین یہان رہگیا وھان رہگیا * لیکن اخیر کے دو حرفون مین اکثرون
کو کلام ہے اور حق پر ہین وہ لوگ یھان وھان کا لہجہ بے ہاے مخلوطی کے بتاتے ہین یعنی یان
وان اور سچ تو یہ ہے کہ یہ تخفیف ہی ٹکسال باہر ہے ان دونون الفاظ مین ہاے ہوز متحرک بولنا چاہیے
جیسے ناسخ ع شبِ فراق مین ہین جھولتے یہان عشاق * وہان رقیب ہین طیاریان ہین
جھولون کی * اس صورت مین سترہ کے عوض پندرہ حروف کے ساتھ ہاے مخلوطی
صحیح جانو -

(۴) ہاے ملفوظہ ساکن - اسکو ہاے مظہرہ بھی کہتے ہین - یہ ساکن ہوتی ہے اور اسکے ماقبل فتحہ
جب یہ ملفوظ نہین ہوتی تو ہاے مختفی کا حکم اسپر جاری ہوجاتا ہے - الفاظ عربی و فارسی و ہندی مین
یہ ہاے مظہرہ آتی ہے جیسے ع توبہ زمی کردم و آمد بہار * ساقی توبہ شکنم آرزوست * یہان

تو یہ کی ہاے آخر ایک جگہ تقطیع مین مکتوب نہو گی اور ایک جگہ ہو گی یون - تو ب زمی مفتعلن کردم اا
مفتعلن بہ بہار فاعلات + ساقی تو مفتعلن بہ شکنم مفتعلن اا رزوس فاعلات - یا جیسے جامی
؎ نوز دہ حرف ست بوقت شمار + فیض رسانندہ بہ ہزدہ ہزار + نوز دہ حر مفتعلن - یہان دُ
ی ہے گر گئی - فیض رسا مفتعلن نندبہ ہز مفتعلن دہ ہزار فاعلات - یہان ہاے دہ سلامت
ہی - یا جیسے آتش ؎ گرفتار آہنی زنجیر کا یہ وہ طلائی کا + یہان یہ وہ کی ہاے مظہرہ بحال
ہی یون - گرفتار مفاعیلن ہنی زنجی مفاعیلن رکا یہ وہ مفاعیلن - یا جیسے اسیر ؎ ہون
وہ غمکش بچھکے جب نخل آندی سے اسیر + مین یہ سمجھا باغ مین فرش مشجر ہوگیا + ہو و غمکش
فاعلاتن - یہان وہ کی ہاے آخر ساقط ہوئی - مین یہ سمجھا فاعلاتن - یہان یہ کی ہاے آخر غیر مکتوب
ہی - یا جیسے عرفی شیرازی ؎ پیش عرفی مدہ از دست عنان کین استاد + خویش را ابلہ نمودہ است
وے ابلہ نیست + یہان ابلہ کی ہاے اصلی بمقام اول بقول جمہور گر گئی یون - خیش را اب
فاعلاتن ل نمودس فعلاتن توے اب فعلاتن لہ نیس فعلان - کذا فی خزانۂ عامرہ لیکن مؤلف کی
راے مین ہاے ابلہ اول سقوط سے بچی ہوئی ہے اسطرح کہ یہ مصرع رمل مثمن مخبون مین ہے اسکے رکن دوم
کو بھی سالم یعنی فاعلاتن کہو یون - فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلان - اور تقطیع اسطرح کرو خیش
را اب فاعلاتن لہ نمودس فاعلاتن توے اب فعلاتن لہ نیس فعلان - دیکھو دونون جگہ ہاے
ابلہ سلامت ہے - اب رہا یہ جھگڑا کہ درمیان مین رکن سالم جائز ہے یا نہین مین کہتا ہون کہ ہان ہان
جائز ہے کوئی امر اسکا مانع نہین سعدی شیرازی ؎ نہ بر اشتر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم + نہ خداوند
رعیت نہ غلام شہریارم + نہ بر اشتر فعلاتن بر سوارم فاعلاتن نچ اشتر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن -
اگر کہو کہ التزام عرفی باطل ہوتا ہے تو سعدی کے اوسی قطعے کا دوسرا شعر التزام شکن موجود ہے یہ
؎ غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسے می زنم آسودہ و عمرے میگزارم - دیکھو قطعۂ
مذکورہ کے شعر اول مین فاعلاتن درمیانی موجود تھے اور اس شعر دوم مین فاعلاتن درمیانی معدوم
ہین پس اونکا التزام باطل ہوگیا ایسا ہی اگر عرفی نے التزام شکنی کی تو کوئی عیب نہین پھر ایک

شیرازی کو ماننا اور ایک شیرازی کو غلط جاننا انصاف کا کلیجا چھاننا ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ عرفی نے اس امر کا اشارہ بھی اسی شعر مین کیا ہی یون - یعنی ظاہر مین عرفی ابلہ ساختہ ہی اور باطنًا علم عروض مین ابلہ نہین پس ایسے استاد کے سامنے بکٹٹ نجائیے یعنی ہاے ابلہ تقطیع سے نگرائیے - اس صورت مین یہ شعر سقوط ہاے ملفوظی کی مثال نہوسکیگا اور فی الحقیقت زبان پارسی مین ہاے ملفوظی کا سقوط ورا اعداد بہت کم اور نادر بلکہ مفقود ونا جائز ہی -

ہمزہ

(۱) ہمزۂ متحرک - یہ حرف اشکال صحیحہ مین نہین - اکثر ہاے مختفی اور واو اور یاے تحتانی کے مرکز پر ہوتا ہی اور کبھی بعد حروف علت کے اور کبھی بحالت تنوین آتا ہی - اول کی مثالین ہاے مختفی کے بیان مین موجود ہین - رہا واو وہ ہم قاعدۂ دوازدہم کے نمبر دوم مین لکھ چکے یہان اتنا اور سمجھ لو کہ واو مین کبھی اشباع ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا - جب نہین ہوتا تو اوسکے مرکز کے ہمزہ کے عوض صرف ایک واو مرکز بجال رہتا ہی جیسے حافظ ؎ تو وطوبیٰ وما وٗ قامت یار ✤ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ✤ یہان صرف (ما وٗ) کا واو لکھا جائیگا اور ہمزہ غیر مکتوب ہوگا یون - تو طوبی فعلاتن ہو ما و قا مفاعلن مت یار فعلات - جب واو کے ہمزہ کا اشباع ہوتا ہی تو تقطیع مین دو واو لکھے جاتے ہین جیسے سعدی ؎ مرا ورا رسد کبریاؤ منی ✤ کہ ملکش قدیم ست وذاتش غنی ✤ یہان (کبریاو) مین بحالت تقطیع دو واو لکھے جائینگے ایک ہمزہ کے عوض دوسرا اصلی یون - مرا ورا فعولن رسد کب فعولن ریا وو فعولن - یا جیسے سحر مرحوم ؎ بزم جانان مین شاید آئے سحر ✤ ہر طرف سے جو وٗ آ وٗ ہی ✤ یہان پہلے آوٗ سے صرف ہمزہ گر کر ایک واو رہجائیگا اور دوسرے مین بعد اسقاط ہمزہ دو واو مکتوب ہونگے یون - ہر طرف سے فاعلاتن ج اا وا مفاعلن دو ہی فعلن - اب رہی تحتانی معروف اسکے مرکز پر بھی ہمزہ آکر اشباع بکسرہ کیا جاتا ہی اور کبھی اوسکا اشباع نہین ہوتا جب ہوتا ہی تو اوسکے عوض دو تحتانیان لکھی جاتی ہین جیسے خسرو ؎ دل کہ با خوبان بدخو

آشنائی میکند ✤ شیشہ باخارہ زور آزمائی میکند ✤ یہان آشنائی اور آزمائی مین دو تحتانیان مکتوب ہونگی اور ہمزہ غیر محسوب یون - اشنایی فاعلاتن ✤ ازمایی فاعلاتن - یا جیسے زند ؎ میری نظرون مین ہین ابتک آپ وہ ہی نازنین ✤ پھیرییے رستم کا پنجہ یا کلائی کیجیے ✤ یہان کلائی مین دو تحتانی لکھی جائینگی اور ہمزہ غیر مکتوب ہوگا یون - یا کلایی فاعلاتن - اب رہی اسکی حالت غیر اشباعی وہ فارسی مین مفقود ہے اور اردو مین موجود - یعنی جب ہمزہ اشباع نکیا جاے تو صرف ایک تحتانی اوسکے مرکز کی لکھتے ہین جیسے ؎ کچھ آج طبیعت مری گھبرائی ہوئی ہے ✤ یہان گھبرائی کو ایک ہی تحتانی سے لکھینگے یون - کچ اج مفعول طبیعت م مفاعیل رگبرای مفاعیل ہوئی ہے فعولن - اب رہا ہمزہ بعد حرف علت - وہ خاص زبان عربی کے واسطے ہے جب ہمزہ الف کے بعد آتا ہے تو تقطیع مین اوسکے بدلے یاے تحتانی متحرک لکھتے ہین جیسے ؎ قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا ✤ قالتل خن فاعلاتن سای لم ما فاعلاتن جی تہا فاعلن - یونہین سوء اور ھنیئ کو سمجھو - اب رہی تنوین - اس حالت مین کبھی ہمزہ یاے تحتانی سے تقطیع مین بدل جاتا ہے جیسے ؎ اَعْطٰی عَطَاءً لَا قَلِیْلًا وَّلَا نَزْرًا ✤ اعطی فعلن عطاین لامفاعیلن قلی لو فعولن ولانزرا مفاعیلن - یہان عطاء کا ہمزہ منون تحتانی ہوگیا زبان اردو مین یاے مجہولہ کا حکم بھی یاے معروف کے مثل سمجھو -

(۲) ہمزہ ساکن یہ خاص الفاظ عربی مین ہوتا ہے اور الف اور واو اور یاے تحتانی کے مرکز پر لکھا جاتا ہے اور بہ تشنج خفیف ساکن بولا جاتا ہے جیسے جامی ؎ بحر بقائی تو و عالم بر آب ✤ مِنْکَ الْمَبْدَأُ وَاِلَیْکَ الْمَآبُ ✤ تقطیع مین یہ ہمزہ لکھا نہین جاتا اور صرف الف لکھتے ہین جو کہ اوسکا مرکز ہے یون - منکل مب مفعولن داوالی مفتعلن - یہان مبدأ مین فقط الف لکھا گیا اور ہمزہ اوڑ گیا - اسی طور پر یہ ہمزہ جب واو ساکن کو اپنا مرکز بناتا ہے تو بحالت تقطیع صرف واو لکھدیتے ہین جیسے حماسہ ؎ یَا بُؤْسَ لِلْحَرْبِ الَّتِیْ ✤ وَضَعَتْ اَرَاهِطَ فَاسْتَرَاحُوْا ✤ یہان بؤس مین صرف واو لکھا جائیگا اور ہمزہ تقطیع مین غیر مکتوب ہوگا یون - یا بوس لل مستفعلن حرب لتی مستفعلن ✤

وضعت ار استفاعلن ہط فس تراحو ستفا علاتن - اسی طرح جب یاے تحتانی کے مرکز پر ہمزہ آتا ہی تو فقط تحتانی محسوب التقطیع ہوتی ہی اور ہمزہ غیر مکتوب جیسے سعدی سے کہ گر بامن آید فبئس القرین ✠ یہان ئس مین صرف ہمزہ کے مرکز کی یاے ساکن ترقیم ہوگی اور ہمزہ ندارد یون - کہ گربا فعولن منا ید فعولن بئسل فعولن قرین فعول -

قاعدۂ چہاردہم قیام حروف ساکن

جو حروف کہ رسم کتابت مین لکھے جاتے ہین اور تلفظ مین بھی آتے ہین اور بحالت تقطیع ساکن بحال رہتے ہین وہ سات حرف ہین اور سب کے اقسام ملا کر مجموع ستائیس ۲۷ حروف ہین حسب تفصیل ذیل

نون غنہ

(۱) نون شبہ غنہ - یہ نام عجیب الخلقت کیون نہو کہ اسکا تلفظ بھی عجیب و غریب ہی - ہر چند کہ یہ نون ساکن ہوتا ہی مگر تلفظ مین نہ تو نون کے مانند زبان پر آتا ہی اور نہ غنۂ کامل پڑھا جاتا ہی اسلیے کہ تقطیع مین قائم رہتا ہی - ہان یہ کہ سکتے ہو کہ نون ابدال جیسے اَنْبَتَہُ اللہ اور نون یرملون جیسے اِنْ یَّکَادَ کے قریب قریب ہی مگر ان دو نون مین ایک جگہ میم ایک جگہ یاے تحتانی اوسکے قائم مقام ہوتی ہی اور شبہ غنہ مین کوئی حرف اوسکی چوٹ نہین جھیلتا - اکثر یہ نون کاف عربی و فارسی کے ماقبل خاص زبان فارسی و اردو مین آتا ہی اسکے ماقبل فتحہ و کسرہ و ضمہ سب حرکتین ہوتی ہین جیسے - ہنگام یا پنکھا اور خنگ یا بارہ سنگا اور گنگ یا اُنگلی وغیرہ - الغرض یہ اور اسکے حرف مابعد دو نون تقطیع مین بحال رہتے ہین جیسے ظہوری ترشیزی سے بہر در چند گردی لنگ می باش ✠ بمن بنما کرے راکہ شل نیست ✠ دیکھو یہان لنگ کا نون چند کے مثل زبان پر نہین آتا مگر تقطیع مین دو نون قائم ہین یون - بہر در چن مفاعیلن د گردی لن مفاعیلن گمی باش مفاعیل یا جیسے جناب بحر سے پڑا گونجتا ہی جو صحرا ہمارا ✠ ہر اقلیم وحشت مین ڈنکا ہمارا ✠ دیکھو گونجتا کے قریب قریب ڈنکا کا نون بھی ہی مگر اول پورا غنہ ہوکر غیر محسوب ہوگا اور دوم نصف غنہ ہوکر تقطیع کے حرف ساکن سے مقابل مکتوب ہوگا یون - پڑا گو فعولن جتا ہی فعولن ✠ دَ اقلی فعولن

موحشت فعولن مڈنگا فعولن -

(۲) نون غنہ بعد الف - جب مصرعے کا حرف آخر نون غنہ بعد الالف ہو تو بمقابلہ ساکن رکن کے قائم بتقطیع رہتا ہی جیسے استاد سے ۞ قیامت قامتان مژگان درازان ۞ ز مژگان بر صف دل نیزہ بازان ۞ یہان درازان اور بازان کے نون بحال رہینگے یون - درازان مفاعیل ۞ ز بازان مفاعیل - یا جیسے سحر مرحوم سے ۞ ضد ہم جمع ہوے گردش گردون سے سحر ۞ مرد درویش کہان صحبت نواب کہان ۞ کہان فعلات -

(۳) نون غنہ بعد واو معروف - یہ بھی فارسی و اردو مین آخر مصرع قائم رہکر تقطیع مین لکھا جاتا ہی جیسے خسرو سے ۞ سواد شام و زلف مہ نو ۞ مگر لیلی ست در پہلوے مجنون ۞ یہان مجنون کا نون دوم سلامت رہیگا یون - مگر لیلی مفاعیلن ست در پہلو مفاعیلن ی مجنون مفاعیل - یا جیسے ذوق سے ۞ زاہد گمراہ کے کس طرح مین ہمراہ ہون ۞ وہ کہے الله ہو اور مین کہون الله ہون ۞ - راہ ہون [illegible] فاعلات -

(۴) نون غنہ بعد واو مجہول - یہ صرف زبان ہندی مین مصرعے کے آخر قائم رہکر لکھا جاتا ہی بحالت تقطیع جیسے آتش سے ۞ بلبل کو خار خار دبستان ہی اندنون ۞ ہر طفل کی بغل مین گلستان ہی اندنون ۞ یہان [illegible] سوم دو نون جگہ بحال رہیگا یون - اندنون فاعلات -

(۵) نون غنہ بعد واو لین - اس نون کے پیشتر واو ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہی اور نون ناک مین بولا جاتا ہی اور بحالت تقطیع مین جب مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہی تو قائم رہجاتا ہی جیسے ۞ ہم سے کھیلے ہین آپ بھی گون ۞ ہم سی کھیلے فاعلاتن ۞ ا اپ بھی مفاعلن بھی گون فعلان - یونہین بھون بمعنی ابرو اور بون بمعنی پھیلا ہوا درخت وغیرہ - یہ الفاظ ہندیہ سے مخصوص ہے -

(۶) نون غنہ بعد واو و یاے مخلوطی - یہ بھی زبان ہندی سے خصوصیت رکھتا ہی اور آخر مصراع بحال رہتا ہی جیسے استاد سے ۞ دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون ۞ روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون ۞ یہان کیون کا نون بحال رہیگا یون - درد سے بھر مفتعلن ا ای کیون

مفاعلان + کوی ہمے مفتعلن ستاے کون مفاعلان -

(۷) نون غنہ بعد یاے معروف - یہ نون فارسی وارد و دو نون زبا نون مین آتا ہی اور مصرع کے آخر قائم رہکر تقطیع مین لکھا جاتا ہی جیسے قدسی مشہدی سے نیمش زصنعت بہار آفرین + قلمہاے نخلش نگار آفرین + یہان نون آفرین ہر دو جا بجال رہگیا یون - فرین فعول - یا جیسے آتش سے یہی اشارہ ہی اون کالی کالی آنکھون کا + شکار شیر نہ کھیلین تو ہم غزال نہین + یہان نہین کا دوسرا نون بجال رہگیا یون - شکار شیے مفاعلن رنکھیلے فعلاتن تہم غزا مفاعلن لنہین فعلات -

(۸) نون غنہ بعد یاے مجہول - یہ نون خاص زبان ہندی مین مصرع کے آخر تقطیع مین بجال رہکر لکھا جاتا ہی جیسے ذوق سے وقت پیری شباب کی باتین + ایسی ہین جیسے خواب کی باتین + یہان (باتین) کا نون قائم رہگیا یون - وقت پیری فاعلاتن شباب کی مفاعلن باتین فعلان -

(۹) نون غنہ بعد یاے لین - یہ نون زبان ہندی مین آتا ہی اور اسکے ماقبل تحتانی اور تحتانی سے پیشتر فتحہ ہوتا ہی - جب ایسا نون مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہی تو تقطیع مین بجال رہتا ہی جیسے سحر سے اک بندۂ ذلیل ترا یا غفور ہین + میرا یہ مُنہ کہ قابل حور و قصور ہین + یہان دو نون جگہ ہَین کا نون بجال رہگیا یون - فور ہین فاعلات - صور ہین فاعلات -

نون معلن

(۱) نون معلن بعد الف ساکن - زبان اردو مین اس نون کا اعلان کرنا درست ہی یعنی جب اسکے ماقبل عطف یا اضافت نہو تو اسکو زبان پر لانا جائز ہی - جب آخر مصراع واقع ہوتا ہی تو بالا ساکن بجال رہتا ہی جیسے حکیم نواب مرزا سے کوئی کہتا تھا اے بھائی جان + کسکے پیچھے کھو گنوائی جان + تقطیع مین یہ نون لکھا جاتا ہی یون - کوئی کہتا فاعلاتن تہای بامفاعلن ئی جان فعلان - یہان جان کا نون بجال ہی اور مصرع دوم مین بھی یونہین سمجھو - ایسے نون کو نون غنہ کے ساتھ مقفی کرنا نہایت ثقیل ہی جیسے کوئی بھائی جان کو کہان اور یہان سے ہمقافیہ کرے -

(۲) نون معلن بعد واو معروف - یہ زبان اردو زبان پر ملفوظ ہوکر آخر مصراع قائم رہتا ہی جیسے شفق سے آجکل آپ کو ہر وقت سمائی ہر دون ÷ تقطیع مین دون کا نون نہ گریگا یون - آج کل آپ فاعلاتن یک ہر وق فعلاتن تسمایی فعلاتن ہر دون فعلان - اس نون کے ماقبل عطف و اضافت ناجائز ہی -

(۳) نون معلن بعد واو مجہول - یہ لغت ہندی مین واو مجہول کے بعد ملفوظ اللسان ہوتا ہی جب آخر مصراع آتا ہی تو ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ ملح ہی تازی نمک ہی فارسی ہندی ہی لون ÷ یہان لون کا نون آخر بحال رہیگا یون - دی ہلون فاعلات - یا جیسے مثل مشہور ؎ بیل نہ کودا کودی گون ÷ بیل فاع نکودا فعولن کودی فعلن گون فاع -

(۴) نون معلن بعد واو لین - اس نون کے ماقبل واو ساکن اور واو کے ماقبل فتحہ ہوتا ہی اور ہر سہ زبان مین پایا جاتا ہی - جب آخر مصراع واقع ہوتا ہی تو تقطیع سے ساقط نہین ہوتا جیسے ؎ چہ شداد و چہ ہامان و چہ فرعون ÷ یہان فرعون کا نون معلن بحال رہیگا یون - چشد داد و مفاعیلن چہاما نو مفاعیلن چفرعون مفاعیل - یا جیسے سحر مرحوم ؎ آنکھ کس پر پڑے نشانہ ہو کون ÷ مفت زخمی ہوے شکار مین ہم ÷ یہان مصرع اول مین کون کا نون بحال رہیگا یون - انکہ کسپر فاعلاتن پڑے نشا مفاعلن نہ ہو کون فعلات -

(۵) نون معلن بعد یاے معروف - یہ نون یاے معروف کے بعد نظم اردو مین بلا ترکیب ماقبل واقع ہوتا ہی جب آخر مصراع آتا ہی تو ساکن بحال رہجاتا ہی جیسے ؎ قیامت کی جو گن بجاتی ہی بین ÷ سمان بندھگیا ہل رہی ہی زمین ÷ یہان بین اور زمین کے نون معلن قائم از تقطیع ہونگے یون - قیامت فعولن کیجوگن فعولن بجاتی فعولن ہ بین فعول + سما بد فعولن گیا ہل فعولن رہی ہی فعولن زمین فعول -

(۶) نون معلن بعد یاے مجہول - یہ نون زبان ہندی مین مخصوص ہی اور یاے مجہول کے بعد واقع ہوتا ہی جب آخر مصراع آتا ہی تو اسکو ساکن باعلان بحال رکھتے ہین جیسے ؎

کبھی ہم سے کرتے نہین لین دین + یہان دین کا نون بحال رہیگا یون - کبھی ہم فعولن سکرتے فعولن نہی سے فعولن ندین فعول -

(۷) نون معلن بعد یاے لین - یاے تحتانی ماقبل مفتوح کے بعد یہ نون آتا ہی اور کبھی نہین گرتا آخر مصراع ساکن بحال رہتا ہی جیسے جامی ؎ ہست دو چشمش ز شعاعش دو عین + بینی ہیمین الفِ بین بین + یہان عین و بین کے نون بحال رہینگے یون - عش دعین فاعلات + بین بین فاعلات - یا جیسے شاد ؎ تربت مین اکیلے ہون جو بے چین + یارون کے یار ہون نکیرین + یہان چین اور نکیرین کے نون معلن ساکن بحال ہین یون - جبے چین مفاعیل + نکیرین مفاعیل -

ہمزہ

(۱) ہمزۂ ساکن بعد حروف علت - زبان عربی مین یہ ہمزہ بعد الف و واو و یاے تحتانی ساکن کے جب آخر مصرع بجاے حرف ساکن تقطیع کے واقع ہوتا ہی تو بحالت سکون قائم رہتا ہی جیسے ؎ ہاتف غیبم بگفت یورشہا من یشاء + یہان یشاء کا ہمزہ بحال خود قائم رہیگا یون - ہا تف غی مفتعلن بم بگفت فاعلات یورشہا مفتعلن من یشاء فاعلات - یہ مادۂ تاریخی ہی اور ہمزہ کو بضرورت علامۂ واسطی نے اعداد مین شمار کرلیا اگرچہ خالی از تعدی نہین - یونہین سوء اور ہنیئ کے ہمزے کا حکم جانو جب کہ آخر مصراع واقع ہون - لیکن یہ ہمزہ جب بلا ضرورت نظم مین آتا ہی تو آخر مصراع فارسی والے لکھتے ہی نہین -

ساکن بعد الف و واو و تحتانی

(۱) حرف ساکن عام بعد الف - سواے حروف مذکور صدر جب کوئی حرف ساکن مصرعکے آخر الف کے بعد ہر سہ زبان مین آتا ہی تو بحال خود رہتا ہی جیسے سعدی ؎ گر لالہ ز بوستان برون شد + سہل است بقاے دوستان باد + باد کی دال بحالت تقطیع قائم رہیگی یون - سہلست مفعول بقاید و مفاعلن ستاباد مفاعیل - یا جیسے ذوق ؎ مجھ مین کیا باقی ہی جو دیکھے ہی تو آن کے پاس + بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس + یہان پاس کا سین بحال

رہیگا یون - ن کہ پاس فعلات -

(۲) ساکن بعد واو معروف - یہ بھی ہر سہ زبان مین آخر مصراع بجال رہتا ہی جیسے خواجوے کرمانی

سے گذر از نرگسش کہ نتوان داشت ٭ چشم یاری ز یار رنجور ٭ یہان راے رنجور تندرست ہی

یون - چشم یا فاعلاتن ر پر سےمفاعلن رنجور فعلان - یا سے میری تربت پر چڑھانے ڈھونڈھتا ہی

کسکے پھول ٭ تیری آنکھون کا ہون کشتہ رکھدے دو نرگس کے پھول ٭ یہان لام بجال رہیگا

یون - کس کپول فاعلات + گس کپول فاعلات -

(۳) ساکن بعد واو مجہول - یہ فارسی و اُردو مین آخر مصرع بحالت سکون قائم رہتا ہی جیسے

ظہوری سے اگر چشم زاہدے بود شور ٭ بمیخانہ مے بر دم او را بزور ٭ یہان راے شور و زور

قائم التقطیع ہین یون - د شور فعول + بزور فعول - یا جیسے سحر مرحوم سے گھٹا اور بجلی مین ہی آج

چوٹ ٭ ہی آبی دوپٹے مین لچکے کی گوٹ ٭ یہان تاے ہندیہ چوٹ اور گوٹ کی بجال ہی یون

ج چوٹ فعول + ک گوٹ فعول -

(۴) ساکن بعد واو لین - اس حرف کے پیشتر واو اور واو کے ماقبل فتحہ اور ہر زبان مین آتا ہی

اور آخر مصراع ساکن بجال رہتا ہی جیسے استاد سے تو گوئی براہ خداوند دور ٭ سپہر از نمود ثریا و

ثور ٭ گدائے ست ہندی کہ سر تا بپا ٭ بخر مہرہ آراستہ گاو را ٭ یہان دور اور ثور کی راے مہملہ

ساکن بجال رہیگی یون - د دور فعول + ی ثور فعول - یا جیسے ولا سے مرتا ہون اس آوازہ پہ

ہر چند سر اوڑ جاے ٭ جلاد کو لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور ٭ یہان راے اور ساکن قائم

ہی یون - کہا اور مفاعیل -

(۵) ساکن بعد یاے معروف - یہ حرف ہر سہ زبان مین یاے معروف کے بعد مصرعکے

آخر ساکن بجال رہتا ہی جیسے بنائی ہروی سے ترا نہ ہکمہ لعل ست بر لباس حریر ٭ شدہ است

قطرۂ خون منت گریبان گیر ٭ یہان راے حریر و گیر قائم التقطیع ہین یون - سحریر فعلات +

باگیر فعلان - یا جیسے ذوق سے دون ترے گھوڑے کو کیونکر نہ پری سے نسبت ٭ نہ یہ صورت

نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل ✤ یہان ڈیل کا لام بحال ہی یون۔ ل نڈیل فعلات۔

(۶) ساکن بعد یاے مجہول۔ یہ فارسی و ہندی مین مصرعے کی تمامی پر بجاے حرف ساکن رکن کے بجاے خود قائم رہتا ہی جیسے عزت شیرازی سے در گلستانے کہ گل خون دل خود بخورد ✤ باغبانِ سادہ دل چشم ثمر دارد ز بید ✤ یہان دال بید قائم ہی یون۔ دز بید فاعلات یا جیسے جناب بحر سے حشر برپا کر کے لیٹا ہون ابھی ✤ سونے دے او فتنۂ محشر نہ چھیڑ ✤ یہان چھیڑ کی راے ہندی سالم ہی یون۔ شرنہ چھیڑ فاعلات۔

(۷) ساکن بعد یاے لین اس حرف کے ماقبل یاے تحتانی اور تحتانی کے پیشتر فتحہ ہوتا ہی اور ہر سہ زبان مین ہی جیسے سعدی سے اے دلِ عشاق بدام تو صید ✤ من بتو مشغول تو با عمرو و زید ✤ یہان دال آخر مصراع سلامت رہیگی یون۔ مے تصید فاعلات ✤ عمرو زید فاعلات یا جیسے نسیم کشمیری سے دانا تو کرے کب سطرف بیل ✤ ہارا ہی جوے کے نام سے بیل ✤ یہان لام آخر مصراع بحال ہی یون۔ م سے بیل مفاعیل۔

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد حرف ساکن۔ الف اور واو اور تحتانی کو چھوڑ کر جب حرف ساکن کے بعد دوسرا ساکن سواے نون غنہ و معلن آخر مصراع واقع ہوتا ہی تو وہ بھی بحالت سکون بحال رہتا ہی تقطیع مین۔ ساکن اول کے ماقبل حرکات ثلثہ سے ہر حرکت آسکتی ہی جیسے نقی کمرہ سے رحے بحال خویش نقی کاین شکاریان ✤ وقتے کنند رحم کہ تیر از کمان گزشت ✤ یہان بعد فتحہ شین معجمہ و تاے فوقانی دو ساکن بحال ہین یون۔ ماگزشت فاعلات۔ یا جیسے طاہر وحید سے نباشد در وزخم دل بے سرشک ✤ کہ سوداے نقدش دہد بوے مشک ✤ یہان کسرے کے بعد شین معجمہ و کاف دو ساکن قائم ہین یون۔ سرشک فعول ✤ بوے مشک فعول۔ یا جیسے جامی سے ساز چو نافہ شکم خویش خشک ✤ بو کہ دمد از نفست بوے مشک ✤ یہان بعد ضمہ دو ساکن یعنی شین معجمہ و کاف بحال ہین یون۔ خیش خشک فاعلات ✤ بوے مشک

فاعلات - یا جیسے آتش سے ندیکیگی زمستان مین مجھکو اید اٹھنڈ + لپیٹ کے سوئیگا وہ گل رہیگی تنہا ٹھنڈ + یہان بعد فتحہ نون و دال ہندی دو ساکن بجال ہین یون - ذاٹنڈ فعلان + ہاٹنڈ فعلان - یونہین مرج بمعنی فلفل اور ڈُنڈ بمعنی درخت بے شاخ و برگ وغیرہ -

ستہ ساکن

(۱) حرف ساکن بعد دو ساکن - متوالی تین ساکن زبان فارسی و اُردو مین اکثر اور زبان ہندی مین نادر اور زبان تازی مین مفقود ہین - جب آخر مصراع واقع ہوتے ہین تو آخر کا ساکن ساقط اور اوسکے ماقبل کے دونون ساکن بجال رہجاتے ہین اور ضرور ہے کہ انمین پہلا ساکن حرف علت ہو جیسے کلیم ہمدانی سے تاشود روشن کہ مسکین کشتہ بیداد کیست + گنبد از فانوس باید بر سر پروانہ ساخت + یہان کیست مین تحتانی کے بعد سین و تا دو ساکن اور ساخت مین الف کے بعد خا و تا دو ساکن ہین دونون الفاظ کے آخر سے تاے فوقانی گر جائیگی پھر اول مین یا و سین اور دوم مین الف و خا بجال رہینگے یون - دادکیس فاعلات + وان ساخ فاعلات یا جیسے ثنائی تکلو سے اگر دشمن کشد ساغر وگر دوست + بطاق ابروے مستانہ اوست + یہان دوست اور اوست مین واو کے بعد سین و تا دو ساکن ہین تے گر جائیگی اور واو و سین دونون بحالت سکون قائم رہینگے یون - وگردوس مفاعیل + نَ ییے اوس مفاعیل - یا جیسے میر وزیر سے شاہد مقصد تمھین بے واسطہ ملجائیگا + ای صبا جو مونہ شیخ و برہمن کے ہاتھ پاون + یہان تیسرا ساکن یعنی پاون کا نون ساقط ہوکر دوسرا ساکن یعنی واو برابر تاے فاعلات اور پہلا ساکن یعنی الف بمقابلۂ الف فاعلات تقطیع مین بجال رہینگے یون - ہات پاو فاعلات - یا جیسے سحر مرحوم سے ختن کے ہرن دلکشا مین جو آئین + سڑک دیکھکر چوکڑی بھول جائین + فعولن فعولن فعولن فعول - یہان ساکن چہارم یعنی آئین جائین کا نون آخر جو کہ اب ساکن سوم کے قائم مقام ہے گر جائیگا اب رہین دو یاے تحتانی اونمین تحتانی دوم بسبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور تحتانی اول جو کہ اب بحساب ساکن دوم ہے بمقابلۂ لام فعولُ اور ساکن اول یعنی الف بحساب

وا و فعول بحال رہینگے یون ج اا سے فعول + ل جاے فعول - یونہین کرو چھپیترین تحتانی و فوقانی و مہلہ تین ساکن ہین - آخر مصراع راے مہلہ ساقط ہو کر تحتانی و فوقانی دو ساکن بحال رہینگے یون - ے مقام جنگ ہوا و نکا کرو چھپیتر + مقامے جن مفاعیلن گہو انکا مفاعیلن کرو حیث مفاعیل - کوئی یہ نہ سمجھے کہ پاون اور آئین جائین مین ہر ایک کا نون غنہ ہی شمار مین نہ آئیگا - ایسا نہین ہی بلکہ نون غنہ مصرعیکے آخر ہمیشہ محسوب التقطیع و مکتوب التقطیع ہوتا ہی -

چار ساکن

(۱) ساکن بعد سہ ساکن - تین سے زیادہ ساکن متوالی سواے سنسکرت و انگریزی کہین اور مسموع نہین - لیکن الفاظ انگریزی - فارسی و اردو مین مستعمل حال ہین لہذا اونکا ذکر ضرور ہی - ان زبانون مین متوالی چار ساکن بھی آتے ہین - جب آخر مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن چارم و سوم ساقط ہو جاتے ہین اور دوم و اول بحال رہتے ہین جیسے ے اب سول جج ہوے یہان اسپارکس + ساکن چہارم یعنی سین دوم اور ساکن سوم یعنی کاف ساقط ہو گئے اور ساکن دوم یعنی راے مہلہ بمقابلہ نون فعلان اور ساکن اول یعنی اسپارکس کا الف دوم بجاے الف فعلان بحال ہی تقطیع یون ہی - اب سول جج فاعلاتن ہوے یہا مفاعلن اسپار فعلان - ایسا ہی زبان سنسکرت مین مہاراشٹر کا لفظ ہی جسمین الف و سین و تاے ہندی و راے مہلہ چارون حرف ساکن ہین - الغرض جب ایسے الفاظ مصرعیکے آخر واقع ہو جائین تو آخر کے دو حرف ساکن کو ساقط کرنا چاہیے اور باقی دوم و اول حروف کو بحال رکھنا واجب ہی



قاعدۂ پانزدہم تحریک حروف ساکن



جو حروف کہ در اصل ساکن ہوتے ہین اور حالت تقطیع مین متحرک ہو جاتے ہین وہ پانچ حرف ہین اور سب کی قسمین ملا کر شانزدہ حروف ہین حسب تفصیل ذیل -

نونِ معلن

(۱) نونِ معلن بعد الف - جب اس نون کے ماقبل عطف یا اضافت نہو تو اسکا اعلان درست ہی جب یہ نون درمیان مصراع بحالت سکون آتا ہی اور بمقابلۂ حرف متحرک رکن واقع ہوتا ہی تو اوسکو متحرک کر لیتے ہین اور بہتر ہی کہ اوسکو فتحے کی حرکت دین تا کہ اضافت وعطف کا التباس نہو جیسے ذوق سے نگہ کا وار تھا دل پر پھڑکنے جان لگی ٭ چلی تھی برچھی کسی پر کسی کے آن لگی ٭ یہان جان اور آن کا نون حالت تقطیع مین متحرک کیا جائیگا یون - نگہ کوا مفاعلن رت دل پر فعلاتن پھڑکن جا مفاعلن نَ لگی فعلن ٭ چلیت بر مفاعلن چِکسی پر فعلاتن کسیک ا امفاعلن نَ لگی فعلن یہ حرف ہندی کے لیے مخصوص ہی فارسی مین اضافت یا عطف مابعد یا ادخال روابط کے بغیر اس نون کو متحرک نہین کرتے ہان الفاظ فارسیہ مستعملۂ اُردو مین ایسا نون آسکتا ہی اگر ماقبل اوسکے ترکیب فارسی نہو - جن لوگون نے اس قاعدے کے خلاف کیا ہی وہ خطا پر ہین -

(۲) نونِ معلن بعد واو معروف - یہ نون بھی زبان اُردو مین مابین مصراع متحرک ہوگا خواہ اصلی متحرک نہو مگر اونھین شرطون کے ساتھ جو اس قاعدے کے نمبر اول مین ہین جیسے جناب شیخ امداد علی بحر سے زر ہو گیا قارون کو راہ عدم کی روشنی ٭ بے دیے ہوتی نہین دام و درم کی روشنی ٭ یہان قارون کا نون متحرک بحرکت فتحہ ہو جائیگا تقطیع مین یون - زر ہگا فاعلاتن رونکو را فاعلاتن ہے عدم کی فاعلاتن روشنی فاعلن -

(۳) نونِ معلن بعد واو مجہول - یہ نون واو مجہول کے بعد بلا عطف و اضافت ماقبل نظم اردو مین با علان آتا ہی اور حالت تقطیع مین متحرک ہو جاتا ہی جیسے خواجہ حیدر علی آتش سے رنج خمار اوٹھانے کی طاقت نہین مجھے ٭ پیتا ہون مین شراب مین بھی لون ڈال کے ٭ یہان لون کا ساکن نون بعد واو مجہول لام مفاعیل کے مقابل متحرک التقطیع ہی یون - پیتا ہ مفعول مِ شراب فاعلات مبی لون مفاعیلُ ڈال کے فاعلن -

(۴) نونِ معلن بعد واو لین - اس نون کے پیشتر واو اور واو کے ماقبل فتحہ ہوتا ہی - یہ نون

تینون زبان مین آتا ہی اور با وجود سکون متحرک ہو جاتا ہی یون - ع یک جلوہ دو کون از وجودش
یک ذرّہ سہ روح از نمودش + یہان کون کا نون عین مفاعلن کے مقابلے مین بحرکت فتحہ متحرک
ہو جائیگا اسطرح - یک جلو مفعول دکونَ از مفاعلن وجودش فعولن + یک ذرہ مفعول سہ روح از
مفاعلن نمودش فعولن - یا جیسے حکیم نواب مرزا ع کون آتا ہی کون جاتا ہی + کچھ بھی تجھکو خیال
آتا ہی + یہان دو نون کون کا نون متحرک ہو جائیگا یون - کونَ آتا فاعلاتن ہ کونَ جا مفاعلن
تا ہی فعلن -

(۵) نون فعلن بعد یاے معروف - یہ نون جب یاے معروف کے بعد بلا عطف یا اضافتِ ماقبل
درمیانِ نظم اُردو واقع ہوتا ہی اور آخر مین نہین ہوتا تو متحرک بحرکت فتحہ ہو جاتا ہی جیسے شیخ محمد امین
لکھنوی پدر شیخ امان علی سحر مرحوم ع کیا دور چلا کل ساغر کا اور بینین کیا رنگین بچین + جی چھوٹ
گیا تھا ساقی کا جب تین پہر پر تین بچین + یہان رنگین اور دو نون تین کے تینون نون تقطیع مین
متحرک بحرکت فتحہ ہو جائینگے یون - کا دو فعَلن رچلا فعِلن کل سا فعَلن غر کا فعَلن ار بی فعَلن نے کا
فعَلن رنگی فعُلن نَ بچین فعِلان + جی چھو فعَلن ٹ گیا فعِلن تا سا فعَلن قیکا فعَلن جب تی فعَلن
نَ پہر فعِلن پر تی فعُلن نَ بچین فعِلان - یہ شعر بحر غریب مثمّن مضاعف الارکان مین ہی کہین اسکے
ارکان مخبون اور کہین مخبون مسکّن ہین -

(۶) نون فعلن بعد یاے مجہول - جب نظم اُردو مین یہ نون بحالت سکون درمیان مصراع آتا ہی
تو تقطیع کے وقت متحرک ہو جاتا ہی جیسے نواب امین الدّولہ مہر وزیر اعظم ع خدا کی دین کا موسی
سے پوچھیے احوال + کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جاے + یہان دین بیاے مجہولہ
کا نون ساکن برابر فاے فعلاتن کے متحرک التقطیع ہو جائیگا یون - خدا کدے مفاعلن نَ کموسی
فعلاتن سپوچھیے مفاعلن احوال فعلان + کہ اگ لے مفاعلن نکجایے فعلاتن پیمبری مفاعلن
ہو جاے فعلان -

(۷) نون فعلن بعد یاے لین - یہ نون ہر زبان مین ہی - اسکے ماقبل ایسی یاے تحتانی ہوتی ہی کہ

جس سے پیشتر فتحہ ہو۔ جب نظم مین درمیان مصراع واقع ہوتا ہی تو بمقابلہ حرف متحرک رکن کے بحرکت فتحہ معمولی متحرک ہوجاتا ہی جیسے عالی شیرازی سے ع آن سند از جبر آورد این سند از اختیار + این سخن ہم درمیان ماندہ ست امر بین بین + یہان بین اول کا نون مفتوح التقطیع ہوگا یون - ا اسند از فاعلا جبر ا اور فاعلاتن وی سند از فاعلاتن اختیار فاعلات + ای سخن ہم فاعلاتن درمیا ما فاعلاتن دست امرے فاعلاتن بین بین فاعلات - یا جیسے شیخ محمد جان شادیر و میر سے ع نہ اک نفس بھی ملا چین عشق ابرو مین + جو دم لیا وہ تہ خنجر و حسام لیا + یہان چین بیاے ملینہ کا نون تقطیع مین مفتوح ہوجائیگا یون - ن اک نفس مفاعلن بملا چی فعلاتن نَ عشق اب مفاعلن روین فعلاتن جدم لیا مفاعلن وہ تہے خن فعلاتن جرو حسا مفاعلن م لیا فعلن - کبھی اہل فارس اس نون کو غنہ کر دیتے ہین اوسوقت تقطیع مین نہ آئیگا جیسے خاقانی سے ع کعبہ در ترزیع ہچون تخت نرد مہرہا کعبتین تنہا و نراد النبی و جان آمدہ + یہان کعبتین کا نون غنہ محسوب التقطیع نہوگا یون - کعبتی تن فاعلاتن - مگر شاذ ہی -

ساکن بعد الف و واو و یاے تحتانی

(۱) ساکن بعد الف - یہ ہر سہ لغت مین جب درمیان مصرع بوقف بھی واقع ہوتا ہی تو متحرک التقطیع شمار مین آجاتا ہی جیسے میر معصوم کاشی سے ع کسے کہ گلشن کوے ترا و داع کند + اگر بہ نکہت گل برخورد صداع کند + یہان عین وداع و صداع برابر فاے متحرک فعلن بحرکت فتحہ متحرک ہوجائینگے یون - کسیک گل مفاعلن شن کوے فعلاتن ترا و دا مفاعلن ع کند فعلن + اگر ب نک مفاعلن ہت گل بر فعلاتن خرد صدا مفاعلن عکند فعلن - یا جیسے جناب شیخ امداد علی بحر لکھنوی سے جینے نہ دینگی آنکھین تری بیوفا مجھے + ان کھڑکیون سے جھانک رہی ہی قضا مجھے + یہان جھانک کا کاف تازی تاے فاعلات کے مقابلے مین متحرک ہی یون - جینے نَ مفعول دیگ اا آک فاعلات تری بیو مفاعیل فامجے فاعلن + ان کھڑک مفعول یوس جاک فاعلات رہی ہیق مفاعیل ضامجے فاعلن -

(۲) ساکن بعد واو معروف - یہ حرف ساکن جب واو معروف کے بعد درمیان مصرع ہر بحر
زبان مین واقع ہوتا ہی تو متحرک بتقطیع ہوجاتا ہی جیسے عاقل خان شاہجہان آبادی سے امتیاز گوہر
مادر وطن مستور بود + بادہ آبے بود تادر شیشۂ انگور بود + یہان مستور اور انگور کی راے مہلہ
متحرک بفتحہ ہوجائیگی یون - امتیازے فاعلاتن گوہرے ما فاعلاتن در وطن مس فاعلاتن تورَ بود
فاعلات + بادہ آبے فاعلاتن بودَ تا در فاعلاتن شی شیے ان فاعلاتن گور بود فاعلات - یا
جیسے شیخ امام بخش ناسخ سے وہ دن گئے کہ ہاتھ مین رکھتے تھے پھول ہم + ناسخ چبھے اب اوسکے
عوض خار پاؤن مین + یہان پھول کا لام ساکن متحرک ہوجائیگا یون - وہ دن گ مفعول ئے
کہات فاعلات مرکتے ت مفاعیل پولہم فاعلن -

(۳) حرف ساکن بعد واو مجہول - جب کوئی حرف ساکن واو مجہول کے بعد آتا ہی تو سکون سے
درمیان مصرع حرکت پاتا ہی جیسے لاادری سے کشتۂ چشم ترا رخنے کہ برانداز بود + ہم کفن ہم گور
ہم تابوت چون بادام بود + یہان گور کی راے مہلہ مساوی عین فاعلاتن متحرک ہوگی تقطیع یون ہی
کشتہ ییے چش فاعلاتن مے ترا رخ فاعلاتن تے کبرانٗ فاعلاتن دام بود فاعلات + ہم کفن
ہم فاعلاتن گورَ ہم تا فاعلاتن بوت چوبا فاعلاتن دام بود فاعلات - یا جیسے سحر مرحوم سے عطر
مل ملکے ای سحر شب وصل + کل تو سارا بدن ٹٹول لیا + یہان ٹٹول کا لام واو مجہول کے
بعد متحرک ہوجائیگا یون - عطر مل فاعلاتن کی ای سحر مفاعلن شب وصل فعلات + کل تسا را
فاعلاتن بدن ٹٹو مفاعلن ل لیا فعلن -

(۴) ساکن بعد واو لین - جب کوئی ساکن واو ماقبل مفتوح کے بعد درمیان مصراع آتا ہی
تو متحرک بحرکت فتحہ ہوجاتا ہی جیسے رباعی فائض ابہری سے گردون در کینہ مے زند جور نگر +
جانان غم دل نمیخورد طور نگر + مطرب حرفے نمے زند حال ببین + ساقی قدحے نمے دہد دور
نگر + یہان جور اور طور اور دور کی راے مہلہ جو بعد واو لینہ کے ہی تقطیع مین سکون سے
حرکت پائیگی یون - گردو مفعول رکین سے مفاعلن زند جورَ مفاعیل نگر فعل + جانان غ

مفعول مدل نے نے مفاعلن خرد طور مفاعیل نگر فعل + مطرب حر مفعولن مے نے فاعلن زند مال
مفاعیل بین فعول + ساقیق مفعول وحے نے مفاعلن وہر دور مفاعیل نگر فعل - یا جیسے
استاد سے یارب نہ وہ سمجھے ہین نہ سمجھینگے مری بات + دے اور دل اونکو جو نہ دے مجھکو زبان
اور + یہان پہلے اور کی راے ساکن متحرک ہوجائیگی یون - دے اور مفعول دلن کو ج
مفاعیل ندے مجک مفاعیل زبا اور مفاعیل -

(۵) ساکن بعد یاے معروف - جب یہ ساکن درمیان مصراع واقع ہو تو متحرک ہوجاے جیسے
غزالی مشہدی سے رخ رانقاب زلف گرہگیر سکینی + برما درِ شاہدہ زنجیرمے کنی + یہان گرہگیر
اور زنجیر کی راے ساکن متحرک التقطیع ہوجائیگی یون - رخ ران مفعول قاب زلف فاعلات
گرہگیر مفاعیل مے کنی فاعلن + برما مفعول رسے شاہ فاعلات دزنجیر مفاعیل مے کنی
فاعلن - یا جیسے جناب بحر سے سُنکے میری سرگزشت احباب یہ کہنے لگے + بحر کا قصہ بھی افسانہ
ہیر رانجھا ہیر کا + یہان ہیر کی راے مہملہ ساکن متحرک ہوگی یون - بحر کا قص فاعلاتن صہ بھی افسا
فاعلاتن نہ ہ راجا فاعلاتن ہیر کا فاعلن -

(۶) ساکن بعد یاے مجہول - جب یہ ساکن حرف درمیان مصراع واقع ہوتا ہی تو متحرک بفتحہ
ہوجاتا ہی جیسے عالی شیرازی سے کاہلی درکار خود مجنون چرا کردا این قدر + مرد ن عاشق بہ
آہے پانگاہے بیش نیست + یہان بیش کا شین معجمہ ساکن متحرک ہوجائیگا یون - مردنے عا
فاعلاتن شق ب اا ہے فاعلاتن پانگاہے فاعلاتن بیش نیس فاعلات - یا جیسے محمد ابراہیم
ذوق دہلوی سے مرجائیگا جو تیرا گرفتارِ دامِ زلف + تربت پر اوسکی جال کا پائیگا پیڑ تو +
یہان پیڑ کی راے ہندی جو یاے مجہول کے بعد ساکن ہی متحرک ہوجائیگی یون - تربت پ
مفعول رسک جال فاعلات کپایئے گ مفاعیل پیڑ تو فاعلن

(۷) حرف ساکن بعد یاے لین - جب کوئی حرف ساکن یاے تحتانی ما قبل مفتوح کے بعد
ہرشتہ زبان مین آتا ہی تو درمیان مصرع متحرک ہوجاتا ہی جیسے استاد سے قانع بسخن نیستم و

باک ندارم + نزخویش سپاس ست ؤ از غیر محابا + یہان غیر کی راے مہملہ متحرک ہوجائیگی
یون - قانع ب مفعول سخن نیس مفاعیل تمو باک مفاعیل ندارم فعولن + نزخیش مفعول
سپاسست مفاعیل ن ازغیر مفاعیلُ محابا فعولن - یا جیسے سحر مرحوم لکھنوی کے میل
اپنے ہاتھ کا سمجھے روپے پیسے کو ہم + کام تھیلی سے نکالا کیسہ دلاک کا + یہان میل کا لام جو
درمیان مصراع ساکن ہے تقطیع مین متحرک ہوجائیگا یون - مَیلَ اپنے فاعلاتن ہات کا سم
فاعلاتن جے رُپَے پَے فاعلاتن سیک ہم فاعلن + کام تَیلی فاعلاتن سے نکالا فاعلاتن کیس یے
دل فاعلاتن لاک کا فاعلن -

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد ساکن - الف اور واو اور یاے تحتانی کو چھوڑکر نون معلن کے
سوا بھی جب دو ساکن متوالی ہر سہ زبان مین درمیان مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن
اول بحال اور ساکن دوم متحرک ہوجاتا ہے جیسے صائب اصفہانی کے درفکر زن ہیچ کہ این رخنہ
فساد + درخون گرم غوطہ دہد جاے مردرا + یہان گرم کا میم اور مرد کی دال جو ساکن
دوم تھے اب بمقابلۂ عین فاعلات و فاعلن متحرک التقطیع ہوجائینگے یون - درفکر مفعول
زن ہیچ فاعلاتُ کہ ای رخن مفاعیل یے فساد فاعلات + درخون مفعول گرمَ غوط
فاعلاتُ دہد جاے مفاعیل مردَ را فاعلن - یا جیسے شیخ ناسخ کے جہان مین جتنے ہین
جن و پری سب تجھ پہ مرتے ہین + عبث تعویذ تو نے ڈھونڈ پرای جان باندھا + یہان
ڈھونڈ کی دوسری دال ہندی متحرک ہوجائیگی یون - جہامے جت مفاعیلن نہی جن نو
مفاعیلن پری سب تج مفاعیلن پرتے ہین مفاعیلان + عبث تعوی مفاعیلن ذ تو نے
ڈن مفاعیلن ڈپرای جا مفاعیلن نبا با دا مفاعیلن -

سہ ساکن

(۱) ساکن بعد دو ساکن - جب تین ساکن متوالی بزبان فارسی و سنسکرت و انگریزی

وہندی درمیان مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن آخر ساقط اور ساکن دوم متحرک ہوجاتا ہی اور ساکن اول بحال رہتا ہی بحالت تقطیع مین جیسے قاضی سیفی سے کارد برکش گوشت برگشتاسپ را + یہان کارد کی دال ساقط اور اوسکی راے مہملہ بمقابلۂ عین فاعلاتن متحرک ہوگئی اور اوسکا الف بمقابلۂ الف فا بحال ہی۔ گوشت کی تاے فوقانی ساقط اور اوسکا شین معجمہ بمقابلۂ عین فاعلاتن متحرک اور واو بمقابلۂ الف فا بحال ہی۔ گشتاسپ کی باے فارسی ساقط اور سین بمقابلۂ عین فاعلن متحرک اور اوسکا الف بمقابلۂ الف فا بحال ہی یون۔ کارِ برکش فاعلاتن گوش برگش فاعلاتن تاس را فاعلن۔ یا جیسے مؤلف سے نیست مشکل زیست یا بد از لبت طہمورث گر + نیس مشکل فاعلاتن زیس یا بد فاعلاتن از لبت طہ فاعلاتن مور گر فاعلن۔ مصرع سیفی مین یاے مجہولہ و معروف و واو معروف کے بعد کے سواکن کی مثال نتھی وہ مصرع ہذا مین ہی۔ یا جیسے ناسخ سے پھر پھر کے دائرے ہی مین رکھتا ہون مین قدم + آئی کہان سے گردش پرکار پاؤن مین + یہان پاون کا نون ساقط ہوگیا اور اوسکا ساکن دوم یعنی واو بمقابلۂ عین فاعلات متحرک اور اوسکا الف مقابل الف فا بحال ہی یون۔ ا ایی ک مفعول ہاس گرد فاعلات شیر گار مفاعیل پاؤ مین فاعلات۔ یا جیسے اُستاد سے بہرکس شیوۂ خاصے در اثیار ست ارزانی + زمن مدح و زلارڈ ڈالن برانگنجینۂ افشانی + یہان لارڈ کی دال ہندی کہ ساکن سوم تھی ساقط اور راے مہملہ بمقابلۂ عین مفاعیلن متحرک اور الف لارڈ بمقابلۂ الف مفا بحال ہی یون۔ بہرکس شے مفاعیلن وِ یے خاصے مفاعیلن درِ ی ثارس مفاعیلن ت ارزانی مفاعیلن + زمن مدحو مفاعیلن زلارل لن مفاعیلن برانگنجی مفاعیلن ن افشانی مفاعیلن۔

اگر یونہین کسی لفظ مین متوالی تین ساکن جمع ہوجائین اور ساکن آخر بسبب اضافت یا عطف مابعد یا وصل کے مقابل حرف متحرک رکن کے ہو تو اوس ساکن سوم کو بھی نہین گراتے بلکہ مثل ساکن دوم متحرک کردیتے ہین جیسے عبدالرحمن جامی سے خامہ جو نظم سخنت سخت و سست + ملا نا راست و خط نادرست + یہان ساکن سوم یعنی تاے نا راست بمقابلۂ عین مفتعلن اور متحرک

دوم یعنی تاے مفتعلن کے مقابل سین راست جوکہ ساکن دوم تھا متحرک ہوگیا اور الف راست یعنی ساکن اول بمقابلۂ فاے مفتعلن بحال ہی یون - خام چنط مفتعلن مے سخت مفتعلن سخت سست فاعلات + املا نامفعولن راس تُ خط مفتعلن نادرست فاعلات - یہان رکن ابتدا مین تسکین کا رحاف بھی ہی -

کبھی ان متوالی تین ساکنون مین ساکن سوم گرجاتا ہی اور ساکن دوم کو متحرک کرکے اوسکی حرکت کو اشباع کرتے ہین جیسے صاحب محمود نامہ سے مے دہ ساقی بپیالہ گاہ راست وگاہ چپ + یہان راست کی تاے ساکن الاصل کو حرف عطف کی وجہ سے متحرک کرنا چاہا تو اوسکو ساقط کردیا یون - مید ہ ساقی پیالہ فاعلاتن گاہ راس و فاعلاتن گاہ چپ فاعلن - جن لوگون نے اس مصرعے کی تقطیع مین راست کے الف کو ساقط کرکے (گاہ رستو) بروزن فاعلاتن بتایا ہی وہ شاید ناواقف ہین کہ متوالی تین ساکنون مین ساکن اول نہ ساقط ہوتا ہی نہ متحرک بلکہ بحال رہتا ہی لیکن ہمین بھی شک نہین کہ ساکن سوم کو گراکر ساکن دوم کو متحرک کرکے اشباع کرنا خلاف استعمال ہی اگرچہ خلاف قاعدہ نہین - کیونکہ حذف ساکن سوم کے بعد دوسرے ساکن کو فقط متحرک کردیتے ہین اشباع نہین دیکھا مگر یہان متحرک کا اشباع جائز ہی -

چہار ساکن

(۱) ساکن بعد سہ ساکن - تین سے زیادہ متوالی ساکن زبان سنسکرت اور انگریزی مین البتہ مسموع ہین - جب درمیان مصراع واقع ہوتے ہین تو ساکن چہارم و سوم ساقط ہوجاتے ہین اور ساکن دوم متحرک ہوتا ہی اور ساکن اول بحال خود قائم رہتا ہی مگر ایسا شاذ ہی اور خالی از کراہت نہین - جیسے سے ہی قبضے مین ملک مہاراسٹر ابتو + یہان مہاراسٹر کی راے آخر جو ساکن چہارم تھی اور تاے ہندی جو ساکن سوم تھی دونون ساقط ہوگئین اور سین جو ساکن دوم تھا بمقابلۂ فاے فعولن متحرک ہوگیا اور الف جو ساکن اول تھا بحال ہی یون - ہ قبضے فعولن م ملکے فعولن مہارا فعولن س ابتو فعولن - یا جیسے سے سنتا ہون ایسا کس اب ہوسکے

سول نج یہان + رونقین دینے لگے مسندِ احکام کو + یہان اسپا رکس کا سین آخر جو ساکن چہارم تھا اور کاف جو ساکن سوم تھا دونون ساقط ہوگئے اور راے مہملہ جو ساکن دوم تھی بمقابلہ عین فاعلن متحرک ہوگئی اور الف جو ساکن اول تھا بحال رہا یون۔ سُنتَ ہٗ اس مفتعلن یا راب فاعلن - ایسے مقام پر جب ساکن چہارم کے بعد الف وصل آجاے تو کسیقدر خفت ہوجاتی ہو یعنی تین ہی ساکن محسوب ہوتے ہین اور چوتھا الفِ وصل مین دب جاتا ہو پھر بھی بغیر ضرورت چار ساکن متوالی کا استعمال خالی از ثقل نہین۔

قاعدۂ شانزدہم استعمال اوزان بحور نوزدہگانہ

بیان بحور سے پیشتر ایک امر کا ذکر ضرور ہو کہ اہل عروض ہر وزن کے واسطے ایک بیت مثال مین لاتے ہین - عروضیان عرب علی الخصوص وہی ابیات ذکر کرتے ہین جو خلیل بن احمد لاچکا ہو خواہ سالم خواہ مزاحف - عروضیان عجم مین ہر شخص جداگانہ مثالین لاتا ہو اور اشعارِ مستعملۂ خلیل کی پابندی نہین کرتا - لیکن مؤلف نے خوب غور کیا کہ اکثر ارکان کی اولٹ پھیر اور افراط و تفریط سے اور زحافات کے استعمال سے ایسا کوئی نہ کوئی وزن بنجاتا ہو جو کسی تصنیف مین موجود نہین اور بخوبی جائز و درست ہو اور کبھی کبھی کسی شاعر کا ایسا کوئی نہ کوئی شعر ملجاتا ہو جسکا وزن کسی کتابِ عروض مین درج نہین اور بہر عنوان درست و جائز ہو - زبان اُردو مین اکثرون نے اوزان مستعملۂ اکثریۂ عربی و فارسی مین بوجہ ثقل یا ناواقفیت فن یا اختلاف مذاق شعر ہی نہین کہے بدین سبب ہم نے ہر بحر کے تحت مین پہلے وہ عربی اشعار لکھے جو کہ صاحب مفتاح و معیار الاشعار و میزان الافکار نے قلمبند کیے ہین - پھر فارسی مثالون کی ابیات بقدر یاب دواوین اساتذۂ فارس و تذکرات فارسی سے نقل کین - مابقی حدائق العجم و معیار الاشعار و میزان الافکار و معیار العجم و رسالۂ جامی و حدائق البلاغہ و شجرۃ العروض و رسالۂ محب دہلوی وغیرہم کتب عروض سے رقم کین - زبان اُردو مین جسقدر اوزان مستندان ہند کے کلام مین رائج اور ثقات کے مذاق مین مستعمل پاے

اونھین کو استعمال اُردو ٹھہراکر دوا وین اُردو سے چھانٹ کر اونکی مثالین درج کین - جو وزن فارسی مین تھے اور اُردو مین کمیاب اونکو خالی چھوڑا اور وہان صرف فارسی مثال لکھی - جو اُردو مین مستعمل تھے اور فارسی مین تنگیاب وہان فقط اُردو کی نظیر تحریر کی - بہرصورت کسی وزن غیر مستعمل مین اپنی طرف سے مثال لاکر زبان کو منہ چڑھانا جانا - علاوہ برین عروضیان متاخرنے اکثر بحور مین چند غوطے کھائے ہین یا تو بحر کچھ تھی اور کچھ بتادی اور یہ دراصل تقطیع غیر حقیقی کا دھوکا ہی - یا زحافات بے موقع لاکر وزن بھر مین دھبا لگادیا - ہم نے ہر بحر مین ان اغلاط کا پتا دیا بلکہ اکثر بحور کے خاتمے پر تنبیہاً اوزان مغالطہ آمیز رقم کیے اور اونکی کج فہمی کے سبب بتا دیے تاکہ طالبان راست باز کجروان باطل کے کہنے پر نجائین اور اونکے فریب مین آکر دھوکا نہ کھائین - وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی -

ہزج

یہ بحر عرب وعجم کے ہان مستعمل اور اُردو زبان مین بھی مروج ہی - اسکی اصل بلسان عربی دائرے مین مفاعیلن چھ بار آئی ہی اور استعمال مین ہمیشہ مجزو آتی ہی یعنی چار رکن کا پورا شعر - لیکن بزبل شاذ چھ اور آٹھ رکن کی ابیات بھی دستیاب ہوئی ہین -

اس بحر مین عروض - سالم - مکفوف - محذوف - مجبق مجبوب - چار قسم کے پائے ہین اور ضرب مین بھی - سالم - مقبوض - محذوف - مجبق مجبوب - چار اقسام کی ملی ہین - مربع ومسدس ومثمن ملاکر نو اوزان پر یہ بحر مستعمل العرب ہی حسب تفصیل ذیل -

(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن دو بارہ عَفَا مِنْ اٰلِ لَیْلَی السَّھْبُ فَالْاَمْلَاحُ فَالْغَمْرُ ٭ باشباع - بائے سہب سے مصرع دوم آغاز ہی اسلیے کہ یہ شعر معقد ہی یون - عفامن ا مفاعیلن ل لیلس سہ مفاعیلن + بفل املا مفاعیلن حفل غمر و مفاعیلن - معنی شعر یہ ہین - آلِ لیلے سے یہ تین مواضع نکل گئے اور کمنہ ہوگئے ایک سہب دوسرا املاح تیسرا غمر -

(۲) بیت چہار رکنی ضرب محذوف باقی تین رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن + مفاعیلن فعولن

ے وَمَا ظَهْرِي لِبَاغِي الضَّيْمِ بِالظَّهْرِ الذَّلُولِ + باشباع - یہ شعر بھی معقد ہوا وریائے ضیم پر مصرع اول ختم ہو یون - وماظہری مفاعیلن لباغض ضی مفاعیلن + مبظ ظہر ذ مفاعیلن ذلولی فعولن - طالب ظلم کے واسطے میری پشت نرم نہین - یعنی ظالم میری پیٹھ نہین لگا سکتا -

(۳) شعر مربع صدر وابتدا مقبوض عروض وضرب سالم مفاعلن مفاعیلن دوبار

ے فَقُلْتُ لَا تَخَفْ شَيْئًا + فَمَا عَلَيْكَ مِنْ بَأْسِ + باشباع - فقلت لا مفاعلن تخف شی ین مفاعیلن + فما علی مفاعلن کمن باسی مفاعیلن - پس مین نے کہا خوف نکر تجھکو کچھ باک نہین -

(۴) چار رکن کی بیت ضرب سالم باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل + مفاعیل مفاعیلن

ے فَهٰذَانِ يَذُوْدَانِ + وَذَا مِنْ كَثَبٍ يَرْمِي + فہاذان مفاعیل یذودان مفاعیل + وذا منک مفاعیل ثبن یرمی مفاعیلن - پس یہ دونون دفع کرتے ہین اور وہ نزدیک سے تیر لگاتا ہی -

(۵) شعر چہار رکنی صدر اخرم ضرب مقبوض باقی سالم مفعولن مفاعیلن + مفاعیلن مفاعلن

ے اَدَّوْا مَا اسْتَعَارُوْهُ + باشباع - كَذَاكَ الْعَيْشُ عَارِيَةٌ + ادّدوس مفعولن تعاروہو مفاعیلن + کذاکل عی مفاعیلن شعاریہ مفاعلن - ادا کیا لوگون نے اوس چیز کو کہ عاریت لیا تھا یونہین زندگانی بھی عاریت ہی - اگر عاریہ کی تحتانی کو مشدد پڑھو جیسا کہ بقول سعد الشاجیز دیوان ادب مین ہی تو اوس وقت (شعاری یہ) بروزن مفاعیلن ہو کر ضرب بھی سالم ہوجائیگی باقی مثل سابق -

(۶) بیت مربع صدر اشتر باقی تین رکن سالم - فاعلن - مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن

ے فِي الَّذِيْنَ قَدْ مَاتُوْا + وَفِيْمَا قَدَّمُوْا عِبْرَةٌ + فل لذی فاعلن نقد ماتو مفاعیلن + وفیما قد مفاعیلن دموعبرہ مفاعیلن - جو لوگ کہ بتحقیق مر گئے اور جو اوںھون نے اپنے

اعمال سے کچھ پشیمان ہیں۔ یا او سمین صاحبان بصیرت کو عبرت ہی۔

(۷) چار رکن کا شعر صدر اخرب باقی سالم مفعول مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن ۔ لَو کَانَ اَبُو مُوسیٰ اَمِیرًا مَا اَتَضَینَاہُ ۔ باشباع ۔ لوکان مفعول بو موسیٰ مفاعیلن + امیرن مرمفاعیلن تضینا ہو مفاعیلن اگر ابو موسیٰ امیر ہمارا بنے تو ہم اوس سے راضی نہین ۔ یہانتک سات اوزان مربع مجزو ہین۔

(۸) متقدمین اس بحر کو مجزو کے سوا کبھی استعمال مین نہین لاتے لیکن بعض مولدین متاخرنے بہ تتبع عجم اسکو مسدس بھی کہا ہی۔ سب سے پہلے بہا ابن زہیر نے اشعار شش رکنی کا یہ قطعہ اسطرح کہا کہ صدر و ابتدا اخرب حشو مقبوض عروض وضرب محذوف مفعول مفاعلن فعولن چار بار ۔ یَا مَن لَعِبَت بِہٖ شُمُولُ ۔ باشباع ۔ مَا اَلطَفَ ھٰذِہِ الشَّمَائِلُ ۔ نَشوَانُ یَھُزُّہٗ دَلَالُ ۔ کَالغُصنِ مَعَ النَّسِیمِ مَائِلُ ۔ ماالط مفعول فہا ذہش مفاعلن شمایل فعولن ۔ وقس علی ہذا التقطیع ۔ ای وہ شخص کہ بازی کی ہی اوسکے ساتھ شراب نے یہ خصلتین کیا لطیف ترہین جو مست کہ ناز سے جھومتا ہی گویا شاخ درخت ہی کہ نسیم اوسکو جھونکے دے رہی ہی ۔ پھر بہا کی تبعیت مین مالک بن مالقی اور حاتم بن اہدل وغیرہ نے اس وزن مین دست دراز یان کین چونکہ ایسے اوزان خلاف مذاق عرب تھے اکثرون نے انمین تامل کیا استوی تو انکو موزون ہی نہین جانتا ۔ واہ رے مذاق ۔ یہ ایک وزن وافی ہی۔

(۹) حاتم بن اہدل نے ہزج کے مثمن یعنی ترانے پر بھی ہاتھ صاف کیا اور ایک رباعی کہی جسکا صدر اخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مکفوف عروض مجبوب مفعول مفاعلن مفاعیلن فع + ابتدا اخرب حشو اول مقبوض مسکن حشو دوم مکفوف ضرب مجبوب مفعولن فاعلن مفاعیلن فع۔ ۔ لَا طَاقَۃَ لِی بِہٰذَا الجَفَا وَالھَجرِ ۔ یَا مَن حَلُّوا وَخَیَّمُوا فِی صَدرِی ۔ اَلنَّومُ جَفَا الجُفُونَ لَمَّا غِبتُم عَنِّی وَبَقِیتُ حَائِرًا فِی اَمرِی ۔ لاطاق مفعول تلی بذل مفاعلن جفاوالہج مفاعیلن ری فع + یا من حل مفعولن لو وخیم فاعلن موفی صد مفاعیلن ری فع ۔ باقی دو مصرعے بروزن مصرع اول ۔ مجھے اس جفا اور فراق کی تاب نہین ہی ۔ ای لوگو کہ اوترے ہو اور خیمہ استادہ کیا ہی تمنے میرے سینے مین ۔ خواب نے پلکون پر اندھیر کر رکھا ہی جب سے کہ تم سب میری نظرون سے غائب ہوئے ہو۔

اور مین باقی رہگیا اپنے مقدمے مین حیران - اس ترجمے کا خلاصہ یہہ ہی - ای دوستو تمھاری یاد میرے دل مین ہر وقت رہتی ہی مجھے شب کو نیند نہین آتی بلکہ مین پلک نہین مارتا جب سے کہ تم لوگ مجھسے جدا ہوئے ہو مین نہایت حیران ہون کہ یا الٰہی کیا کرون -

اس بحر مین کسی ایک رکن کو بحکم معاقبہ دفعۃً مکفوف و مقبوض نہین کر سکتے ہان جدا جدا کف و قبض لانے کا دو رکنون مین اختیار ہی یعنی کسی مفاعیلن کو مفاعل نہین کہہ سکتے مگر مفاعیلن مفاعیلن کو مفاعلن مفاعیل یا برعکس کہیے تو کوئی ہاتھ بھی نہین پکڑ سکتا -

خلیل اور ابوالحسن اخفش نے عروض مین قبض لانا جائز جانا مگر سکاکی کے نزدیک عروض مقبوض درست نہین -

وزن ترانہ کے مخترع اہل عجم ہین اور حاتم کی رباعی مذکورۂ بالا کو عجم کا تتبع سمجھو - اسیطرح اسکے مثمن سالم مین اکثر عربی مصرعے - فارسی مصاریع کی سلک مین لوگون نے موزون کیے ہین وہ ملمعات مین شامل ہوکر اب گویا فارسی ہین - جیسے حافظ ؎ الایا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ✤ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا ✤ اب مصرع اول گویا فارسی مین شامل ہی -

فارسی و اردو مین اس بحر کی اصل آٹھ رکن کا پورا شعر دائرے مین ہی محقق طوسی علیہ الرحمہ نے بزبان فارسی اس بحر کے دو حصے کیے اور دوسرے حصے کی دو قسمین - اس حساب سے کل کے تین جز ہو گئے سالم - مکفوف - اخرب - اور یہہ تقسیم بنظر صدر و ابتدا کی - بعض لوگ ان تینون حصون کو تین بحرین قرار دیتے ہین - ہمنے علیحدہ علیحدہ بیان کرنا مناسب نجانا کیونکہ آغاز مصاریع کے ارکان مقبوض و اشتر بھی آئے ہین -

الغرض یہہ بحر وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع ملاکر اونانویں وزن پر آئی ہی اس طرح -

(۱) آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار - شیخ محمد علی حزین اصفہانی ؎ جوان را یکدم اندوہ غریبی پیر میسازد ✤ بہ پستان آمدن خون جگر را شیر میسازد

تقطیعہ - جو اراک مفاعیلن دِ مند وہے مفاعیلن غریبی پی مفاعیلن رمیاز دمفاعیلن + بہ پیتا اا مفاعیلن مدن خو نے مفاعیلن جگر راشی مفاعیلن رمیاز دمفاعیلن - یا جیسے خواجہ وزیر لکھنوی سے چلا ہی اے دلِ راحت طلب کیون شادمان ہوکر + زمینِ کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر

تقطیعہ - چلا ہی اے مفاعیلن دِلے راحت مفاعیلن طلب کو شا مفاعیلن دما ہوکر مفاعیلن - یونہین تقطیع مصرع دوم ہی -

(۲) بیت مثمن عروض وضرب مسبغ بشرطیکہ آخر مین نون غنہ ہو ورنہ خارج از دائرہ ہوجائیگی باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان - دو بار یون سے شد آن جانِ جہان دامن کشان چون از چمن بیرون + روان شد جانِ مرغانِ چمن گوئی ز تن بیرون + شدا جانے مفاعیلن جہادامن مفاعیلن کشا چوا ز مفاعیلن چمن بیرون مفاعیلان - بیرون کا نون غنہ بسبب وقوع آخر بحال ہی - متاخرین اس وزن مین تسبیغ بلا غنہ لاتے ہین لیکن محقق اسکو خارج از دائرہ بتاتے ہین اور فی الحقیقت کا نون کو ایسا حرف کھٹکتا ہی جیسے حافظ سے صبا خاکِ وجودِ ما بآن عالیجناب انداز + بود کان شاہ خوبان را نظر بر منظر اندازیم + جنابن داز مفاعیلان + ظرن دازیم مفاعیلان دیکھیے یہان انداز کا الف دوم بمقابلۂ الف دوم مفاعیلان اور زاے معجمہ بمقابلۂ نون مفاعیلان بحال ہین اور یہی اندازیم کی تحتانی اور میم کی کیفیت ہی کہ برقرار ہین - الغرض اس وزن مین بزبان اردو بھی تسبیغ نون غنہ کے ساتھ لانا جائز ہی جیسے خواجہ حیدر علی آتش سے یہ کیفیت اوسے ملتی ہی ہو جسکے مقدر مین + مئ الفت نہ خم مین ہی نہ شیشے مین نہ ساغر مین + یہان مین کا نون غنہ بمقابلۂ نون مفاعیلان بحال رہیگا یون - نساغر مین مفاعیلان -

(۳) شعر مثمن عروض وضرب مقصور باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل - دو بار یون سے بیا اے جان بہ آغوش رہی یکدم بصد جوش + کہ گرد دہر دو عالم از دلِ مضطر فراموش + بیا اے جا مفاعیلن ب اغوشے مفاعیلن رہی یکدم مفاعیلن بصد جوش فعولان - ہمکو اختیار ہی خواہ مفاعیل کو مقصور خواہ فعولان کو مقصور کہین دونون یکسان ہین - کبھی اس وزن مین رکن دوم

و ششم کو بروزن فعولن لاتے ہین اور اوسکو سعد الشارحین محذوف بتاتے ہین جیسے ع من آن
بہوش عشقم کہ از خویشتن خبر نیست + مرا تا شد دل از کف دگر برواے سر نیست + منا مدہو مفاعیلن
شعشقم فعولن کہ از خے ششتن مفاعیلن خبر نیس فعولان۔ مصرع دوم کی تقطیع یونہین کرلو۔ ہم تو اسکو
مقلوب طویل مسبغ کہتے ہین درمیان دو مصراع حذف لانانئی واردات ہی اگر بالضرور بحر ہزج ہی مین
شمار کرنا منظور تھا تو کیون نہ کہدیا کہ یہ ہزج مثمن مضاعف المشطور ہی تاکہ فعولن بمنزلۂ آخر واقع ہوجاتا۔
الغرض یہ اوزان بزبان اُردو مستعمل نہین۔

(۴) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی ارکان مکفوف۔ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان
دوبار۔ قاضی سیفی ع زہے حسن و زہے روی و زہے نور و زہے نار + زہے خط و زہے خال و زہے
مور و زہے مار + زہے حسن مفاعیل زہے روی مفاعیل زہے نور مفاعیل زہے نار فعولان۔ مصرع دوم علی ہذا
القیاس۔ فقیر مؤلف کی راے مین بجاے خال لفظ زلف خوب ہی۔ یہ وزن بھی اردو مین غیر مستعمل۔

(۵) شعر مثمن عروض وضرب محذوف باقی ارکان مکفوف مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیل فعولن۔ دوبار
مولوی معنوی ع زہے باغ زہے باغ کہ اشکفت زبالا + زہے صدر زہے بدر تبارک وتعالیٰ +
زہے باغ مفاعیلُ زہے باغ مفاعیلُ کہ اشکفت مفاعیلُ زبالا فعولن + زہے صدر مفاعیل زہے بدر
مفاعیل تبارکو مفاعیل تعالیٰ فعولن شمس الدین فقیر دہلوی اس شعر کے وزن کا نام ہزج مثمن
مقصور محذوف بتاکر یہ عبارت اوسکے تحت مین لکھتے ہین کہ اینجا ہمہ اجزا مقصور آمدہ مگر عروض وضرب
کہ محذوف وجزو ماقبل ضرب مکفوف ست۔ واہ این گل دیگر شگفت باغ اور شگفت اور صدر اور
بدر کو جو اضافت یا عطف کے نہ آنے سے غیر متحرک پایا تو حضرت سمجھے کہ یہان تقطیع مین بھی التقاے ساکنین
قائم رہیگا اس لیے رکن مقصور سے اونکو نامزد کردیا اور غور نفرمایا کہ قصر عروض وضرب کے لیے
مخصوص ہی درمیان مصراع کیونکر آسکیگا۔ حال آنکہ بیان تقطیع مین بیشتر خود ہی لکھ چکے کہ التقاے
ساکنین چون در وسط مصراع واقع شود پس اگر ساکن اول حرف مد و ساکن دوم نون ست نون را
در تقطیع ساقط مے نمایند واگر غیر نون ست آنرا متحرک میسازند حکیم اسدی ع زشوق لبش خون

ہمی خورد دل ✤ دوتاگشتہ زلفش ہے برد دل ✤ تمّ قولہٗ - خورد برد کی دال ساکن تو فعل کی فا سے متحرک کے مقابل متحرک کی جاے اور چارون لفظ مذکورۂ بالا کا آخر حرف ساکن متحرک نہ کیا جاے یہ کیونکر ہوسکتا ہی - اس قاعدے کی بنیاد پر شعر مولوی روم کے الفاظ مذکورہ کو آخر مین متحرک کرکے بلا تامل ونکو مکفوف کہنا چاہیے - ہمکو صاحب شجرۃ العروض سے تعجب ہی کہ فقیر کا کہنا مانکر قواعد تقطیع مین غور نہ فرمایا کہ وہ خود ہی اس محل پر کیا لکھ چکے ہین - الغرض یہ وزن بھی رد مین نہین ہی -

(۶) شعر مثمن عروض وضرب محذوف رکن دوم وششم بھی بروزن فعولن اسکو بھی لوگ محذوف کہتے ہین باقی ارکان مکفوف - مفاعیلُ فعولن مفاعیلُ فعولن دوبار - یون ؎ برخ ماہِ تمامی بقد سرو روانی ✤ بلب راحتِ روحی بچشم آفتِ جانی ✤ برخ ماہ مفاعیل تمامی فعولن بقد سرو مفاعیل روانی فعولن بلب راح مفاعیل ترِ روحی فعولن بچشماف مفاعیل تِجانی فعولن - ہم تو ہرگز اس وزن کو ہزج نہ کہین گے وہی بحر عریض مکفوف ہی اور اسکی وجہ وزن سوم کی مثال دوم مین ذکر ہو چکی -

(۷) بیت مثمن عروض وضرب مقصور ابتدا اخرب باقی پانچ رکن مکفوف مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولان ✤ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان - رودکی سمرقندی ؎ دل آزاد کن از درد تن آزاد کن از رنج ✤ جام آور و رود آور و رود آور و شطرنج ✤ - دلازاد مفاعیلُ کنز درد مفاعیل تنازاد مفاعیلُ کنز رنج مفاعیل ✤ جام او مفعول رُرُود او مفاعیل رنرد او مفاعیل رُشطرنج مفاعیل -

(۸) بیت ہشت رکنی عروض وضرب سالم ابتدا اخرب باقی ارکان مکفوف ہوکر درمیان مین تحبیق - مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن - دوبار محتشم کاشی ؎ ای شمع بتان تاکی بر گرد درت گردم ✤ پروانۂ خویشم کن تا گرد سرت گردم ✤ ای شمع مفعول بتاتا کی مفاعیلن برگرد مفعول درت گردم مفاعیلن اسیطرح تقطیع مصرع ثانی - یا جیسے شیخ امان علی سحر مرحوم لکھنوی ؎ دل مثل نصیری کے ای بندہ نواز آیا ✤ مرمر کے جیا پھر بھی جانباز نہ باز آیا ✤ مرمر ک مفعول جیا پر بی مفاعیلن جاباز مفعول نبا زا یا مفاعیلن - یونہین تقطیع مصرع اول - اس وزن مین جو لوگ حشوہاے دوم کو بھی اخرب کہتے ہین وہ بیجا کرتے ہین کیونکہ خرب دراصل خرم ہی اور خرم اوائل مصاریع کے واسطے خاص ہی کما قال النصیر

اما آنچہ باوائل خاص بود اسقاط متحرک اول از شد از وتد آنرا خرم خوانند - اس وزن مین اگر سجع درمیانی لاؤ
یعنی [illegible] بہار زمانہ تو کمال خوش آیند ہوتا ہی صاحب معیار ؎ گفتی بکشم بپاے آن یار منم آیے * گر کشتہ شوم
بارے در پاے تو اولی تر * یا جیسے مؤلف ؎ اے چرخ ستم پرور پھر چاند ہوا چھپ کر * تلوار تری کس پر
ہر بار نکلتی ہی * اسمین تسبیغ بھی بنون غنہ آتی ہی - شیخ ناسخ ؎ ہم خواب مین وان پونہچے تدبیر اسے کہتے ہین *
وہ نیند سے چونک اوٹھے تقدیر اسے کہتے ہین * پس کہتے ہین مفاعیلان - اسکے اواخر سالم و مسبغ کا خلط
بھی درست ہی خواجو سے کرمانی ؎ خواہد کہ کند منزل بر خاک درت خواجو * لیکن نبود جنت ماوے گنہکاران *
درت خا جو مفاعیلن + گنہکاران مفاعیلان -

(۹) سب مثل وزن سابق لیکن حشو ہاے اول مسبغ بلا قید غنہ - ملا عرفی ؎ ہوشم بنگاہے برد جانانہ
چنین باید * یک جرعہ خرابم کرد پیمانہ چنین باید * ہوشم ب مفعول نگاہے برد مفاعیلان جانان مفعول
چنین باید مفاعیلن + یک جرع مفعول خرابم کرد مفاعیلان پیمان مفعول چنی باید مفاعیلن - صاحب
میزان الافکار فرماتے ہین کہ درین صورت رکن ثانی مسبغ نیز آید - مؤلف عرض کرتا ہی کہ رکن ثانی یعنی حشو ہاے
اول بہ دو مصاریع مسبغ نہین آسکتے تسبیغ درمیان مصرع کیونکر جائز ہوگی - خواجہ معیار الاشعار مین ارشاد
کرتے ہین - اما تغیر بزیادت کہ خاص بود بہ اواخر مصراعہا وآن دو نوع بود اول حرفے ساکن زیادت کنند
پس اگر آخر رکن سببے خفیف بود رکن را مسبغ خوانند - جب تسبیغ اواخر مصاریع کے واسطے خاص ہوئی
تو رکن ثانی مسبغ غلط ہوگیا - اب ہم سے ایک رمز سنیے کہ اس شعر کے رکن سوم و ہفتم مین فقط کف لائیے
تو وہ مفاعیل ہو جائیگا رہے رکن دوم و ششم وہ دونون سالم رکھیے اور مفعول مفاعیلن مفاعیل
مفاعیلن دوبارہ سے آنکھ بند کرکے شعر بھر کی تقطیع کر جائیے یون - ہوشم ب مفعول نگاہے بر مفاعیلن
د جانان مفاعیل چنی باید مفاعیلن + یک جرع مفعول خرابم کر مفاعیلن د پیمان مفاعیل چنی باید
مفاعیلن - اب دیکھیے تسبیغ درمیانی اور خرب مابین کا جھگڑا کیسا پاک ہوگیا - کف کا کوئی مانع نہین
پہلے بھی تو خرب لاتے تھے اور وہ کف سے مرکب تھا -

(۱۰) بیت مثمن صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب مقصور باقی چار رکن مکفوف - مفعول مفاعیل مفاعیل

فعولان - دوبار حزین اصفہانی سے ہشیار بہ ہنگامہ محشر نتوان رفت ÷ ای کاش کلاہ زسایہ تا کم گزرانند ÷ ہشیار مفعول ہنگام مفاعیل ی محشرن مفاعیل توارفت مفاعیل + ای کاش مفعول ک از سائی مفاعیل ی تاکم گ مفاعیل زرانند فعولان - خواجہ وزیر سے منہ آئے نظر صاف وہ ہی یار کی تلوار ÷ آئینے کا آئینہ ہی تلوار کی تلوار ÷ منہ ااے مفعول نظر صاف مفاعیل وہی یار مفاعیل کی تلوار فعولان + ااین مفعول ک امین مفاعیل ہ تلوار مفاعیل کی تلوار فعولان - مفاعیل تسکین آخر اور فعولان برابر ہین -

(۱۱) آٹھ رکن کا پورا ایک شعر عروض وضرب محذوف صدر وابتدا اخرب باقی چار رکن مکفوف یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن - دوبار - فاضل بہری شاگرد مرزا صائب سے فتح از سر مژگان بود ابروے بتان را ÷ یکان دم شمشیر کند پشت کمان را ÷ فتح ازس مفعول رمژگاں مفاعیل ود ب روے مفاعیل بتا را فعولن - یا جیسے سے سودا ہی سحر کو خفقانی نہین کیا ہی ÷ اوسنے تو کبھی بار بلایا نہین جاتا ÷ سودا مفعول سحر کو خ مفاعیل فقانین مفاعیل ہ کا ہی فعولن - یونہین تقطیع مصرع دوم -

(۱۲) بیت مثمن الارکان مثل وزن دہم و یازدہم مگر اسمین کوئی حشو بشکل رکن سالم بھی لاتے ہین اور اوسکو سالم بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین جیسے سعدی سے حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف ÷ از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت ست ÷ حوران مفعول بہشتی را مفاعیلن دوزخ ب مفعول ود اعراف مفاعیل + از دوز مفعول خیا پرس مفاعیل کہ اعراف مفاعیل بہشت ست فعولان - یا جیسے عرفی شیرازی سے جم مرتبہ خان خانان کہ ز اثر نطق ÷ چون گل ہمگی گوش کند جذر اصم را ÷ جم مرت مفعول بخانے خانا مفاعیلن ناکز ا مفعول ثرے نطق مفاعیل - باقی تقطیع صاف - اگر ان مثالون کے مصاریع اولی مین مفاعیلن سالم ہی تو اوسکے بعد رکن مکفوف کیون نہ آیا یعنی مفاعیل اور اگر بجاے مفاعیل مفعول آیا ہی تو اوسکو اخرب کہین گے اور اخرب سواے صدر وابتدا نہین آتا - اسلیے یون سمجھو کہ دونون حشو مکفوف مفاعیل مین باہم تخبیق ہو کر اول مفاعیلم دوسرا فاعیل رہگیا بدین سبب اوسکو مفاعیلن اور اسکو مفعول سے تبدیل کیا - پس اس وزن کا نام ہزج اخرب مکفوف مخبوق مقصور ہی ان تینون اوزان آخر کا اجتماع باہمی درست ہی -

ترانہ

رباعی کو کہتے ہین اور وہ انھین اوزان وافی مین شامل ہی اور یہ لفظ تر سے منسوب ہی۔ صاحب خزانۂ عامرہ
ومیزان الافکار کے اقوال کا خلاصہ یہ ہی کہ ۲۵۱ھ دو سو اکاون ہجری مین سلطان یعقوب بن لیث صفار
کا لڑکا عید کے دن غزنین مین جوز کو گولیون کی طرح کھیل رہا تھا جوز کے ڈھلکنے سے لڑکے کی زبان پر
خوشی مین یہ مصرع آگیا ع غلتان غلتان ہمیرود تالب گو ٭ یعقوب نے فضلاے عہد کے سامنے
پیش کیا۔ اونھون نے بعد غور اس مصرعے کو بحر ہزج مین پایا اسیلیے رودکی نے اوسیوقت اسپر تین
مصرعے اور لگائے جب رودکی کی رباعی مشہور ہوئی توزن و مرد کو سن سنکر جوش آتا تھا اسیلیے رودکی
سوچا کہ لوگون کی دماغی خشکی اور زاہدون کا زہد خشک اس وزن نے کھو دیا بدین سبب اسکو۔ تر۔
یعنی شیٔ مرطوب سے نسبت کرکے ترانہ نام رکھا اسمین انہ نسبتی ہی جیسے رند سے رندانہ۔ بعدہ لوگون نے
ہر مصرعے کو ایک بیت قرار دیا اور اوسکو اسیوجہ سے چہار بیتی اور رباعی کہنے لگے لیکن متاخرین نے
چار مصرعون کو دو شعر فرض کیا اور اوسکا نام دو بیتی رکھا۔ پہلے رباعی کے ہر مصرعے مین قافیہ لاتے
تھے اس سبب سے کہ ہر مصرع ایک بیت سمجھا جاتا تھا اور یہ امر مثال مسطورات مین ہم آیندہ بتائین گے۔
جب سے اسکا نام دو بیتی رکھ لیا تو پہلے دو مصرعون کو مطلع فرض کیا اور دوسرے دو مصرعون کو غیر
مطلع بدین وجہ دوسرے شعر کے پہلے مصرعے سے قافیہ نکال ڈالا اور چارون کو ملاکر اوسکا نام
رباعی خصی رکھا مگر اب بھی رباعی غیر خصی کہی جاتی ہی۔ فرخی نے رباعی کے وزن مین قصیدہ کہا پس
اسیطرح ہمکو اختیار ہی کہ وزن ترانہ مین ہم اقسام نظم کہ لین۔

عروضیون نے رباعی کے چوبیس وزن ڈھونڈھ نکالے اور خواجہ حسن قطان خراسانی نے اون
سب کے دو شجرے بنائے اور ہر شجرے مین بارہ وزن ٹھہرائے۔ ان تمام اوزان مین چار قسم کے
عروض وضرب آتے ہین۔ یعنی فعولُ بسکون آخر اہتم۔ فعل مجبوب۔ فاعْ ازل۔ فع مجبق مجبوب۔
اور انمین تین قسم کے حشو آتے ہین۔ مکفوف۔ مقبوض۔ مجبق۔ مگر فی الحقیقت دیکھو تو وہ چارون
عروض وضرب اصل مین دو ہی ہین یعنی اہتم و ازل۔ باقی دو انھین کی تجبیق سے پیدا ہوئے ہین

الغرض سکی صدر وابتدا دو قسم کی بنائی گئی ایک اخرب دوسری اخرم اسی باعث سے دو شجرے قائم کیے ہین۔ مگر درحقیقت یہان سخت سہو ہی اصل مین صدر وابتدا ایک ہی ہی یعنی اخرب۔ کیونکہ صدر وابتدا کے بعد رکن مکفوف یا مقبوض ضرور لاتے ہین اسلیے صدر یا ابتدا کے ساتھ تخنیق ہوکر خرم کی شکل پیدا ہوجاتی ہی جب رکن مکفوف کے ساتھ تخنیق ہوتی ہی تو وہ مفعول بنجاتا ہی اوس رکن ثانی کو بھی لوگ اخرب ٹھہراتے ہین حالآنکہ خرب درمیان مصرع آہی نہین سکتا۔ جب رکن مقبوض کے ساتھ تخنیق ہوتی ہی تو اوسکو اشتر کہتے ہین باوجودیکہ شتر بسبب ترکیب خرم مصرعے کے مابین واقع نہین ہوسکتا۔ پس اسی خرب وشتر کے دھوکے مین لوگ صدر وابتدا کو اخرم کہدیتے ہین۔ یہ ابھی ثابت ہوچکا کہ خرب وشتر درمیان مین نہین آتے جب یہ درمیان مین نہ آئے بلکہ باہم رکن آغاز مصرع و رکن مابعدہ مین تخنیق ہوگئی تو صدر وابتدا کا اخرم ہونا یہان بے اصل ٹھہرا اور جیسا ہم نے صدر مین بیان کیا ہی وہی صدر وابتدا ایک ہی یعنی اخرب قائم رہی۔

اب ایک نکتہ اور قابل غور ہی کہ جو چوبیس اوزان رباعی کے مشہور ہین وہ دراصل بسبب اقسام حشو کے تین ہی وزن ہین۔ ایک مکفوف۔ دوسرے مقبوض۔ تیسرے مجبق۔ جب ان پر صدر وابتدا دو طرح کی آتی ہین ایک اخرب غیر مجبق دوسرے اخرب مجبق تو اون تینون حشوون کو ان دونون کے ساتھ ضرب دینے سے چھ وزن پیدا ہوجاتے ہین اور جب ان چھؤن کو عروض وضرب جہار قسمی مذکورۂ بالا کے ساتھ ضرب دیتے ہین تو چوبیس وزن نقد گن لیتے ہین ہم نے یہان وہ بارہ وزن اخرب کے لکھے جنکی صدر وابتدا مفعول ہی اور اونکے ساتھ اونکا ایک دائرہ نقل کیا۔ بعدہٗ بارہ وزن اخرب کے مذکور کیے جنکی صدر وابتدا بسبب تخنیق مابعد کے مفعولن ہی اور اونکی ذیل مین اونکا بھی دائرہ دکھا دیا۔

شجرۂ غیر مجبق

(۱۳) صدر وابتدا اخرب دونون حشو مکفوف عروض وضرب اہتم یون۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول۔ جامی ؎ خواہی شوی آگاہ زحال دل ریش ✣ تقطیع۔ خاہش مفعول دیاگاہ مفاعیل

زحالید مفاعیل زیش فعول - یا جیسے ناسخ سے اس جشن کو لازم ہی بڑی رات کہین * تقطیع - اس جشن مفعول کلازمہ مفاعیل بڑی رات مفاعیل کہین فعول -

(۱۴) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مقبوض دوم مکفوف عروض و ضرب ابتم مفعول مفاعلن مفاعیل فعول دانش مشہدی سے دانش مکن اعتماد بر عمر دراز * دانشم مفعول کنعتما مفاعلن دبر عمر مفاعیل دراز فعول مومن خان دہلوی سے سودے مین کٹی بہار حسرت مین خزان * سودے م مفعول کٹی بہا مفاعلن رحسرت م مفاعیل خزان فعول -

(۱۵) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف مجبق عروض و ضرب ابتم مفعول مفاعیلن مفعول فعول - جامی سے از جعد تو گر آر دیک شمہ شمال * از جعد مفعول ت گر آر د مفاعیلن یک شم م مفعول شمال فعول - سے قد سرو ہی رخ گل ہی سنبل ہی وہ زلف * قد سر و مفعول ہ رخ گل ہی مفاعیلن سنبل ہ مفعول وزلف فعول - ان تینون کا عروض و ضرب ایک ہی -

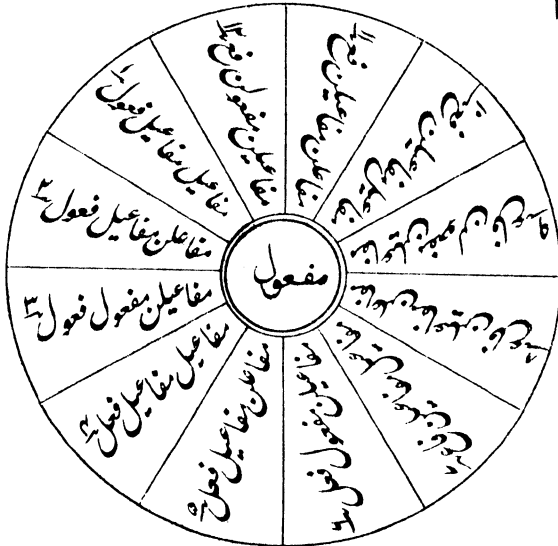
(۱۶) صدر و ابتدا اخرب دونون حشو مکفوف عروض و ضرب مجبوب - مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مرزا روشن ضمیر سے تو حافظ قرآن و خدا حافظ تو * تو حاف مفعول ظ قرآن مفاعیل خدا حاف مفاعیل ظ تو فعل - رند سے وہ لطف و عنایت وہ تلطف وہ کرم * وہ لطف مفعول عنایت مفاعیل تلطف مفاعیل کرم فعل -

(۱۷) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مکفوف عروض و ضرب مجبوب مفعول مفاعلن مفاعیل فعل - عبد الغنی تفرشی سے ما این ہمہ استخوان شکستیم عبث * ما ای ہ مفعول م استخا مفاعلن شکستیم مفاعیل عبث فعل - ناسخ سے ہر رات کبھی بڑی کبھی دن ہی بڑا * ہر رات مفعول کبی بڑی مفاعلن کبی دن ہ مفاعیل بڑا فعل -

(۱۸) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف دوم مکفوف مجبق عروض مجبوب - مفعول مفاعیلن مفعول فعل - جامی سے بیمار توام جانان حالم بہ نگر * بیمار مفعول ت ام جانا مفاعیلن حالم ب مفعول نگر فعل - سے آنکھین ہین گل نرگس غنچہ ہی دہن * آنکھی ہ مفعول گلے نرگس مفاعیلن غنچہ ہ مفعول دہن فعل

ان تینون کا عروض وضرب واحد ہی۔
(۱۹) صدر وابتدا اخرب حشو اول وودوم مکفوف عروض وضرب ازل۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع۔ قاسم کاہی میانکانی سے ہر کس کہ زاسرار خدا آگاہ ہست + ہر کسک مفعول زاسرار مفاعیل خدا اا گا مفاعیلن ہست فاع۔ رند سے مین تیری انھین باتون سے گھبراتا ہون + مر یتر مفعول انی بات مفاعیل س گبراتا مفاعیلن ہون فاع۔
(۲۰) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض دوسرا مکفوف عروض وضرب ازل۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع۔ مرزا ابو تراب فطرت مشہدی سے اکنون ز تردد نفس تنگی کرد + اکنوز مفعول تردد دے مفاعلن نفس تنگی مفاعیلن کرد فاع۔ بحر لکھنوی سے عاشق کو وہ مُنہ لگائین یہ باتین ہین + عاشق ک مفعول وہ لگا مفاعلن ی یہ باتے مفاعیلن ہین فاع۔
(۲۱) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف مجبق عروض وضرب ازل۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع۔ جامی سے چون قد تو بخرام ای سیم اندام + چو قد مفعول ت بخرام مفاعیلن ای سیمن مفعولن دام فاع۔ سے اللہ یہ شاکر ہی بندہ ہر وقت + ال لاہ مفعول پشا کر ہی مفاعیلن بندہ ہر مفعولن وقت فاع۔ ان تینون کا عروض وضرب ایک ہی۔
(۲۲) صدر وابتدا اخرب حشو اول وودوم مکفوف عروض وضرب مجبق مجبوب۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع۔ حشری تبریزی سے جان شد گرو روزی و رازق ضامن + جاشد گ مفعول روے روز مفاعیل ی رازق ضا مفاعیلن من فع۔ ناسخ سے ملتے نہین دریا کے کنارے باہم + ملتے ن مفعول ہ دریا ک مفاعیل کنارے با مفاعیلن ہم فع۔
(۲۳) صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض دوم مکفوف عروض وضرب مجبق مجبوب۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع۔ میر صیدی طہرانی سے من آئنہٗ دیار زنگستانم + من اای مفعول ن یے دیا مفاعلن رزنگستا مفاعیلن نم فع۔ بحر سے سب گر گئے دانت آنسوؤن کی صورت + سب گر گ مفعول ی دات اا مفاعلن سُو وکی صو مفاعیلن رت فع۔

(۲۴) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوف حشو دوم مکفوف مجبق عروض وضرب مجبق مجبوب - مفعول مفاعیلن مفعولن فع - جامی ؎ برخاکِ درت ہردم رخ میسایم + برخاک مفعول درت ہردم مفاعیلن رخ مے سا مفعولن یم فع - ؎ دل جو جو مرادین من مانی مانگے + دل جو ج مفعول مرادے من مفاعیلن مانی ما مفعولن گے فع - ان تینون کا عروض وضرب ایک ہی - اگر یہ بارہ اوزان باہم ملا دیے جائین تو رباعیان ناموزون نہونگی - اب دائرے مین صاف سمجھلو -



شجرۂ مجبق

اس شجرے کے صدر وابتدا کو عروضیون نے اخرم کہا ہی اور سہو کیا ہی جسطرح کہ پیشتر ہم نے ذکر کیا - دراصل رکن اول ودوم مین ہرجگہ تجبیق ہو کر شکل مفعولن پیدا ہو گئی ہی جیسا کہ اوزانِ ذیل سے ثابت ہی -

(۲۵) صدر وابتدا اخرب حشو اول مکفوفِ مجبق حشو دوم مکفوف عروض وضرب اہتم مفعولن مفعول مفاعیلُ فعول - جامی ؎ ہر ساعت دریاے تو جان بہر نثار + ہر ساعت مفعولن

دریاے مفعول ت جاہر مفاعیل شار فعول۔ سے شورِ الفت سے ہی بھرا اپنا ضمیر + شورے ال مفعولن فت سے ہ مفعول برا اپنٗ مفاعیل ضمیر فعول۔ اس وزن کے آغاز مین مفعول مفاعیل تھا لام مفعول اور میم مفاعیل مین باہم تخنیق ہوکر رکن اول مفعولن اور دوم مفعول بنگیا ہی لوگ دھوکے سے اس رکن دوم یعنی مفعول کو اخرب کہدیتے ہین باوجودیکہ خرب بسبب اجتماع خرم درمیان مصرع نہین آسکتا یونہین باقی گیارہ مین بھی غور کرلو۔

(۲۶) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجبّق دوم مکفوف عروض و ضرب اہتم۔ مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعول۔ فائضؔ بہری سے مطرب حرفے نئے زندحال بین + مطرب حر مفعولن فے نے فاعلن زندحال مفاعیل بین فعول۔ ناسخ سے آنتین پڑھتی ہین قل ہو اللہ مدام + اآتے پڑ مفعولن تی ہ قل فاعلن ہول لاہ مفاعیل مدام فعول۔ اس وزن مین فاعلن کو دھوکے سے لوگ اشتر کہتے ہین باوجودیکہ شتر بسبب ترکیب خرم سواے صدر و ابتدا کے اور کہین نہین آسکتا پس رکن دوم یعنی مقبوض اور رکن اول یعنی اخرب مین تخنیق ہوکر مفعول مفاعلن سے مفعولُن فاعلن ہوگیا ہی۔

(۲۷) صدر و ابتدا اخرب دونون حشو مکفوف مجبق عروض و ضرب اہتم۔ مفعولن مفعولن مفعول فعول جامی سے میخواہم تا رزم ای طرفہ نگار + میخاہم مفعولن تا رزم مفعولن ای طرف مفعول نگار فعول سے دل کا ارگن جب کو گلین نکلین یہ بول + دل کا ار مفعولن گن جب کو مفعولن کے نکل مفعول ی بول فعول۔ لوگ لکھتے ہین کہ یہان رکن اول و دوم اخرم ہین اور سوم اخرب اور صحیح چو کتے ہین کیونکہ اسکی اصل مفعول مفاعیل مفاعیل فعول تھی۔ مفعول کے لام اور مفاعیل کے میم مین تخنیق ہوئی پھر اوسی مفاعیل اول کے لام اور مفاعیل دوم کے میم مین باہم تخنیق ہوگئی تو وزن ترش کر نکل آیا۔ ان تینون اوزان کے عروض و ضرب ایک ہین۔

(۲۸) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف مجبق حشو دوم مکفوف عروض و ضرب مجبوب۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعل۔ جامی سے چون گفتم باگل ز جمالت سخنے + چو گفتم مفعولن باگل ز مفعول

جمالت س مفاعیل خنے فعل - ؎ بینی ہے زنبق تو جبین برگ سمن * بینی ہی مفعولن زنبق ت مفعول جبی برگ مفاعیل سمن فَعَل -

(۲۹) صدر و ابتدا اخرب حشو اوّل مقبوض مجبّق حشو دوم مکفوف عروض وضرب مجبوب - مفعولن فاعلن مفاعیل فعل - مزار روشن ضمیر ؎ محی الدینیؒ و مصطفےٰ حافظ تو * محیِد دی مفعولن نی ی مص فاعلن طفیٰ حاف مفاعیل ظتو فعل - ناسخ ؎ لکھّے مو سی پڑھے خدا سچ ہی شل * لک کے مو مفعولن سی پڑے فاعلن خدا سچ ہ مفاعیل شل فعل -

(۳۰) صدر و ابتدا اخرب دو نون حشو مکفوف مجبّق عروض وضرب مجبوب - مفعولن مفعولن مفعول فعل - جامی ؎ کی بارم بے لعلت از دیدہ گہر * کی بارم مفعولن بے لعلت مفعولن از دید مفعول گہر فعل - ؎ زلفون مین او الجھو تو روتے نہ بنے * زلفو مے مفعولن الجھو تو مفعولن روتین مفعول بنے فعل - یہ تینون اوزان عروض وضرب ایک ہی رکھتے ہین -

(۳۱) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف مجبّق حشو دوم مکفوف عروض وضرب ازل - مفعولن مفعول مفاعیلن فاع - جامی ؎ از گل آمد بوے تو رفتم از ہوش * از گل آ مفعولن مد بوے مفعول ت رفتم از مفاعیلن ہوش فاع - ؎ چنگ و بربط مین ہی کہان یہ تاثیر * چنگو بر مفعولن بطِ مے مفعول کہا یہ تا مفاعیلن ثیر فاع -

(۳۲) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجبّق حشو دوم مکفوف عروض وضرب ازل - مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع - حیدری تبریزی ؎ آدم معلوم و قدر آدم معلوم * اا دم مع مفعولن لوم قد فاعلن ر اا دم مع مفاعیلن لوم فاع - اسیر ؎ کیا اوندھے مُنہ گرا سبو کے مانند * کا او دے مفعولن مُنہ گرا فاعلن سبو کے ما مفاعیلن نند فاع -

(۳۳) صدر و ابتدا اخرب حشو اول و دوم مکفوف مجبّق عروض وضرب ازل - مفعولن مفعولن مفعولن فاع - جامی ؎ در گلشن اشک افشان مے گشتم دوش * در گلشن مفعولن اشکفشا مفعولن مے گشتم مفعولن دوش فاع - ؎ احمدؐ حیدر زہرا شبر شبیر * احمد حے مفعولن در زہرا

مفعولن شب برشب مفعولن ہیر فاع - ان تینون وزنون کا عروض و ضرب احد ہی -

(۳۴) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مکفوف مجبّق حشو دوم مکفوف عروض و ضرب مجبق مجبوب مفعولن مفعول مفاعیلن فع - جامی سے گاہے بخشد لعلِ تو مرہم مارا + گاہے بخ مفعولن شد لعل مفعول تمرہم مامفاعیلن را فع - سے بوسہ جو گیسو کا وہ جانی مانگے + بوسہ جو مفعولن گیسو ک مفعول و جانی مامفاعیلن گے فع -

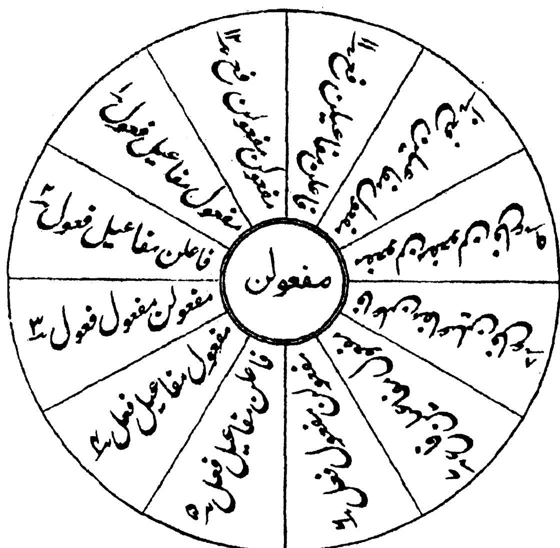
(۳۵) صدر و ابتدا اخرب حشو اول مقبوض مجبّق حشو دوم مکفوف عروض و ضرب مجبّق مجبوب مفعولن فاعلن مفاعیلن فع - ذہنی کاشی سے معذورم دار اگر نگفتم مخزن + معذورم مفعولن دار گر فاعلن نگفتم مخ مفاعیلن زن فع - جناب بحر سے بھائی سب ہین برادران یوسف + بائی سب مفعولن ہی برا فاعلن درانے یو مفاعیلن سف فع -

(۳۶) صدر و ابتدا اخرب دونون حشو مکفوف عروض و ضرب مجبق مجبوب - مفعولن مفعولن مفعولن فع - جامی سے گاہے دار دز لفت درہم مارا + گاہے دا مفعولن ر دز لفت مفعولن درہم ما مفعولن را فع - سے ان سانپون کا سونگھا پانی مانگے + ان ساپو مفعولن کا سوگا مفعولن پانی ما مفعولن سگے فع - یہ تینون اوزان متحد العروض و الضرب ہین

یہ بارہ اوزان شجرۂ دوم کے ہین اور ان بارھون کا خلط باہمی جائز ہی یعنی ایک مصرع کسی وزن کا ہو اور دوسرا اور وزن کا اور تیسرا اور وزن کا اور چوتھا اور وزن کا مگر اس شجرے سے باہر نہو تو خلاف استعمال ورنا جائز نہین بلکہ اوزان شجرۂ اول و شجرۂ دوم کا پیوند بھی درست ہی -

ان چوبیس وزنون مین جہان جہان ہم نے اُردو مثالون کے اغاز پر اونکے مصنفین کا نام نہین لکھا ہی وہ سب اوزان اُردو مین استادان مستند کے ہان قلیل الاستعمال ہین بلکہ زبان فارسی مین بھی وہ وزن خال خال ہین -

اب دائرے کا آئینہ ملاحظہ فرمایئے -



(۳۷) آٹھ رکن کا پورا شعر صدر و ابتدا اشتر حشو اول مکفوف حشو دوم مقبوض مجّبق عروض و ضرب سالم۔ فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن۔ دوبار۔ خواجہ حافظ شیرازی ؎ جمع کن باحسانے حافظِ پریشان را ✤ ای شکنج گیسویت مجمعِ پریشانی ✤ جمع کن فاعلن باحسانے مفاعیلن حافظے فاعلن پریشارا مفاعیلن۔ الآخر۔ ناسخ ؎ نخل وادی ایمن کردے بید مجنون کو ✤ تیرے زنگ مین لیلی بانگ لن ترانی ہی ✤ تیرزن فاعلن گمے لیلی مفاعیلن باگ لن فاعلن ترانی ہی مفاعیلن

(۳۸) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مسبغ باقی سب مثل وزنِ سی و ہفتم ؎ عاشقی مدان آسان ای پسر کہ جانبازی است ✤ ترکِ سر درین سودا موجب سرفرازی است ✤ کجا بازیس مفاعیلان سرفرازیس مفاعیلان۔ کبھی ان دونون وزنون مین حشو اول و سوم بقول اکثر مسبغ بلا قید غنہ ہوتا ہی یون۔ فاعلن مفاعیلان چار بار۔ حافظ ؎ از درم درآ سرمست تا زنم بشادی دست ✤ روشنی بماپیوست راستی بہ مہ مانی ✤ از درم فاعلن دراسرمست مفاعیلان تازنم فاعلن بشادی دست مفاعیلان۔ الخ۔ یہ صریح غلط ہی کیونکہ تسبیغ درمیانی جائز نہین۔ مؤلف سے ایک نکتہ سینے

کہ یہان رکن سوم و ہفتم دونون صرف مقبوض ہین یعنی مفاعلن اور رکن دوم و ششم سالم بروزن فاعلن
مفاعیلن مفاعلن مفاعیلان دوبار شعر مذکور کی تقطیع کر لیجیے یون - از درم فاعلن در اسرمس مفاعیلن
ت تازنم مفاعلن بشادی دست مفاعیلان + روشنی فاعلن بابہوس مفاعیلن تراستی مفاعلن ہانی
مفاعیلن - یہان ضرب سالم ہی - دیکھو تسبیغ درمیانی وشتر ابین کا خرخشہ بالکل ایک نکتے مین کیسا رفع
ہوگیا اس وزن کو اگر مسمط چہار خانہ کردین تو خوشنما ہوتا ہی جیسا کہ حافظ کے شعر دوم مین دکھایا جس طرح
شیخ ناسخ ؎ آئنہ یہ دوران ہی اسمین عکس جانان ہی + آپ اپنا حیران ہی آپ اپنا ثانی ہی + ائینہ فاعلن
ی دوراہی مفاعیلن اسمین عک فاعلن سجاناہی مفاعیلن - الی آخرہ - ان دونون وزنون کو باوجود مثمن
کہنے کے حکم خرم سے چشم پوشی کرکے لوگ اشتر الحشو بتادیتے ہین وَفِیہِ نَظَرٌ بشرطیکہ مضاعف الارکان
نہ سمجھین اور در صورت مشطور الاصل ہونے کے خرم ما بین صحیح ہوجائیگا فَتَامَّل -

(۳۹) بیت مثمن اور ہر رکن مقبوض - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو مرتبہ - حکیم قاآنی شیرازی
؎ درختہاے بارور چو اشتران باربر + ہمے ز پشت یکدگر کشیدہ صف قطار ہا + درخت ہا مفاعلن
ی باروَر مفاعلن چ اشترا مفاعلن ن باربر مفاعلن + ہمے زپش مفاعلن تیکدگر مفاعلن کشیدہ صف مفاعلن
قطار ہا مفاعلن - اُردو مین یہ وزن مستعمل نہین - اگر کوئی مسمط چہار خانہ اس وزن مین بزبان اردو کہے
تو سجع کے باعث سے یقیناً ناگوار مذاق نہو - اسکو رجز مخبون اور کامل موقوص بھی کہ سکتے ہین مگر اولی
یہین شمار کرنا ہی اور وجہ اولویت رجز اور کامل مین بتاؤنگا -

(۴۰) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مقبوض مسبغ باقی مقبوض - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلان
دوبار ؎ پری رخان ز عاشقان چو نقد دل ہمے برند + دگر تن ضعیف ما بیک نگہ نمے خرند + پری رخا
مفاعلن ز عاشقا مفاعلن چ نقد دل مفاعلن ہمے برند مفاعلان - وقس علیہ - وزن بست و نہم و چہلم
کا اجتماع جائز ہی -

(۴۱) بیت مثمن بدین ترتیب کہ ایک رکن مقبوض اور ایک سالم - مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن
دوبار - ؎ مشو ز یاد حق غافل ولا بجہل و نادانی + بکوش تا دم آخر نباشدت پشیمانی + مشو ز یا

مفاعلن درحق غافل مفاعیلن بلا بجہ مفاعلن لنادانی مفاعیلن + بکوش تا مفاعلن دمے ااخر مفاعیلن نباشدت مفاعلن پشیمانی مفاعیلن - اُردو مین یہ وزن نصیب اعدا -

(۴۲) سب مثل وزن چہل ویکم مگر عروض وضرب مسبغ بلا نون غنہ ؎ بہر طرف کہ مے بینی زجور فتنہ برپاست + بیا بکوے او بنشین بہشتِ جاودان اینجاست + بہر طرف مفاعلن کے بینی مفاعیلن زجور رفت مفاعلن نیے برپاس مفاعیلان - باقی علی ہذا القیاس - یہان اسطرحکی تسبیغ کچھ نقصان نہین کرتی کیونکہ بحر سالم ہوتی تو خروج دائرہ کا خیال ہوتا اور بحر انتہاے درازی پر بھی نہین ہو پھر ایسی زیادتیان کس حساب مین ہین -

(۴۳) بیت مثمن عروض وضرب مقصور باقی مین ترتیب وار ایک رکن مقبوض ایک مکفوف - مفاعلن مفاعیل مفاعلن فعولان - دوبار - ؎ مرا غمِ تو ای دوست زخانمان برآورد + مرا فراقت ای ماہ زجان فغان برآورد + مراغمے مفاعلن تُ ای دوس مفاعیلُ زخانما مفاعلن براورد فعولان + مرا فراق مفاعلن قتے ماہ مفاعیل زجانفغا مفاعلن براورد مفاعیلُ - یہ دونون وزن اُردو مین کیمیا ہین - یہ تینتالیس[۴۳] وزن وافی ہین -

(۴۴) بیت مسدس اور چھوٗن رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن - دوبار - ؎ کجائی ای غزال مشکبوے من + چرا ہر گز نمے آئی بسوے من + کجایی ای مفاعیلن غزالے مش مفاعیلن کبوے من مفاعیلن - وعلی ہذا القیاس - یہ وزن اُردو مین نایاب آیندہ جو اوزان کہ اُردو مین مستعمل ہین ہم مثال مین لکھین گے - جہان اُردو کی مثال نہو وہان سمجھو کہ یہ وزن اُردو مین غیر مستعمل ہے -

(۴۵) شعر مسدس عروض ضرب مسبغ باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان - دوبار - ؎ بباغِ وصل ویک لحظہ مہمانیم + ازان چون گل بروے یار خندانیم + بباغ وص مفاعیلن لِ او یک لح مفاعیلن ظ مہمانیم مفاعیلان + ازاچو گل مفاعیلن بروے یا مفاعیلن رخندانیم مفاعیلان - اسکا اجتماع وزن ماقبل کے ساتھ جائز ہے -

(۴۶) بیت شش رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل - دوبار -

حیرتی تونی سے ازان ہنجو در روم سوے مہ خویش + کہ خود را ہم نخواہم ہمرہ خویش + ازا ہنجد مفاعیلن روم سویۓ مفاعیلن مہے خیش مفاعیل + کخد راہم مفاعیلن نخاہم ہم مفاعیلن رہے خیش فعولان- جناب بحر سے نہ کہہ حق مین بزرگون کے کڑی بات + کہینگے لوگ چھوٹا مُنہ بڑی بات + نکہ حق سے مفاعیلن بزرگو کے مفاعیلن کڑی بات مفاعیل- باقی یونہین-

(۴۷) بیت مسدس عروض وضرب محذوف باقی ارکان سالم- مفاعیلن مفاعیلن فعولن- دوبار زلالی خوانساری شب تار کے وصف مین فرماتے ہین سے کواکب سے نمودے در زمانہ + چو چشم گربہ در تاریک خانہ + کواکب سے مفاعیلن نمودے در مفاعیلن زمانہ فعولن- الیٰ آخرہ- سید محمد خان رند سے جو کہتے ہو نہین اب تجھکو الفت + بہت اچھا بہت بہتر نہین ہے + جکہتے ہو مفاعیلن نہی اب تج مفاعیلن کہ الفت فعولن- باقی یونہین- قصر وحذف کا اجتماع باہمی درست-

(۴۸) چھ رکن کا پورا شعر عروض وضرب مقصور باقی چار رکن مین کوئی ایک مکفوف اور تین سالم یون مفاعیلن مفاعیلن فعولان + مفاعیل مفاعیلن فعولان- خواجہ حافظ شیرازی سے شب قدر است طی شد نامہ ہجر + سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ + شب قدرس مفاعیلن ت طی شد نا مفاعیلن مے ہجر مفاعیل + سلامن ہِ مفاعیل ی حت تی مط مفاعیلن لعل فجر فعولان- کسی ناواقف عروض نے یہان ناموزونی کے وہم سے قرآن مین اصلاح دیکر بجاے (ہِیَ) لفظ فیہ کا نسخہ بنایا اور صحیح کو غلط کیا- ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ تینون وزن ایک ہین-

(۴۹) بیت مسدس عروض وضرب مقصور باقی چار مکفوف- مفاعیل مفاعیل فعولان- دوبار سے بُتے شوخ ولم برد بیک ناز + ستمگار جفاکار سر انداز + بتے شوخ مفاعیلُ دلم برد مفاعیلُ بیک ناز فعولان- باقی بھی یونہین ہے-

(۵۰) شعر شش رکنی عروض وضرب محذوف باقی مکفوف- مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن- دوبار سے چو آن یار جفا کار نگارے + نبودہ ست ونباشد بدیارے + نبود ست مفاعیل نباشد مفاعیل دیارے فعولن- باقی مصرع اول یونہین ہے- اسکے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہی

(۵۱) بیت مسدس اور ہر رکن مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ دو بارہ بدیگران تو حرفہا ہمے زنی + تکلمے بما چرا نمے کنی + بدیگرا مفاعلن تحرفہا مفاعلن ہمے زنی مفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس
(۵۲) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مقبوض مسبغ باقی مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلان۔ دو بارہ چہ لطفہا بوصل یار دیدہ ایم + چہ رنجہا ز ہجر او کشیدہ ایم + چ لطفہا مفاعلن بوصل یا مفاعلن ردیدا یم مفاعلان۔ وقس علیہ۔
(۵۳) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض وضرب سالم۔ مفعول مفاعیلُ مفاعیلن دو بار۔ انوری خاوری ہ تا کار کس آن نیست کہ او خواہد + کارت ہمہ آن باد کہ آن خواہی + تا کا مفعول کسانیس مفاعیل کہ او خواہد مفاعیلن + کارت ہ مفعول م ابا د مفاعیل کہ اخاہی مفاعیلن
(۵۴) بیت مسدس عروض وضرب مقصور باقی مثل وزن سابق۔ مفعول مفاعیل فعولان۔ دو بار ہ دلدار من آن ترک پریزاد + کس نیست بخوبی بجہان یار + دلدار مفعول من آترک مفاعیل پریزا د فعولان + کس نیس مفعول بخوبی ب مفاعیلُ جہا یار مفاعیلُ۔
(۵۵) عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن سابق۔ مفعول مفاعیل فعولن۔ دو بار۔ سعدی ہ از دست و زبان کہ برآید + کز عہدہ شکرش بدر آید + از دست مفعول زبانے ک مفاعیل برآید فعولن + کز عہد مفعول شکرش ب مفاعیل درآید فعولن۔ اپنے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہے۔
(۵۶) چھ رکن کا پورا شعر صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض وضرب مجبوب یا اہتم۔ مفعول مفاعیل فَعَل یا فعول۔ دو بار۔ فی المعیار ہ با تو نہ توان گفت سخن + زیرا کہ توئی شاہ بتان + با تون مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل۔ یہی مجبوب ہے۔ زیرا ک مفعول تی شاہ مفاعیل بتان فعول۔ یہی اہتم ہے۔
(۵۷) بیت مسدس الارکان عروض ازل ضرب مجبوب مجبوب باقی مثل پنجاہ و ششم۔ مفعول مفاعیلن فاع + مفعول مفاعیلن فع۔ فی المعیار ہ دل سوختہ از زلف مشک + خجلت زدہ از رویت مہ + دل سوخ مفعول ت از زلف مفاعیلن مشک فاع + خجلت ز مفعول دا از رویت مفاعیلن مہ فع۔

جن لوگون نے زلل کو خرم سے مرکب جانا ہی وہ عروض وضرب کے ماقبل رکن مکفوف نہین سمجھتے بلکہ بجاے مکفوف رکن سالم بتاتے ہین اور راہ راست پر نہین جاتے ہم بیان زلل مین اسکی تصریح کر چکے کہ خرم یہان نہین دخل دے سکتا۔

(۵۸) بیت شش رکنی صدر وابتدا اخرب عروض وضرب سالم حشو مقبوض۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن دوبار ے اے درد تو رونق دلِ عاشق + داغ تو چراغِ محفل عاشق + اے درد مفعول ترونقے مفاعلن دلے عاشق مفاعیلن + داغے ت مفعول چراغ مح مفاعلن فلے عاشق مفاعیلن۔

(۵۹) عروض وضرب مسبغ باقی مثل پنجاہ و ہشتم۔ مفعول مفاعلن مفاعیلان۔ دوبار۔ خاقانی ے ہر غم کہ درآسمان حشر کردہ ست + غوغا بہ دردلِ من آوردہ ست + ہر غم کِ مفعول دراسما مفاعلن حشر کردست مفاعیلان + غوغا بَ مفعول درے دلے مفاعلن منا وردست مفاعیلان۔

(۶۰) شش رکنی بیت صدر وابتدا اخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مقبوض مجبوب عروض سالم ضرب مسبغ۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن + مفعولن فاعلن مفاعیلان۔ خاقانی شروانی ے با دانش من نساخت دہر آرے + دانش بکر است و دہر نامرد ست + تقطیع۔ با دان مفعول شمن نسا مفاعلن خت دہر آرے مفاعیلن دانش بک مفعولن رست دہ فاعلن ر نامرد ست مفاعیلان۔

(۶۱) بیت مسدس صدر وابتدا اخرب حشو مقبوض عروض وضرب مقصور۔ مفعول مفاعلن مفاعیل۔ دوبار۔ حیاتی گیلانی ے از بسکہ رفو زدیم و شد چاک + این سینہ ہمہ بدوختن رفت + از بسک مفعول رفو زدے مفاعلن مشد چاک مفاعیل۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ میان بحر ے محرم کے ستارے ٹوٹتے ہین + پستان کے انار چھوٹتے ہین + محرم کِ مفعول ستار ٹو مفاعلن ٹتے ہین مفاعیل + پستاک مفعول نار چو مفاعلن ٹتے ہین فعولان۔

(۶۲) عروض وضرب محذوف باقی مثل قبل۔ مفعول مفاعلن فعولن۔ دوبار۔ کمال خجند علیہ الرحمہ ے در خلوت دوست جان نگنجد + شادی وغم جہان نگنجد + در خلو مفعول تِ دوستجا مفاعلن نگنجد فعولن۔ باقی قس علیٰ ہذا شیخ محمد جان شاد ے رونے کی یہ خونِ دل کے خو کی + آنکھین ہوئین

بوٹیان لہو کی + رونیک مفعول سے خونِ دل مفاعلن کہو کی فعولن - الی آخرہ -

(۶۳) صدر و ابتدا اخرب حشو مقبوض محقق عروض و ضرب مقصور - مفعولن فاعلن مفاعیل - دوبار - فقیر دہلوی سے شیرین کاری کند چو بنیاد + صد مزدور آورد چو فرہاد + شیری کا مفعولن رِی کند فاعلن چو بنیاد فعولان - باقی اسیطرح - میر علی اوسط رشک سے میرے پیرومین قیس فرہاد + میرا قصہ ہر ایک دہن مین + میرے پی مفعولن روہی فاعلن س فرہاد مفاعیل + میرا قص مفعولن صہ ہر اک فاعلن دہن مین مفاعیل -

(۶۴) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب حشو مقبوض محقق عروض و ضرب محذوف - مفعولن فاعلن فعولن - دوبار - فیضی فیاضی سے خو در ادر خو دکنی تماشا + بینی سر نہفتہ پیدا + خدرا د مفعولن خدکنی فاعلن تماشا فعولن + بینی سر مفعولن رے نہف فاعلن تہ پیدا فعولن - شیخ امام بخش ناسخ سے مارا ابروسے سیکڑون کو + قاتل تلوار کا دھنی ہے + مارا اب مفعولن روسے سی فاعلن کڑو کو فعولن + قاتل تل مفعولن وار کا فاعلن دہنی ہے فعولن - اوزان شصت ویکم و شصت و دوم و شصت و سوم و شصت و چہارم کا اجتماع باہمی جائز ہے -

(۶۵) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مقبوض محقق عروض و ضرب سالم - مفعولن فاعلن مفاعیلن - دوبار - سے خرسندم از رخت بدیدارے + خوشنودم از لبت بگفتارے + خرسندم مفعولن از رخت فاعلن بدیدارے مفاعیلن - باقی علی ہذا القیاس - ان اخیر تین وزنون کو لوگ اخرم اشتر کہتے ہین اور نامعتبر کہتے ہین ہم اسکا ثبوت کئی جگہ دے چکے - وزن چہل و چہارم سے لے کر یہانتک بائیس اوزان مجزوہ ہین -

(۶۶) بیت مربع اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن - دوبار - سے بیا آن مہ کہ پنداری + روان یاقوت نالبستی + بیا را مہ مفاعیلن کہ پنداری مفاعیلن + روا یاقو مفاعیلن تنالبستی مفاعیلن -

(۶۷) بیت وہی چار رکنی مگر عروض و ضرب مقصور - مفاعیلن مفاعیل - دوبار - سے بہادستم غریوان + من از بیداد ہجران + بہادستم مفاعیلن غریوان مفاعیل + من از بیدا مفاعیلن د ہجران فعولان

(۶۸) سب مثل وزن ماقبل عروض وضرب محذوف یا ایک محذوف اور ایک مقصور۔ نصیر المحققین کے نزدیک الف ونون غنہ بجاے یک ساکن ہو اسلیے وہ قصر اور حذف کی مثال مین ایک ہی شعر پر اکتفا کرتے ہین جسکو ہم نے وزن شصت و ہفتم مین لکھا ہے۔ پیشتر ہمنے وزن سوم مین یہ شعر لکھا جسکا ایک مصرع یون ہو ؎ مرا تا شد دل از کف دگر پرواے سر نیست + شتق دوم مین اسی سبب سے وہان کہا تھا کہ یہ ہزج مثمن مضاعف المشطور ہے کہ نصیر المحققین علیہ الرحمہ گویا اوسی مصرعیکو ایک شعر سمجھ رہے ہین اب پھر سمجھو کہ جب ہزج مشطور مقصور یا محذوف کو دوہراوگے تو بلا تکلف مقلوب طویل ہاتھ آئیگی پھر ہم بہ تکلف اوسکو بحر ہزج کیون ٹھہرائین بلا تصنع مقلوب طویل کیون نہ کہدین۔

(۶۹) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفاعیل فعولان۔ دوبارہ ؎ بدستان دل من برد + یکے ترک پریزاد + بدستا دمفاعیل لمن برد فعولان + یکے ترک مفاعیل پریزاد فعولان۔ جب یہ وزن معقد ہوجاتا ہو تو اسکا عروض بھی مکفوف آتا ہو مثلاً اسمین برد کے بعد ہاے مختفی ملا دو تو ایک مصرع سا معلوم ہوگا اور اوسکا عروض بر وزن مفاعیل بحرکت آئیگا۔ اس وزن مین تخنیق بھی جائز ہو در حالت غیر تعقید ایک صورت یون ہوگی۔ مفاعیلن مفعول + مفاعیلن مفعول۔ اور در حالت تعقید دو صورتین ہوسکتی ہین اول مفاعیلن مفعولن مفعول مفاعیل دوم مفاعیلن مفعولن مفعولن مفعول۔

(۷۰) چہار رکنی شعر صدر و ابتدا اخرب عروض وضرب سالم۔ مفعول مفاعیلن۔ دوبارہ ؎ اکنون کہ چنین زارم + بر من کنی رحمت + اکنون کہ مفعول چنی زارم مفاعیلن۔ الی آخرہ۔ اس وزن مین تسبیغ بھی روا ہے۔ پس وزن نہم کو اسی مشطور کا مضاعف سمجھو۔

(۷۱) چار رکن کا شعر صدر اخرب ابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفعول فعولان + مفاعیل فعولان ؎ من بے تو چنین زار + تو از دور ہمے خند + من بیت مفعول چنی زار مفاعیل ت از دور مفاعیل ہمے خند فعولان۔

(۷۲) بیت مربع صدر وابتدا اخرب عروض سالم ضرب محذوف۔ مفعول مفاعیلن + مفعول

فعولن سے چندین چہ کُنی تُنبُل + ماراچہ فریبی + چندین چہ مفعول کُنی تُنبُل مفاعیلن + ماراچ مفعول فریبی فعولن۔ تُنبُل بضم تاے فوقانی و سکون نون و باے موحدۂ مضموم مع لام زدہ مکر و حیلہ۔

(۷۳) چار رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب محذوف۔ مفعول فعولن۔ دو بار سے ای یار گرامی + آخر تو کجائی + ای یار مفعول گرامی فعولن۔ وعلیٰ ہذا۔ اوزان مربع اپنے مثمن کے ایک ایک مصرعے ہین بخلاف اس وزن کے۔ محقق فرماتے ہین کہ این در حکم یک مصراع نیست و کوتاہ ترین وزنہاے ہزج است۔ فی الحقیقت یہ ایک مصرع کیونکر ہو سکتا ہی حذف مصرعے کے درمیان کیونکر آسکیگا۔ پھر ہمنے وزن سوم کو ٹوکا تو کیا گناہ کیا۔

(۷۴) شعر چہار رکنی صدر اخرب ضرب اہتم عروض و ابتدا ناپیدہ بدین سبب کہ شعر معقد ہی۔ مفعول مفاعیلُ مفاعیل فعول + سے یکبارہ جنین جاہل و خونخوارہ مباش + یہان جاہل کی ہاے ہوز شامل مصرع اول ہی اور اوسکا لام مصرع دوم سے متعلق۔ یون۔ یکبار مفعول جنی جاہِ مفاعیلُ لخونخوار مفاعیل مباش فعول۔

(۷۵) سب مثل وزن سابق مگر ضرب مجبوب۔ مفعول مفاعیلُ مفاعیل فعل سے دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا + یہان نشود کا نون شامل مصرع اول ہی یون۔ دانیک مفعول دلز تو نَ مفاعیلُ شود سیر مفاعیل مرا فعل۔

(۷۶) سب مثل وزن ہفتاد و چہارم مگر ضرب ازل۔ مفعول مفاعیلُ مفاعیلن فاع + سے مشتاب بر فتن صنما لختے باش + یہان صنما کا صاد مصرع اول مین شامل ہی یون۔ مشتاب مفعول برفتن ص مفاعیل + نما لختے مفاعیلن باش فاع۔

(۷۷) سب مثل وزن ہفتاد و پنجم مگر ضرب مجبّق مجبوب۔ مفعول مفاعیلُ مفاعیلن فع سے دانی کہ دلم سیر ز تو کی گردد + دانیک مفعول دلم سیر مفاعیل + ز تو کی گر مفاعیلن دد فع۔ بدین وجہ کہ یہ بھی گویا ایک مصرع ہی معقد کے وصف سے خارج نہین اور ظاہر ہی کہ پہلا مصرع مرکب غیر مفید ہی جب تک دوسرا مصرع نہ پڑھو ہر گز بات تمام ہوگی پھر کیونکر معقد کی تعریف سے نکل سکتا ہی۔ ان

معقدات سے واضح ہی کہ رباعی کا ایک ایک مصرع ایک ایک شعر ہی - یہی وعدہ ہمنے شرح ترانہ مین کیا تھا وہ بتا دیا -

(۷۸) بیت مربع اور ہر رکن مقبوض - مفاعلن مفاعلن دو بار ے چہ کردہ ام بجاے تو + کہ نیستم سزاے تو + چکردام مفاعلن بجاے تو مفاعلن + ک نیستم مفاعلن سزایتو مفاعلن -

(۷۹) بیت مربع صدر و ابتدا اشتر عروض و ضرب مقبوض - فاعلن مفاعلن دو بار - لمولفہ ے یا سخن بزن بمن + یا نظر فگن بمن + یا سخن فاعلن بزن بمن مفاعلن + یا نظر فاعلن فگن بمن مفاعلن اس وزن کے بھی دونون مصرعے ملاکر ایک مصرع نہین ہوسکتا کیونکہ خرم درمیان مین نہ لایا جائیگا - یہ وزن کسی کتاب مین نہین اور بہر عنوان جائز و خوش آیند ہی - وزن شصت و ششم سے لیکر یہانتک چودہ [۱۴] اوزان مشطور ہین اور ان مشطورات مین جنکے اوزان مثمن آچکے ہین اونکو مربعات مین متاخرین مستعمل نہین کرتے -

تنبیہ اس بحر مین متاخرین نے زحافات بے موقع لاکر چند وزن تراشے ہین کہ وہ سب غلط ہین اونمین سے کچھ یہان بیان ہوتے ہین کچھ پیشتر بیان ہوچکے مثلاً -

(۱) فاعلن فعولن فاعلن فعولن - دو بار ے از غم فراقش مے کشم المہا + ہیچ کس مبادا مبتلاے غمہا + کہتے ہین کہ یہ ہزج اشتر محذوف ہی - استغفر اللہ شتر خرم سے مرکب ہی یعنی فاعلن وہ درمیان مصرع کیونکر آسکتا ہی - اسی طرح فعولن محذوف خاص عروض و ضرب کا زحاف ہی وہ حشو مین کیونکر دخیل ہوگا لہذا یہ وزن غلط در غلط ہی -

(۲) فَعْلن مفاعیلن فَعَلن مفاعیلن - دو بار ے وارد محبا ز تو صد گونہ غم در دل + اما غم ہجران باشد بسے مشکل + کہتے ہین کہ فعلن مسکن الاوسط اسمین ہر جگہ اخرب محذوف ہی - واہ یک نشد دو شد خرم صدر و ابتدا کے واسطے مخصوص ہی درمیان مین کیونکر آئیگا اور حذف آخر کے لیے واجب تو اوائل و اواسط مین اسکا لانا عروض سے جاہل بنجانا ہی اور پھر دونون کی ترکیب مہمل در مہمل کبھی اس شعر کی تقطیع مفعول مفعولن مفعول مفعولن سے کرکے کہتے ہین کہ یہ اخرب اخرم ہی - لاحول ولا - اخرب بھی

درمیان مین اور اخرم بھی مابین اور آخر محض ہےاور وزن ناجائز محض اور محض ناجائز - ہان بحر طویل مربع مضاعف کہتے تو یہ تصنع درست ہوسکتا -

رجز

یہ بحر بھی ہزج کے مثل تینون زبانون مین مستعمل ہے - اسکی اصل دائرہ عربی مین چھ بار مستفعلن آئی ہے - لیکن استعمال مین وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین - عروض اسکے - سالم - مخبون مقطوع - مخبون - مطوی - مخبول - مذال - چھ قسم کے آتے ہین اور اسکی ضربین ایک مقطوع اور چھے عروض والی سب ملاکر سات آتی ہین اور سب نوع کے اوزان ملاکر بارہ اقسام پر عرب مین یہ بحر مستعمل ہے - یون -

(۱) چھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم - مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبار ے دَارٌ لِسَلْمَیٰ اِذْ سُلَیْمیٰ جَارَۃٌ * قَفْرٌ تَرَیٰ اٰیَاتِہَا مِثْلَ الزُّبُرْ * تقطیعہ - دارلسل مستفعلن می اذسلو مستفعلن می جارتن مستفعلن + قفرن تری مستفعلن اایاتہا مستفعلن مثلزز بر مستفعلن - یہ سلمی کا گھر ہے جبکہ سلیمی اوسکے ہمسایہ مین تھی اب خالی ہے اوسکے نشانون کو دیکھ مثل اون کتابون کے ہین جو ایسے کاتب کو یاد دلائین - قفر زمین خالی از آب و گیاہ - زبر جمع زبور بمعنی کتب -

(۲) شعر مسدس لا اصل ضرب مقطوع باقی پانچ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلن مفعولن - ے اَلْقَلْبُ مِنْہَا مُسْتَرِیْحٌ سَالِمٌ * وَالْقَلْبُ مِنِّیْ جَاھِدٌ مَجْھُوْدٌ * القلب من مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن + ول قلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہو دو مفعولن - اوس معشوقہ کا دل آرام و سلامتی مین ہے اور میرا دل شدت بلا مین عشق کا تعب کشیدہ ہے -

(۳) شش رکنی شعر صدر مخبون ابتدا سالم دونون حشو مطوی عروض مخبون مقطوع ضرب مقطوع مفاعلن مفتعلن فعولن + مستفعلن مفتعلن مفعولن ے وَبَلْدَۃٍ لَیْسَ لَھَا اَنِیْسٌ * اِلَّا الْیَعَافِیْرُ وَاِلَّا الْعِیْسُ * وبلدتن مفاعلن لیس لہا مفتعلن انیسو فعولن + ال لل یعا مستفعلن فیر ول مفتعلن لل عیسو مفعولن - بہت شہر ایسے ہوگئے کہ اونکا کوئی انیس و جلیس نہین مگر آہوان زرد -

شتران سرخ و سپید - یعنی ایسے ویران ہوگئے کہ جانوران مذکور کی چراگاہین ہین -

(۴) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون - مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار ؎ فَطَالَمَا وَطَالَمَا وَطَالَمَا * سَقیٰ بِکَفِّ خَالِدٍ وَّاَطْعَمَا * فطالما مفاعلن وطالما مفاعلن وطالما مفاعلن + سقی بکف مفاعلن فخالد و مفاعلن واطعما مفاعلن - طول ہوگیا اور کثرت ہوگئی اور مدت بڑھگئی خالد کے ہاتھ سے پانی پلانے اور کھانا کھلانے کی یعنی خالد بڑا سخی ہی بہت کھانا کھلاتا اور بہت پانی پلاتا ہی - بحر ہزج مسدس مستعمل نہین ورنہ یہ شعر وہین لکھا جاتا بدین وجہ کہ مفاعلن وہان بے تبدیل نہ آتا ہی -

(۵) ایک بیت مین چھ رکن اور ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن دوبار ؎ مَا وَلَدَتْ وَالِدَۃٌ مِنْ وَلَدٍ * اَکْرَمَ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ حَسَبًا * ما ولدت مفتعلن والدتن مفتعلن من ولدن مفتعلن + اکرم من مفتعلن عبد منا مفتعلن فن حسبن مفتعلن - کسی مان نے ازروے حسب عبد مناف سے بزرگتر لڑکا نہین جنا ہی -

(۶) بیت مین سب چھ رکن اور ہر ایک رکن مخبول - فَعِلَتُن فعلتن فعلتن - دوبار - ہر رکن فاصلۂ کبریٰ ؎ وَثِقَلٍ مَنَعَ خَیْرَ طَلَبٍ * وَعَجَلٍ مَنَعَ خَیْرَ تُؤَدَہْ * وثقلن فعلتن منع خی فعلتن رطلبن فعلتن + وعجلن فعلتن منع خی فعلتن رتؤدہ فعلتن - بہت گرانباریان ہین اور سستیان کہ روکتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت عجلتین ہین کہ مانع آتی ہین خیر متامل کی یعنی بعض مقام پر عجلت بہتر ہوتی ہی اور سستی نقصان کرتی ہی اور بعض جگہ اسکے برخلاف -

(۷) چھ رکن کا پورا شعر ضرب مخبون مقطوع باقی پانچ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلن فعولن - ؎ لَاخَیْرَ فِیْ مَنْ کَفَّ عَنَّا شَرَّہٗ * اِنْ کَانَ لَا یُرْجٰی لِیَوْمِ خَیْرٍ * لاخیرفی مستفعلن من کف فعن مستفعلن ناشر رہو مستفعلن + انکان لا مستفعلن یرجی لیو مستفعلن مخیری فعولن - اگر یوم مین تنوین دیجاے تو رکن فعولن مخبون مقطوع نہ رہیگا بلکہ صرف مقطوع یعنی مفعولن ہوجائیگا یون من خیری مفعولن - بصورت مفعولن یہ وزن وزن دوم سے

لڑجائیگا اور وزن ہفتم کی مثال نرہیگا۔معنی - اوس شخص مین کچھ خوبی نہین جس نے اپنی بدی تو ہم سے باز رکھی اور نیکی کے دن اوس سے نیکی کی اُمید نہین یعنی وہ شخص کس کام کا کہ ستائے نہین اور جب وقت کام پڑے نیکی کرنے سے نکلجائے -

(۸) بیت مسدس الارکان حصہ مخبون ابتدا اور دونون حشو سالم عروض وضرب مذال -مفاعلن مستفعلن مستفعلان + مستفعلن مستفعلن مستفعلان - سیوطی سے وَهٰذِهِ اُرْجُوزَةٌ مِثْلُ الْجُمَانُ + ضَمَّنْتُهَا عِلْمَ الْمَعَانِي وَالْبَيَانُ + وہاذہی مفاعلن ارجوزتن مستفعلن مثلل جمان مستفعلان + ضمہ من تہا مستفعلن عل مل معا مستفعلن نی ولبیان مستفعلان - یہ چند اشعار ہین وانہاے نقرہ کے مثل مین نے انکو علم معانی وبیان پر مشتمل کیا ہی - یہ شعر سیوطی عقود الجمان مین اپنا لایا ہی یہ آٹھ وزن وافی ہین -

(۹) چار رکن کا شعر یعنی دو رکن کا مصرع اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن دوبارے قَدْهَاجَ قَلْبِي مَنْزِلٌ + مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرٌ + قدہاج قل مستفعلن بی منزلن مستفعلن + من ام معم مستفعلن رن مقفرو مستفعلن - تحقیق ہیجان اور جوش مین لایا میرے دل کو ام عمرو کا وہ مکان کہ خالی ہی یہ ایک ہی وزن مجزو ہی - یہ اصلی وزن سوم ہی - اسیطرح سب جگہ ہم نے خلیل کی ترتیب کا پتا دیا ہی -

(۱۰) تین رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن -ایک بار- سے مَا هَاجَ اَحْزَانًا وَشَجْوًا قَدْ شَجَا + ماہاج اح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ون قدشجا مستفعلن -کون چیز جوش مین لائی غمون کو اور حاجت وحزن کو کس نے محزون کیا - یہ اصلی وزن چہارم ہی - ابن قطاع کہتا ہی کہ اسمین ضرب ہی اور عروض نہین ہی کیونکہ غیر ممکن ہی کہ شعر مین ضرب نہو کس لیے کہ قافیہ وہین اعتبار کیا جاتا ہی نہ عروض کے مقام پر - رہا مطلع کا مصرع اول قافیہ دار - وہ گویا مقلد مصرع دوم ہی - اخفش وزجاج کی راے یہ ہی کہ نہ اسمین عروض ہی اور نہ ضرب اس لیے کہ عروض ضرب سے مقدم آتا ہی گویا ضرب کو اوسکی مشابہت سے لاتے ہین اور اس وزن مین عروض

نہین ہی جب عروض نہوا تو مشابہت کسکی ہوگی اسیلیے ضرب بھی ندارد - محقق کی تحقیق مین یہ ہی کہ اسکا عروض
بمنزلۂ ضرب ہی اور اسکا صدر بمنزلۂ ابتدا ہی - یہی ایک پورا مصرع اول ہی اور یہی پورا اوسکا مصرع ثانی کیونکہ ایک
مصرع کو شعر نہین کہہ سکتے - جہان کہین مشطور سطرح ہو کہ مثلث بنجائے وہان یہی اختلاف بکار آمد ہین -
(۱۱) ایک پورا شعر تین رکن کا ضرب مقطوع باقی دو سالم - یا یون کہو کہ عروض و ضرب دونون مقطوع باقی
سالم مستفعلن مستفعلن مفعولن ایکبار ؎ یَا صَاحِبَیْ رَحْلِی اَقِلَّا عَذْلِی + یا صاحبی مستفعلن حلی اقل
مستفعلن لا عذلی مفعولن - ای میرے راحلے کے ہمراہیو مجھکو ملامت کم کرو - یہ دونون وزن مشطور ہین -
(۱۲) دو رکن کا پورا شعر اور ہر ایک رکن سالم - مستفعلن مستفعلن ایکبار - ورقہ ابن نوفل ؎ یَا لَیْتَنِی +
فِیْهَا جَذَعْ + تقطیع پانی ہی - کاش ہوتا مین اون دنون جوان تا کہ ای محمدؐ تیری اعانت کرتا - اسکا صدر
خود ابتدا اور اسکا عروض خود ضرب یعنی پہلے رکن کو صدر و ابتدا دفعۃً فرض کرلو اور دوسرے کو عروض
و ضرب دفعۃً جیسے مشطور مین سمجھے تھے مگر اوسمین اسمین صرف حشو کا فرق ہی - یہی ایک وزن منہوک ہی
یعنی مسدس الاصل کے ایک ایک مصرعے سے دو دو تہائی نکالڈالو تو لامحالہ تین تین رکن کی جگہ ہر مصرعے
مین ایک ایک رکن رہجائیگا - یہ اصلی وزن نجم ہی -
زجاج کے نزدیک ایک رکن کا بھی ایک شعر درست ہی جسکو موحد کہتے ہین - عبدالصمد بن معذل
نے ایسے شعر کہے ہین - یون ؎ قَالَتْ حَبَلْ + مَا ذَا الْخَجَلْ + هٰذَا الرَّجُلْ + حِیْنَ احْتَفَلْ +
اَهْدَى الْبَصَلْ + قالت حبل مستفعلن ماذلخجل مستفعلن ہا ذرجل مستفعلن حی نح تفل مستفعلن اہدل
بصل مستفعلن - مساۃ حبل نے کہا بڑی خجالت ہی اس مرد نے جب کہ محفل کی تو پیاز بانٹی - لیکن
یہ سب شعر موحد ملاکر پانچ رکن ہین اس لیے نصیر المحققین فرماتے ہین کہ اس وزن کو اونھین اشعار مین
داخل کرنا چاہیے جو کہ بتکلف ارکان مستعملہ سے زیادہ کیے گئے ہین جیسے چونسٹھ رکن کا پورا ایک ایک
مصرع جسکو اب عوام بحر طویل کہتے ہین - پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک رکن کا ایک شعر محقق نے
نہ مانا بلکہ اس وزن کو رجز کے اوس مجزو مین داخل جانا جسمین ایک رکن تعداد سے زیادہ ہی جب تو
تکلفات زیادۃ الارکان کے تحت مین اوسکا شمار کیا - مؤلف کی راے مین یہ سب پانچون ارکان ملاکر

دو شعر ہین ایک منہوک یعنی دو رکن کا ایک شعر اسطرح سے قَالَتْ حَبَلْ ٭ مَا ذَا الْجَلَلْ ٭ اور دوسرا مشطور
یعنی تین رکن کا پورا ایک شعر یون سے هٰذَا الرَّجُلُ حِیْنَ احْتَفَلْ اَهْدَی الْجَمَلْ ٭ اس صورت
مین باوجود قطع عبارت معنی مین کچھ فتور نہین آتا اور موحد اور تکلف زیادت کا جھگڑا اٹھا جاتا ہے - اسیطرح
خاسر نے بھی موسی الہادی کی مدح مین کہا ہے سے مُوْسَی الْمَطَرْ ٭ غَیْثٌ بَکَرْ ٭ یُحْیِی الْبَشَرْ ٭ موسل
مطر مستفعلن غیثن بکر مستفعلن یحیل بشر مستفعلن - موسی باران ہے سحاب صبح ہے زندہ کرتا ہے بشر کو -
یہ وزن خواہ موحد ہو خواہ زیادت بیجا ہم تو اسکو مشطور ہی مشطور پکارین گے -

الغرض اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہے کہ اس بحر کے سب ارکان مین خبن صالح ہے اور طی حسن اور
خبل جائز مگر قبیح - جو ضرب کہ اس بحر مین مقطوع ہو اوسمین سوائے خبن کے طی اور خبل کوئی جائز نہین
خلیل احمد بصری نے اسمین وزن مشطور کا ذکر ہی نہین کیا کیونکہ اوسکے نزدیک شعر وہ ہے جسکے دونون مصرع
مساوی ہون اور عروض وضرب رکھتا ہو اور یہ تعریف مثلث پر نہین جمتی ہان مثنی یعنی منہوک پر
صادق آتی ہے اس لیے وہ منہوک کا قائل ہوا ہے - اخفش مثنی کو شعر نہین سمجھتا اس لیے کہ اوسمین اگر صدر
ہے تو ابتدا ندارد اور ابتدا کو مانو تو صدر کو نابود جانو اسیطرح عروض وضرب مین ایک کو مٹانا اور ایک کو
لانا ہوگا - الحاصل مثلث خلیل کی رائے مین اور مثنی اخفش کے قیاس مین اور موحد زجاج کے سوا
جمہور کے نزدیک شعر ہی نہین ہین -

ہمکو اختیار ہے کہ خبن اور طی اور خبل سے ساکن دوم یا چہارم یا دونون معاً گرائین اور پھر یہ بھی
اختیار ہے کہ مستفعلن کے دونون ساکنون کو بحال رکھین بحکم مکانفہ -

بزبان فارسی و اردو اس بحر کی اصل دائرہ مستفعلن مین آٹھ بار کا پورا شعر ہے اور محقق نے باعتبار
صدر و ابتدا اسکی تین قسمین کی ہین - سالم - مخبون - مطوی - اور ہر ایک قسم کے مثمن و مسدس
و مربع وغیرہ علیحدہ علیحدہ مذکور کیے - ہم کل وافی اوزان ایک جگہ اور سب مجزوا ایک مقام پر اور
تمام مشطور ایک محل پر اور ہر ایک منہوک ایک موقع پر ذکر کرینگے تاکہ التزام تعدادی مین فرق نہ آئے -
الغرض سب اقسام مذکورہ ملاکر دونون زبانون مین اونچاس طرح پر یہ بحر آئی ہے -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن - دو بار - طالب کلیم ہمدانی ؎ دنبال اشک افتادہ ام جو بیم دل آزردہ را * از خون توان برداشت پی نخچیر پیکان خوردہ را * دنبال اش مستفعلن کفتادہ ام مستفعلن جو بیم دلے مستفعلن آزردہ را مستفعلن + از خون تو مستفعلن برداش پی مستفعلن نخچیر پی مستفعلن کاخردرا مستفعلن - یا جیسے ناسخ ؎ زندان مین بھی کوچہ ترا ای یار آتا ہی نظر * بلبل قفس مین ہی مگر گلزار آتا ہی نظر * زندام بی مستفعلن کوچہ ترا مستفعلن ای یار آ مستفعلن تا ہی نظر مستفعلن باقی یونہین - اس وزن مین مسمط چہار خانہ نہایت خوش آیند ہوتا ہی - استاد ؎ دانش ہمی در باختہ خود راز من نشناختہ * رخ در کنارم ساختہ از شرم پنہان در بغل + دانش ہمی مستفعلن در باختہ مستفعلن - یہ ایک خانہ ہوا - خدراز من مستفعلن نشناختہ مستفعلن - یہ دوسرا خانہ - رخ درکنا مستفعلن رم ساختہ مستفعلن - یہ تیسرا خانہ - از شرم پن مستفعلن ہا در بغل مستفعلن - یہ چوتھا خانہ ہی - یا جیسے ناسخ ؎ ناسخ ہی اب آٹھون پہر - شق تصور اسقدر * جس سمت کرتا ہون نظر - دلدار آتا ہی نظر + -

صاحب مجمع الصنائع کہتا ہی - مسمط وہ ہی کہ شاعر چند مصرعے کہے کہ متفق الوزن والقافیہ ہون اونکے مصرع آخر مین قافیہ اصلی لائے جس پر بناے شعر ہو اقل اوسکے چار مصرعے ہین اور اکثر دس تک آئے ہین اور صاحب صحاح وقاموس کا قول بھی یہی ہی - مؤلف اسکی مثال وزن ستم مین لائیگا - لیکن صاحب مناظر الانشا بزبان عربی یون کہتے ہین کہ مسمط وہ کلام منظوم ہی کہ ہر ایک بیت اوسکی منقسم ہو چار اقسام متساوی پر - تین اولین قسمتین اوسکی قافیہ واحد رکھتی ہون اور قسمت اخیر مین وہ قافیہ ہو جس پر بناے شعر ہو - محقق طوسی کی راے بھی صاحب مناظر کے موافق ہی کما قال و باشد کہ قافیہ در دور ہا کہ اجزاے یک بیت باشد اعتبار کنند مانند مسمطات چہار خانہ - جیسے غالب و ناسخ کے دونون آخر شعر - مؤلف کے عندیے مین محقق کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ مسمط مین چہار خانہ کی قید صرف ایک بیت کے چار حصون کے واسطے ہی - رہے عام مسمطات جنکے خانے چار یا چار سے کم یا زیادہ ہون یا خانہاے طاق ہون وہ ایک بیت کے واسطے نہین ہین بلکہ بند ہاے ابیات کے لیے مستعمل ہین پس اس تعریف سے مسمط کا لفظ اجزاے یک بیتی اور مصاریع یک بندی

دونون کے واسطے موضوع ٹھہرا مسمط چہارخانہ۔ یک بیتی کو بعض اہل فن مثل صاحب مجمع الصنایع وغیرہ مسجع کہتے ہین مگر محقق اسکو سجع نہین کہتے کقولہٖ واگر در غیر شعر اعتبار کنند آنرا سجع خوانند جیسے غبارے چھوٹے ستارے ٹوٹے۔ ایک بات اور بھی ہو کہ محقق طوسی نے جنکے قافیون کا اعتبار اجزائے بیت مین کیا ہو اون او وار کو وہ مانند مسمطاتِ چہارخانہ کہتے ہین نہ مسمطاتِ چہارخانہ اسکا یہ منشا کہ جس طرح چار مصرعون مین ایک قافیہ آخر اصلی ہوتا ہو اور باقی تین متحد او سیطرح ایک بیت چہار جزوی مین جزو آخر اصلی قافیہ رکھتا ہو اور تین جز متحد القوافی ہوتے ہین پس اس امر سے اس قسم کی بیت مسمط کے مثل ہوئی نہ مسمط چارخانہ۔ مگر ہم صاحب مناظر کے کہنے پر چلتے ہین اور ایسے ایک شعر کو بھی مسمط کہتے ہین اور محقق بھی جابجا اسکے قائل ہوئے ہین معیار مین ہزج اخرب کا بیان ملاحظہ طلب ہو۔

(۲) بیت مثمن عروض وضرب مذال باقی مثل وزن اول۔ اسمین آخر مصراع نون غنہ ہونا واجب ہے ورنہ دائرے سے خارج ہونے کا یقین یہان بھی ہو۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان دو بار۔ امیر حسن دہلوی سے خون شد دلِ دیوانہ ام زلفت ببازی ہیچنان + آخر رسید افسانہ ام شب را درازی ہیچنان + زی ہیچنان مستفعلان۔ دونون جگہ۔ ناسخ سے جی سے ہون بیزار اندنون ہو مرگ درکار اندنون + کارِ ندِ نون مستفعلان۔ شاذ شاذ استادان فارسی گو نے عروض مین اذالہ بے نون غنہ بھی کیا ہو جسطرح سے بیچارہ خسرو خستہ راخون ریختن فرمودہ است + ثہلقے ممنت یکطرف آن شوخ تنہا یکطرف + فرمو دہ ست مستفعلان۔ اور کبھی عروض وضرب دونون مین جیسے سے آخر بجا تان میرسی اندر طلب مردانہ باش + ترک تعلق پیشہ کن وز خویش ہم بیگانہ باش + مردان باش مستفعلان بیگان باش مستفعلان۔ اُردو مین یہ اذالہ ناروا ہو۔ کبھی فارسی والے ایسا اذالہ درمیان مصاریع لاتے ہین وہان یہ سمجھو کہ وزن مربع تھا اوسکو مضاعف کر لیا ہو۔ فخر زمان بدر چاچ سے آن شاہ تب لرزہ دارہ سر طانش چون ساز دنزار + آتش شو د برخاک وخارا زتفِ حمیٰ ریختہ + اشاہد سے مستفعلن تب لرزدار مستفعلان۔ وقس علیہ۔

(۳) شعر مثمن ضرب اعرج باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولان

ع آگہ شوم از بوسے خوش بے آنکہ کس گوید مرا + گر بگذرد دلخواہ من پیش درم شبگیر ان + گر بگذرد مستفعلن دلخواہ من مستفعلن پیشے درم مستفعلن شبگیران مفعولان۔ شبگیران مین الف و نون حالیہ ہی یعنی حالت شبگیر مین ہونے والا شخص۔ شبگیر سفر شب۔ ایوار سفر روز۔

(۴) شعر مثمن عروض و ضرب مقطوع اور چھ رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن۔ دو بار ع تا کی کنی ما ہا ستم بر عاشق بیچارۂ + روزے بود کز جور تو گردد ز شہر آوارۂ + بیچارہ و آوارہ کی ہاے مختفی ساکن ہی یون۔ تا کی کنی مستفعلن ما ہا ستم مستفعلن بر عاشقے مستفعلن بیچارہ مفعولن + روزے بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد ز شہ مستفعلن را وارہ مفعولن۔ وزن سوم و چہارم مین فارسیان متاخر نے شعر کم کہے ہین اور اُردو مین مفقود۔

(۵) آٹھ رکن کا پورا شعر اور سب مخبون۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو بار۔ ہم اسکی ایک مثال بحر ہزج مین لکھ چکے دوسرا شعر اوسی قصیدے کا یہ ہی ع فراز خاک خشتہا دمیدہ سبز کشتہا + چہ کشتہا بہشتہا نہ دہ نہ صد ہزارہا + فراز خا مفاعلن کخشتہا مفاعلن دمید سب مفاعلن زکشتہا مفاعلن باقی علی ہذا القیاس۔ بہتر ہی کہ اسکو بحر رجز مین نہ شمار کرین کیونکہ جب مفاعیلن سے پانچوان حرف ساکن گرائین تو بلا تصنع مفاعلن بنجائے اور وہی مقبوض ہی۔ جب مستفعلن سے دوسرا ساکن گرائین تو متفعلن رہے اور جب متفعلن کو لفظ مستعمل سے تبدیل کرین تو مفاعلن مخبون ہو اس صورت مین دو عمل ہوئے ایک سقوط دوسرے تبدیل اور مفاعیلن مین ایک ہی عمل ہوا یعنی سقوط۔ بدین سہولت اس وزن کو ہزج مقبوض ہی کہین گے۔ فرق بتانے کے واسطے رجز کی قسم پنجم قائم کی ہی ورنہ کچھ ضرورت نہ تھی مگر اس وزن کو مسمط چہار خانہ کہنا اولیٰ ہی جیسا کہ دونون مثالون سے واضح ہوا۔

(۶) آٹھ رکن کی ایک بیت ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن دو بار۔ مرزا عبد القادر بیدل ع منفعلم ہر کہ برم حاجت خویش از بر تو + ای قدمت بر سر من چون سر من بر در تو + منفعلم مفتعلن ہر کہ برم مفتعلن حاجت خے مفتعلن شز بر تو مفتعلن۔ علی ہذا۔ سوانگ والے جوگن کا روپ بھر کر زبان اُردو اکثر ایسے اشعار گاتے ہین اور کماکھاتے ہین امام الدین طالب دہلوی ع عشق مین جو تیز ہو

مرغِ سحر خیز ہوا + چشم سے خون ریز ہوا دل سے غم انگیز ہوا + عشق مجو مفتعلن تیز ہوا مفتعلن مرغ سحر مفتعلن خیز ہوا مفتعلن - یونہین مصرع ثانی - اکثر ہند کے ناچنے والے اس وزن پر گت ناچتے ہین کیونکہ (تا تھئی تھئی) مفتعلن کے ہموزن ہے اور یہ ناچ کے اصول ہین -

(۷) بیت مثمن عروض و ضرب مطوی مذال باقی مطوی - مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلان - دوبار - ے آنکہ دلِ خستہ من شیفتہ روے وی است + قبلہ اربابِ صفا گوشہ ابروے وی است + اک دلے مفتعلن خست ہمین مفتعلن شیفتیے مفتعلن روے وی است مفتعلان + قبل ی ار مفتعلن باب صفا مفتعلن گوش ی اب مفتعلن روے وی است مفتعلان -

(۸) شعر ہشت رکنی رکن سوم و ہفتم مخبون باقی مطوی - مفتعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن دوبار حکیم سنائی ے دست کسے برنرسد بشاخ ہُوِیّت تو + تارگِ نجبیّت او ز بیخ و بن برکنی + دست کسے مفتعلن برنرسد مفتعلن بشاخ ہُو مفاعلن وی یتِ تو مفتعلن + تارگِ نج مفتعلن بی یتِ او مفتعلن زبیخ بن مفاعلن برکنی مفتعلن - یہان زحاف کی تبدیلی کا التزام شاعر نے برابر رکھا ہے -

(۹) بیت مثمن کچھ رکن مخبون باقی مطوی اسمین مقام و تعداد غیر ملتزم ہین اور کسیقدر وزن ہشتم سے بُرا ہے - مفتعلن مفتعلن مفاعلن مفاعلن - رہا مصرع دوم کا وزن وہ ہوبہو وزن ہشتم ے در درما چارہ بکن کہ من بدرد تو خوشم + گر بکشی و رنکشی ز حکم تو سر نکشم + اگر تو کے واو کا اظہار ہو اور بدرد کی اضافت کا اشباع نہو تو یون تقطیع ہوگی - در درما مفتعلن چارہ بکن مفتعلن کمن بدر مفاعلن دِ تو خشم مفاعلن + گر بکشی مفتعلن ورنکشی مفتعلن ز حکم تو مفاعلن سر نکشم مفتعلن - اگر بدرد کی اضافت کا اشباع کرو اور تو کے واو کو معدولہ تو شعر کا التزام درست ہوجائیگا یعنی عروض و ضرب دونون مطوی ہوجائینگے یون - دِ بے تُ خشم مفتعلن -

(۱۰) بیت ہشت رکنی ایک رکن مخبون ایک مطوی تا ضرب - مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن دوبار ے ز نیکوان لطف و کرم سزا ترا ز جور و ستم + مدار ازین بیش بغم دل مرا ماہ رخا + ز نیکوا مفاعلن لطف کرم مفتعلن سزا ترز مفاعلن جور ستم مفتعلن + مدار ازی مفاعلن بیش بغم مفتعلن دلے مرا مفاعلن

ماہ رخا مفتعلن -
(۱۱) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مطوی مذال باقی مثل وزن ماقبل - مفاعلن مفتعلن مفاعلن
مفتعلان - دوبار - بگلشن از خار غمم ملالتے ہر نفس ست * کہ بے گل روئے صنم چمن بچشم قفس است *
بگل شنز مفاعلن خار غمم مفتعلن ملالتے مفاعلن ہر نفس ست مفتعلان - وقس علی ہذا -
(۱۲) شعر مثمن صدر سے ضرب تک پہلے مطوی پھر مخبون علی التوالی - مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
دوبار - خاقانی ـــ گاہ چو حال عاشقان صبح کند ملوّنی * گاہ چو حلّی دلبران مرغ کند نواگری *
گاہ چُحا مفتعلن ل عاشقا مفاعلن صبح کند مفتعلن ملوّنی مفاعلن - باقی علی ہذا القیاس - بحر
ـــ واہ رے عشق دیکھنا باغ کی سمت اڑ چلا * پر بھی قفس سے جو گرا بلبل بیقرار کا * واہ رے عش
مفتعلن ق دیکھنا مفاعلن باغ کی سم مفتعلن ت اُڑ چلا مفاعلن - الی آخرہ -
(۱۳) بیت آٹھ رکن کی عروض وضرب مخبون مذال باقی مثل وزن دوازدہم - مفتعلن مفاعلن
مفتعلن مفاعلان دوبار - خسرو ـــ تنگ نبات چون بود لب بکشا کہ ہمچنین * آب حیات
چون رود خیز و بیا کہ ہمچنین * تنگ نبا مفتعلن ت چو بود مفاعلن لب بکشا مفتعلن ک ہمچنین
مفاعلان - باقی اسی طرح - اُستاذ ـــ دشنۂ غمزہ جان ستان ناوک ناز بے پناہ * تیرا ہی عکس
رخ سہی سامنے تیرے آئے کیون * دشنۂ غم مفتعلن زجان ستا مفاعلن ناوک نا مفتعلن ز بے پناہ مفاعلان
تیرہِ عک مفتعلن س رخ سہی مفاعلن سامنے تے مفتعلن ر آیکیون مفاعلان -
(۱۴) شعر مثمن سب مثل دوازدہم و سیزدہم مگر حشو اول و سوم بھی بقول اکثر مذال بغیر نون غنہ
مفتعلن مفاعلات مفتعلن مفاعلن یا مفاعلان دوبار - میرزا بیدل ـــ جوش غرور ما چو شمع
حاصل مقصد ست و بس * تا رگ گردنے بجاست سر بقدم نمی رسد * جوش غرو مفتعلن ر ما چو شمع
مفاعلات حاصل مق مفتعلن صد ست بس مفاعلن * تا رگ گر مفتعلن دنے بجاس مفاعلات سر بقدم
مفتعلن نمی رسد مفاعلن - اُستاد ـــ جب وہ جمال دلفروز صورت مہر نیمروز * آپ ہی ہو
نظارہ سوز پردے مین منہ چھپائے کیون * جب وجما مفتعلن ل دلفروز مفاعلات صورت م

مفتعلن برنمیروزمفاعلان + اب وہ ہو مفتعلن نظارسوز مفاعلات پردم مفتعلن چھپا کیون مفاعلان۔
ازالہ سواے عروض وضرب اور کہین جائز نہین پس ان مفاعلات درمیانی کو ہرگز مذال نہین
کہہ سکتے بلکہ یہ کہو کہ وزن مشطور یعنی مربع کو مذال بناکر مضاعف کرلیا ہی بدین صورت ازالہ بمنزلہ
آخر ہوجائیگا۔

(۱۵) آٹھ رکن کا ایک شعر سب مثل وزن دوازدہم مگر چارون ارکان مطوی مین سے کسی رکن
مین تسکین اوسط۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن + مفعولن مفاعلن مفتعلن مفاعلن۔ یا برعکس
حکیم قاآنی سے جنس ہنر کجا برد پیش تو گر نیاورد + دانی کاندرین بلد تنگ شدہ ست شاعری +
جنس ہنر مفتعلن الخ۔ دانی کن مفعولن۔ شیخ ناسخ سے ناسخ قول ہی بجا حضرت میر درد کا + حسن
بلاے چشم ہی نغمہ وبال گوش ہی + ناسخ تو مفعولن الخ۔ حسن بلا مفتعلن مفتعلن مین تین متحرک
متوالی یعنی تا وعین ولام جمع تھے درمیانی متحرک یعنی عین کو ساکن کرلیا تو اوسکا مبدل مفعولن
ہوگیا۔ اگر بجاے عروض وضرب مفعولن واقع ہو تو وہ مستفعلن کا مطوی مسکن نہین بلکہ مستفعل مقطوع
برابر مفعولن ہی۔ وزن دوازدہم سے یہانتک سب ایک ہین انکا خلط باہمی بلاتکلف جائز ہی ان
اوزان کو اگر مسمط چہار خانہ کردو تو نہایت مزہ دار ہوجاتے ہین جیسے وزن دوازدہم وچہاردہم
کی اُردو مثالین اور وزن پانزدہم کی فارسی نظیر۔

(۱۶) شعر مثمن الارکان عروض وضرب مقطوع صدر وابتدا وحشو دوم مطوی وحشوہاے اول مخبون
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن دوبار۔ جامی سے سرونگومیت کہ او نیست بدین رعنائی + ماہ نخوانمت
کہ او نیست بدین زیبائی + سرونگو مفتعلن میت کہ او مفاعلن نیس بدین مفتعلن رعنائی مفعولن +
ماہ نخا مفتعلن نمت کہ او مفاعلن نیس بدین مفتعلن زیبائی مفعولن۔

(۱۷) بیت مثمن صدر وابتدا وحشو دوم وچہارم مطوی وحشو اول وسوم مطوی مسکّن وعروض و
ضرب مقطوع۔ مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن۔ دوبار سے من نہ زخود گردیدم از دوجہان بیگانہ +
عشق پریرویانم کرد چنین دیوانہ + من نہ زخد مفتعلن گردیدم مفعولن از دجہا مفتعلن بیگانہ مفعولن

باقی یونہین ہی۔

(۱۸) بیت ہشت رکنی عروض وضرب اعرج باقی مثل ماقبل مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولان۔

دوبارہ ع یار جدا گشت از من زان بدلم حیرانی ست + در طلبش میگردم این ہمہ سرگردانی ست + یار جدا مفتعلن گشت زمن مفعولن زان بدلم مفتعلن حیرانیس مفعولات + در طلبش مفتعلن میگردم مفعولن این ہمہ سر مفتعلن گردانیس مفعولات۔ جن لوگون نے اِن دونون وزنون مین مفعولن درمیانی کو بھی مقطوع کہا ہی وہ ناواقف ہین کہ قطع سواے عروض وضرب کے اور کہین جائز نہین۔

(۱۹) بیت مثمن مکرر ازحاف کے باعث سے مطوی ومخبون کے التزام مین بے ترتیبی۔ مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلن + مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفاعلن۔ خاقانی ع کیسہ ہنوز فربہ است با توازین قوی دلم + چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بہ لاغری + کیس ہنو مفتعلن زفربہست مفاعلان با تازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن + چارچخا مفتعلن قانیگر مفتعلن کیس رسد مفتعلن بلاغری مفاعلن۔ جب یہ بے ترتیبی اور تکرار ہو تو اوسوقت اس امر کی اطلاع بصراحت یا بکنایت واجب ہی کما صرح الخاقانی ع گرچہ بموضع لقب مفتعلن دوبارہ شد + بحر ز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری + لقب سے مراد تخلص اور موضع لقب سے غرض مصرع دوم کا حشو اول۔

(۲۰) بیت مثمن مضاعف سالم الارکان۔ سولہ مستفعلن کا ایک پورا شعر۔ عبدالواسع جبلی ع یا صاحب الشی الحذر آن سرو قد سیمبر + کز عشق او گشتم سمر با کام خشک وچشم تر + لب تشنۂ وخستہ جگر برکندہ جان افگندہ سر کردہ زغم زیر و زبر دنیا و دین وجان وتن + یہ ایک شعر ہی اور صاحب شجرۃ العروض اسکو ایک مصرع قرار دیکر اسکا دوسرا مصرع یہ بتاتے ہین ع آید بچشمم ہر نفس عالم زعشقش چون قفس + بے او مرا فریاد رس شبہا خیال اوست بس + تا چند باشم چون جرس بے او وخموشان از ہوس + ہرگز مبادا حوال کس درعشق چون احوال من + فقیر شمس الدین انہی قصیدہ کا ایک شعر حدائق البلاغہ مین اور لکھکر کہتے ہین این بیت از انجاست ع دارم زبس نیرنگہا و دل چون دہان تنگہا واہ آہ از دل چون سنگہا و وز ناز و خشم وجنگہا و + تا کی چو زیر چنگہا وزاری کنم درچنگ او +

وز عارضِ گلرنگ او چون گل دریدہ پیرہن ÷ مگر بقول صاحب شجرہ یہ بھی ایک مصرع ہوا خیر ہوا اسی اب ہم حیران ہین کہ اسکا دوسرا مصرع کہان ہی کہین نہین اور اوسپر یہ طرہ کہ من کا قافیہ پیرہن موجود ہی پھر اوسپر نیا شگوفہ کہ ایک ایک بیت مین ہر ہر مصرع کے مسمطات علحدہ علحدہ ہوئے جاتے ہین یہ بھی کسی نے سُنا ہی کسی نے کہا ہی نہین کوئی سُنے تو کہان سے سنے خیر آگے بڑھیے اصل بات بقول صاحب حدائق وہی ہی جو ہم پہلے لکھ چکے یعنی یہ اشعار شانزدہ رکنی ہین لیکن بنظر دقیق ہماری راے مین اسکو ایک ایک شعر شانزدہ رکنی بھی کہنا بیجا ہیے - اسمین قافیے موجود ہین کیون نہین کہتے کہ تین مصاریع وافی ہین ایک قسم کا قافیہ ہی اور چوتھے مصرعے مین علحدہ وہ قافیہ جسپر بناے شعر ہی پس چار چار مصرعون کا ایک ایک بند ہی اور اسکو بھی بقول صاحب مناظر مسمط چہارخانہ کہتے ہین جاہو اسکو مربع کہ لو جسطرح پانچ مصرعونکے مسمط کو مخمس یا خمسہ کہتے ہین اور ایسے مربعات فارسی مین بہت ہین جیسے ؎ زامدن نوبہار باغ چو بتخانہ شد ÷ گشت رخ گل چو شمع باد چو پروانہ شد ÷ پیشہ مبل کنون گفتن افسانہ شد ÷ گل زخوشی پارہ کرد برتن خود پیرہن ÷ بدینصورت عبدالواسع کا دامن دراز مل کے داغ سے بچا ہی کما قال النصیر و کمتر ین عدد ے تکرار دو باشد و بیشتر چہار وزیادت ازین بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتے از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن - لہذا اس قسم بستم کو قسم اول مین داخل کرکے یون کہنا چاہیے کہ یہ اونیس وزن وافی ہین -

(۲۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن دوبارہ ؎ ای ہر گزم نا رفتہ از پیشِ نظر ÷ روزے بچشم مرحمت سویم نگر ÷ ای ہر گزم مستفعلن نا رفت از مستفعلن پیشے نظر مستفعلن باقی تقطیع پڑھنے والونکے ذمے -

(۲۲) شعر شش رکنی عروض وضرب مذال باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلان دوبارہ ؎ تا کی مرا گوئی کہ از من باش دور ÷ گر دور باشم از تو کی باشم صبور ÷ تا کی مرا مستفعلن گوئی کہ از مستفعلن من باش دو مستفعلان ÷ گر دور با مستفعلن شم از تہ کی مستفعلن باشم صبو مستفعلان -

(۲۳) بیت مسدس عروض سالم ضرب اعرج باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن ÷ مستفعلن

مفعولات سے ہرگز نگردم با توجانان من بدی + پس چونکہ از نیکی نیم برخوردار + ہرگز نگر مستفعلن دم
بات جا مستفعلن نا من بدی مستفعلن + پس چونک از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن برخوردار مفعولان -
(۲۴) بیت شش رکنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلن
مفعولن سے لطفے بکن ای جان من بر عاشقے + دلخستۂ وارفتہ بیمارے + لطفے بکن مستفعلن ای
جان من مستفعلن بر عاشقے مستفعلن + دلخستئے مستفعلن وارفتئے مستفعلن بیمارے مفعولن -
(۲۵) بیت مسدس الارکان عروض وضرب مقطوع باقی چار رکن سالم مستفعلن مستفعلن مفعولن
دوبار سے عاشق شدم بر دلبرے عیارے + شکر لبے سیمین برے خونخوارے + عاشق شدم
مستفعلن بر دلبرے مستفعلن عی یارے مفعولن - باقی ذمۂ متعلم - اسکو بحر سریع مکشوف سے بھی
تقطیع کر سکتے ہین بہ تشبیۂ عرب -
(۲۶) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقطوع مخبون باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعولن - دوبار
سے ای نازنین از کوے ما گزر کن + وی مہ جبین بر روے ما نظر کن + ای نازنی مستفعلن ازکویما
مستفعلن گزر کن فعولن - باقی یونہین - یہی بحر سریع مخبون ومکشوف العروض والضرب سے بھی تقطیع
ہوسکیگی مگر بطریقۂ عرب غیر جائز -
(۲۷) بیت شش رکنی عروض وضرب مرفل باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلاتن - دوبار سے
ای لعبتے کز لعبتان مختار گشتی + بازار خوبی فتنۂ بازار گشتی + ای لعبتے مستفعلن کز لعبتا مستفعلن
مختار گشتی مستفعلاتن - وقس علیٰ ہذا -
(۲۸) بیت مسدس اور ہر رکن مخبون - مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبار سے کنون کہ گرد از بہار
خوش ہوا + فزون شود بہ ہر دل اندرون صفا + کنون کگر مفاعلن د و ز بہا مفاعلن رخش ہوا مفاعلن +
فزو شود مفاعلن بہر دلن مفاعلن درو صفا مفاعلن - در اصل یہ وزن ہزج مقبوض ہے بعضے اسکے
مثمن کو ہزج مین شمار کرتے ہین اور ہزج کے مسدس مقبوض کو اس مقام پر لاتے ہین مگر راقم کے
نزدیک اس وزن کو اور اسکے مثمن کو ہزج ہی سے فرض کرنا اولیٰ ہے کیونکہ ہزج کے مسدس ہونے

کی تخصیص صرف عربی کے لیے ہی۔
(۲۹) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن۔ دوبارے ای صنم از عشق تو بیمار شدم +
تو نکنی ہیچ بکارم نظرے + ای صنم مفتعلن عشق ت بی مفتعلن بار شدم مفتعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔
(۳۰) بیت مسدس عروض وضرب مطوی مذال باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن مفتعلان۔ دوبارے
ناصحم از حسن زخت بے خبر است + یا دلش از راہِ وفا دور تر است + ناص حمز مفتعلن حسن زخت مفتعلن
بے خبرست مفتعلان + یا دلشز مفتعلن براہ وفا مفتعلن دور ترست مفتعلان۔
(۳۱) چھ رکن کی ایک بیت عروض وضرب مقطوع مخص باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن مفعولن۔ دوبار
ے این دلِ من نیست بدر دار زانی + بار و گرتا نکند نادانی + ای دل من مفتعلن نیس بدر مفتعلن دزانی
مفعولن۔ باقی اسیطرح۔ چاہو اس شعر کو بحر سریع مطوی مکشوف سے بھی تقطیع کرلو۔ لیکن وہاں صرف
زحاف کا تکلف ہی اور یہاں زحاف اور اقسام وزن کا یعنی سریع مسدس الاصل ہی اور رجز مسدس النقل
اس لیے شعرِ ہذا کو وہین شمار کرنا اولیٰ ہی۔
(۳۲) شعر مسدس صدر و ابتدا مطوی دونون مصرعون کے حشو مخبون عروض وضرب مقطوع۔
مفتعلن مفاعلن مفعولن۔ دوبارے کشتۂ ناز آن بت طنازم + جز لبِ او کہ جان بخشد بازم +
کشت ینا مفتعلن ز البتے مفاعلن طن نازم مفعولن تقطیع مصرع دوم کی بھی اسیطرح ہی۔ اس وزن
کو بحر سریع مطوی مخبون مکشوف سے بھی تقطیع کرسکتے ہین بلکہ وہین اسکا شمار کرنا اولیٰ ہی۔ فافہم۔
(۳۳) بیت مسدس عروض وضرب اعرج باقی مثل ماقبل۔ مفتعلن مفاعلن مفعولات۔ دوبارے بود
نبود جانِ من یکسان است + زان بغمش سپردنم آسان است + بود نبو مفتعلن د جان من مفاعلن
یکسانست مفعولان + زانغمش مفتعلن سپردنم مفاعلن ااسانست مفعولان۔ اسکو بھی سریع مطوی
مخبون موقوف سے شمار کرنا بہتر ہی۔
(۳۴) شعر شش رکنی عروض وضرب احذ چار رکن مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فعلن بسکون عین۔ دوبا
ے تاب و توان نیست کنون در من + کن نظرِ لطف و کرم بر من + تاب توا مفتعلن نیس کنو مفتعلن

درمن فعلن وقس علیٰ ہذا - یہ شعر سریع مطوی اصلم سے تقطیع ہوسکتا ہے - یہان وہی عذر ہے جو وزن سی وکیم مین ہے -

(۳۵) بیت مسدس عروض وضرب مرفوع باقی ارکان مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن دوبار - غزالی مشہدی ع بے اثر مہرچہ آب وچہ گل + بے نمکِ عشق چہ سنگ وچہ دل + بے اثرے مفتعلن مہرچ اا مفتعلن بوچگل فاعلن - باقی یونہین - رشک ع دیدہ ہمسندرسے سوا ہوگیا + دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا + دیدہ ہمن مفتعلن درس سوا مفتعلن ہوگیا فاعلن - باقی علی ہذا القیاس - یہ شعر بحر سریع مطوی مکشوف مین تقطیع ہوسکتا ہے اور اسکا سریع مین رکھنا اولیٰ ہے تین وجہون سے اوّل تو رفع کا زحاف قلیل الاستعمال ہے دوّم اگر اسکا کوئی مصرع مطوی موقوف بحر سریع سے لاؤ تو رجز بگڑ جائے سوم سریع اصلی مسدس ہے اور رجز نقلی -

(۳۶) بیت مسدس صدر وابتدا سالم حشو مطوی عروض وضرب مخبون مذال مستفعلن مفتعلن مفاعلان دوبار ع ہرچند بر من زغمت قیامت ست + عاشق شدن چہ توبہ پرغرامت ست + ہرچند بر مستفعلن من زغمت مفتعلن قیام تست مفاعلان + عاشق شدن مستفعلن چہ توبت پر مفتعلن غرام تست مفاعلان -

(۳۷) شعر شش رکنی اول مطوی دوم مخبون علی الترتیب صدر سے ضرب تک مفتعلن مفاعلن مفتعلن - دوبار ع ہر طرفے کہ بگزرد دلبر من + خاک رہش ہمے شود افسر من + ہر طرفے مفتعلن کہ بگزرد مفاعلن دلبرِ من مفتعلن + خاک رہش مفتعلن ہمے شود مفاعلن افسرِ من مفتعلن -

(۳۸) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مطوی مذال باقی مثل ماقبل مفتعلن مفاعلن مفتعلان - دوبار ع ہر کہ نظر بعارضش دوختہ است + خرمن صبر وطاقتش سوختہ است + ہر کہ نظر مفتعلن بعارضش مفاعلن دوختہ است مفتعلان + خرمن صب مفتعلن رطاقتش مفاعلن سوختہ است مفتعلان -

(۳۹) شعر مسدس الارکان صدر وابتدا مطوی باقی مخبون مفتعلن مفاعلن مفاعلن - دوبار

ع گر بر ہد ول من از ہوا ے تو + کو و گر سے کہ دل دہم بجاے تو + گر بر ہد مفتعلن ولے منز مفاعلن ہوا ئیتو مفاعلن وَقِسُ عَلیٰ ھٰذَا۔

(۴۰) ششش رکنی شعر عروض وضرب احذ مقصور باقی چار رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن فاع۔ دوبار۔ ع مشتاب چندین ای پریزاد + برکشتن عشاق بیداد + مشتاب چن مستفعلن دی ای پری مستفعلن زاد فاع + بر کشتنے مستفعلن عش شاق بے مستفعلن داد فاع۔ لوگ اس شعر کو مربع کی مثال مین لاکر کہتے ہین کہ اسکا عروض وضرب مرفّل ہی اور ترفیل مین ایک ساکن اور بڑھاکر پورے عمل کا نام تطویل رکھا ہی گویا اجتماع ترفیل و تسبیغ کا نام تطویل ہی اور اوس رکن مستفعلاتان کا نام مطوّل رکھا ہی پس یہ ارکان یک مصرع ہوئے مستفعلن مستفعلاتان۔ چونکہ ترفیل خود ہی ایک زیادت کامل ہی پھر اوپر اور ایک ساکن بڑھانا تطویل لاطائل ہی اسلیے ہمنے بموجب ہدایت سعد الشارحین اس وزن کو مربعات سے نکالکر مسدسات مین شامل کیا۔ یہانتک بیس اوزان مجزو ہین۔

(۴۱) چار رکن کا ایک شعر یعنی دو رکن کا ایک مصرع اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن۔ دوبار۔ ع ای دلبر آزادہ خو + تا کی عتاب و جنگ تو + ای دلبرے مستفعلن آزادخو مستفعلن۔ وعلیٰ ہذا القیاس

(۴۲) شعر مربع ضرب مرفّل باقی تین رکن سالم مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مستفعلاتن۔ رودکی ع ای دل بہ تیز آتش پری + یا زیر چنگال عقابی + ای دل بتے مستفعلن زاتش پری مستفعلن + یا زیر چن مستفعلن گا لے عقابی مستفعلاتن۔

(۴۳) چار رکنی شعر عروض وضرب مرفّل باقی سالم مستفعلن مستفعلاتن۔ دوبار ع بے تو مرا زندہ نہ بیند + من ذرہ ام تو آفتابی + بے تو مرا مستفعلن زندہ ن بیند مستفعلاتن + من ذرہ اَم مستفعلن تو آفتابی مستفعلاتن۔ اگر ترفیل اس مستفعلن اصلی مین جائز نہ سمجھو تو اس شعر کی تقطیع رجز مسدس احذ محذوف مستفعلن مستفعلن فع۔ دوبار سے ہوسکتی ہی۔ پس جہان ترفیل رجز نہ مانو تو وہان یہی درست جانو۔

(۴۴) بیت مربع ضرب اعرج باقی تین رکن سالم مستفعلن مستفعلن + مستفعلن مفعولاتُ۔ ع

ناخوردہ بادہ چشم تو + گوئی چرا شد مخمور + ناخردبا مستفعلن دہ چشم تو مستفعلن + گوئی چرا مستفعلن
شد مخمور مفعولان -

(۴۵) چار رکن کی ایک بیت عروض وضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن مفعولن - دوبار سے گر یار
دیگر داری + زان آیدم دشواری + گر یار دی مستفعلن گر داری مفعولن - باقی یونہین -

(۴۶) شعر مربع الارکان اور ہر رکن مطوی مفتعلن مفتعلن - دوبار سے ای لب تو مرہم من + وی غم تو
ہمدم من + ای لب تو مفتعلن مرہم من مفتعلن - الی آخرہ - یہانتک چھ وزن مشطور ہین -

(۴۷) تین رکن کا پورا ایک شعر اسطرح کہ عروض مابین شعر گم باقی ارکان سالم اسکے دونون مصرعے
الگ الگ نہین ہوتے مستفعلن مستفعلن مستفعلن - ایکبار سے نوشد جہان زین نوبہار وسال نو +
یہ پورا ایک شعر بدیع بلخی کا ہی - نوشد جہا مستفعلن زین نوبہا مستفعلن ر وسال نو مستفعلن - ایک
وزن منہوک ہی -

(۴۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن دوبار سے بدخوبتے + پرکیمیا + بدخوبتے
مستفعلن - دوسرا مصرع بھی یونہین - یہ ایک وزن مثنی ہی -

(۴۹) ایک رکن کا پورا ایک شعر اور وہ رکن سالم - یعنی اسمین ہر مصرع اپنے دوسرے مصرعے کا قائم
مقام ہوتا ہی - بدیع بلخی نے عبدالصمد کے عربی قصیدے کے جواب مین یون کہا ہی سے شو بر گزر +
اندر نگر + یا در سفر + یا در حضر + ویدی بسر + زو خوبتر + گویا یہ چھ شعر ہین - یہ ایک قسم موحد ہی - مولف
عرض کرتا ہی اگر ایسا ہوتا تو اسکو دوسرے رکن سے تعلق نہوتا - ہم سے پوچھو تو یہ ایک شعر مسدس ہی -
اوزان رجز کے اونچاس[49] اقسام مذکورۂ بالا مین سے سات وزن یعنی بستم وبست وہشتم وسی ویکم و
سی و دوم وسی وسوم وسی وچہارم وسی وپنجم کو مولف مستہام خارج جانکر عرض کرتا ہی کہ رجز کے
کل اوزان فارسی مین بیالیس[42] ہین اور وجہ اخراج ہر ایک کے تحت مین بیان ہو چکی -

تنبیہ سے ہرگز بدر نگر دراز جور آن ستمگر + مہر جمالش ازدل سوداے زلفش از سر + متاخرین
کہتے ہین کہ یہ رجز مخبون مقطوع ہی بروزن مستفعلن فعولن مستفعلن فعولن - دوبار - کوئی اوسے

پوچھے کہ مستفعلن درمیانی مین قطع کیونکر آئیگا لہذا یہ وزن بلا تامل بحر مُضارع مین شمار کیا جائیگا اور رجز مین شمار کرنا غلط ہی۔

رمل

یہ بحر تینون زبانون مین استعمال کی جاتی ہی۔ بزبان تازی اسکی اصل دائرے مین چھ بار فاعلاتن ہی۔ ہنا مین وافی اور مجزو دو طرح پر لاتے ہین۔ اسکے عروض۔ سالم۔ محذوف۔ مخبون محذوف۔ تین قسم کے آتے ہین اور ضربین۔ سالم۔ مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ مخبون مقصور۔ مخبون محذوف۔ مسبّغ۔ مخبون مسبّغ۔ آٹھ قسم کی لائی جاتی ہین اور تیرہ وزن پر یہ بحر آتی ہی یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا شعر عروض محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ؎ اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّيْ مَا لُكًا + اِنَّهٗ قَدْ طَالَ حَبْسِيْ وَانْتِظَارِيْ + ابلغن نع فاعلاتن مان عن نی فاعلاتن مالکن فاعلن + ان نہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وَنتظاری فاعلاتن۔ بعضون نے انتظاری کی تحتانی نکال کر اسکی ضرب کو مقصور رکھا ہی یون ون تظار فاعلات معنی۔ پونہچادے نعمان کو میری طرف سے یہ پیغام تحقیق کہ طول کھینچ گیا میرے حبس اور انتظار کو۔ مالک بضم لام مصدر ہی بمعنی ابلاغ۔ محقق فرماتے ہین کہ اگر عروض سالم لائین تو خلیل نے اوسکا نام متمم رکھا ہی لیکن مستعمل نہین ہی۔

(۲) شعر شش رکنی مصرع اول کے سب رکن سالم اور مصرع دوم کے کل ارکان مخبون۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ ابو الطیب متنبی ؎ اِنَّمَا بَدْرُ بْنُ عَمَّارٍ سَحَابٌ + هَطِلٌ فِيهِ ثَوَابٌ وَعِقَابٌ + ان نما بد فاعلاتن ربن عم ما فاعلاتن رن سحابو فاعلاتن + ہطلن فی فعلاتن ہِ ثوابن فعلاتن وعقابو فعلاتن۔ جسطرح پانی برسنے والے ابر مین منہ اور برق ہی ویسا ہی ابی الحسن بدر بن عمار مین بھی منفعت دوستان اور عذاب دشمنان ہی۔ ہطل باران پی در پی بارندہ۔ صاحب میزان الافکار یہ شعر متمم کی مثال مین لائے ہین اور فرماتے ہین کہ سکاکی گوید کہ آنچہ متنبی درین بیت عروض سالم آوردہ قول مستحدث وجدید است یعنی مخالف قول قدماست پس اعتبار را نشاید بعدہ ارشاد کرتے ہین کہ راقم الحروف

گویہ سالم بودن عروض درین شعر بجہت تصریع ست کہ دران عروض را تابع ضرب می نمایند اگرچہ فی نفسہا استحقاق آن نداشتہ باشد۔ مؤلف کہتا ہی کہ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے شعر قسم اول کی تحت مین جسکی ضرب سالم ہی لکھا ہی کہ اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خوانده اما مستعمل نیست اس عبارت کے بعد صاحب میزان لکھتے ہین کہ اسکو بجہت تمامیت جملہ ارکان متمم کہتے ہین۔ اس صورت مین مُتَمَّم وہی وزن جسکے عروض و ضرب دونون بلکہ تمام ارکان سالم ہون اس شعر کی ضرب مع دیگر ارکان مصرع دوم مخبون ہی پھر اسکا عروض تابع ضرب کیونکر ہوا اور تصریع کی تعریف اوسپر کب صادق آئیگی۔ جب یہ امر ثابت ہوا تو یہ شعر متمم نہین اور طرّہ یہ کہ مؤلف رسالہ ہذا نے ایک اور شعر بھی اوسی قصیدیکا دیوان قصائد متنبّی مین ایسا ہی پایا ہی وَھُوَھٰذَا ؎ طَاعِنُ الْفُرْسَانِ فِی الْاَحْدَاقِ شَزْرًا + وَعَجَاجُ الْحَرْبِ لِلشَّمْسِ نِقَابٗ ÷ یہان بھی عروض سالم اور ضرب مع دیگر ارکان مخبون ہی یون۔ طاعنل فر فاعلاتن سان فل اح فاعلاتن داق شزرن فاعلاتن + وعجاجل فعلاتن حرب لش شم فاعلاتن س نقابو فعلاتن۔ معنی۔ بدر نیزہ زنی مین ایسا ماہر ہی کہ سیاہی چشم سواران مین چپ و راست نیزہ مارتا ہی حال آنکہ جنگاہ کا غبار آفتاب کے چہرے پر بمنزلہ نقاب ہی یعنی روز روشن پر تاریکی چھائی ہی۔ اب مؤلف ایک شعر اور نقل کرتا ہی جسمین سکاکی کا یہ شبہہ قائم ہوتا ہی کہ مستحدث و جدید ہی اور سعدالشارحین کا جواب وس شبہے کو دفع کرتا ہی کہ شاعر نے از روے تصریع عروض کو تابع ضرب کیا ہی وَھُوَھٰذَا۔ متنبّی ؎ لَیْسَ بِالْمُنْکِرِاِنْ بَرَّزْتَ سَبْقًا + غَیْرُ مَدْفُوْعٍ عَنِ السَّبْقِ الْعِرَابُ ÷ یہان عروض و ضرب دونون سالم ہین بلکہ سواے حشو اول کے باقی ارکان بھی سالم یون۔ لیس بل من فاعلاتن کران بر فعلاتن رزت سبقن فاعلاتن + غیر مدفو فاعلاتن عن عنس سب فاعلاتن قل عرابو فاعلاتن۔ معنی۔ کچھ عجب نہین اگر تو فضیلت لے گیا از روے سبقت کے کہ سبقت سے دور نہین کیے گئے ہین اسپہاے عربی یعنی اسپان عربی سبقت رکھتے ہین۔ اس طول کا اختصار یہ ہی کہ اس وزن دوم کا شعر اول نہ بقول سکاکی کے مستحدث و جدید ہی اور نہ بقول سعدالشارحین کے اوسمین تصریع واقع ہی بلکہ بلا وسوسہ و بلا دغدغہ صحیح و جائز ہی۔

(۳) شعر شش رکنی عروض محذوف و ضرب مقصور۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن

فاعلات - یہ شعر ہے مثل سَحَقَ الْبُرْدِ عَفَّى بَعْدَكِ الْقَطْرُ مَغْنَاهُ وَتَأْوِيبُ الشَّمَالْ + لام القطر مصرع دوم مین ہی - مثل سحقل فاعلاتن بردعف فا فاعلاتن بعدکل فاعلن + قطر مغنا فاعلاتن ہو وتاوی فاعلاتن بش شمال فاعلات - بعضون نے لام شمال کا اشباع کرکے بش شمالو بروزن فاعلاتن کہا ہی یعنی ضرب کو سالم بتایا ہی - سحق بالفتح فرسودہ وکہنہ - عفی تعفیہ کا ماضی معروف یعنی نابود کیا - قطر باران - مغنی منزل آباد - تاویب بواو ہوا چلنا تمام دن - شمال بالفتح اوتر کی ہوا یعنی - پرانی چادر کے مثل تیرے بعد اوسکے مکان کو مینہ اور باد شمال تمام روزہ نے برباد کیا - یہ اصلی وزن دوم ہی -

(۴) بیت مُسدّس عروض وضرب دونون محذوف باقی چار رکن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلن - دوبار ہے قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا ✲ شَابَ رَأْسِي بَعْدَ هٰذَا وَاشْتَهَبْ ✲ قالتل خن فاعلاتن سا ولم ما فاعلاتن جے تہا فاعلن + شابراسی فاعلاتن بعد ہا ذا فاعلاتن وشتہب فاعلن - خنسا ایک شاعرہ کا نام ہی کہ صاحب دیوان تھی - شاعر کہتا ہی کہ جب مین خنسا کے پاس گیا تو خنسا نے کہا کہ سپید ہوگیا سر میرا اوسکے بعد اور غالب ہوگئی سر کے بالون کی سفیدی سیاہی پر - یہ اصلی وزن سوم ہی -

(۵) شعر شش رکنی عروض مخبون محذوف باقی مخبون - فعلاتن فعلاتن فعلن + فعلاتن فعلاتن فعلن ہے وَإِذَا رَايَةُ مَجْدٍ رُفِعَتْ ✲ نَهَضَ الصَّلْتُ إِلَيْهَا فَحَوَاهَا ✲ واذا را فعلاتن یت مجدن فعلاتن رفعت فعلن بحرکت دوم + نہضص صل فعلاتن ت الیہا فعلاتن فحواہا فعلاتن - جسوقت بڑا نیزہ بلند کیا جاتا ہی اوسکی طرف صلت کودتا ہی پس اوسکو تمام لیتا ہی - صلت ایک مرد چالاک کا نام -

(۶) بیت مسدس عروض محذوف اور ضرب سالم باقی مکفوف - فاعلاتُ فاعلاتُ فاعلن + فاعلاتُ فاعلاتن ہے لَيْسَ كُلُّ مَنْ أَرَادَ حَاجَةً ✲ ثُمَّ جَدَّ فِي طِلَابِهَا قَضَاهَا ✲ لیس کل ل فاعلات من ارادفاعلات حاجتن فاعلن + ثم م جد د فاعلات فی طلاب فاعلات ہا قضاہا فاعلاتن یہ بات ناممکن ہی کہ ہر شخص جو حاجت چاہے پس کوشش کرے اوسکی طلب مین تمام کرے اور مراد کو پہونچ جائے - یعنی انجام کا پورا ہونا ہر فعل کے واسطے لازم نہین ہی - طلاب بالکسر مصدر مفاعلت ہی بمعنی طلب

(۷) چہ رکن کا ایک شعر دونون حشو مشکول اور عروض محذوف باقی تین رکن سالم - فاعلاتن فعلاتُ

فاعلن + فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن ــہ اِنَّ سَعْدًا بَطَلٌ مُمَارِسٌ + صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ لِمَا اَصَابَہٗ
باسکان آخر- ان نسعدن فاعلاتن بطلن م فعلاتُ مارسن فاعلن + صابرن مح فاعلاتن تسبن ل
فعلاتُ ما اصابہ فاعلاتن تحقیق کہ سعد ایک مرد شجاع ہو مشاق اور صابر اور جو مصیبت کہ اوسپر نازل
ہوتی ہو اوسکے اجر کا طلب کرنے والا ہو- یہان رکن اول و دوم کے نون مین اور رکن دوم و سوم
کے الف مین جو کہ ان دونون ارکان کے سفے کے گرداگرد ہو معاقبہ ہو اس سبب سے ارکان صدر یا عجز
یا طرفین یا بری ہوجائینگے-

(۸) بیت مسدس عروض محذوف اور ضرب مخبون مقصور باقی ارکان سالم- فاعلاتن فاعلاتن فاعلن +
فاعلاتن فاعلاتن فعلات ــہ اَصْبَحَتْ کِسْرٰی وَاَمْسٰی قَیْصَرٌ + مُغْلَقًا مِنْ دُوْنِہٖ بَابُ حَدِیْدٍ
باسکان- اصبحت کس فاعلاتن رٰی وامسی فاعلاتن قی صرن فاعلن + مغلقن من فاعلاتن دونہی با
فاعلاتن ب حدید فعلات- صبح گزاری پادشاہ فارس نے اور شام کاٹی بادشاہ روم نے جس حال مین
کہ بند رہا اونکے سامنے دروازہ حدید کا- یہ آٹھ وزن وافی ہین-

(۹) چار رکن کا پورا ایک شعر ضرب مسبّغ باقی تین رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلیان-
یہ وزن معقد ہو ــہ یَا خَلِیْلَیَّ اَرْبَعَا وَاسْتَخْبِرَا رَسْمًا بِعُسْفَانْ + باسکان نون- سین استخبرا مصرع
اول مین ہو- یاخلیلی فاعلاتن یربعاوس فاعلاتن + تخبرارس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان- اے
میرے دونون فیقو ٹھہر جاؤ اور عسفان مین خانۂ معشوقہ کے آثار کی خبر لو- عُسفان بالضم ایک موضع کا
نام ہو مکہ معظمہ سے دو مرحلے پر مدینۂ منورہ کی طرف- یہ اصلی چوتھا وزن ہو-

(۱۰) شعر مربع اور چارون رکن سالم- فاعلاتن فاعلاتن- دوبار ــہ مُقْفِرَاتٌ دَارِسَاتٌ +
مِثْلُ اٰیَاتِ الزَّبُوْرِ + مقفراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن + مثل ایا فاعلاتن تززبوری فاعلاتن
یہ سب کہنہ اور خالی گھر ایسے ہین جیسے کتابون کے نقوش کے نشان یعنی جسطرح نقوش کتاب کا تب پر
دال ہوتے ہین اوسیطرح یہ مکانہاے خالی اپنے ساکنون کی دلالت کرتے ہین- زبور نام کتاب حضرت
داؤد علی نبینا وعلیہ السلام- یہان آیات الزبور مین ایہام ہو فافہم- یہ اصلی وزن پنجم ہو-

(۱۱) چار رکنی بیت عروض سالم ضرب محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن - یہ معقد ہے
مَا لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَيْنَانِ مِنْ هٰذَا ثَمَنْ + عینان کے نون اول سے مصرع دوم شروع ہے - مالما قر
فاعلاتن رت بہل عی فاعلاتن - نان منہا فاعلاتن ذاثمن فاعلن - بعض نسخ مین الثمن بلام تعریف ہو اصل عبارت
یون تھی مَا الثَّمَنُ لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَيْنَانِ مِنْ هٰذَا - کیا قیمت ہے اوس چیز کی کہ خنک ہوئین بسبب اوسکے
دونون آنکھین اس معشوقہ سے - یہ اصلی چھٹا وزن ہے -

(۱۲) چار رکن کا شعر عروض محذوف ضرب مخبون محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعلن
بحر کت دوم مین زجاج ایام جاہلیت کا یہ شعر لایا ہے یَا لَبَكْرٍ لَا تَنُوا + لَيْسَ ذَا حِيْنَ وَنِيٍّ + یا لبکرن
فاعلاتن لاتنوفاعلن + لیس ذاحی فاعلاتن ن ونی فعلن - اے قوم بکر سستی نکرو یہ سستی کا وقت نہین ہے -
بہرامی اس شعر کو بحر مدید مین لایا ہے اور خلیل نے نہ مدید مین اسکو ذکر کیا نہ یہان -

(۱۳) چار رکنی شعر عروض سالم ضرب مسبّغ مخبون باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فعلیان - یہ
شعر معقد ہے وَاَضِحَاتٌ فَارِسِيَّاتٌ وَاُدْمٌ عَرَبِيَّاتٌ + تاے فارسیات مصرع دوم مین ہے - واضحا تن
فاعلاتن فارسی یا فاعلاتن + تن وادمن فاعلاتن عربی یات فعلیان - شتران سفید فارسی و گندم گون
عربی - یہان لفظ فارسیات مین ایہام ہے - وزن نہم سے اس مقام تک پانچ اوزان مجزو ہین -

بزبان فارسی و اُردو اس بحر کی اصل فاعلاتن آٹھ بار دائرے مین ہے اور دو قسم پر ہے ایک سالم دوسرے
مخبون - فارسی مین - وافی - وافی المضاعف - مجزو - مشطور - مثنیٰ - پانچ وزنون پر لاتے ہین اور اُردو
مین مشطور و مثنیٰ ندارد - الغرض کل اونچاس۴۹ قسم پر یہ بحر آئی ہے یون -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دو بار - سعدی ہے
سہمگین آبے کہ مرغابی در وایمن نبودے + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربودے + سہمگی ۱۱
فاعلاتن بیک مرغا فاعلاتن بی درولے فاعلاتن من نبودے فاعلاتن + کمترین موفاعلاتن جاسیاسن
فاعلاتن گز کنارش فاعلاتن در ربودے فاعلاتن - بعض لوگ کہتے ہین کہ سالم مثمن شعر نہین آیا مگر مقصور
یا محذوف ہوکر - ہم کہتے ہین کہ اسکا استعمال اکثر ہے جیسے سیفی ہے شکل دل برون کہ تو داری نباشد دگرا +

خواب بندیہاے چشمت کم بود جادوگرے را + وَ فِي الْمِعيَادِ ے چندگریم چندنالم چندباشم خفتہ اندہ
نیست گوئی ماہ روے مر مرا زین غم رہائی + یا جیسے اسیر ے ترک چشم او کند ساکن دل بیتاب مارا +
زندگانی کشتن آتش بود سیماب مارا +

(۲) شعر مثمن سب ارکان سالم مگر عروض وضرب مسبغ بشرطیکہ آخرمین نون غنہ ہو۔ فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلیان۔ دوبار۔ سیفی ے تا بگریم بزاری ہمچو ابر نوبہاران + از سرانددہ وحسرت در فراق
گلعذاران + تابگر فاعلاتن یم بزاری فاعلاتن ہمچ ابرے فاعلاتن نوبہاران فاعلیان۔ الی آخرہ
بعضون نے ہمین تسبیغ بلاغنہ بھی کی ہی یون۔ محب ے گرگنی رسواے عالم عاشقان پروا ندارند +
ورجدا سازی سرازتن بیدلان دم برنیارند + واندارند فاعلیان + برنیارند فاعلیان۔ لیکن ایسی
تسبیغ خارج از دائرہ ہی۔

(۳) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دوبار
شوکت بخاری ے صبح پیری بر دمید و عید خرسندی نماند + خندہ دندان نما را استخوان بندی نماند +
صبح پیری فاعلاتن بر دمید و فاعلاتن عید خرسن فاعلاتن دی نماد فاعلات۔ وعلی ہذا القیاس
اُستاد ے نیند اوسکی ہی دماغ اوسکا ہی راتین اوسکی ہین + تیری زلفین جسکے بازو پر پریشان ہوگئین +
نیند اُسکی فاعلاتن ہی دماغس فاعلاتن کاہ راتے فاعلاتن اُسکی ہین فاعلات۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ دوبار
ملا رفیع قزوینی ے گل نہان دارد بزیر دامن خود خار را + تا نہ بیند چشم بلبل صورت اغیار را +
گل نہا دا فاعلاتن رد بزیرے فاعلاتن دامنے خد فاعلاتن خار را فاعلن۔ محمد ابراہیم ذوق دہلوی
ے خط بڑھا زلفین بڑھین کاکل بڑھی گیسو بڑھے + حسن کی سرکار مین جتنے بڑھے ہندو بڑھے +
حسن کی سر فاعلاتن کار مے جت فاعلاتن نے بڑھے ہن فاعلاتن دو بڑھے فاعلن۔ من اولہ
وزن سوم وچہارم کا اجتماع باہم درست ہی۔

(۵) بیت مثمن عروض وضرب مخبون محذوف اعرج باقی سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعولن دوبار

سے تاکی از ہجران نگارا چند باشم بدرو + سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور + تاکیہ زہج فاعلاتن رانگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدرد فعول۔

(۶) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مخبون محذوف مقطوع باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن دوبار سے باتو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی + ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم + باتُ خوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن گرتُ خوبی فاعلاتن کنی فعل۔ یونہیں کنم کو فَعَل کے وزن پر سمجھو باقی تقطیع ظاہر ہے۔

(۷) شعر مثمن الارکان عروض و ضرب محذوف مطموس باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع۔ دوبار سے کار خویش از چاکر خود از چہ داری راز + کار خویش ار راز داری از سخن چین دار + کار خیشتر فاعلاتن چاکرے خد فاعلاتن از چداری فاعلاتن راز فاع۔ وَقِسْ عَلیٰ ھٰذا۔ راز یہان بمعنی پوشیدہ کرنا

(۸) بیت ہشت رکنی عروض محذوف مطموس اور ضرب محذوف احذ۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فع سے مرد دانا راز دانا یار باید خوب + گر تو دانائی ترا ہم یار دانا بہ + مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع + گرتُ دانا فاعلاتن ئی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع۔ یہان یہ سمجھو کہ وزن ہفتم و ہشتم کا اجتماع ہوا۔ اوزان پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم متاخرین نے متروک کیے معہذا اگر کوئی کہے تو کچھ عیب نہین گویا متقدمین کا مقلد ہے۔

(۹) شعر مثمن صدر و ابتدا سالم باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دوبار۔ کاتبی نیشاپوری سے جان چو در وصل سپردم بچہ آید غم فرقت + کشتنی مرد بگوئید کہ جلاد نیاید + جاچ در وصل فاعلاتن ل سپردم فعلاتن بچ اید فعلاتن غم فرقت فعلاتن۔ باقی یونہین۔

(۱۰) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مسبّغ باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان۔ دوبار سیفی سے روزگارے است کہ در خاطرم آشوب فلان ست + روز گارم چو سر زلف پریشانش از ان است + روزگارے فاعلاتن سک درخا فعلاتن طرماشو فعلاتن بفلانست فعلیان۔ باقی علیٰ ہذا۔

(۱۱) سب مثل وزن نہم گر ابتدا بھی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن ۔سعدی ؎ گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم ✤ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی ✤ چ بگویم فعلاتن کغم از دل فعلاتن برودچو فعلاتن تُ بیائی فعلاتن ۔ مصرع اول مثل وزن نہم

(۱۲) سب مثل وزن نہم مگر صدر و ابتدا دونون مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ۔ دو بار ؎ چہ کنم ہر چہ کنم با تو مُیسّر نشود چو سودم ✤ بجز آن حیلہ ندانم کہ زعشقت بگریزم ✤ چکنم ہر فعلاتن چکنم با فعلاتن تُ مُیسّر فعلاتن دچہ سودم فعلاتن ۔ باقی مصرع دوم اسی طرح ۔ جن لوگون نے اس وزن کے کل ارکان پر بحر کامل مقطوع کا دھوکا کھایا ہو وہ قطع کے حکم سے غافل ہین کہ وہ عروض وضرب کے لیے خاص ہو ۔

(۱۳) شعر مثمن عروض وضرب مخبون مسبغ باقی مثل وزن ماقبل ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلیان دو بار ؎ بہ پناہ آمدہ ام بر درت از دہر جفا کار ✤ کہ بجز کوے توام نیست دگر گوشۂ زنہار ✤ ب پناہ آ فعلاتن مدہ ام بر فعلاتن درتز دہ فعلاتن رجفا کار فعلیان ۔ باقی علیٰ ہذا القیاس ۔

(۱۴) شعر ہشت رکنی ضرب مشعث باقی ارکان مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ✤ فعلاتن فعلاتن فعلاتن مفعولن ؎ بدو رخ ماہ تمامی بدو زلفک چو عبیری ✤ بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی ✤ بدرخ ما فعلاتن ہِ تمامی فعلاتن بدزلفک فعلاتن چ عبیری فعلاتن ✤ بدلب شک فعلاتن کر قندی فعلاتن بدچشمک فعلاتن بادامی مفعولن ۔

(۱۵) بیت مثمن علی التوالی ایک رکن مخبون ایک سالم ۔ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن ۔ دو بار ۔ سعدی ؎ نہ بر اشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم ✤ نہ خداوند رعیت نہ غلام شہر یارم ✤ نہ بر اشتر فعلاتن بر سوارم فاعلاتن نچ اشتر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن ✤ نخداون فعلاتن دِ رعی یت فاعلاتن نغلامے فعلاتن شہر یارم فاعلاتن ۔

(۱۶) آٹھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی سات ارکان مخبون ۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ✤ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن ۔ سعدی ؎ غم موجود و پریشانی معدوم ندارم ✤ نفسے میزنم آسودہ و عمرے میگذارم ✤ غم موجو فعلاتن و پریشا فعلاتن نی معدو فعلاتن م ندارم فعلاتن ✤

تفعیلے فعلاتن زنماسو فعلاتن دی عمرے فعلاتن میگزارم فاعلاتن - وزن نہم سے یہانتک آٹھ وزنون کا اختلاط باہم جائز ہے -

(۱۷) شعر مثمن صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مقصور باقی ارکان مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات - دو بار - حافظ سے دل بسے خون بکف آوردولے دیدہ بریخت + اللہ اللہ کہ تلف کرد کہ اندوختہ بود + دل بسے خوں فاعلاتن بکفا ورفعلاتن ودولے دی فعلاتن دبریخ فعلات + ال لہل لہ فاعلاتن کتلف کر فعلاتن دک اندو فعلاتن خت بود فعلات - منشی اسیر سے گرچہ اگلا سا نہین کوچۂ قاتل مین ہجوم + لوٹے مارے ہوئے آرہتے ہین دوچار ہنوز + گرچ اگلا فاعلاتن س نہی کو فعلاتن چۂ قاتل فعلاتن ہجوم فعلات - وعلی ہذا القیاس -

(۱۸) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بحرکت دوم دو بار - طالب کلیم ہمدانی سے ای جرس تا بکراز نالہ گلو بارہ کنی + کس درین بادیہ دیدی کہ بفریاد رسد + ای جرس تا فاعلاتن بکیزنا فعلاتن لگلو با فعلاتن رکنی فعلن خواجہ آتش سے یار کو مین نے مجھے یار نے سونے ندیا + رات بھر طالع بیدار نے سونے ندیا + یار کو می فاعلاتن ن مجھے یا فعلاتن رن سونے فعلاتن ندیا فعلن - وعلی ہذا القیاس -

(۱۹) بیت مثمن صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مشعث مقصور باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان بسکون دوم - دو بار - راقم مشہدی سے میکند وعدۂ دیدار بفردا امروز + یار دانستہ کہ امروز مرا فردا نیست + میکند وع فاعلاتن دے دیدا فعلاتن ربفردا فعلاتن امروز فعلان و قس علی ہذا - جناب بحر سے چتونون مین نہ بہنگے یہ مسیحی انداز + چشم بیمار کی ڈھونڈھو گے دوا میرے بعد + چتونو مے فاعلاتن نہ بہنگے فعلاتن ی مسیحی فعلاتن انداز فعلان -

(۲۰) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بسکون دوم - دو بار - دانش مشہدی سے ای ہما از سر ما خاک نشینان بگذر + سایۂ بال تو بدنامی دولت دارد + ای ہما از فاعلاتن سر ما خا فعلاتن ک نشینا فعلاتن بگذر فعلن - باقی یوہین

میر عباس سلیم لکھنوی شاگرد آتش سے تنگ ہمسائے ہوئے دل نہ پسیجا اوسکا + ای سلیم جگر افگار
یہ نالہ کیسا + تنگ ہمسا فاعلاتن ئی ہوئے دل فعلاتن ن پسیجا فعلاتن اُسکا فعلن - الی آخرہ -
(۲۱) سب مثل وزن ماقبل مگر ایک آدھ رکن درمیانی مسکن - فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن
اختیار ہی خواہ دونون مصرعون مین تسکین اوسط کرے خواہ ایک مین خواہ ایک بار خواہ ایکبار سے
زیادہ - سعدی سے زر بدہ مرد سپاہی راتا سر بدہد + وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم + زر بدہ مر
فاعلاتن د سپاہی فعلاتن راتا سر مفعولن بدہد فعلن - جناب بحر سے پوچھا بھی ہی عبث حال خرابی
وطن + بحر ہی جب نرہے کیا فیض آباد رہے + بحر ہی جب فاعلاتن نرہے کا فعلاتن فیضابا مفعولن
د رہے فعلن - شیخ امداد علی صاحب بحر کا موطن و مولد بلدۂ فیض آباد اودھ ہی اور مسکن لکھنؤ وزن
ہفدہم سے یہانتک پانچ وزنون کا خلط باہمی جائز ہی اور یہ بھی اختیار ہی کہ ان سب کا صدر یا ابتدا یا
دونون مخبون کر دیجیے جیسے وگرش زر فعلاتن رکن ابتدا مخبون سعدی کے ہان گزر چکا - یا جیسے
بحر سے نہ چھٹے کشمکش زلف سے بے جان دیے + صدقہ دے دیتے ہین جو رد بلا کرتے ہین +
یہان صدر مخبون ہی یون - ن چھٹے کش فعلاتن - علی سرہندی سے نہ پسندید کہ بے برگیم آوارہ
کند + جگر لعل گر وچشم گہر سازم داد + یہان صدر و ابتدا دونون مین خبن ہی یون - ن پسندی
فعلاتن + جگرے لع فعلاتن - ناسخ سے طلب آتش حسن ازلی مین ہون وہ گرم + کہ ہوا مضغۂ
دل سینے مین بریان پیدا + یہان بھی دونون مخبون ہین یون - طلبے ا فعلاتن + ک ہوامض فعلاتن
(۲۲) شعر ہشت رکنی عروض مخبون مقصور اور ضرب محذوف مقطوع مخبون باقی مخبون - فعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعلات + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعَل سے اگر این شو دے جان من از درد
فراق + ہمہ جور من از عشق تو خوشنو دمے + اگر این فعلاتن شو دے جا فعلاتن نمنز در فعلاتن
د فراق فعلات + ہمہ جو فعلاتن ہمنز عش فعلاتن قت خشنو فعلاتن دمے فعَل -
(۲۳) بیت مثمن عروض محذوف مقطوع مخبون اور ضرب محذوف اعرج مخبون باقی مخبون - فعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعل + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعول سے نہ دہی نیز بتو دل بشرے تازیدہ + چو

سیکہ را بکشی بے گنہے ای نگار + ندہد نی فعلاتن زتو دل فعلاتن بشرے تا فعلاتن زدیڈ فعل ہیچ یکے را
فعلاتن بکشی بے فعلاتن گنہے ای فعلاتن نگار فعول ا۔

(۲۴) آٹھ رکن کا شعر حشو اول مسکن عروض محذوف صدر ضرب محذوف مطموس باقی مخبون فعلاتن
مفعولن فعلاتن فع + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاع ؎ دہن کوچک چون تنگ دل عاشق +
نہ کہ چون حقۂ آگندہ بمروارید + دہنے کو فعلاتن چک چون مفعولن گدلے عا فعلاتن شق فع + نہ کہ چوحق فعلاتن
قیے آگن فعلاتن دہ بمروا فعلاتن ریدفاع۔

(۲۵) شعر مثمن الارکان علی التوالی ایک رکن مشکول ایک سالم۔ فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن
دوبار۔ شعر لیف تبریزی ؎ ز دو دیدہ خون فشاندم کہ نظر کنی نکردی + برہ تو خاک گشتم کہ گذر کنی نکردی
ز دو دید فعلاتُ خون فشا دم فاعلاتن کنظر ک فعلاتُ نی نکردی فاعلاتن۔ باقی علی ہذا القیاس جناب
غالب علیہ الرحمہ ؎ ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا + کہ خوشی سے مرجاتے اگر اعتبار
ہوتا + ترِ وعدِ فعلات پہ جیے ہم فاعلاتن ت یجان فعلات جوٹ جانا فاعلاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر
اس وزن کو مسمط چہار خانہ کر دیجیے تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لمولفہ ؎ کھلے کیسے سے مژگان
سے اشک تا بدامان + مری چشم گوہر افشان + کوئی جوہری ہوئی ہے + اسمین جو ارکان کہ مشکول ہے
آتے ہین اونکو سب جگہ مسکن کرنا جائز نہین کیونکہ تسکین سے ہر فعلاتُ مفعولُ ہو جائیگا اور مفعول
فاعلاتن مفعولُ فاعلاتن بحر مضارع ہے۔

(۲۶) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مسبغ باقی مثل وزن بست و پنجم۔ فعلات فاعلاتن فعلات
فاعلیان۔ دوبار ؎ دل من گرفتہ الفت بجمال نازنینان + نبود مجال غفلت نفسے زیاد اینان +
دل منگ فعلات رفت الفت فاعلاتن بجمال فعلات نازنینان فاعلیان۔ باقی اسیطرح۔ یا جسطرح
وزن بست و پنجم مین شعر مؤلف کا مصرع اول۔ ۲۵ و ۲۶ کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

(۲۷) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مجحوف باقی ارکان مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن فع۔ دوبار۔ سلمان ساوجی ؎ آن کند قہر تو با ظلم کہ با گل دی + آن کند لطف تو با عدل

کر باتن مو + ااکند قہ فاعلاتن رت باظل فعلاتن تک باگل فعلاتن وی فع + ااکند لط فاعلاتن فت باعد
فعلاتن لک باتن فعلاتن مو فع - یہ ستامیش وزن وافی ہین -

(۲۸) شعر شانزدہ رکنی صدر سالم باقی پندرہ مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعلاتن دوبار - خواجہ عصمت اللہ بخاری سے رنگ رخسار و در گوش و خط و
خد و قد و عارض و خال لبت ای سرو پریروے سمن بر + شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و
گلزار بہشت ست و ہلال و طرف چشمۂ کوثر + رنگ رخسا فاعلاتن ر و ر سے گو فعلاتن ش خط و خد فعلاتن
و قد و عا فعلاتن رض خالو فعلاتن لبتی سر فعلاتن و پریرو فعلاتن ی سمن بر فعلاتن - باقی
اسیطرح - یہ ایک وزن وافی المضاعف ہے -

(۲۹) چھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دوبار - سیفی سے ای
نگارین روے دلبران مائی + رخ مکن پنہان چو اندر جان مائی + ای نگاری فاعلاتن روے دلبر
فاعلاتن زان مایی فاعلاتن + رخ مکن پن فاعلاتن ہاچ اندر فاعلاتن جان مایی فاعلاتن -

(۳۰) بیت مسدس عروض و ضرب مسبغ باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان - دوبار سے
گر دعاے دردمندان مستجاب ست + روزگار ہجر او با در رکاب ست + گر دعایے فاعلاتن دردمند
فاعلاتن مستجاب ست فاعلیان - وعلی ہذا القیاس - وزن ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع جائز ہے جیسے
نصیر المحققین سے ای نگارا گر تو نیکو تر نہ بینم + عاجز اندر صورت صورت نگاران + تر نہ بینم فاعلاتن
رت نگاران فاعلیان -

(۳۱) ضرب مخبون مشعث باقی مثل بست و نہم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلاتن
مفعولن سے چند باشد نیک خواہت جفت اندہ + چند باشد دوستدارت بازاری + چند باشد
فاعلاتن نیک خاہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن + چند باشد فاعلاتن دوسدارت فاعلاتن
بازاری مفعولن -

(۳۲) شعر مسدس عروض و ضرب مخبون مشعث باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن مفعولن - دوبار

؎ چند باشم ہم بدین سان بیچارہ ✤ گشتہ شادی زین دلِ من آوارہ ✤ چند باشم فاعلاتن ہم بدین سا فاعلاتن بیچارہ مفعولن ✤ گشت شادی فاعلاتن زی دلے من فاعلاتن آوارہ مفعولن۔

(۳۳) شعر مسدس عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دوبار۔ نظیری نیشاپوری

؎ مے گشد پنہان و مے پوشد کبود ✤ از فریبِ نرگسِ شہلا سپہر ✤ مے کشدپن فاعلاتن ہان مے پو فاعلاتن شد کبود فاعلات۔ و علیٰ ہذا القیاس۔ جناب بحر ؎ ہجر کا چھتا ہی دل سوا خدار ✤ اسکی آہین نیش ہین دلبر چھیڑ ✤ ہجر کا چھتا فاعلاتن ہی دلے سو فاعلاتن را خدار فاعلات ✤ و قس علیٰ ہذا۔

(۳۴) بیت شش رکنی عروض و ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ دوبار۔ خسرو

؎ من کجا خسپم کہ از فریادِ من ✤ شب نخسپد کسے در کوے تو ✤ من کجا خس فاعلاتن پم کہ از فر فاعلاتن یا دِ من فاعلن۔ الیٰ آخرہ۔ جناب غالب علیہ الرحمہ ؎ دیکھے خط منہ دیکھتا ہی نامہ بر ✤ کچھ تو پیغام زبانی اور ہی ✤ دیکھ خط منہ فاعلاتن دیکھتا ہی فاعلاتن نامہ بر فاعلن۔ الیٰ آخرہ۔ وزن کی وسوم و سی و چہارم کا اجتماع باہمی جائز ہی۔

اگر اس وزن مین عروض و ضرب مخبون و محذوف اعرج لگا دو تو یون ہوگا۔ فاعلاتن فاعلاتن فعول۔ اور یہ مدید مجزو سے مقصور یعنی فاعلاتن فاعلن فاعلات سے تقطیع ہو سکتا ہی۔ اور زحافون کی تعداد سے بحر مدید مین آسانی ہی۔ یونہین فاعلاتن فاعلاتن فعل یعنی رمل مخبون محذوف مقطوع کو فاعلاتن فاعلن فاعلن یعنی مدید مجزو سے محذوف سے بآسانی تقطیع کر سکتے ہین۔ اسیطرح فاعلاتن فاعلاتن فاع یعنی رمل محذوف مطموس کو مدید مجزو سے مقصور مخبون مشعث فاعلاتن فاعلن فعلان سے تقطیع کر سکتے ہین لیکن رمل مین زحافون کی آسانی ہی۔ اسی طور پر فاعلاتن فاعلاتن فع رمل مسدس محذوف احذ کو فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو سے محذوف مشعث سے تقطیع کر سکتے ہین اور رمل مین ایک زحاف کی آسانی ہی پس جس بحر مین آسانی سے جو وزن بنجائے اوسی مین رکھنا اولیٰ ہی۔

(۳۵) بیت شش رکنی عروض و ضرب مشعث محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فعلن بسکون دوم
دوبارے جان من حرف مرا نشنیدی + این بلاہا ازسر خود دیدی + جان من حر فاعلاتن فے
مرانش فاعلاتن نیدی فعْلن وقس علیہ -
(۳۶) شعر مسدس اور ہر رکن مخبون - فعلاتن فعلاتن فعلاتن - دوبارے طرب انگیز می آور
بصبوحی + کہ حریف ست وبہارست وجوانی + طربنگے فعلاتن زمیاور فعلاتن بصبوحی فعلاتن +
کحریفس فعلاتن ت بہارس فعلاتن تجوانی فعلاتن -
(۳۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب دونون یا ایک مخبون مسبغ باقی مخبون - فعِلاتن فعِلاتن فعِلیان
دوبارے نظر لطف بحال دل حیران + نبود از تو عجب ای شہ خوبان + نظرے لط فعلاتن ف بحالے
فعلاتن دل حیران فعلیان -
(۳۸) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب مشعث باقی شکل وزن سی وششم - فعلاتن فعلاتن مفعولن
دوبارے اگر ای دون کہ ہمے دانش ورزی + زہمہ خلق نکونامی یابی + اگریدو فعلاتن کہمے دا
فعلاتن نشورزی مفعولن + زہمہ خل فعلاتن قنکونا فعلاتن می یابی مفعولن -
(۳۹) بیت شش رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن
فعِلات بحرکت دوم دوبار - شاہ آفرین سے صبح یعنی کہ ظہورش ہمہ جاست + شش جہت سجدہ
چو خورشید رواست + صبح یعنی فاعلاتن کظہورش فعلاتن ہم جاس فعِلات - وعلیٰ ہذا القیاس
حکیم مومن خان سے کیا لگا دستِ دلارام سے ہاتھ + دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ + کالگا
دس فاعلاتن تدلارا فعلاتن م س ہات فعلات - وقس علیٰ ہذا -
(۴۰) شعر مسدس صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن
فعِلن بحرکت دوم دوبار - سیفی سے گر سخن زان لب چون نوش شود + پستہ از خندہ فراموش شود +
گر سخن زا فاعلاتن لب چونو فعلاتن ش شود فعِلن - خواجہ وزیر سے سر مرا کاٹ کے پچھتائیگا +
کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیگا + سر مرا کا فاعلاتن ٹ ک پچتا فعلاتن ی ی گا فعِلن -

(۴۱) بیت شش رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مشعث مقصور باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلان بسکون دوم دو بار - شاہ آفرین سے ای مغنی بوضوے تجرید + صبح شد صبح نماز توحید ای مغنی فاعلاتن بوضویے فعلاتن تجرید فعلان - حکیم مومن خان سے کہدون مین بھی اگر اپنا احوال + پھر کہو آپکا ہو کیا احوال + کہدون مین بھی فاعلاتن اگر اپنا فعلاتن احوال فعلان -

(۴۲) شعر مسدس صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - فاعلاتن فعلاتن فعلن بسکون دوم دو بار - ہلالی استرابادی سے برمن ای شوخ ستمہا کردی + بارک اللہ کرمہا کردی برمنی شوفاعلاتن رخ ستمہا فعلاتن کردی فعلن - اُستاد سے کب وہ سنتے ہین کہانی میری + اور پھر وہ بھی زبانی میری + کب وہ سنتے فاعلاتن ہ کہانی فعلاتن میری فعلن - جو لوگ اس عروض و ضرب کو ابتر کہتے ہین خطا کرتے ہین کیونکہ خبن یہان واجب ہی اور ابتر مین خبن کی گنجایش کہان -

(۴۳) بیت مسدس صدر سالم ابتدا مخبون یا برعکس باقی مثل اوزان ماقبل - فاعلاتن فعلاتن فعلن فعلاتن فعلاتن فعلن - درگاہ قلی خان سے شرک محض ست گمان من و تو + من و تو نیست میان من و تو + شرک محضس فاعلاتن تگمانے فعلاتن من تو فعلن + من تو نے فعلاتن سمیانے فعلاتن من تو فعلن - میر وزیر صبا سے نزع مین ہون نہ ادھر آئیگا + ابھی کچھ سن نہین ڈر جائیگا نزع مے ہو فاعلاتن ن ادرا فعلاتن ی ی گا فعلن + ابہی کچھ سن فعلاتن نہ ڈر جا فعلاتن ی ی گا فعلن - کبھی صدر و ابتدا دونون مخبون ہوتے ہین - مخلص سے نبود قابل صحبت مخلص + بگزارید کہ سودا دارد + نبود قا فعلاتن + بگزارے فعلاتن - مومن خان سے ہوئے آپس مین نظارے کیا کیا + کیے ابرو سے اشارے کیا کیا + ہوئے آپس فعلاتن + کیے ابرو فعلاتن - وزن سی و نہم سے یہانتک پانچ وزنون کا خلط باہمی جائز ہی - وزن بست و نہم سے یہانتک پندرہ وزن مجزو ہین -

(۴۴) چار رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلاتن - دوبار سے خوبرو یا دلربا یا + از چہ با چاکر نسازی + خوبرویا فاعلاتن دلربا یا فاعلاتن - وعلیٰ ہذا القیاس - اسمین تسبیغ بھی جائز ہی

یعنی فاعلیان۔

(۴۵) بیت چار رکنی ضرب محذوف باقی تین رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن۔ یہ وزن معقد ہی ؎ ہر کہ بدخواند ترا از + مردمی ہست او بری + ہر کہ بد خا فاعلاتن ند ترا از فاعلاتن + مردمی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن۔

(۴۶) شعر مربع عروض وضرب دونون محذوف باقی وزن چہل وپنجم کے مثل۔ فاعلاتن فاعلن دو بار ؎ ہر کہ بدخواند ترا + زادمیست او بری + ہر کہ بد خا فاعلاتن ند ترا فاعلن + زادمی یت فاعلاتن او بری فاعلن۔ یہ ایک مصرع نہین ہوسکتا حذف درمیانی ناجائز ہان بحر مدید کا ایک مصرع البتہ ہی۔ اگر انہین ضرب کو فعول ساتھ فَعَلْ یا فَاعْ یا فع کے لائین تو بیت مصرع نہوسکیگی یعنی قافیہ نہ آسکیگا اور وزن معقد ہوجائیگا۔

(۴۷) بیت مربع الارکان ضرب مخبون مسبّغ باقی تین رکن مخبون۔ فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلیان ؎ سخن من کہ رساند + برآن ماہ دلارام + سخنے من فعلاتن کرساند فعلاتن + برا ما فعلاتن دلارام فعلیان۔ وزن چہل وچہارم سے یہان تک چار وزن مشطور ہین۔ یہ اوزان نصف مثمن ہین لیس انہین جنکے مثمن آچکے وہ مستعمل نہین ہوتے۔

(۴۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن دو بار ؎ آفتابی + مشکبوئی + تقطیع سہل ہی آفتابی مین تین الف لکھو اور مشکبوئی مین دو تحتانی۔

(۴۹) شعر دو رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن دو بار ؎ رہِ شادیم بہ بستی + یہ وزن معقد ہی یون۔ رہِ شادی فعلاتن + م ب بستی فعلاتن۔ یہ دو وزن مثنّی ہین۔ شعر آخر مین شادیم کی تحتانی ساکن اور میم موقوف ہی ورنہ مصرع اول مشکول ہوجائیگا۔

اس بحر مین جہان کہین عروض کچھ اور رہا اور ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع وہ وزن متروک ہی تسکین اوسط سب جگہ جائز ہی جب تک کہ بحر نہ بدلے۔

اگر کل ارکان مسکن ہوجائین تو بیت اسباب سے بنجائے اور ایسا سب سے بڑا مصرع بارہ سبب کا

ہو سکتا ہی اور سب سے چھوٹا تین سبب کا یعنی بیت مثمن ہوگی یا مثنی اور جب ایسا ہو تو بیت ہزج مجبق یا رجز مطوی مسکن سے مشتبہ ہو جائیگی اوسوقت اگر کسی جگہ ایسا مزاحف پاؤ کہ ہزج کا خاص ہو تو ہزج کہدو اور اگر مخصوص رجز ہو تو رجز اور مخصوص رمل ہو تو رمل کہدو اور یہی قیاس اور مشترک البحور وزنون مین بھی کافی ہی دوسرے آسانی وضع جسکا بیان مکرر گزرا اور اصل ونقل کو بھی اس معرفت مین دخل واقعی ہی۔

دائرۂ مشتبہہ کی بحرین تمام ہوئین۔

وافر

یہ بحر خاص تازیون کی ہی اسکی اصل دائرے مین چھ بار مفاعلتن ہی۔ بنا بین اوسکے عروض وضرب سالم ومعصوب ومقطوف تین تین طرح آتے ہین۔ انکے سوا اور ارکان مین زحاف عصب ونقص وعقل استعمال کرتے ہین۔ صدر سالم واعضب واقصم واعقص واجم بھی لاتے ہین اور وافی ومجزو ملاکر یہ بحر بارہ وزن پر عربی مین آتی ہی یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا شعر عروض وضرب مقطوف باقی چار سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن فعولن۔ دوبارہ
لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا غِزَارٌ * كَأَنَّ قُرُونَ جِلَّتِهَا الْعِصِيُّ * لنا غنمن مفاعلتن نسوو قہا مفاعلتن غزارن فعولن + کان قرو مفاعلتن نجل لتہل مفاعلتن عصی یو فعولن۔ معنی۔ ہمارے پاس بڑی دودھار بکریان ہین جنکو ہم چراتے ہین اونمین پرانی بکریون کی سینگ بطور عصا کے دراز ہین۔ غزار بکسر اول جمع غزیرہ بسیار شیر دار۔ جلہ بالکسر جمع جلیل بمعنی شتر کلان یہان بکریون کی صفت ہی عصی جمع عصا۔

(۲) شعر شش رکنی عروض وضرب مقطوف باقی معصوب۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔ دوبارہ
إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ * وَجَاوِزْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ * اذا لم تس مفاعیلن تطع شیئن مفاعیلن فدعہو فعولن + وجاوزہو مفاعیلن الی ماتس مفاعیلن تطیعو فعولن۔ باقی اشعار سے دریافت ہوجاتا ہی کہ یہ وزن وافر ہی یا ہزج اور اگر فرد ہو تو ہزج مین شمار کرنا آسانی ہی فافہم۔ جسوقت تو طاقت کسی چیز کی نہین رکھتا تو اوسکو ترک کر اور جس چیز کی استطاعت رکھتا ہی اوسکی طرف تجاوز کر۔

(۳) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی ارکان معقول - مفاعلن مفاعلن فعولن - دو بار ؎
مَنَازِلُ لِفَرْتَنَیٰ قِفَارُ ٭ کَاَنَّمَا رُسُوْمُهَا سُطُوْرُ ٭ منازلن مفاعلن لفرتنیٰ مفاعلن قفارن فعولن ٭
کان نما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور و فعولن - اسکو بھی وزن دوم کے مثل پہچانو - فرتنیٰ اسکے
مکانات خالی ہین علامات باقی مکانون کی اون سطرون اور نقشون کے مانند ہین جو کاتب و نقاش
کے حال پر دال ہون - فرتنیٰ بفتح فا و تا و الف مقصورہ ایک عورت کا نام ہے اور کنیز کو بھی کہتے ہین -
(۴) بیت مسدس الارکان عروض وضرب مقطوف باقی ارکان منقوص - مفاعیل مفاعیل فعولن
دو بار ؎ لِسَلَّامَةَ دَارٌ بِحُفَيْرٍ ٭ كَبَاقِي الْخَلَقِ السَّحْقِ قِفَارُ ٭ لسل لام مفاعیل تدارن ب
مفاعیل حفیرن فعولن ٭ کبا قلخ مفاعیل لقس سحق مفاعیل قفار و فعولن - اسکی پہچان بھی وزن دوم
کے مانند ہے - مسماۃ سلامہ معشوقہ کا ایک گھر ہے موضع حفیر مین پرانے کپڑے کے مثل جا بجا سے مسکا ہوا
خالی اپنے ساکن سے - سلامہ بتشدید لام ایک مغنّیہ کا نام ہے جو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمار کی معشوقہ
تھی - حُفَیر بصیغۂ تصغیر ایک موضع کا نام ہے -
(۵) چھ رکن کا شعر صدر اعضب عروض وضرب مقطوف باقی سالم - مفتعلن مفاعلتن فعولن ٭ مفاعلتن
مفاعلتن فعولن - ؎ اَنْ نَزَلَ الشِّتَاءُ بِدَارِ قَوْمٍ ٭ تَجَنَّبَ جَارَ بَيْتِهِمُ الشِّتَاءُ ٭ ان نزلش
مفتعلن شتاء بدا مفاعلتن رقومن فعولن ٭ تجن نب جا مفاعلتن ربیتہمش مفاعلتن شتاءو فعولن
اگر جاڑے کا موسم خانۂ قوم مین آتا ہے تو آتے ہی آتے قوم کے پڑوس سے کنارہ کرتا ہے یعنی بسبب شروت کے
قوم کو جاڑا اثر نہین کرتا -
(۶) شش رکنی بیت صدر اقصم عروض وضرب مقطوف باقی سالم - مفعولن مفاعلتن فعولن ٭ مفاعلتن
مفاعلتن فعولن ؎ مَا قَالُوْا لَنَا سَدَدًا وَّلٰكِنْ ٭ تَفَاقَمَ اَمْرُهُمْ فَاَتَوْا بِهُجْرٍ ٭ ما قالو مفعولن
لناسددن مفاعلتن ولاکن فعولن - تفاقم ام مفاعلتن رہم فاتو مفاعلتن بہجری فعولن - ہمارے
حق مین کلمۂ صواب اونھون نے کہا مگر درست نہوا اونکا کام پس فحش بکنے لگے - ہجر بضم اول سخن
بیہودہ اہجار فحش و بیہودہ گفتن ۱۲ صراح -

(۷) بیت مسدس الارکان صدر ابتدا اقص عروض وضرب مقطوف باقی سالم مفعول مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن ے لَوْ لَا مَلِكٌ رَءُوفٌ رَحِيْمٌ * يَدَارَكَنِيْ بِرَحْمَتِهٖ هَلَكْتُ * لولام مفعول لکن رؤفن مفاعلتن رحیمن فعولن * یدارکنی مفاعلتن برحمتہی مفاعلتن ہلکتو فعولن - اگر پادشاہ صاحب رحمت ورافت اپنی مہر سے میرا تدارک نکرتا تومین ہلاک ہوجاتا - مصرع اول مین رؤف بفتح اول وضم ثانی بروزن دہم ناقص ہے اور رءوف بروزن ثمود صحیح -

(۸) ایک شعر چھ رکن کا صدر احم عروض ضرب مقطوف باقی ارکان سالم - فاعلن مفاعلتن فعولن * مفاعلتن مفاعلتن فعولن ے اَنْتَ خَيْرُ مَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا * وَاَكْرَمُهُمْ اَبًا وَّاَخًا وَّاُمًّا * انت خی فاعلن رمن رکبل مفاعلتن مطایا فعولن * واکرمہم مفاعلتن ابن واخن مفاعلتن وام ما فعولن - تو اون سب مین عمدہ شخص ہے جو کہ سوار ہوتے ہین سواریون پر اور اونکا بزرگ ہے از روے پدر و برادر و مادر کے - یہ آٹھ وزن وافی ہین -

(۹) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن دوبار - یہ معقد ہے ے لَقَدْ عَلِمَتْ رَبِيْعَةُ اَنَّ حَبْلَكَ وَاهِنٌ خَلَقٌ * انّ مشدّد ہے اسکا نون اول ساکن مصرع اول مین شامل اور نون دوم متحرک مصرع دوم مین اسطرح - لقد علمت مفاعلتن ربیعتُ ان مفاعلتن * نحبلک وا مفاعلتن ہنن خلقو مفاعلتن تحقیق جانا ہے قوم ربیعہ نے کہ رسی تیری کہنہ اور فرسودہ ہے یعنی عہد پیمان تیرا سست اور پوچ ہے - یہ اصلی وزن دوم ہے -

(۱۰) شعر مربع صدر و ابتدا سالم عروض وضرب معصوب - مفاعلتن مفاعیلن - دوبار ے اُعَاتِبُهَا وَاٰمُرُهَا * فَتَغْضِبُنِيْ وَتَعْصِيْنِيْ * اعاتبہا مفاعلتن واامرہا مفاعیلن * فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن - مین اوس عورت پر جب عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون تو وہ غضب کرتی ہے مجھپر اور میری نافرمانی کرتی ہے - یہ اصلی تیسرا وزن ہے -

(۱۱) بیت چہار رکنی ضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن * مفاعلتن فعولن ے بَكَيْتَ وَمَا يَرُدُّ لَكَ الْبُكَاءُ عَلٰى حَزِيْنٍ * یہ وزن معقد ہے اور رباے بکا سے مصرع دوم شروع ہوتا ہے

بگیت و ما مفاعلتن پرد دلکل مفاعلتن + بکای علی مفاعلتن حزینی فعولن - تونے گریہ کیا اور مجھکو رونہین کرتا تیرا رونا اوس شخص پر جسپر تو رویا -

(۱۲) شعر مربع عروض وضرب دونون مقطوف اور ابتدا معصوب باقی ایک رکن سالم - مفاعلتن فعولن + مفاعیلن فعولن ؎ عُبَیْدَۃُ اَنْتَ ھَمِّیْ + وَاَنْتِ الدَّھْرَ ذِکْرِیْ + عبیدہ ان مفاعلتن تہمی فعولن + وانتد دہ مفاعیلن رذکری فعولن - ای عبیدہ تو میری مقصود ہے اور تو زمانے مین میری شہرت ہے - وزن نمبر سے یہانتک چارا وزان مجزو ہین -

زبان پارسی مین عرب کا تتبع کر کے اس بحر کو بتکلف استعمال کیا ہے اور آٹھ مفاعلتن کا ایک شعر دائرے مین لائے ہین اور وافی اور مجزو اور مشطور ملا کر چودہ وزن پر یہ بحر آئی ہے اسطرح -

(۱) شعر مثمن اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن - دوبار - جامی ؎ چہ شد صنما کہ سوے کسے بچشم رضا نمے نگری + زرسم جفا نے گزری طوق وفا نمے سپری + چہ شد صنما مفاعلتن کسو یکسے مفاعلتن بچشم رضا مفاعلتن نمے نگری مفاعلتن -

(۲) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مسبّغ باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان دوبار محب ؎ محبت حق مجوز کسے کہ عاشقِ نفسِ خویشتن است + کہ اول شرط عشق خدا ازحرص وہوا بری شدن است + محب بت حق مفاعلتن مجوز کسے مفاعلتن کعاشق نف مفاعلتن سخی شتن نست مفاعلتان وقس علیہ - یہ شعر خود محب نے اسی وزن مین لکھا ہے پس اضافت لفظ اول محل تامل ہے معنًا -

(۳) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب - مفاعلتن مفاعیلن مفاعلتن مفاعیلن - دوبار محب ؎ اسیر غمش درین بستان بحسن گلے نمیسازد + بہ مقیم درش زاستغنا بخلد برین نہ پردازد + اسیر غمش مفاعلتن دری بستا مفاعیلن بحسن گلے مفاعلتن نمیسازد مفاعیلن - باقی علی ہذا القیاس -

(۴) شعر مثمن عروض وضرب معصوب مسبغ باقی مثل وزن ماقبل - مفاعلتن مفاعیلن مفاعلتن مفاعیلان - دوبار محب ؎ بدور لبش زمشتاقان صلاح مجو کہ دشوار ست + بہر یک از ان کہ

مے بینی قدح کش و مست و سرشار ست + بدور لبش مفاعلتن زمشتاق مفاعیلن صلاح مجوہ مفاعلتن کہ شوار ست مفاعیلان - باقی یونہین ہی - لیکن سالم اور معصوب کا ساتھ مثمنات مین نادر ہی -

(۵) بیت ہشت رکنی ایک رکن سالم ایک رکن معقول تا ضرب ترتیب وار - مفاعلتن مفاعلن مفاعلتن مفاعلن - دوبار محب سے کسے کہ بحق شد آشنا ز خلق جہان شود جدا + فریفتہ رخ پری نظر نکند بشیشہا + کسیکہ بحق مفاعلتن شد آشنا مفاعلن ز خلق جہا مفاعلتن شود جدا مفاعلن - باقی علی ہذا القیاس -

(۶) شعر مثمن عروض و ضرب معقول مسبغ بنظر اصل باقی شکل وزن پنجم - مفاعلتن مفاعلن مفاعلتن مفاعلان - دوبار محب دہلوی سے براہ طلب عبث ترا خیال رفیق و رہبر ست + کہ بدرقہ محبتش بمقصد خویش رہبر ست + براہ طلب مفاعلتن عبث ترا مفاعلن خیال رفی مفاعلتن قدر ہبر ست مفاعلان - وقس علی ہذا - یہ چھ اوزان وافی المثمن ہین -

(۷) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبار سیفی سے بتا غم تو برین دل من بزد علمے + چنانکہ از و بگرد جہان شدم علمے + بتا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن بزد علمے مفاعلتن - علم اول بمعنی نیزہ و دوم بمعنی مشہور -

(۸) بیت مسدس عروض و ضرب مسبغ باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان - دوبار سے رسیدہ سحر ز بلبل این ترانہ بگوش + کہ ہست دلم ز صحبت گل بجوش و خروش + رسید سحر مفاعلتن ز بلبلی مفاعلتن تران بگوش مفاعلتان - باقی علی ہذا القیاس -

(۹) بیت شش رکنی عروض و ضرب مقطوف صدر و ابتدا معصوب باقی سالم - مفاعیلن مفاعلتن فعولن - دوبار سے ز دست آن صنم بصد احترازم + دل من مے تپد بہ برم چہ سازم + ز دستے آ مفاعیلن صنم بصدح مفاعلتن ترازم فعولن - وقس علیہ -

(۱۰) چہار رکن کا شعر عروض و ضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن فعولن - دوبار سے چو برگزری ہمے نگرم برویت + چرا نکنی بتا نظرے بکارم + چبر گزری مفاعلتن ہمے نگرم مفاعلتن برو یت فعولن

(۱۱) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی معصوب - مفاعیلن مفاعیلن فعولن - دوبارے
نگارینا بصحرا شوکہ عالم + چو روے خوب تو گشتست خرم + نگارینا مفاعیلن بصحرا شو مفاعیلن کعالم
فعولن - وعلیٰ ہذا القیاس - اسکو وزن ہزج مسدس محذوف کہنا اولیٰ ہے بلکہ واجب ہے بشرطیکہ
کوئی زحاف خاص وافر کا اسکے ساتھ والے اشعار مین نہ آیا ہو مگر یہ بھی ضرور ہے کہ اوس زحاف کا تواتر
ہو ورنہ التزام مین فرق آئیگا - ہمارے زمانے مین ایک بزرگ نے مثنوی تصنیف فرمائی جسکا مطلع
یہ ہے لوایم خامۂ ولفظ است لشکر + بمیدان آمدم اللہ اکبر + اسمین یون بھی کہا ہے وَمَن یَتَوَکَّل
اے ساز توکل + ومن یتوک مفاعلتن کل ساز مفاعیلن توکل فعولن - اگرچہ تمام مثنوی وزن
ہزج یعنی - مفاعیلن مفاعیلن فعولن - مین ہے جیسے مطلع لیکن جابجا رکن مفاعلتن مثل مصرع مذکور
آگیا ہے اسلیے ومن یتوکل کو متحرک پاکر اور باقی ارکان ساکن دیکھکر غلطی کا اشتباہ نکرکے کل مثنوی کو
بحر وافر معصوب مقطوف مین شمار کرنا چاہیے کہ تواتر ہوگیا ہے - لیکن پھر بہتر نہین -
(۱۲) بیت شش رکنی صدر وابتدا معقول عروض وضرب مقطوف باقی دو رکن سالم - مفاعلن مفاعلتن
فعولن - دوبارے بو دلبت حیات دلم نگارا + بدہ زغم نجات دلم خدارا + بو دلبت مفاعلن حیات دلم
مفاعلتن نگارا فعولن + بدہ زغم مفاعلن نجات دلم مفاعلتن خدارا فعولن - اس شعر مین حاجب بین القافیتین ہے
(۱۳) شعر مسدس عروض وضرب مقطوف باقی منقوص - مفاعیل مفاعیل فعولن - دوبارے
اگر یار مرا باز نوازد + دلم با غم سوداش نسازد + اگر یار مفاعیل مرا باز مفاعیل نوازد فعولن - اس
وزن مین بھی وہی شق ہے جو وزن یازدہم مین مذکور ہوئی - وزن ہفتم سے یہان تک سات اوزان
مجسنرو ہین -
(۱۴) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن - دوبارے بدی چہ کنی بجاے
کسے + کہ او نکند بجاے تو بد + بدی چکنی مفاعلتن بجاے کسے مفاعلتن - یہ ایک وزن مشطور ہے -
اگر اس بحر کے سب ارکان معصوب کر دیا ایسا زحاف لاؤ کہ فرع مفاعیلن سے مشتبہ کر دے
جیسا کہ وزن سیزدہم مین ہے تو ہزج مین اور اسمین کچھ امتیاز نرہے اسلیے سب ارکان اس قسم کے ایک

نظم مین کہنے بہتر نہین کچھ ممیز ضرور چاہیے۔

فارسی مین عصب وقطف کے سوا اور زحاف کم مستعمل ہین اگرچہ جستہ جستہ آئے ہین جسطرح مذکور ہوئے۔

سالم ومعصوب کا اختلاط جائز ہی لیکن پھر بھی ضرور ہی کہ نظام ارکان سب جگہ محفوظ رہے تاکہ دو تکلف ایک زحاف کا دوسرے تتبع عربی کا ہونے پائے۔

تنبیہ ۔ متاخرین نے اس بحر مین بھی خوب خوب غوطے کھائے ہین اور زحافات غلط اور بے موقع سے اوزان گھڑکر دکھائے ہین ۔ مثلاً ۔

(۱) مفاعلتن فعولن مفاعلتن فعولن ۔ دوبارہ شکستہ دلی درین رہ بمقصد دل رساند + تبحتر مال دنیا بخاک سیہ نشاند + کہتے ہین کہ فعولن اسمین ہرجگہ مقطوف ہی ۔ واہ قطف عصب و حذف سے مرکب ہی پھر حذف حشو مین کیونکر آسکے لہذا وزن غلط ہی ۔

(۲) مفاعلتن مفتعلن مفاعلتن مفتعلن ۔ دوبارہ زغیرت حسن توگہر نہان شدہ در گوش صدف + زشرم رخست گشتہ عیان بعارض مہ داغ کلف + زغیرت حس مفاعلتن نے تگہر مفتعلن نہا شد در مفاعلتن گوش صدف مفتعلن ۔ وقس علیہ ۔ کہتے ہین کہ مفتعلن اسمین ہرجگہ اعضب ہی ۔ ہم کہتے ہین کہ ہرایک جگہ اس وزن مین عضب کا زحاف غلط یعنی بے موقع واقع ہی کیونکہ عضب دراصل خرم ہی اور خرم صدر وابتدا کے سوا اور مقام پر نادرست ہی ۔ لہذا یہ وزن ٹکسال باہر ۔

(۳) مفاعلتن مفعولن مفاعلتن مفعولن ۔ دوبارہ بیاد قد دلجوئش زالفت سرو آزادم + بشوق گل رخسارش زسیر چمن بربادم + کہتے ہین کہ مفعولن اسمین اقصم ہی ۔ چشم بد دور قصم کا زحاف عصب وخرم سے مرکب ہی اور خرم خاص بہ اوائل ہی پھر اواسط و اواخر اسکا لاثانی واردات ہی بدین توجیہ وزن ہذا مہمل ۔

(۴) مفاعلتن فاعلن مفاعلتن فاعلن ۔ دوبارہ منم کہ بلطف وکرم محب خودم خواندۂ + دگر بجفا از چہ رہ برون درم راندۂ + منم کہ بلط مفاعلتن فوکرم فاعلن محب بخدم مفاعلتن خاندی فاعلن

ارشاد ہوتا ہو کہ فاعلن اوا سط و او اخر ہمین اجم ہو۔ استغفر اللہ جمم کا زحاف عصب و قبض و عضب تینون سے مرکب ہو اور عضب در اصل خرم ہونے کے سبب سے سوائے صدر و ابتدا کے اور کہین آسکیگا ہرگز نہ آسکیگا جب آیا تو وزن غلط ٹھہرا۔ ایسی ہی دست درازیان مسدسات مین بھی کی ہین چنانچہ ؎ گر بسرم گزر کند از لطف صنم + خاک رہش بدیدۂ دل سرمہ کنم + گر بسرم مفتعلن گزر کند ز مفاعلتن لطف صنم مفتعلن۔ وقس علیہ۔ کہتے ہین کہ اسکے آخر بھی عضب ہو۔ عضب کیا خدا کا غضب ٹھہرا کہ جہان چاہا نازل ہوگیا۔ اور ایسے ایسے مسدسات مہمل بہت آئے ہین جنکے شمنات غلط ہم نے بتائے ہین۔

کامل

یہ بحر بھی وافر کے مثل اہل عرب کے ساتھ مخصوص ہو۔ اسکی اصل دائرے مین متفاعلن چھ بار ہو۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مضمر۔ مضمر مرفل۔ احذ۔ موقوص مخزول چھ قسم کے آئے ہین اور ضربین سالم مضمر۔ مرفل۔ مذال۔ مقطوع۔ احذ۔ مخزول۔ مضمر مرفل۔ مضمر مذال۔ مضمر احذ۔ مخزول مرفل۔ مرفل موقوص۔ مضمر مقطوع۔ مخزول مذال۔ چودہ اقسام کی آئی ہین۔ بنا بریں اس بحر کو وافی اور مجزو دو طرح پر لاتے ہین اور دونون قسمین ملا کر چوبیس اوزان اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبارہ ؎ وَاِذَا صَحَوتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَن نَدَایَ + وَکَمَا عَلِمتِ شَمَائِلِی وَتَکَرُّمِی + واذا صحو متفاعلن تفاقص متفاعلن صرعن ندی متفاعلن + وکما علم متفاعلن تشمائلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن۔ جب مستی سے ہوش مین آتا ہون تو مین بخشش مین کوتاہی نہین کرتا اور جیسا کہ تو جانتا ہو میری عادت اور کرم کو اوسی طرح باقی ہو۔

(۲) بیت شش رکنی ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلاتن ؎ وَاِذَا دَعَونَكَ عَمَّهُنَّ فَاِنَّهُ + نَسَبٌ یَزِیدُكَ عِندَهُنَّ خَبَالًا + واذا دعو متفاعلن نک عم مہن متفاعلن نف ان نہو متفاعلن + نسبن یزی متفاعلن دک عند ہن متفاعلن

ن خیالا فعلاتن - سعد الشارحین فرماتے ہین کہ اگر لفظ عم مین اضافت عم جانب ہن ہی تو یہ معنی
ہین - اگر تجھکو اون عورتون نے اپنا چچا کہا تو یہ ایک نسبت ہی جس سے تیرا نقصان اور ہلاک بڑہاکر
کیونکہ جب تجھے اپنا عم کہا تو گویا بوڑہا سمجھین اور سمجھین کہ تو اونکے کام کا نہین یا یہ کہ عورت اپنے چچا پر
حرام ہوتی ہی بہر صورت تجھکو قبول نکرینگی - اگر عم صیغہ امر ہی تعمیہ کا جسکے معنی نابینا کرنا اور ھن اوکا
مفعول تو یہ معنی ہونگے - جب تجھکو بلائین وہ عورتین تو اونکو تو نابینا کردے یعنی اونکے پاس نجا -
تاکہ تجھے نہ دیکھین کیونکہ اونکا یہ بلانا ایک نسبت ہی جس سے تیرا نقصان بڑھیگا یعنی تیری خرابی کا سبب ہوگا -
(۳) شعر مسدس الارکان ضرب مضمر احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن
فَعلن بسکون دوم ؎ لِمَنِ الدِّیَارُ بِرَامَتَیْنِ فَعَاقِلِ + دَرَسَتْ وَغَیَّرَ اٰیَهَا الْقَطْرُ + لمن د
متفاعلن ربرامتین متفاعلن ن فعاقلن متفاعلن + درست وغی متفاعلن یرا ایہل متفاعلن قطر و
فَعلن - رامہ ایک موضع ہی بادیۂ عرب مین شعرا اوسکو تثنیہ لاتے ہین - ہکذا فی القاموس - عاقل بھی
ایک موضع ہی - کما صرح فی المیزان - معنی - یہ کسکے گھر ہین موضع رامہ اور عاقل مین کہ پرانے ہوگئے ہین
اور بارش نے اونکی علامتون کو بدل دیا ہی -
(۴) چھ رکن کا شعر عروض وضرب دونون احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم
دوبار ؎ لِمَنِ الدِّیَارُ عَفَا مَرَابِعُهَا + هَطِلٌ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ + لمن دیا متفاعلن عفا
متفاعلن بعہا فعلن + ہطلن اجش متفاعلن ش وبارحن متفاعلن ترب فعلن - بعض نسخ مین بجائے
بَارِحٌ کے بَادِقٌ بمعنی برق انداز ہی - ہَطِل بکسر دوم باران بزرگ قطرہ - اجش باران بارعد - بارح
ریح گرم - تَرِب بفتح اول وکسر دوم خاک اوڑانے والی ہوا یعنی آندھی - یہ کسکے گھر ہین کہ اونکے درجون
کو مینھ کی جھڑی اور برق اور آندھی نے دور کر دیا ہی -
(۵) بیت شش رکنی عروض احذ و ضرب احذ مضمر باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم
متفاعلن متفاعلن فعْلن بسکون دوم ؎ وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَةَ اِذْ + دُعِیَتْ نَزَالِ
وَلُجَّ فِی الذُّعْرِ + ول انت اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن مت اذ فعلن + دعیت نزا متفاعلن

لو لج جفد متفاعلن ذعری فعلن - بیشک تو اوس شیر سے زیادہ شجاع ہی جو کہ بلایا جاے یہ کہکر کہ نازل ہو اور محل خوف مین جنگ کر - اُسامہ بضم اول اسد لج بر وزن مُدَّامر ہی بمعنی جنگ و خصومت کُن - ذُعر بضم ذال معجمہ و سکون عین مہملہ بمعنی خوف -

(۶) شعر مسدس ضرب احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلن بحر کت دوم ؎ وَاِذَا اَمَرْتَ عَلَی الدِّیَارِ فَقُلْ لَهَا + جَادَتْ مَعَالِمَ رَبْعِكِ الدِّیَمُ + واذا مر متفاعلن تعلد یا متفاعلن رفقل لہا متفاعلن + ج ادت معا متفاعلن لم ربعکد متفاعلن دیمو فعلن - جب تو گزرے اوسطرف اوس معشوقہ سے کہ کہ تیرے گھرون کے نشانون پر ہمیشہ برسنے والے مینہ بہت برسے جَود بالفتح پانی کا بہت برسنا جَادت اوسی سے ہی - دِیَم بکسر اول و فتح دوم جمع دیمت و اوسی ہلکا پانی جسمین رعد و برق نہو - یہ وزن اخفش و خلیل لائے ہین محقق نے ترک کیا -

(۷) بیت شش رکنی اور سب مضمر مستفعلن مستفعلن مستفعلن - دو بارے ؎ اِنِّی امْرُؤٌ مِنْ خَیْرِ عَبْسٍ مَنْصَبًا + شَطْرِیْ وَاَحْمِیْ سَائِرِیْ بِالْمُنْصُلِ + ان نمرین مستفعلن من خیر عب مستفعلن سن منصبن مستفعلن + شطری واح مستفعلن می سایری مستفعلن بل منصلو مستفعلن - مین ازروے مرتبہ عبس قبیلے کا ایک بہتر مرد ہون پس میری آدھی مدد کرتا ہی یہ قبیلہ اور مین اپنی آدھی مدد کرتا ہون تلوار سے - مُنصُل بضم اول و ثالث تلوار - اگر اسکے ساتھ کے کسی شعر مین کوئی فرع متفاعلن کی نہو تو اس وزن کو بحر رجز سے شمار کرو -

(۸) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن موقوص - مفاعلن مفاعلن مفاعلن - دو بارے ؎ یَذُبُّ عَنْ حَرِیْمِهٖ بِسَیْفِهٖ + وَرُمْحِهٖ وَنَبْلِهٖ وَیَحْتَمِیْ + یذب عن مفاعلن حریمہی مفاعلن بسیفہی مفاعلن ورمحہی مفاعلن ونبلہی مفاعلن ویحتمی مفاعلن - دفع کرتا ہی عار کو اپنے گھر سے اپنی تلوار اور نیزہ اور تیر سے اور حفظ آبرو کرتا ہی - بشرط وزن ہفتم اسکو بحر رجز مخبون مین شمار کرنا اولی ہی -

(۹) شعر مسدس الارکان اور ہر رکن مخزول مفتعلن مفتعلن مفتعلن - دو بارے ؎ مَنْزِلَةٌ صَمَّ صَدَاهَا وَعَفَتْ + اَرْسُمُهَا اِنْ سُئِلَتْ لَمْ تُجِبْ + منزلتن مفتعلن صمم صدا مفتعلن ہا وعفت مفتعلن

ارسمہا مفتعلن ان سیلت مفتعلن لم تجبو مفتعلن - صدا وہ آواز جو پہاڑ وغیرہ سے پھرے - ارسم بضمتین جمع رسم - یہ ایسا مکان ہی کہ وہان گنگ ہو گئی آواز کہ جواب نہین دیتا اور اوس مکان کی علامتین نیست ہو گئین اگر اون علامتون سے پوچھا جاے تو وہ جواب نہین دیتی ہین یعنی ایسا خراب اور بے نشان ہو گیا ہی کہ اگر تفحص بھی کرتے ہین تو معلوم نہین ہوتا - اس وزن کو بھی رجز مطوی کہدو بشرط وزن ہفتم -

(۱۰) بیت شش رکنی ابتدا مضمر اور ضرب مقطوع باقی ارکان سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + مستفعلن متفاعلن مفعولن سہ وَإِذَا افْتَقَرْتَ إِلَى الذَّخَائِرِ لَمْ تَجِدْ + ذُخْرًا يَكُونُ كَصَالِحِ الْأَعْمَالِ + واذفتقر متفاعلن ت الذذخا متفاعلن یر لم تجد متفاعلن + ذخرن یکو مستفعلن نکصالحل متفاعلن اعمالی مفعولن - اور جسوقت تو ذخیرون کا محتاج ہو گا کوئی ذخیرہ نہ پائیگا کہ مثل اعمال نیک کے ہو

(۱۱) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مضمر مرفل باقی مضمر - مستفعلن مستفعلن مستفعلاتن - دو بار سید علی وفا سہ ذُو الْجَاهِ يَحْمِي جَارَهُ فَاحْمِ جَوَارَكْ + لَا تَتْرُكَنْ فِي قَبْضَةِ الْأَسْوَاءِ جَارَكْ + ذلجاہ یح مستفعلن می جار ہو مستفعلن فحمی جوارک مستفعلاتن + لاتترکن مستفعلن فی قبضتل مستفعلن اسوای جارک مستفعلاتن - صاحب جاہ حمایت کرتا ہی اپنے ہمسایے کی پس ای عورت تو حمایت کر اپنے ہمسایے کی نچھوڑ بدون کے قبضے مین اپنے ہمسایے کو - یہ ترفیل موافق مذہب ابو الحسن اخفش کے ہی - بحر رجز مین یہ وزن نہ آئیگا کیونکہ وہان ترفیل جائز نہین پس کامل مین رہیگا

(۱۲) شش رکنی بیت صدر و ابتدا و حشو ثانی مضمر اور ضرب مذال باقی سالم - مستفعلن متفاعلن متفاعلن + مستفعلن مستفعلن متفاعلان - احمد بن زین العابدین سہ طَابَتْ خَلَائِلُكَ الْكِرَامُ لِأَنَّهَا + مِنْ طِيبِهَا طَابَ الشَّمِيمُ مِنَ النَّسِيمْ + طابت خلا مستفعلن ئلک الکرا متفاعلن م لانہا متفاعلن + من طیبہا مستفعلن طابش شمی مستفعلن ممنن نسیم متفاعلان - خلائل جمع خلیلہ بمعنی صدیقہ تیری محبوب عورتین پاکیزہ ہین کیونکہ اونکی بو سے خوش سے ہوا خوشبودار ہو گئی - یہ بارہ[12] وزن وافی ہین -

(۱۳) حسان بن ثابت ایک وزن وافی اور بھی لایا ہی اور وہ پنج رکنی ہی یون - پانچ رکن کا ایک شعر رکن اوّل و دوم سالم وسوم وچہارم مضمر وپنجم احذ مضمر - متفاعلن متفاعلن مستفعلن مستفعلن فعْلن بسکون دوم - یہ وزن معقد ہی اسطرح ع لِمَنِ الصَّبِیُّ بِجَانِبِ الْبَطْحَاءِ مُلْقیً غَیْرَ ذِی مَهْدٍ + لمنص صبی متفاعلن ی بجانبل متفاعلن + بطحاء مل مستفعلن قن غیر ذی مستفعلن مهدن فعْلن یہ کسکا لڑکا پھینکا گیا جانب بادیہ بطحا کے دران حالیکہ بلا گہوارہ ہی - زمخشری نے اس وزن کا نام محذوف الصدر رکھا ہی اس سبب سے کہ صدر کا رکن گویا محذوف ہوگیا - بدینوجہ مؤلف نے البطحا کے لام پر مصرع اول تمام کیا اور بائے بطحا سے مصراع ثانی شروع کیا - اس حساب سے وافی کے تیرہ وزن ہین -

(۱۴) چار رکن کا ایک شعر ضرب مرفل باقی تین رکن سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلاتن ع وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمْ اِلَیَّ فَلِمْ نَزَعْتَ وَاَنْتَ آخِرْ + یہ وزن معقد ہی اور الیّ کی یائے تحتانی دوم متحرک سے مصرع دوم آغاز ہی اسلیے کہ الیّ مین یائے مشدد بمنزلہ دو تحتانی کے ہی ازروے تقطیع یون - ولقدسبق متفاعلن تہموالی متفاعلن + ی فلم نزع متفاعلن ہوانت ااخر متفاعلاتن آخر بفتح خائے معجمہ بمعنی دیگر - بتحقیق تو سبقت لیگیا اون لوگون پر میری طرف کو آنے مین پس خوف نہ کیا تو نے اوس سبقت سے باوجودیکہ تو یکہ وتنہا شخص ہی کیا تو خوف رکھتا ہی نہین - یہ اصلی وزن ششم ہی -

(۱۵) شعر چہار رکنی ضرب مذال باقی تین رکن سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلان ع جدث یکون مقامہ + ابدا بمختلف الریاح + جدثن یکو متفاعلن نمقامہو متفاعلن + ابدن بمخ متفاعلن تلفرریاح متفاعلان - جدث بفتحتین گور - یہ ایک قبر ہی اور ایسے مقام پر ہی کہ وہان ہمیشہ باد ہاے مخالف چلتی ہین - یہ اصلی وزن ہفتم ہی -

(۱۶) شعر مربع اور ہر رکن سالم متفاعلن متفاعلن - دوبار ع وَاِذَا افْتَقَرْتَ فَلَا تَكُنْ + مُتَخَشِّعًا وَتَجَمَّلِ + واذفتقر متفاعلن تفلاتکن متفاعلن + متخش شعن متفاعلن وتجم ملی متفاعلن

جسوقت تو محتاج ہو جاوے تو خشوع اور تکلف کا اظہار نکر اور تحمل اور خوبی ظاہر کر یا صبر جمیل کر۔ بقول بعض تحمل بیان بجائے حطی ہی او سوقت یہ معنی ہونگے کہ تو جسوقت محتاج ہو جاوے تو جزع و فزع نکر اور صبر و تحمل کر۔ بہر صورت لفظ آخر شعر بصیغۂ امر ہی۔ یہ اصلی وزن ہشتم ہی۔

(۱۷) ایک شعر مین چار رکن ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن فعلاتن۔ یہ وزن معقد ہی سہ وَاِذَا هُمْ ذَكَرُوا الْإِسَاءَةَ أَكْثَرُوا الْحَسَنَاتِ ٭ واذاہمو متفاعلن ذکرل اسا متفاعلن + بیت اکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن۔ اور جسوقت وہ لوگ یاد کرتے ہین بدی کو تو اکثر نیکی کا ذکر کرتے ہین یعنی ذکر خیر اکثر اونکی زبان پر جاری ہی اور ذکر بد کمتر۔ یہ اصلی نوان وزن ہی۔

(۱۸) بیت چہار رکنی ضرب مضمر مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن بفعولن۔ یہ شعر معقد ہی سہ وَأَبُو الْحُلَيْسِ وَرَبِّ مَكَّةَ فَارِغٌ مَشْغُولُ ٭ کاف اول ساکن مکہ مصرع اول مین اور کاف دوم متحرک مصرع دوم مین شامل ہی۔ اور ابو الحلیس قسم ہی پروردگار مکہ کی فارغ ہی اور مشغول ہی بجسم۔

(۱۹) چہار رکنی شعر ضرب مرفل مضمر باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلاتن۔ یہ شعر معقد ہی سہ وَغَدَرْتَنِي وَزَعَمْتُ إِنَّكَ لَابِنٌ فِي الصَّيْفِ تَامِرُ ٭ انک کا نون اول ساکن مصرع اول مین شامل ہی۔ وغدرتنی متفاعلن وزعمت ان متفاعلن + نک لابنن متفاعلن فص صیف تامر مستفعلاتن۔ اور تونے غدر اور خلاف وفا کیا اور مین نے گمان کیا کہ بتحقیق تو شیر فروش ہی موسم گرما مین اور خرما فروش ہی یعنی تو ارازل اور بازاریون مین سے ہی۔ بعض سال مین بجاے غدرتنی غررتنی آیا ہی غرور سے اوسکے معنی فریب دیا تونے۔

(۲۰) شعر مربع الارکان ضرب مضمر مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلان۔ یہ معقد ہی سہ وَإِذَا اغْتَبَطْتُ أَوِ ابْتَأَسْتُ حَمِدْتُ رَبَّ الْعَالَمِينَ ٭ ابتاست کی تاے دوم مصرع دوم مین شامل ہی یون۔ واذغ تبط متفاعلن ت اوب ت اس متفاعلن + تحمدت رب متفاعلن بل عالمین مستفعلان۔ اور جسوقت ذبح کرتا ہون مین اونٹون کو یا محتاج محزون ہوتا ہون

تو پروردگار عالمین کی ستایش کرتا ہون یعض رسائل مین شروع شعر پر اِغْطَبَتُ بغین معجمہ از غبطہ سے بمعنی حسن و مسرت حال - یعنی جسوقت مین توانگر ہوتا ہون یا محتاج شکر خدا کرتا ہون -

(۲۱) شعر چہار رکنی ضرب موقوص مرفل باقی سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفاعلاتن

ع وَلَقَدْ شَهِدْتُ وَفَاتَهُمْ + وَنَقَلْتُهُمْ اِلَى الْمَقَابِرْ + ولقدشہد متفاعلن ت وفاتہم متفاعلن ونقلتہم متفاعلن الل مقابر مفاعلاتن - تحقیق کہ حاضر ہوا مین اونکی وفات مین اور اونکو اوتارا مین نے اونکی قبرون مین -

(۲۲) بیت مربع الارکان ضرب مخزول مرفل باقی سالم - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفتعلاتن

یہ معقد ہے ع صَفَحُوْا عَنِ ابْنِكَ اِنَّ فِي ابْنِكَ حِدَّةً حِيْنَ تَكَلَّمُ + ابنک دوم کی با موحدہ مصرع اول مین شامل ہی یون صفحوعنب متفاعلن نکان نفب متفاعلن + نک حدتن متفاعلن حین تکلم مفتعلاتن - اونھون نے اعراض کیا تیرے لڑکے سے کیونکہ تیرے لڑکے مین حدت ہی کلام کے وقت کہ سخن تیز اور سخت کہتا ہی -

(۲۳) شعر مربع الارکان ضرب موقوص مذال باقی سالم + متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفاعلان

ع كُتِبَ الشَّقَاءُ عَلَيْهِمَا + فَهُمَا لَهُ مُيَسَّرَانْ + کتبش شقا متفاعلن یعلی ہما متفاعلن + فہما لہو متفاعلن میسران مفاعلان - اون دونون کے واسطے بدبختی لکھی گئی پس وہ دونون اوس بدبختی کو آسان جاننے والے ہین -

(۲۴) چار رکن کا ایک شعر ضرب مخزول مذال - متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفتعلان - یہ شعر معقد ہے ع وَاَجِبْ اَخَاكَ اِذَا دَعَاكَ مَعَالِيًا غَيْرَ مُخَافْ + دعاک کا کاف مصرع دوم مین ہی اسطرح - واجب اخا متفاعلن ک اذا دعا متفاعلن + ک معالین متفاعلن غیر مخاف مفتعلان اور قبول کر اپنے بھائی کی دعوت معالی کی طرف بغیر خوف کے یعنی اگر تیرا بھائی علو کی طرف تجھکو ہدایت کرے تو بلا دغدغا و بسر کار بند ہو - معالی جمع معلاۃ بمعنی رفعت و شرف - وزن چاردہم سے یہان تک گیارہ اوزان مجزو ہین -

زبان فارسی و اُردو مین اس بحر کی اصل دائرے مین آٹھ بار متفاعلن آئی ہی اور وافی و مجزو و مشطور ملاکر یہ تیس طرح پر مستعمل ہی یون۔

(۱) آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دو بار۔ جلال الدین سلمان ساوجی ؎ بصنوبر قدِ دلکشش اگر ای صبا گذرے کنی ٭ بہوا سے جان حزین من دلِ خستہ را خبرے کنی ٭ بصنوبرے متفاعلن قد دلکشش متفاعلن اگر ای صبا متفاعلن گذرے کنی متفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ لمولفہ ؎ وہ تو دل تہا زلف سیاہ مین جسے یون سنائی جلی کٹی ٭ وہ اندھیرے گھر کا چراغ تہا جسے مُنہ سے تم نے بجھا دیا ٭ وہ ت دل تہ زل متفاعلن فسیاہ مے متفاعلن جسِ یوسنا متفاعلن ئجلی کٹی متفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔ اگر اس وزن کو مسمط چہار خانہ لائین تو زیادہ لطیف ہوجاتا ہی۔ بیدل ؎ نہ دماغ دیدہ کشودنی نہ سر فسانہ شنودنی ٭ ہمہ را بودہ غنودنی بکنار رحمتِ عام او ٭ ندماغ دی متفاعلن دکشودنی متفاعلن۔ نسرے فسا متفاعلن نشنودنی متفاعلن ٭ ہمہ را بو متفاعلن دغنودنی متفاعلن۔ بکنار رح متفاعلن متِ عام او متفاعلن۔ مومن خان ؎ سنو ذکر ہی کئی سال کا۔ کہ کیا اک آپ نے وعدہ تہا ٭ سو نباہنے کا تو ذکر کیا۔ تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو ٭۔

(۲) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان دو بار۔ جامی ؎ ز خدنگہاے جفاے او چہ قدر خوشم کہ ہنوز از آن ٭ ز دلم نکردہ یکے گذر بتعقب آن دگرے رسید ٭ کہنوز زان متفاعلان + دگرے رسید متفاعلان۔ بعض نسخ مین بجاے رسید صیغۂ ماضی لفظ رسد بصیغۂ مضارع دیکھا ہی بہ ینصورت ضرب سالم ہوگی اور فی الحقیقت اذالہ یہان بغیر نون غنہ خارج از دائرہ ہی اگرچہ فارسیون نے اسکا ارتکاب بہت کیا ہی جیسے ؎ شب فرقت تو دو چشم من مژہ تر ابر بہار داشت ٭ گہر سرشکم از آستین گذرے بجیب و کنار داشت ٭ رہار داشت متفاعلان + بکنار داشت متفاعلان۔ اذالہ با غنہ اُردو مین بھی ہی جیسے خواجہ آتش ؎ عجب اسکا کیا نہ سماؤن مین جو خیال دشمن و دوست مین ٭ وہ مقام ہون کہ گذر نہین

مکان ہون کہ پتا نہین + من دوس مین تفاعلان + ک پتا نہین تفاعلان - باقی تقطیع آسان ہو
(۳) شعر مثمن متوالی ایک رکن سالم ایک مضمر - متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن - دوبار میر شمس الدین فقیر دہلوی سے صنما خیالت راچہ شد کہ بما ندار دالفتے + نجلم زدغت کز وفا بسرم گزاردمنتے + صنما خیا متفاعلن لت راچہ شد مستفعلن کہ بماندا متفاعلن ردالفتے مستفعلن + نجلم زدو متفاعلن غت کز وفا مستفعلن بسرم گزا متفاعلن ردمنتے مستفعلن -
(۴) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مذال باقی ایک رکن مضمر ایک سالم علی الترتیب مستفعلن متفاعلن مستفعلن متفاعلان - دوبار غضائری رازی سے ای دوستان برہ خدا برحال من نظرے کنید + زین درد دل کہ بو د مرا دلدار را خبرے کنید + ای دوستا مستفعلن برہے خدا متفاعلن برحال من مستفعلن نظرے کنید متفاعلان + زی درد دل مستفعلن ک بود مرا متفاعلن دلدار را مستفعلن خبرے کنید متفاعلان - یہ وزن سوم کا عکس ہی -
(۵) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن موقوص - مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن - دوبار حکیم قاآنی سے نسیم خلد مے وزد مگر زجویبار ہا + کہ بوے مشک میدہد ہوائے مرغزار ہا + نسیم خل مفاعلن د میوزد مفاعلن مگر زجو مفاعلن یبار ہا مفاعلن - وقس علیٰ ہذا - اولیٰ یہ ہی کہ بحر کامل مین اس وزن کو نرکھین اسلیے کہ متفاعلن مین تین عمل سے مفاعلن حاصل ہوگا - اول تسکین تاے متفاعلن جس سے مستفعلن بنے - دوم سقوط سین مستفعلن جس سے متفعلن رہے - سوم تبدیل متفعلن مفاعلن کے ساتھ - رہا مفاعیلن مین ایک ہی عمل ہوگا یعنی سقوط حرف پنجم - بدین آسانی اس وزن کو ہزج مقبوض ہی سے شمار کرنا انسب ہی - صرف تمیز کے واسطے یہ وزن پنجم قائم کیا -
(۶) بیت مثمن ایک رکن سالم ایک موقوص علی الترتیب - متفاعلن مفاعلن متفاعلن مفاعلن دوبار - سلمان ساوجی سے تو بہر کجا کہ جلوۂ زجمال خود نمودۂ + بکمند زلف پرشکن دل عالمے ربودۂ + تو بہر کجا متفاعلن کہ جلو یے مفاعلن زجمال خد متفاعلن نمو دیی مفاعلن - وعلیٰ ہذا القیاس -

(۷) بیت ہشت رکنی عروض وضرب موقوص مذال باقی مثل ماقبل۔ متفاعلن مفاعلن متفاعلن مفاعلان۔ دوبارے بخیال چشم مست تو قدح جنون کشیدہ ایم + دل فارغ از غم جہان بہوائے او گزیدہ ایم + بخیال چش متفاعلن م مست تو مفاعلن قدحے جنو متفاعلن کشیدایم مفاعلان۔ باقی علیٰ ہذاالقیاس۔

(۸) شعر آٹھ رکن کا ایک سالم ایک مخزول تا ضرب۔ متفاعلن مفتعلن۔ چار بارے من مضطرب تا بکجا بجفائے او صبر کنم + بلب آمدہ جان حزین بر وفا گر جبر کنم + من مضطرب متفاعلن تا بکجا مفتعلن بجفائے او متفاعلن صبر کنم مفتعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۹) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مضمر مقطوع حشو اول وسوم مخزول مسکن باقی سالم۔ متفاعلن مفعولن متفاعلن مفعولن۔ دوبارے نہ برد دل یارائے نہ با کسے غمخوارے + چکنم نگہا ناصح شدہ زندگی آزارے + نبرد دل متفاعلن یارایے مفعولن نبا کسے متفاعلن غمخارے مفعولن۔ وقس علیٰ ہذا۔ جو لوگ یہاں مفعولن درمیانی کو بھی مضمر مقطوع سمجھے ہیں سہو کرتے ہیں۔ یہ تو وزن ثانی اثمن ہے۔

(۱۰) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبارے نکنم بیار کسان طمع کہ جفا بود + نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود + نکنم بیا متفاعلن رکسا طمع متفاعلن کجفا بود متفاعلن۔

(۱۱) بیت مسدس عروض وضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلاتن۔ دوبارے چکنم کہ جز برِ او خود نرود دل + چکنم کہ جز بتو دل ہے نگراید + چکنم کجز متفاعلن برِ او خد متفاعلن نرود دل فعلاتن۔ الیٰ آخرہ۔

(۱۲) مُشش رکنی شعر صدر وابتدا مضمر حشوین موقوص عروض وضرب سالم۔ مستفعلن مفاعلن متفاعلن دوبارے روزے بود کہ عشق تو بسر آیدے + یا آن دولت بمہرِ من بگرایدے + روزے بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن بسر آیدے متفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۱۳) بیت مسدس صدر وابتدا سالم دونوں حشو مضمر عروض وضرب مضمر مذال۔ متفاعلن مستفعلن مستفعلان۔ دوبارے چو عیان شوی آسایدم روح وروان + چو نہان شوی از جان تن خیزد فغان +

چپیاشوی متفاعلن ااسایدم متفعلن روحوروان مستفعلان - وقس علیہ -

(۱۴) شعر شش رکنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعلاتن ؎ ہمہ دم بود صنما خیال تو در دلم + نکنم ز سینہ برون چو جان شب و روزش + ہم دم بود متفاعلن صنما خیا متفاعلن ل ت در دلم متفاعلن + نکنم ز سی متفاعلن ن برو چ جا متفاعلن شب روزش فعلاتن -

(۱۵) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم دونوں حشو موقوص عروض ضرب مضمر مقطوع - متفاعلن مفاعلن مفعولن - دوبارہ ؎ تو بہر طرف کہ چشم خود اندازی + دل عالمے ز تیر زخمی سازی + ت بہر طرف متفاعلن کچشم خد مفاعلن اندازی مفعولن + دل عالمے متفاعلن ز تیر زخ مفاعلن می سازی مفعولن

(۱۶) چھ رکن کا پورا ایک شعر ضرب احذ باقی صدر و ابتدا و عروض و حشوین سب سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعِلن بحرکت دوم ؎ سحرم دہد چو صبا خبر ز گل رخت + بہ نثار او دل و دین خود سپرم + سحرم دہ متفاعلن چصبا خبر متفاعلن ز گلے رخت متفاعلن + بہ نثار او متفاعلن دل دین خد متفاعلن سپرم فعِلن -

(۱۷) بیت مسدس عروض سالم ضرب مضمر احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن فعْلن بسکون دوم ؎ بگل رخش دل و جان من شدہ مبتلا + چو نسیم صبح مدام بیارم + بگلے رخش متفاعلن دل جان من متفاعلن شد مبتلا متفاعلن + چنیسم صب متفاعلن حمدام بی متفاعلن ارم فعْلن -

(۱۸) چھ رکن کا شعر عروض مقطوع ضرب احذ باقی سالم - متفاعلن متفاعلن فعلاتن + متفاعلن متفاعلن فعِلن بحرکت دوم ؎ تہِ دام مرغ من آمدہ بہ اسیری + بہ کمندِ زلف بتان بود دلِ من + تہ دام مر متفاعلن غ من آمدہ متفاعلن باسیری فعلاتن + بکمند زل متفاعلن ف بتا بود متفاعلن دل من فعِلن -

(۱۹) بیت شش رکنی عروض مقطوع ضرب مضمر احذ - متفاعلن متفاعلن فعلاتن + متفاعلن متفاعلن

فَعلن بسکون دوم ؎ نرو دبدی برہ کسے بخیالم + بہ بدی رود نہ براہِ من یک کس + نرو دبدی متفاعلن برہے کسے متفاعلن بخیالم فعلاتن + ببدی رو دمتفاعلن نبراہمن متفاعلن یک کس فَعلن
(۲۰) شعر مسدس عروض وضرب دونون احذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعِلن بحرکت دوم دوبار ؎ رخ چشم من ہمہ سوے تست نگر + ہمہ چشم دل سرکوے تست نگر + رخ چشم من متفاعلن ہم سوے تس متفاعلن تنگر فعِلن + ہم چشم دل متفاعلن سرکوے تس متفاعلن تنگر فعِلن۔
(۲۱) شعر مسدس الارکان عروض احذ ضرب مضمر احذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعِلن بحرکت دوم + متفاعلن متفاعلن فَعلن بسکون دوم ؎ شب ہجر ما چہ دراز گشت صنم + شدہ روز حشر نمود در عالم + شب ہجر ما متفاعلن چدراز گش متفاعلن تصنم فعِلن + شدہ روز حش متفاعلن رنمود در متفاعلن عالم فَعلن۔
(۲۲) بیت شش رکنی عروض وضرب دونون مضمر احذ۔ متفاعلن متفاعلن فَعلن بسکون دوم دوبار ؎ شب و روز شکر و دعاے تو گویم + شب و روز حمد و ثناے تو گویم + شب و روز شک متفاعلن ر دعاے تو متفاعلن گویم فَعلن + شب و روز حم متفاعلن د ثناے تو متفاعلن گویم فَعلن
وزن دہم سے یہان تک تیرہ اوزان مجزو ہین۔ محقق ان سب مسدسات کو وافی کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مثمن اونکے زمانے مین معتبر نہ تھا لہذا وہ دائرۂ فارسی کی بنیاد مسدس پر جانتے ہین عربی کے مثل۔ ہمارے عہد مین مثمنات کی کثرت ہے بدینوجہ ہم نے بموجب ارشاد سعد الشارحین اورون کے مانند شعر ہشت رکنی کو مثمن الاصل قرار دیا ہے اسیلیے دائرۂ فارسی کی بنیاد مثمن پر رکھکر اوسکو وافی ٹھہرایا۔ جب مثمن وافی ٹھہرا تو وزن مسدس لامحالہ اوسکا مجزو ہوگا اور وزن مربع مثمن کا مشطور قرار پائیگا۔
(۲۳) چار رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن۔ دوبار ؎ نہ روا بود کہ جفا کنی + بکسے کہ با تو وفا کند + نروا بود متفاعلن کجفا کنی متفاعلن۔ الی آخرہ۔
(۲۴) شعر مربع عروض وضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلاتن۔ دوبار ؎ پہ ہمہ جہان

تو یکے نہ بینی + چو نگار من بسفید کاری + بہمہ جا متفاعلن ت یکے ن بینی متفاعلاتن + چنگار من متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن۔

(۲۵) بیت چہار رکنی عروض و ضرب احذ باقی سالم۔ متفاعلن فعِلن بحرکت دوم۔ دو بارہ ؎ نہ نکو بود کہ کنی + تو بہیچ روے بدی + نہ نکو بود متفاعلن ک کنی فعلن + ت بہیچ رو متفاعلن ی بدی فعِلن۔

(۲۶) چار رکنی بیت عروض سالم ضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلاتن ؎ بہ درِ اُمید ہمے رسم + چو درآید از درِ من نگارم + بدرے امے متفاعلن دہمے رسم متفاعلن چدرایدز متفاعلن درمن نگارم متفاعلاتن۔

(۲۷) بیت مربع الارکان عروض سالم ضرب مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلان ؎ تہِ تیغ و خنجرِ نازِ تو + صنما نہیم گلوے جان + تہِ تیغ خن متفاعلن جرِ ناز تو متفاعلن صنما نہے متفاعلن ہ گلوے جان متفاعلان۔

(۲۸) بیت بحر چہار رکنی عروض مذال ضرب مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلان + متفاعلن متفاعلاتن ؎ سوِ عاشقان تو شدی روان + کہ درامدہ بخزان بہارے + سوِ عاشقا متفاعلن نتشدی روان متفاعلان + کدرامدہ متفاعلن بخزا بہارے متفاعلاتن۔

(۲۹) شعر مربع الارکان عروض و ضرب دونوں مذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلان۔ دوبارہ ؎ من و ذکرِ تست بصد زبان + دل و یادِ تست بہر زبان + من ذکرتس متفاعلن تبصد زبان متفاعلان + دل یا دتس متفاعلن ت بہر زبان متفاعلان۔

(۳۰) بیت چہار رکنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن فعِلاتن ؎ سوِ باغ و راغ دویدہ ام + چو ندیدہ ام رخِ خوبت + سو باغ را متفاعلن غدویدام متفاعلن چنہ دیدام متفاعلن رخ خوبت فعِلاتن۔

(۳۱) شعر چار رکن کا عروض و ضرب دونوں مضمر احذ باقی دو رکن سالم۔ متفاعلن فعْلن

بسکنات دوم دوبارہ ے رہ بے نشان پویم + چو نشان او جویم + رہ بے نشا تسفاعلن پویم
فعلن + چو نشان او تسفاعلن جویم فعلن-
(۳۲) بیت چہار رکنی عروض احذ ضرب مضمر احذ باقی سالم۔ تسفاعلن فعلن بحرکت دوم + متفاعلن
فعلن بسکون دوم ے چو شنیدہ ام خبرش + ہمہ میروم در خود + چو شنیدام تسفاعلن خبرش
فعلن + ہمہ میروم تسفاعلن درخد فعلن-
وزن بست ۳۲ سوم سے یہان تک وزن اوزان مشطور ہین اور محقق انکو مجزو کہتے ہین اوس سبب سے
جو کہ مؤلف نے وزن بست ۲۳ دوم مین مذکور کیا-
الغرض اس بحر کے سب مزاحفات مین مضمر سب سے بہتر ہی لیکن اگر ایک پوری نظم مین جملہ
ارکان مضمر لاؤ تو اوسکو بحر رجز مین شمار کرنا پڑیگا اور یہ بھی مناسب ہی کہ جس نظم کے ایک شعر مین
جو التزام مزاحف یا غیر مزاحف کا رکھا جائے وہ اوس نظم مین آخر تک یکسان رکھنا چاہیے اور اگر
التزام شکنی کرے تو تواتر ضرور ہی علی الخصوص اسکی پابندی عروض و ضرب مین لازم ہی-
تنبیہ - اس تنبیہ کو جب تمام وکمال دیکھ جاؤگے تو اوزان کی غلطیان معلوم ہونگی-
(۱) متفاعلاتن متفاعلاتن متفاعلاتن متفاعلاتن - دوبارہ ے بشب فراقت نگزشتہ در دل
کہ بجان عاشق چہ رسیدہ باشد + دل دردمندش اسے کہ دارد زجفاے ہجرت چہ کشیدہ باشد + ع
بشبے فراقت متفاعلاتن نگزشت در دل متفاعلاتن کہجان عاشق متفاعلاتن چہ رسید باشد متفاعلاتن
وقس علیہ۔ متاخرین کہتے ہین کہ اسمین ہر رکن مرفل ہی-
(۲) مستفعلاتن مستفعلاتن مستفعلاتن مستفعلاتن - دوبارہ ے بیمار عشقم دردِ دل من غیر
از وصالش درمان ندارد + آما ازین غم جان برلب آمد کایام ہجرش پایان ندارد + بیمار عشقم
مستفعلاتن دردے دلے من مستفعلاتن غیر ز وصالش مستفعلاتن درما ندارد مستفعلاتن - باقی
علی ہذا القیاس - کہتے ہین کہ ہر رکن مضمر مرفل ہی - ہم تو اسکو بحر متقارب شانزدہ رکنی کہین گے
جو کہ متقارب کے وزن پنجاہم مین ذکر کرین گے-

(۳) مفتعلاتن مفتعلاتن مفتعلاتن مفتعلیان - دوبارہ ای بصباحت خسروخوبان وی بلطافت
مایۂ ایمان + سبزۂ خطت خضر معلی لعل لبانت چشمۂ حیوان + ای بصباحت مفتعلاتن خسروخوبا مفتعلاتن
وی بلطافت مفتعلاتن مای ے ایمان مفتعلیان - کہتے ہین کہ ہر رکن کامل مخزول مرفل اور عروض
وضرب مسبغ بھی ہی - ہم تو اسکو وہ وزن کہینگے جو متقارب کے وزن پنجاہ و دوم مین لائینگے -
(۴) مفتعلاتن مفتعلاتن مفتعلان - دوبارہ ای دل مسکین باش جفاکش در غم یار +
رسم وفا از زہرہ جبینان چشم مدار + ای دل مسکی مفتعلاتن باش جفاکش مفتعلاتن در غم یار
مفتعلان + رسم وفا از مفتعلاتن زہر جبی نا مفتعلاتن چشم مدار مفتعلان -
کہتے ہین کہ مسدس کامل ہی اسکا ہر رکن مخزول مرفل ہی اور عروض وضرب مخزول مذال - اب ہمسے
سنیے کہ ترفیل سوا عروض وضرب کے اور رکن مین ناجائز اور غلط ہی بدین وجہ یہ چارون وزن
محض نادرست ہین اور ثمن تو غلط در غلط - نصیر المحققین فرماتے ہین کہ سببے خفیف زیادت کنند الا
در آخر متفاعلن بیفتد وخاص بود بوزن مجزو و بآخر بیت و رکن اورا مرفل خوانند - دائرۂ موتلفہ
کی بحرین تمام ہوئین -

متقارب

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین فعولن آٹھ بار ہی - اسکے عروض - سالم - مقبوض -
محذوف - مقصور - ابتر - پانچ قسم کے آتے ہین اور ضربین - سالم - مقصور - محذوف - ابتر
چار طرح کی آتی ہین - وافی و مجزو و مشطور ملا کر چودہ وزن پر یہ بحر مستعمل ہی یون -
(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن - دوبارہ فَاَمَّا تَمِیْمٌ
تَمِیْمُ بْنُ مُرٍّ + فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رَوْبٰی نِیَامَا + فاما فعولن تمی من فعولن تمی مب فعولن
نمررن فعولن + فالفا فعولن ہمل قو فعولن مروبی فعولن نیاما فعولن - پس لیکن وہ تمیم کہ تمیم
بن مرہ ہی پس پایا قوم نے انکو مست سونے والے - روبی بالفتح رائب کی جمع ہی بمعنی مست شوندہ
واتقوسے روبی بضم اول وہ شخص کہ رواروی کی کثرت سے تھک گیا ہو - نیام جمع نائم بمعنی خواب کنندہ

(۲) شعر مثمن ضرب مقصور باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن فعول سے وَیَاوِی اِلَی نِسْوَۃٍ بَائِسَاتٍ + وَشُعْثٍ مَرَاضِیعَ مِثْلِ السَّعَالْ + بتسکین آخر - ویاوی فعولن الی نس فعولن وتن یا فعولن بساتن فعولن + وشعثن فعولن مراضی فعولن ع مثلس فعولن سعال فعول - اسکی ضرب مین بزبان تازی ردف لازم ہے پس حروف علت مین سے چاہے کوئی حرف ہو - اور جگہ قبول کرتا ہے اون عورتونکی طرف جو کہ منقطع الحیض ہین اور پریشان بال گرد آلودہ رکھنے والی اور شیر دار ہین اور غول بیابانی کے مانند - یائسات آئسات کا مبدل ہے آئسہ کی جمع وہ عورت کہ سنِ ایاس مین پونہچی ہوا ور حیض وسکا بند ہوگیا ہو - صاحب نہایۃ الراغب نے بائسات باے موحدہ کے ساتھ صحیح جانا ہے جسکے معنی محتاج عورتین - شُعث بالضم شَعثا بالفتح کی جمع ہے وہ عورت جسکے موے سر پراگندہ و گرد آلود ہون - مراضیع جمع مرضعہ زن شیر دہندہ - سعال سعالی کا مخفف جو کہ سعلاۃ بالکسر کی جمع ہے بمعنی غول بیابانی جیسے القاض سے القاضی -

(۳) ہشت رکنی شعر ضرب محذوف باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن فعل سے وَاَرْوِیْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیْصًا + یُنَسِّی الرُّوَاۃَ الَّذِیْ قَدْ رَوَوْا + واروی فعولن منش شع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن + ینس سر فعولن رواتل فعولن لذی قد فعولن رو و فعل - مین روایت کرتا ہون شعر مین سے ایک شعر مشکل کہ بھلا دے راویون کو جنھون نے اوسکی روایت کی ہے - بعض نسخون مین اروی کے عوض اَبْنِیْ دکھیا ہے یعنی بنا کرتا اور انشا کرتا ہون -

(۴) آٹھ رکن کا شعر ضرب ابتر باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن فع سے خَلِیْلَیَّ عُوْجَا عَلٰی رَسْمِ دَارٍ + خَلَتْ مِنْ سُلَیْمٰی وَمِنْ مَیَّہْ + خلیلی فعولن یعوجن فعولن علی رس فعولن مدارن فعولن + خلت من فعولن سلیمی فعولن ومن می فعولن یہ فع - سلیمی ایک معشوقہ اور میہ ایک عورت کا نام - اے میرے دونون دوستو سلیمی اور میہ

مشنو تو کے خانۂ خالی کے نشان پر ٹھہرو۔

(۵) شعر مثمن ضرب سالم باقی سات رکن مقبوض۔ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ + فعولُ فعولُ فعولُ فعولن ؎ اَفَادَ فَجَادَ وَسَادَ فَزَادَ + وَقَادَ فَذَادَ وَعَادَ فَافْضَلَ + افا د فعول فجا د فعول وسا د فعول فزا د فعول + وقا د فعول فذا د فعول وعا د فعول فافضل فعولن۔ وہ لشکر پر امیر ہوگیا تو جوانمردی کی اور سردار ہوگیا تو عزت بڑھائی اور لشکر کشی کی تو روان ہوا اور عود کیا تو بخشش کی۔ ذود بالفتح روان کرنا۔

(۶) شعر ہشت رکنی صدر اور حشو سوم مقبوض عروض محذوف باقی سالم۔ فعولُ فعولن فعولن فعل + فعولن فعولُ فعولن فعولن ؎ کَتَبْتُ اُنَاسًا فَاَفْنَیْتُهُمْ + وَکَانَ اِلٰهُ هُوَ الْمُسْتَاَسَا + کتبت فعولُ اناسن فعولن فافنی فعولن تہم فعل + وکان فعولن الاہ فعولُ ہول مس فعولن ت اسا فعولن۔ مین نے لوگون کو جمع کیا پس اونکو فنا کیا اور تھا و سیاہی خدا استعانت طلب کیا گیا۔

(۷) بیت مثمن حشو اول مقبوض عروض مقصور باقی سالم۔ فعولن فعولُ فعولن فعولن بتسکین آخر + فعولن فعولن فعولن فعولن۔ یہ معقد ہے ؎ فَرَمْنَا الْقِصَاصَ وَکَانَ التَّقَاصّ + عَدْلًا وَحَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَا + التقاص کا صاد مشدد ہے صاد اول ساکن مصرع اول مین اور متحرک دوم مصرع دوم مین شامل ہے۔ فرمنل فعولن قصاص فعولُ وکانت فعولن تقاص فعولن صعدلن فعولن وحققن فعولن علل مس فعولن لمینا فعولن۔ ہم نے تصد کیا قصاص کا اور قصاص انصاف وحق ہے مسلمانون پر۔ التقاص کے عوض بعضون نے القصاص پڑھا ہے بدین صورت یہ شعر محذوف العروض ہوجائیگا کیونکہ اسکا صاد دوم مشدد نہین لیکن خلیل نے التقاص ہی پڑھا ہے اور مقصور العروض صحیح جانا ہے۔

(۸) شعر ہشت رکنی صدر اثلم حشو دوم مقبوض باقی سالم۔ فَعْلن فعولن فعولُ فعولن + فعولن فعولن فعولن فعولن ؎ لَوْلَا خِدَاشٌ اَخَذْتُ جِمَالًا + تِ سَعْدٍ وَلَمْ اُعْطِهٖ

مَا عَلَیْہَا + یہ شعر بھی مقفیٰ ہی اور تاے جمالات سے مصرع دوم شروع ہی۔ لولا فعلن خداشن فعولن اخذت فعول جمالا فعولن + تسعدن فعولن ولم اع فعولن طہی ما فعولن علیہا فعولن۔ اگر خراش اور زخم نہوتا تو مین سعد کے اونٹون کو لے لیتا اور جو کچھ اونپر تھا وہ بھی اوسکو دیتا۔ خداش بالکسر کی اصل خدش بالفتح ہی جسکے معنی چھیلنا اور پوست کھینچنا۔ جمالات بالکسر جمالہ کی جمع اور وہ جمع جمل بمعنی شتر۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر اثرم عروض محذوف باقی سالم۔ فعْل فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فعولن فعولن سے قُلْتُ سَدَادًا لِمَنْ جَاءَنِیْ + فَاَحْسَنْتُ قَوْلًا وَاَحْسَنْتُ رَاْیَا + قلت فعل سدادن فعولن لمن جا فعولن ءنی فعل + فاحسن فعولن تقولن فعولن واحسن فعولن ترایا فعولن۔ مین نے سچ بات کہی اوس سے جو کہ میرے پاس آیا پس مین نے تحسین کی قول اور راے کی۔

(۱۰) شعر ثمن ابتدا اثلم عروض وضرب محذوف۔ فعولن فعولن فعولن فعل + فعْلن فعولن فعولن فعل سے وَعَیْنٌ لَہَا حِذْرَۃٌ بَدْرَۃٌ + شُقَّتْ مَاٰقِیْہِمَا مِنْ اُخُرْ + وعین فعولن لہا حذ فعولن رتن بد فعولن رتن فعل + شق قت فعْلن ماٰقی فعولن ہما من فعولن اخر فعل حذرہ بکسر حاے حطی وسکون ذال معجمہ باراے مہملہ بیدار رہنا۔ اوس عورت کے واسطے آنکھ کھلی ہوئی بالکل مثل بدرہ کے ہی اور دونون آنکھون کے گوشے پھیلے ہوئے ہین یعنی سوتا نہین یہ دلیل فرزانی ہین۔

(۱۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعل۔ دوبار سے اَمِنْ دِمْنَۃٍ اَقْفَرَتْ + لِسَلْمٰی بِذَاتِ الْغَضَا + امن دم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل۔ درختہاے غضاۃ والی زمین مین کیا یہ نشان سلمی کے خانۂ خالی کے ہین۔ غضاۃ بروزن حیات ایک صحرائی درخت کنار دشتی کے برابر کہ اوسکی لکڑی کی آگ دیر تک رہتی ہی۔ اور یہ غضا کی جمع ہی مگر بجاے واحد مستعمل ہی۔ یہ اصلی وزن پنجم ہی۔

(۱۲) شش رکنی شعر عروض محذوف ضرب ابتر باقی سالم - فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن فع سے تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ + فَمَا يُقْضَ يَاتِيْكَا + تعف فف فعولن ولاتب فعولن تیس فعل + فمایق فعولن ض یاتی فعولن کا فع - تو پاک دامن ہوجا اور غم نکر کیونکہ تقدیر مین جو کچھ حکم کیا گیا ہی وہ تیری طرف آئیگا - یہ اصلی وزن ششم ہی -

(۱۳) بیت مسدس صدر مقبوض ابتدا اثرم دونون حشو سالم عروض ابتر ضرب محذوف - فعول فعولن فع + فَعَلُ فعولن فَعَلُ سے وَزَوْجُكِ فِي النَّادِيْ + يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ + وزوج فعول کفن نا فعولن دی فع + یعل فاع مافی فعولن غدی فعل - اے عورت تیرا شوہر جانتا ہی مجلس مین جو کچھ کہ کل واقع ہوگا - وزن یازدہم سے یہان تک تین اوزان مجزو ہین -

(۱۴) مولدین متاخرنے اس بحر کا مربع بھی کہا ہی - چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم فعولن فعولن - دوبار سے شَرِيْفُ السَّلَامِ + مِنَ الْمُسْتَهَامِ + عَلٰى خَيْرِ خَلْقٍ + رَفِيْعِ الْمَقَامِ + حَمِيْدِ السَّجَايَا + لَطِيْفِ الْكَلَامِ + شریفس فعولن سلامی فعولن + منل مس فعولن تہامی فعولن - یہ ایک شعر ہی - علی خی فعولن رخلقن فعولن + رفیعل فعولن مقامی فعولن - یہ دوسرا شعر ہی - حمیدس فعولن سجایا فعولن + لطیفل فعولن کلامی فعولن - یہ تیسرا شعر ہی - بزرگ سلام بندۂ عاجز کی طرف سے - بہترین خلق کی طرف جو کہ بلند مقام ہی - نیک عادت رکھنے والا نازک وعمدہ کلام رکھنے والا - یہ ایک وزن مشطور ہی -

بزبان فارسی و اردو اس بحر کی اصل آٹھ بار فعولن دائرے مین ہی - وافی اور وافی المضاعف اور مجزو اور مشطور اور معشر ملا کر اسکے اوزان نو ۹ قسم پر مستعمل ہین - اسطرح -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن - دوبار - میر صیدی طہرانی سے درین فصل گل ہر چہ داری بمی دہ + مبادا کہ دیگر بہارے نیاید + دری فص فعولن لگل ہر فعولن چداری فعولن بمی دہ فعولن + مبادا فعولن کہ دیگر فعولن بہارے فعولن

نیاید فعولن - میر علی اوسط رشک لکھنوی سے لب وچشم کا جسکو بیمار دیکھا + کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا + لبو چشم فعولن کا جس فعولن کیمار فعولن ردیکا فعولن - باقی علیٰ ہذاالقیاس

(۲) شعر مثمن عروض وضرب مسبغ باقی ارکان سالم - فعولن فعولن فعولن فعولان - دو بار جناب غالب علیہ الرحمہ سے درین شب روا باشد ار چرخ گردان + کند گنج انجم نثار چراغان + دری شب فعولن روابا فعولن شدر چر فعولن خگردان فعولان - وعلیٰ ہذاالقیاس - شیخ ناسخ سے وہ کرتا ہی باتین مین کرتا ہون آہین + گہر بار وہ ہی شرر بار مین ہون + وکرتا فعولن ہیا تے فعولن مکرتا فعولن ہُ اامین فعولان - وقس علیٰ ہذا - فارسی وارُدو مین اکثرون نے تسبیغ بلاغنہ کا بھی استعمال کیا ہی مگر محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ این ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ خارج است - جیسے حافظ شیرازی سے اگرچہ دلم رفت لیکن غمش نیست + بجز آن خم زلف جائے ندارد + غمش نیس فعولان - یا جس طرح ناسخ سے لب گنگ بے تابی ایسی ہی بے یار + کبھی وار مین ہون کبھی پار مین ہون + ہ بے یار فعولان -

(۳) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مقصور باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعول - دو بار میر محمد جان قدسی مشہدی سے سگِ نفس را رفتہ از کار چشم + تو از عینکش کردہ چار چشم + سگے نف فعولن سرارف فعولن ت از کا فعولن رچشم فعول - سحر مرحوم سے زمرد کی بوتل ہو ہیرے کا کاگ + نظر آئے یاقوت احمر شراب + زمرد فعولن کبوتل فعولن ہ ہیرے فعولن کاکاگ فعول - وقس علیٰ ہذا -

(۴) شعر مثمن عروض وضرب محذوف باقی سالم - فعولن فعولن فعولن فعل - دو بار خواجوے کرانی سے جگر تشنہ وغرق آب آمدہ + زبان بستہ و در خطاب آمدہ + جگر تش فعولن نیو غر فعولن ق ااب فعولن مدہ فعل - سحر مرحوم سے ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے + یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے + ہمے کا فعولن جو تربت فعولن پہ میلے فعولن رہے فعل - وعلیٰ ہذاالقیاس - وزن سوم وچہارم کا اجتماع باہمی جائز ہی - اہل فارس وزن اول وسوم

وچہارم کو (راہ اعشی) کہتے ہین اس سبب سے کہ لسان عربی مین اعشیٰ شاعر کے اشعار ان اوزان پر بہت آئے ہین جیسے ؎ وَکَاْسٍ شَرِبْتُ عَلٰی لَذَّۃٍ + وَاُخْرٰی تَدَاوَیْتُ مِنْھَا بِھَا +۔

(۵) شعر مثمن عروض وضرب ابتر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فع۔ دوبار ؎ نگاہے کہ بودش بمن گاہے + کنون نیست آن ہم من وآہے + نگاہے فعولن کبودش فعولن بمن گا فعولن ہے فع + کنونے فعولن س ااہم فعولن منواا فعولن ہے فع۔ ہم اس وزن کو مقبوض محذوف مجبق بھی کہ سکتے ہین۔ فافہم۔

(۶) بیت مثمن اثلم الابتداء عروض وضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعل + فعلن فعولن فعولن فعل۔ رودکی سمرقندی ؎ بہارست ہر روزہ در روز نم + منکر فراوان ومعروف کم + بہارس فعولن تہر رو فعولن زدر رو فعولن زنم فعل + منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم فعل۔ نم کے دن سے مراد روز بارش۔

(۷) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اثلم حشو اول وسوم مقبوض حشو دوم وچہارم مجبق باقی سالم فعلن فعولن فعلن فعولن۔ دوبار۔ واقف بٹالوی ؎ ہر غنچہ نشکفت الادل من + ای وادل من ای وادل من + ہر غن فعلن چہ نشکف فعولن تل لا فعلن د لے من فعولن۔ الیٰ آخرہ۔ آتش ؎ بتخانہ چھوڑا باز آئے بت سے + وہ شہر بھولا وہ شاہ بھولا + بتخا فعلن نچھوڑا فعولن بازا فعلن ی بت سے فعولن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۸) شعر مثمن عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن ہفتم۔ فعلن فعولن فعلن فعولان۔ دوبار۔ حافظ ؎ گر تیغ بارد در کوے آن ماہ + گردن نہادیم اَلْحُکْمُ لِلّٰہ + گر تے فعلن غبارد فعولن درکو فعلن ی اا ماہ فعولان + گردن فعلن نہادے فعولن ل حک فعلن ملل لاہ فعولان۔ میر تقی میر ؎ اب حال اپنا اوسکے ہے دلخواہ + کیا پوچھتے ہو الحمد للہ + اب حا فعلن ل اپنا فعولن اسکے فعلن ہدلخاہ فعولان۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۹) سب شکل وزن ہفتم و ہشتم بکرر رکن درمیانی بقول اکثر مسبغ۔ فعلن فعولان فعلن فعولان دو بار۔ حافظ ؎ بگفتیم غم با طبیبان + درمان نکردند مسکین غریبان + چند افعلن کے گفتیم فعولان تم ... طبیبان فعولان + درما فعلن نکردند فعولان مسکی فعلن غریبان فعولان لیکن یہان تسبیغ درمیانی ہمکسان با ہر ہی بلکہ یہ کہو کہ حشو اول و سوم سالم ہین۔ یون۔ چند ان فعلن گہ گفتے فعولن بغم با فعولن طبیبان فعولان + درما فعلن نکردن فعولن مسکی فعولن غریبان فعولا دیکھو تسبیغ نا جائز کا قصہ کیسا پاک ہوا اگر ان اوزان کو مسمط چہار خانہ لاؤ تو خوش آیند ہو جاتے ہین جیسے حافظ ؎ ای بخت سرکش تنگش ببرکش + گہ جام زرکش۔ گہ لعل دلخواہ + ہفتم و ہشتم و نہم تینون اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

(۱۰) بیت مثمن صدر و ابتدا و حشو دوم و چہارم مقبوض عروض و ضرب و حشو اول و سوم مخبق۔ فعولن فعلن فعولن فعلن۔ دو بار ؎ دعاے دارم سحر گہ برلب + سراسر جرمم بہل کن یارب + دعایے فعولن دارم فعلن سحر گہ فعولن برلب فعلن + سراسر فعولن جرمم فعلن بہل کن فعولن یارب فعلن۔ یہ وزن گویا وزن ہفتم کا عکس ہے۔

(۱۱) آٹھ رکن کا شعر اس ترتیب سے کہ رکن اول مقبوض اور دوم مخبق پھر وہی رکن اول دوبارہ مقبوض اسیطرح رکن سوم مقبوض رکن چہارم مخبق پھر وہی رکن سوم دوبارہ مقبوض تا کہ ایک مصرع بر وزن فعول فعلن فعول فعلن نکل آئے یہی عمل مصرع دوم مین بھی سمجھو اور اسکو مقبوض حشو مخبق کہو جیسے حافظ ؎ گرم بخوانی ورم برانی + دل حزین را بجاے جانی + گرسب فعول نانی فعلن ورمب فعول رانی فعلن + دلیح فعول زیرا فعلن بجاسے فعول جانی فعلن۔ اکثر۔ اہل عروض مین اسکا نام مقبوض اثلم لکھا ہے اور صریح غلط ہے کیونکہ ثلم در اصل خرم ہے اور وہ حشو و عروض و ضرب مین جائز نہین۔ محقق طوسی کے عہد مین یہ وزن متقارب سے مستخرج ہی نہین ہوا تھا اس سبب سے کہ قبض اوسوقت تک بزبان فارسی مستعمل المتقارب نہ تھا بلکہ ثلم بھی غیر مستعمل تھا یہان تک کہ اسکو صدر و ابتدا مین بندرت لاتے تھے فی المعیار

قدر با اثلم در صدر یا ابتدا بنا در بکار داشتہ اند و استعمال قبض در فارسی روا نیست بہیچ وجہ - یعنی اوسکے
بعد تحقیق کرین جب بھی روا نہین اس سے ثابت ہوا کہ اثرم بھی اس بحر مین غیر مستعمل تھا
مگر متاخرین نے قبض کا استعمال بکثرت کیا ہی اور فی الحقیقت اسکا کوئی مقام خاص نہین ہمکو اختیار
ہی جہان چاہین قبض لائین کوئی چیز اسکی مانع نہین ہی اثلم و اثرم صدر و ابتدا مین بلا تکلف آسکتا
ہی - محقق نے آخر معیار مین ایک شعر اسی وزن پر یون لکھا ہی ؎ اگر بر انی کہ بے تو چون تو ہمہ دم مرا
درین غم رواداری * اور بسبب عدم استعمال قبض اسکی تقطیع چار مفاعلاتن ثمانی سے سمجھکر
فرمایا ہی کہ از مستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد و از مفاعلن موقوص مرفل ہمچنین - طرہ یہ
کہ شعر مذکور نہ ایسے مستفعلن سے سمجھا جاسکتا ہی نہ ایسے متفاعلن سے کیونکہ ترفیل کو وہ خود آخر
بیت یعنی عروض و ضرب کے لیے متفاعلن یعنی بحر کامل مین خاص کرتے ہین اور یہان صدر و
ابتدا بھی مرفل ہوا جاتا ہی - اب رہی بحر رجز یعنی مستفعلن کو مخبون کرکے مرفل بنانا وہ جائز
ہی نہین کیونکہ ترفیل بحر کامل کے لیے خاص ہی کما قال النصیر ؎ بسبب خفیف زیادت کنند
الا در آخر متفاعلن بیفتد و خاص بود بوزن بحر و وبہ آخر بیت و رکن او را مرفل خوانند - شارح
و مترجم معیار اس چوٹ کو صاف بچا گئے ہین اصل یہ ہی کہ اوسکے ارکان اوزان وہی ہین جو ہمنے پیشتر ذکر کیے
(۱۲) عروض و ضرب مسبّغ باقی مثل وزن یازدہم - فعول فعلن فعول فعلان - دوبارہ ؎
غم تو تا در دلم نہان است * سرشکم از دیدہا روانست * غمے ت فعول تا در فعلن دلم ن فعول
ہانست فعلان * سرشک فعول مزدی فعلن دہا ر فعول وانست فعلان -

فائدہ - ممکن ہی کہ اس بحر مین تین قسم کے صدر و ابتدا اور چار قسم کے حشو اور آٹھ قسم کے عروض
و ضرب آسکین مثلاً فعلن اثلم یا فاع اثرم یا فعول مقبوض کو صدر و ابتدا بنائیے پھر
فعولن سالم اور فعلن مجبق اور فاع مقبوض مجبق اور فعول مقبوض کو حشو ٹھہرائیے پھر فعولن
سالم یا فعولان مسبغ یا فعول مقصور یا فعل محذوف یا فاع مقصور مجبق یا فع محذوف مجبق خواہ
ابتر یا فعلن مجبق یا فعلان مجبق مسبغ کو عروض و ضرب مقرر کیجیے تو ان عروض و ضرب ہشتگانہ کو

صدر و ابتدا سے سہ گانہ مین ضرب دینے سے چوبیس وزن پیدا ہونگے بعدہٗ اون چوبیس کو حشو ہاے چہار گانہ مذکورہ مین ضرب دینے سے چھیانوے اوزان حاصل ہوسکتے ہین لیکن اکثر مقام پر تحبیق ناجائز یا ثلم غیر جائز ہوکر وزن غلط ہوجائینگے اور یہ بات عمل سے آئینہ ہوسکتی ہے۔ اسلیے راقم السطور کے نزدیک صدر و ابتدا صرف اثرم اور حشو مقبوض اور عروض و ضرب سالم یا مسبغ یا مقصور یا محذوف لانے سے چار وزن پیدا ہونگے۔ اوّل فاع فعول فعولُ فعولن۔ دوّم فاع فعولُ فعولُ فعولان۔ سوّم فاع فعولُ فعولُ فعول۔ چہارم فاع فعولُ فعولُ فعَل۔ بعدہ ہر ایک وزن مین آٹھ قسم کے عمل کرنے سے کل تیس اوزان صاف نکل آئینگے اور وہ اعمال ہشتگانہ مؤلف نے اسطرح استخراج کیے (ا) رکن دوم مین اوسکے ماقبل تحبیق کرو باقی ارکان کو بحال خود رہنے دو (ب) دوم و سوم ارکان مین تحبیق کرو باقی بحال خود (ج) دوم و سوم و چہارم مین تحبیق کرو (د) ہیچ مین تحبیق نکرو باقی سب مین (ہ) دوم رکن مین تحبیق نکرو باقی سب مین تحبیق کرو (و) دوم و سوم رکن مین تحبیق نکرو باقی مین تحبیق کرو (ز) کسی رکن مین تحبیق نکرو اس سے اصلی وزن نکلیگا (ح) صرف ہیچ مین تحبیق کرو باقی حالت اصلی پر رکھو۔ اب مین ترتیب وار سب اوزان کی مثالین بتاتا ہون۔ یون۔

(۱۳) آٹھ رکن کی ایک بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم سالم فعلن فاع فعول فعولن۔ جناب بحر ۵ عرض یہ ہے نقاش ازل سے + حب کے نقش مین یار کو گھر دو + حب کے فعلن نقش فاع میار فعول کو گھر دو فعولن۔ باقی مصرع اول بر وزن تسبیم آئندہ۔ ہم نے ان اوزان مین محبق مقبوض کا رکن فاع لکھا ہے اسکے عوض فعْل بسکون او سط بھی آسکتا ہے۔

(۱۴) شعر مثمن رکن اول اثرم پھر دوم مقبوض محبق چہارم سالم۔ فعلن فعلن فاع فعولن۔ بحر ۵ جی جلتا ہے آہ کے جھوکو + شمع محبت کو گل کردو + جی جل فعلن تا ہے فعلن ۱۱۵ فاع کجھوکو فعولن۔ باقی مثل وزن ہفدہم آئندہ۔

(۱۵) بیت ہشت رکنی اول رکن اثرم پھر دوسرا تیسرا مقبوض مخبق چوتھا مخبق - فعلن فعلن فعلن فعلن - دوبار - رندؔ ہ گزرے جبدم ہم دنیا سے + ہم نے جانا دنیا گزری + دونون مصرعے ایک ہی وزن پر ہین - گزرے فعلن جبدم فعلن ہم دن فعلن یا سے فعلن - باقی علی ہذا القیاس اس وزن مین یا اسکے ساتھ والے وزن مین اگر کوئی رکن مزاحف بحر متقارب کا خاص نہو تو اوسکو متدارک مثمن مخبون مسکن سے سمجھنا اولی ہو لیکن اس شعر والی غزل مین زحافات خاص متقارب آئے ہین -

(۱۶) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مخبق مقبوض سوم مقبوض چہارم مخبق - فعلن فاع فعولن فعلن - مصرع دوم بھی یونہین رندؔ ہ کافر پربھی نگزرے ایسی + ہم پر جو بُت ترسا گزری + کافر فعلن پر ب فاع نگزرے فعولن ایسی فعلن + ہمپہ فعلن جوب فاع ت ترسا فعولن گزری فعلن -

(۱۷) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مخبق چہارم مخبق - فاع فعولن فعلن فعلن - ہر دو مصراع یکسان - رندؔ ہ آئے نہین تم عرصہ گزرا + منع کیا کس نے کیا گزری + اا سے فاع نہی تم فعولن عرصہ فعلن گزرا فعلن - وقس علی ہذا -

(۱۸) شعر ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مخبق - فاع فعول فعولن فعلن جناب بحرؔ ہ اپنا گلا خود کاٹتے ہین ہم + دم لو چھری کے تلے بید ردو + دم ل فاع چھری فعول تلے بے فعولن درد و فعلن - مصرع اول بر وزن بستم آئندہ -

(۱۹) بیت مثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم سالم - فاع فعول فعول فعولن بحرؔ ہ دم کی آمد شد کیا کیجیے + ضعف کی راہ سے ہین یہ سفر دو + ضعف فاع کراہ فعول سہ سے فعول سفر دو فعولن - مصرع اول بر وزن پانزدہم -

(۲۰) شعر ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مخبق چہارم سالم - فاع فعولن فاع فعولن ہ تیر نگاہت بر دلِ عاشق + کارگر آمد صورتِ ناوک + تیر فاع نگاہت فعولن

بر دفاع العاشق فعولن - باقی علیٰ ہٰذا القیاس - بحر ؎ جان اون آنکھون سے نہ بچیگی +
ہی یہ ادھر تنہا وہ اودھر دو + جان فاع انا کو فعولن سین فاع بچیگی فعولن وقس علیٰ ہٰذا۔
(۲۱ و ۲۲) شعر آٹھ رکن کا رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم مسبغ - فعلن فاع فعول فعولان - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم مسبغ - فعلن فعلن فاع فعولان ؎ چھپکر آنکھ لڑا و تو جانین + دل مین ڈالو گھا و تو جانین
چپکر فعلن اک فاع لڑا و فعول تجانین فعولان + دلے فعلن ڈالو فعلن گا وفاع تجانین فعولان - اس شعر مین دو وزن غیر مشترک جمع ہین -
(۲۳) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم مسبغ مجبق - فعلن فعلن فعلن فعلان ؎ سردار بزم غم ہم ہین + گویا نخل ماتم ہم ہین + سردا فعلن رے بزفعلن مے غم فعلن ہم ہین فعلان - باقی علیٰ ہٰذا القیاس - اگر اس وزن کے ساتھ والے شعر مین کوئی زحاف متقارب کا مخصوص نہو تو اسکو متدارک جانو -
(۲۴) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم مسبغ مجبق - فعلن فاع فعولن فعلان - جناب بحر ؎ جان و مال فدا کرنے مین + فکر و تردد اکو نامردو +
جانو فعلن مال فاع فدا کر فعولن نے مین فعلان - مصرع دوم مثل وزن ہفدہم -
(۲۵) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم مسبغ مجبق - فاع فعولن فعلن فعلان - حکیم مومن خان ؎ چشم تر و شور ابہ غم مین + سوسو شکرانے ایک اک دم مین + سوس فاع کرانے فعولن ایک فعلن دم مین فعلان - مصرع اول مثل وزن بستم -
(۲۶) آٹھ رکن کا شعر رکن اوّل اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مسبغ مجبق - فاع فعول فعولن فعلان - جناب بحر ؎ شکر گزار ہر صورت مین + زہر ہین دو یا شکر دو + شکر فاع گزار فعول ہر صو فعولن رت ہین فعلان - مصرع دوم مثل وزن ہفدہم -

(۲۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم مسبّغ - فاع فعول فعول فعولان ؎ آب حیات وصال ہے آسان + عشق مین پہلے لڑاؤ تو جانین + اب فاع حیات فعول وصال فعول ہ اسان فعولان - وقس علی ہذا -

(۲۸) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مخبق چہارم مسبّغ - فاع فعولن فاع فعولان - جناب بحر ؎ آہ یہ دونون آفت جان ہین + نازو ادا لعنت بر ہر دو + آہ فاع یہ دونو فعولن آف فاع تجاہین فعولان - دوم مصرع بر وزن ہفدہم -

(۲۹ و ۳۰) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض مخبق سوم مقبوض چارم مقصور - فعلن فاع فعول فعول - پھر رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض مخبق چہارم مقصور - فعلن فعلن فاع فعول ؎ ساقی باغ پہ چھائی بہار + لانا ساغر آئی بہار + ساقی فعلن باغ فاع پچھای فعول بہار فعول + لانا فعلن ساغر فعلن آئی فاع بہار فعول - اسمین دو وزن غیر مشترک مجتمع ہین -

(۳۱ و ۳۲) بیت مثمن رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض مخبق چارم مقصور مخبق - فعلن فعلن فعلن فاع - پھر رکن اول اثرم دوم مقبوض مخبق سوم مقبوض چہارم مقصور مخبق - فعلن فاع فعولن فاع ؎ میرے ساقی بھر کر جام + جامون پر دے برابر جام - میرے فعلن ساقی فعلن بھر کر فعلن جام فاع + جامو فعلن پر دے فاع برابر فعولن جام فاع + اس شعر مین بھی دو وزن غیر مشترک شریک ہین -

(۳۳) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مخبق چارم مقصور مخبق - فاع فعولن فعلن فاع - خسرو ؎ راے تچھو را پورے داشت + پور نگو یم جورے داشت + راے فاع تچورا فعولن پورے فعلن داشت فاع - وقس علیٰ ہذا - اسیر ؎ سوے عدم ہم جاتے ہین + آگے سے سرکو رستا دو + سوے فاع عدم ہم فعولن جاتے فعلن ہین فاع - دوم مصرع بر وزن چہل و یکم آئندہ -

(۳۴ و ۳۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم مقصور مخبق - فاع فعول فعولن

فاع - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور - فاع فعولُ فعولُ فعولُ فعول سے مستِ الست اوٹھین سب مست + تجھکو دعائین دین بادہ پرست + مست فاع الست فعول اُٹے سب فعولن مست فاع + تجک فاع دعاسے فعول دبا دفعول پرست فعول - اسمین دو وزن غیر مشترک شامل ہین -

(۳۶) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم مقصور - فاع فعولن فاع فعول - جامی سے اوشب زلفت غالیہ سا سے + بوسہ رویت غالیہ پوش + اثیں فاع بزلفت فعولن غال فاع لیسا سے فعول - باقی علیٰ ہذا القیاس - عاشق سے دل مین سمایا اوسکا خیال + آنکھون مین چھایا اوسکا جمال + دل م فاع سمایا فعولن اسک فاع خیال فعول - وقس علیٰ ہذا -

(۳۷) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم محذوف - فعلن فاع فعول فعل سے جب تک مر کا نشان رہے + جاری تیری دکان رہے + جب تک فعلن میک فاع نشان فعولُ رہے فعَل - باقی اسی طرح -

(۳۸) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چارم محذوف - فعلن فعلن فاع فعَل - شاد سے دومین سے اک کام کرو + شاد کا بوسہ لو یا دو + دو سے فعلن سے اک فعلن کام فاع کرو فعَل - مصرع دوم مثل وزن چہل[۱۱] ویکم آئندہ -

(۳۹) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم محذوف مجبق - فعلن فعلن فعلن فع - اسیر سے تل عارض کا دکھلا دو + مرغ نگہ کو دانا دو + تل عا فعلن رض کا فعلن دکھلا فعلن دو فع - مصرع دوم بروزن چہل[۱۱] ویکم آئندہ -

(۴۰) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم محذوف مجبق - فعلن فاع فعولن فع - اسیر سے بحث بڑھی ہر بوسون مین + لینا ایک نہ دینا دو + لینا فعلن ایک فاع نہ دینا فعولن دو فع - مصرع اول بروزن سی[۳۳] وسوم -

(۴۱) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم محذوف مجبق - فاع فعولن فعلن فع - اسیر سے گیسو و رخ کا بوسا دو + چاندگہن ہر صدقا دو + گیس فاع ورخکا فعولن بوسا فعلن دو فع - مصرع دوم اسیطرح -

(۴۲) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم محذوف مجبق - فاع فعولُ فعولن فع - اسیر سے تیغ نگہ جو پڑے اوسکی + مہر ہو صورت جوزا دو + تیغ فاع نگہ ج فعول پڑے اس فعولن کی فع + مہر فاع ہصور فعول تجوزا فعولن دو فع -

(۴۳) شعر مثمن رکن اول اثرم دوم و سوم مقبوض چہارم محذوف فاع فعولُ فعولُ فَعَل - شاد سے روتے ہین دیدۂ تر سے لہو + بہتے ہین خون کے دریا دو + روت فاع ہ دیدفعول ی ترس فعول لہو فعل - مصرع دوم مثل جہل[۴۲] و دوم -

(۴۴) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چہارم محذوف - فاع فعولن فاع فَعَل سے روے تو دیدم ای گل تر + نخل اُمیدم داد ثمر + روے فاع تدیدم فعولن ایگ فاع لتر فعل - وقس علیٰ ہذا - اسیر سے دیکھ اسیر اعجاز نبیؐ + سب نے قمر کو دکھا دو + دیک فاع اسیرع فعولن جاز فاع نبی فعل - مصرع دوم بروزن جہل[۴۱] و یکم - وزن سیزدہم سے یہانتک وہ بتیس[۳۲] اوزان ہین جو اعمال ہشتگانۂ مذکورہ سے پیدا ہوئے ہین - اس بتیسی[۳۲] کا اختلاط باہمی بلا تامل جائز ہے -

جناب شیخ امداد علی صاحب بحر نے اسکی تصحیح کے امتحان کے واسطے ایک قاعدہ خوب استخراج کیا ہے کہ ایسے اوزان مین ہمیشہ سبب خفیف کے بعد سبب خفیف یا دو سبب خفیف کے درمیان ایک سبب ثقیل ہوگا مگر وہ ثقیل ایک رکن کے آخر کا ایک متحرک اور ایک رکن کے آغاز کا ایک متحرک ملاکر ہاتھ آئیگا بشرطیکہ اگر عروض وضرب مین التقاے ساکنین ہو تو ساکن آخر سے چشم پوشی کرو مثلاً فعلن فعلن فعلن فع - یہان سبب خفیف کے بعد سبب خفیف ہے یا جیسے فاع فعولن فاع فعول - یہان فاع فعولن مین فاع کا عین اور فعولن کی فے دونون ملاکر

ایک سبب ثقیل دو سبب خفیف کے درمیان مین ہی اور بوجہ اجتماع ساکنین لام فعول سے آنکھ چرانی ہوگی- اس امتحان کے علاوہ اِن بتیس اوزان مین جہان رکن سوم مقبوض ہو اوسکے بعد رکن چہارم یعنی عروض یا ضرب ابتر بھی آسکتے ہین اور ایسے عروض یا ضرب لانے سے چار وزن اور پیدا ہونگے اگرچہ قاعدے سے غلط نہین لیکن دو تین تو اونمین بالکل خوش آیند نہین مثلاً-

(۴۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض مجبق سوم مقبوض چہارم ابتر- فعلن فاع فعولُ فع سے ساقی بریز بجام مے + مارا دمدام مے + ساقی فعلن ریز فاع بجام فعولُ مے فع- مصرع دوم بھی اسیطرح-

(۴۶) بیت مثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم ابتر- فاع فعولُ فعولُ فع سے نالہ شنید وصدا آہ ہم + یار نکرد نگاہ ہم + نال فاع شنید فعول صداہ فعول ہم فع- مصرع دوم علیٰ ہذا القیاس-

(۴۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض مجبق چہارم ابتر- فعلن فعلن فاع فع سے مست بہمن یار نہ + کام جانم باز دہ + من مست فعلن بہمن فعلن یار فاع نہ فع- وقس علیٰ ہذا-

(۴۸) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض مجبق چارم ابتر- فاع فعولن فاع فع سے بوسہ ز رویت کام دل + عشق لبت در آب و گل + بوس فاع ز رویت فعولن کام فاع دل فع- مصرع دوم بھی یونہین- یہ اڑتالیس اوزان وافی ہین- ان اوزان کا ایک کلیہ اور بھی ہی کہ جہان کہین صدر وابتدا کے سوا فاع یا فعلن بسکون دوم واقع ہو اور اوسکے ماقبل کوئی ساکن نہو تو وہ وزن غلط ہی- فافہم-

اِن اڑتالیسون مین اکثر وزن مضاعف ہوکر سولہ رکن کا شعر بنتے ہین اور خوش آیند ہوتے ہین- وہ تضعیف پانچ صورتون سے ہوتی ہی- یا تو ایک سے نئے وزن کو چار بار مکرر لیکر

شانزدہ رکنی شعر بناتے ہین - یا دو نئے وزنون کو ایک ایک بار اور دو پُرانے وزنون کو ایک ایک بار یا تین نئے وزنون کو ایک ایک بار اور ایک پُرانے وزن کو ایک بار - یا تین پرانے وزنون کو ایک ایک بار اور ایک نئے وزن کو ایک بار - یا چار نئے وزنون کو ایک ایک بار - لیکر سولہ رکن کا شعر لاتے ہین - الغرض ہر بیت مین مشترک یا غیر مشترک چار چار وزن شامل ہوتے ہین - اس حساب سے ہر شعر شانزدہ رکنی چہار خانہ ہوجاتا ہی - ہم نے مضاعف خانہاے غیر مختلف کے آغاز پر اوسکے مثمن وافی کا وزن ازروے شمار بتا دیا اور مختلف خانون کے مضاعفات مین خانے خانے کے ساتھ اوسکے مثمن وافی کے شمار کا پتا دیا - تا کہ ہر خانے کے وزن کا نام بآسانی مل سکے اور ہر بیت مین جسقدر وزن غیر مشترک آئے ہین اونھین کے حساب سے نمبر شمار مین ہندسے دیے ہین - وہان واوِ عاطفہ کے فرق سے دریافت ہوسکتا ہی کہ ایک ایک شعر مین کتنے اوزان وافی غیر مشترک شریک ہین مثلاً -

(۴۹) سولہ رکن کا پورا شعر وزنِ اول کا مضاعف - محمد ابراہیم ذوق دہلوی ؎ یہ کشتون کا اوس مانگ کے یہان پتا ہی کہ اون تیرہ بختون کے مرقد پہ کوئی + اگر سنگِ موسیٰ کا تعویذ رکھد تو رکھتے ہی بس درمیان سے وہ شق ہو + یکشتو فعولن کِ اسا فعولن گ کے یا فعولن پتا ہی فعولن کِ انتی فعولن رہ بختو فعولن کِ مرقد فعولن پکوئی فعولن - باقی علیٰ ہذا القیاس - اس وزن کو مسمط کر دینے سے درازی کا عیب کسیقدر ڈھنک جاتا ہی کیونکہ وزن سالم الارکان ہی - جیسے ولہ ؎ مری زندگی تھی ابھی ای ستمگر - مسیحائی جو کر گئی تیری ٹھوکر + کہ ٹھکرا یا تو نے تو یون تھا سمجھکر - نکلجاے جان کچھ جو سدّ رمق ہو + اسمین تسبیغ یا غنہ بھی آئی ہی یون ؎ یہ بحرو قوافی غزل کے بدلکر رقم اک غزل کر کہ ای ذوق جسمین + نہو لفظِ مغلق نہ تعقید مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو معنی ادق ہو + کِ ای ذو فعولن قِجسمین فعولان - الغرض یہ وزن شاذ ہی -

(۵۰) بیت شانزدہ رکنی - وزن ہشتم کا مضاعف - محب ؎ بیمارِ عشقم در دِ دلِ من غیر از وصالش درمان ندارد + اما ازین غم جان بر لب آمد کایام ہجرش پایان ندارد + بیا فعلن

رعشقم فعولن وردے فعلن ولے من فعولن غیر زفعلن وصالش فعولن دربا فعلن ندارد فعولن اسیطرح تقطیع مصرع دوم بھی ہی۔ مؤلف مستہام نے اس وزن مین اُردو اشعار کہے اور وہ مسمط چہار خانہ لانے سے ناگوار مذاق نہین یون سے کب تک سہیگا تیری جفا دل نالش کریگا روز جزا دل + پتھر ترا دل شیشہ مرا دل ہشیار رہنا خالق ہی عادل + کب تک فعلن سہیگا فعولن تیری فعلن جفا دل فعولن نالش فعلن کریگا فعولن روزے فعلن جزا دل فعولن۔ وقس علیٰ ہذا۔ اسمین ہم نے تسبیغ باغنہ کا بھی استعمال کیا ہی یون سے دل سے الگ چل تو کچھ بتا مین دیتا ہی ہمکو غمگین صدائین + سہتا ہی دن بھر تیری جفائین کرتا ہی شب بھر تیرا گلا دل + غمگی فعلن صدائین فعولان۔ لوگ اس کو بحر کامل سے بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین ہم نے یہی فارسی شعر وہان لکھکر وجہ مغالطہ بتا دی ہی۔

(۵۱) شعر شانزدہ رکنی وزن یازدہم کا مضاعف۔ خواجہ عصمۃ اللہ بخاری سے زہے دو چشمت بخون مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر + رخ چو ماہت صباح دولت خط سیاہت شب معنبر + زہے فعول چشمت فعلن بخون فعول مردم فعلن کشاد فعول تیر و فعلن کشید فعول خنجر فعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ میر عباس سلیم لکھنوی سے تمام شب یہ رہا ہی عالم ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہی + اخیر وقت آئے دیکھنے کو بھلے کو اب بھی خبر ہوئی ہی + تمام فعول شب یہ فعلن رہا ہ فعول عالم فعلن ادرک فعول دنیا فعلن ادرہ فعول ہوئی ہی فعلن۔ باقی اسیطرح۔ اس وزن مین مسمط بہت بھلا معلوم ہوتا ہی۔ جیسے جناب بجر سے چہک رہے ہین چمن مین بلبل۔ مہک رہے ہین کھلے ہوئے گل + چھلک رہے ہین پیالۂ مل۔ خوشی ہی ابر بہار آیا + اسکے تین خانے ذوالقافیتین بھی ہین۔ اسمین تسبیغ باغنہ بھی جائز ہی۔ اسیر سے بجا ہی آنکھون سے گرم آنسو جو شمع کی طرح ڈھل رہے ہین + لگی ہی ایک آگ اپنے دل مین بدن سے شعلے نکل رہے ہین + ح ڈلر فعول ہے ہین فعلان + نکل فعول ہے ہین فعلان۔

(۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵) شعر شانزدہ رکنی خانۂ اول بر وزن بستم خانۂ دوم بر وزن چہلم

خانۂ سوم بروزن ہجدہم خانۂ چہارم بروزن سی و ہشتم - جناب میر تقی علیہ الرحمہ ؎ حال نہین ہے عشق سے مجھ مین کس سے میراب حال کہون + آپ ہی چاہکر اوس ظالم کو اپنا ایسا حال کیا + حال فاع نہی ہے فعولن عشق فاع سمجھے فعولن - کس سے فعلن میراب فعلن حال فاع کہون فعول + آپ فاع ہچاہ فعول کر اس ظا فعولن لم کو فعلن - اپنا فعلن ایسا فعلن حال فاع کیا فعل - اسمین چارون خانے غیر مشترک ہین - اسکے خانۂ اول کے وزن پر فارسی مین شمس الدین فقیر نے شعر مضاعف یون کہا ہے ؎ زلف معنبر برمہ رویت تیرہ شب است و وادیِ موسیٰ + جامۂ صبرم در کفِ عشقت دامنِ یوسف دستِ زلیخا + زلفِ فاع معنبر فعولن برم فاع ہرویت فعولن تیر فاع شبستو فعولن واد فاع یموسیٰ فعولن - اسمین ایک ہی وزن چار بار مکرر آیا ہے -

(۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن چاردہم - دوم بروزن سی و چہارم - سوم بروزن پانزدہم - چہارم بروزن سی و ہفتم - میر ؎ سارے رندا وباش جہان کے تجھسے سجود مین رہتے ہین + بانکے ٹیڑھے ترچھے تیکھے سبکا تجھکو امام کیا + سارے فعلن رندو فعلن باش فاع جہاکے فعولن - تجس فاع سجود فعول رہتے فعولن ہین فاع + بانکے فعلن ٹیڑے فعلن ترچے فعلن تیکے فعلن - سب کا فعلن تجک فاع امام فعول کیا فعل - اس شعر مین ہر چہار خانہ غیر مشترک آیا ہے -

(۶۰ و ۶۱) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن چاردہم - دوم بروزن سی و دوم - سوم بروزن بستم - چہارم بروزن چہل و سوم - جناب بحر ؎ کیسی پیری کیسی جوانی ہم سب لوگ مسافر ہین + صبح ہوئی تو کوچ کی ٹھہری شام ہوئی تو مقام کیا + کیسی فعلن پیری فعلن کیس فاع جوانی فعولن - ہم سب فعلن لوگ فاع مسافر فعولن ہین فاع + صبح فاع ہیی تو فعولن کوچ فاع ک ٹھہری فعولن - شام فاع ہیی ت فعول مقام فعول کیا فعل - اسمین خانۂ دوم و خانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین -

(۶۲و۶۳) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن چاردہم - دوم بروزن سی[۳۳] و سوم - سوم بروزن
چاردہم - چہارم بروزن چہل[۴۱] و یکم - جناب بحر ؎ شربت ہوتا خون ہمارا کاش تبو کے مشرب مین
شکر کے مانند ہمارے دل کی کدورت بٹ جاتی + شربت فعلن ہوتا فعلن خون فاع ہمارا فعولن
کاش فاع تبو کے فعولن مشرب فعلن مین فاع + شکر فعلن کے مانعلن ند فاع ہمارے فعولن
دل ک فاع کدورت فعولن بٹجا فعلن تی فع - اسمین خانۂ دوم و چہارم غیر مشترک دونون ہین
(۶۴ و ۶۵ و ۶۶) شعر شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن شانزدہم[۱۶] - دوم بروزن چہل و چہارم[۴۴]
سوم بروزن ہجدہم - چہارم بروزن سی[۳۹] و نہم - بحر ؎ صدقے اپنی قناعت کے کیا فقر مین
اپنا فخر رہا + دست سوال جو اپنا بڑھتا ہاتھون عزت گھٹ جاتی + صدقے فعلن اپن فاع
قناعت فعولن کے کا فعلن - فقر فاع م اپنا فعولن فخر فاع رہا فعل + دست فاع سوال
فعول ج اپنا فعولن بڑتا فعلن - ہاتو فعلن عزت فعلن گٹجا فعلن تی فع - اسمین خانۂ اول
و دوم و چہارم غیر مشترک ہین -
(۶۷ و ۶۸) سولہ رکن کی بیت - خانۂ اول بروزن چاردہم[۱۴] - دوم بروزن سی[۳۵] و پنجم - سوم بروزن
بستم - چہارم بروزن چہل[۴۲] و دوم - بحر ؎ اوٹھو کپڑے بدلو چلو کیا بیٹھے ہو سحر او داس ادہر
سیر کے دن ہین پھول کھلے ہین جوش پہ فصل بہاری ہے + اٹ ٹو فعلن کپڑے فعلن بدل
فاع چلو کا فعولن - بیٹ فاع ہسحر فعول اداس فعول + سیر فاع کدن ہے فعولن
پول فاع کھلے ہے فعولن - جوش فاع پفصل فعول بہاری فعولن ہے فع - اسمین خانۂ دوم
و خانۂ چہارم غیر مشترک ہین -
(۶۹ و ۷۰ و ۷۱) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن ہفدہم[۱۷] - دوم بروزن بست[۲۹] و نہم
سوم بروزن شانزدہم - خانۂ چہارم بروزن سی[۳۶] و ششم - میر ؎ آج ہمارے گھر آیا تو کیا ہے
یان جو نثار کرین + الا کھینچ بغل مین تجھکو دیر تلک ہم پیار کرین + اج فاع ہمارے فعولن
گرا فعلن یاتو فعلن - کا ہے فعلن یاج فاع نثار فعول کرین فعول + ال لا فعلن کھینچ فاع

بغل سے فعولن تجکو فعلن - دیر فاع تلک ہم فعولن پار فاع کرین فعول - اس شعر مین خانۂ اول و دوم و چہارم غیر مشترک ہین -

(۷۲) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن ہفدہم - دوم بروزن چہلم - سوم بروزن ہفدہم - چہارم بروزن سی و نہم - میر ؎ آج غزال اک رہبر ہو کر لایا تربت مجنون پر + قصد زیارت رکھتے تھے ہم جب سے وحشت رکھتے تھے + اج فاع غزا لک فعولن رہبر فعلن ہو کر فعلن - لایا فعلن ترب فاع تمجنو فعولن پر فع + قصد فاع زیارت فعولن رکھتے فعلن تے ہم فعلن - جب سے فعلن وحشت فعلن رکتے فعلن تے فع - اسمین صرف خانۂ دوم غیر مشترک ہے -

(۷۳ و ۷۴) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن بستم - دوم بروزن چہل و یکم - سوم بروزن نوزدہم - چہارم بروزن سی و یکم - میر ؎ کی ہے عمارت دل کی جنھون نے اونکی بنا کچھ رکتی ہے + اور تو خانہ خراب ہی دیکھے اس بستی کے معماران + کیہ فاع عمارت فعولن دلک فاع جنھونے فعولن - انک فاع بنا کچ فعولن رکتی فعلن ہے فع - اور فاع تخان فعول خراب فعول ہدیکھے فعولن - اس بس فعلن تیکے فعلن معما فعلن ران فاع - اسمین خانۂ سوم و چہارم غیر مشترک -

(۷۵ و ۷۶) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن ہفدہم - دوم بروزن بست و یکم - سوم بروزن نوزدہم - خانۂ چہارم بروزن بست و دوم ؎ آج گلابی کپڑے پہنے گلشن مین ہے وہ سرو خرامان + طوق مین قید ہے قمری وحشی پرزے پرزے گل کا ہے دامان + اج فاع گلابی فعولن کپڑے فعلن پہنے فعلن - گلشن فعلن میہ فاع وسر و فعول خرامان فعولان طوق فاع مقید فعول ہقمر فعول یوحشی فعولن - پرزے فعلن پرزے فعلن گلک فاع ہدامان فعولان - خانۂ دوم و چہارم غیر مشترک -

(۷۷ و ۷۸) شعر شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن بستم - خانۂ دوم بروزن بست و سوم -

سوم بروزن نُہم چہارم بروزن بست و چہارم ۵ وقت مدد ہی جلد خبر لے سوتی ہی کیا چشم گریان + گھر مین ہمارے آگ لگی ہی سینہ غم سے ہی اپنا بریان + وقت فاع مد دہی فعولن جلد فاع خبر لے فعولن - سوتی فعلن ہی کا فعلن چشمے فعلن گریان فعلان + گرم فاع ہمارے فعولن اآگ فاع لگی ہی فعولن - سینہ فعلن غمس فاع ہ اپنا فعولن بریان فعلان - اسمین خانۂ دوم و خانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین -

(۷۹ و ۸۰ و ۸۱) سولہ رکن کا شعر - خانۂ اول بروزن چاردہم - دوم بروزن بست و پنجم - سوم بروزن سیزدہم - چہارم بروزن بست و ششم ۵ گھر ہو خالی آئے اکیلے خوب بسے ہو میرے بس مین + جھوٹے سارے زمانے کے ہو تم ابتو نانو نگا جھوٹی قسمین + گھر ہو فعلن خالی فعلن اآے فاع اکیلے فعولن - خوب فاع بسے ہو فعولن میرے فعلن بس مین فعلان + جھوٹے فعلن سار فاع زمان فعول کہو تم فعولن - ابت فاع نان فعول گجھوٹی فعولن قسمین فعلان - خانۂ دوم و سوم و چہارم غیر مشترک ہین -

(۸۲ و ۸۳) بیت شانزدہ رکنی - خانۂ اول بروزن نُہم - خانۂ دوم بروزن بست و ہفتم سوم بروزن نُہم - چہارم بروزن بست و ہشتم ۵ کوئی تماشا دید کا دیکھے پردہ چشم مین میرے نہان ہین + آنکھ بھی ہی اک بھول بھلیان ڈھونڈھ پھرا مین اونکو کہان ہین + کوے فاع تماشا فعولن دید فاع کدیکھے فعولن - پرد فاع یچشم فعول میر فعول نہا ہین فعولان اک فاع بہی اک فعولن بول فاع بلیا فعولن - ڈوڈ فاع پرامی فعولن انک فاع کہا ہین فعولان - اسمین خانۂ دوم و خانۂ چہارم دونون غیر مشترک ہین - وزن چہل و نہم سے یہان تک بیست و ششم اوزان وافی المضاعف ہین -

(۸۴) چھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فعولن فعولن فعولن - دوبار - سیفی ۵ ز درد جدائی چنانم + کہ از زندگانی بجانم + ز در دے فعولن جدایی فعولن چنانم فعولن باقی تقطیع علیٰ ہذا القیاس -

(۸۵) شعر شش رکنی عروض وضرب مسبغ باقی مثل ہشتاد و چارم - فعولن فعولن فعولان دوبارہ منم عاشق رند بدنام + ندارد دلم بے تو آرام + منم عا فعولن شقے رن فعولن دبدنام فعولان و قس علیہ -

(۸۶) شعر مسدس عروض وضرب مقصور باقی ارکان سالم - فعولن فعولن فعول - دوبارہ ازان خط مشکین یار + شدہ ماہش اندر محاق + ازا خط فعولن طمشکی فعولن نیار فعول شدہ ما فعولن ہشند ر فعولن محاق فعول -

(۸۷) چھ رکن کا شعر عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن ہشتاد و ششم - فعولن فعولن فعل - دوبارہ بیا در برم ای صنم + کہ شد بے تو جان از تنم + بیا در فعولن برم ای فعولن صنم فعل - باقی علیٰ ہذا القیاس -

(۸۸) شعر مسدس صدر و ابتدا اثلم باقی سالم - فعلن فعولن فعولن - دوبارہ پیش قد ناز دلبر + ہیچ ست سرو و صنوبر + پیشے فعلن قدے نا فعولن ز دلبر فعولن - وقس علیہ -

(۸۹) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مسبغ باقی مثل وزن ہشتاد و ہشتم - فعلن فعولن فعولان دوبارہ رفتیم در کوے جانان + کردیم سیر گلستان + رفتے فعلن مدرکو فعولن ی جانان فعولان - وعلیٰ ہذا القیاس - یہ چھ اوزان مجزو ہین -

(۹۰) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فعولن فعولن - دوبارہ عیان شد نہانم + زرنگ رخانم + عیا شد فعولن نہانم فعولن + زرنگے فعولن رخانم فعولن -

(۹۱) بیت مربع عروض وضرب مقصور باقی سالم - فعولن فعول - دوبارہ توئی دلگداز منم دل سپار + تئی دل فعولن گداز فعول + منم دل فعولن سپار فعول - اس وزن مین بھی عروض یا ضرب یا دونون محذوف لاسکتے ہین - یہ دو وزن مشطور ہین - متاخرین کے نزدیک مجزو و مشطور متروک ہین - اگر کوئی کہے تو مضائقہ نہین -

(۹۲) شعر معشر - خلاف قرار داد اہل فن مسکین مرثیہ گوے اُردو نے دس رکن کا مثلث

بحر متقارب مین یون کہا ہے۔ فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن۔ تہ بارے عزیزان حسین
ابن حیدر کے ماتم مین آؤ ✦ غریبون یتیمون اسیرون کا دکھ سُنتے جاؤ ✦ جواون سب کو
مظلوم جانو تو آنسو بہاؤ ✦ عزیزا فعولن حسی نب فعولن ن حیدر فعولن کماتم فعولن م اا و و
فعولن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن اس وزن کو درازمل مین شامل کرنا لازم ہے۔

غریب

یہ بحر بزبان عربی قلیل الاستعمال ہے۔ اسکی اصل دائرے مین بزبان تازی آٹھ بار فاعلن ہے
اسکے عروض و ضرب چھ قسم کے آئے ہین۔ سالم۔ مخبون۔ مذال مقطوع۔ مخبون مسکن مخبون
مرفل۔ مگر فی الواقع مخبون مسکن و مقطوع او اعرابیات مین ایک کام کرتے ہین بدین سبب اسکے
عروض و ضرب پانچ ہی رکھنا اولیٰ ہے۔ وافی و مجزو و مشطور ملاکر یہ بحر دس وزنون پر مستعمل
ہے یون۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ دو بارے حَارَبُوا
قَوْمَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَرْعَوُوا ✦ لِلصَّلَاحِ الَّذِي خَيْرُهُ رَاهِنٌ ✦ حاربو فاعلن قومهم فاعلن ثم لم
فاعلن یرعوو فاعلن ✦ لص صلا فاعلن حل لذی فاعلن خیرہو فاعلن راہنو فاعلن۔ اون
لوگون نے اپنی قوم سے جنگ کی پھر نہ باز آئے بدی سے اور اوس نیکی کی طرف میل
نکیا جسکی خیر ثابت ہے۔

(۲) بیت مثمن اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ بحرکات دوم۔ دو بارے وَ
اَتَيْتُ جَمِيعَ مَوَاطِنِهَا ✦ فَاَسِفْتُ بِغَيْبَةِ سَاكِنِهَا ✦ وات فعلن تجمی فعلن عموا فعلن طنہا
فعلن ✦ فاسف فعلن تبغی فعلن بتِ سا فعلن کنہا فعلن۔ مین اوسکے تمام مکانون مین پھرا
تو مین نے اون مقامون کے ساکنون کے غائب ہونے پر افسوس کیا۔

(۳) شعر ہشت رکنی اور سب ارکان مخبون مسکن۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن۔ بسکنات دوم
دو بارے يَا مَحْبُوبِي أَدْرِكْ رُوحِي ✦ وَارْحَمْ قَلْبِي فَاجْلِسْ عِنْدِي ✦ یامح فعلن بوبی

فعلن ادرک فعلن روحی فعلن + ورحم فعلن قلبی فعلن فجلس فعلن عندی فعلن - اے میرے دوست میری روح کو تازہ کر اور میرے دل پر رحم کر کہ میرے پاس بیٹھ - جو لوگ اس وزن بحر کو مقطوع کہتے ہین خطا کرتے ہین کیونکہ قطع عروض وضرب کے واسطے خاص ہے اور یہان آٹھون رکن اوسی قطع کے ہین پھر باقی چھ ارکان مین قطع کیونکر ہو سکے - اسی وزن کا نام صوت الناقوس بھی ہے اس سبب سے کہ حضرت جابر عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ ملک شام مین صدر اہل بیت کرام جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کے ہمردیف تھے ایک کلیسا سے ناقوس کی آواز آئی جو کہ اس وزن کے ارکان سے نکلتی تھی - حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ناقوس یہی کہتا ہے ؎ حَقًّا حَقًّا حَقًّا حَقًّا + صِدْقًا صِدْقًا صِدْقًا صِدْقًا + اسی بنیاد پر سمجھو کہ لوگون نے علم عروض کا استخراج کو بہ قصار کی آواز پر سمجھا ہے جسکا ذکر بدیع العروض مؤلفہ قاضی جہان سیفی مین موجود ہے اور فی الواقع شعر کی بنا تخیلات پر ہے - لیکن سعد الشارحین کہتے ہین تعجب ہے کہ خلیل نے صوت الناقوس کا ذکر نہین کیا اگرچہ اوسکا زمانہ حضرت کے زمانے کے بعد ہے -

مؤلف عرض کرتا ہے کہ حضرت نے بھی تو یہی فرمایا تھا کہ ناقوس سے یہ صدا آرہی ہے یہ نہین ارشاد کیا کہ ناقوس سے یہ اشعار نکلتے ہین یا اس وزن کا نام صوت الناقوس ہے - فتامل -

(۴) چار رکن کا شعر مخبون ومسکن باہم مخلوط اسمین اختیار ہے جہان چاہے رکن مخبون لائے جہان چاہے مخبون مسکن - اگر عروض وضرب کو مخبون مسکن لائے تو اونکو مقطوع بھی کہہ سکتے ہین مثلاً صدر وحشو اول مخبون مسکن حشو دوم وعروض مخبون - پھر ابتدا مخبون وحشو سوم مخبون مسکن اور حشو چہارم وضرب مخبون - فعلن فَعْلن فَعِلن فعلن - دو رکن اول بسکنات دوم و دو رکن آخر بحرکات دوم - فعلن فعْلن فعِلن فعلن - رکن دوم بتسکین دوم باقی بحرکات دوم ؎

یَا لَیْلَ الصَّبِّ مَتیٰ غَدُہٗ + اَقِیَامُ السَّاعَۃِ مَوْعِدُہٗ + یالی فعْلن لص صب فعْلن بمتی فعِلن غدہو فعِلن + اقیا فعِلن مس ساعْلن عتِ مو فعِلن عدہو فعِلن - اے شب عاشق اوسکا وعدہ کس وقت ہے کیا اوسکا وقت وعدہ قیام قیامت پر ہے - یہ چار وزن وافی ہین -

(۵) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلن فاعلن - دوبارہ ؎ قِفْ عَلٰی دَارِهِمْ وَابْكِيَنْ بَيْنَ أَطْلَالِهَا وَالدِّمَنْ ✤ قف علی فاعلن دارہم فاعلن وبکین فاعلن ✤ بین اط فاعلن لالہا فاعلن ود من فاعلن - توقف کر اونکے گھرون پر اور اون گھرون اور آدمیون کے نشانون پر گریہ کر - طلل بالتحریک پرانی بنیادین کہ گھر ڈھی جانے کے بعد باقی رہین اطلال بفتح اول اوسکی جمع - دمنہ بالکسر نشان اور آدمیون کے نشان دمن بفتحتین اوسکی جمع ہی -

(۶) بیت مسدس صدر و ابتدا و حشو اول و ثانی و عروض سالم و ضرب مذال - فاعلن فاعلن فاعلن ✤ فاعلن فاعلن فاعلان ؎ هٰذِهٖ دَارُهُمْ أَقْفَرَتْ ✤ أَمْ زَبُورٌ مَحَتْهَا الدُّهُوْرُ ✤ ہاذہی فاعلن دارہم فاعلن اقفرت فاعلن ✤ ام زبو فاعلن رمحت فاعلن ہدد ہور فاعلان - اونکے خالی گھر ہین یا کتاب کی سطرین جنکو زمانون نے مٹا دیا ہی - زبور بضم اول بقول اسنوی زبر بکسر اول کی جمع ہی جسکے معنی سطر -

(۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب مخبون مرفل باقی سالم - فاعلن فاعلن فعلاتن ؎ دَارُ سُعْدَى لِشَجْرِ عُمَانٍ ✤ قَدْ كَسَاهَا الْبِلَى الْمَلَوَانِ ✤ ہر دو مصرع باشباع آخر - دار سع فاعلن دی لشج فاعلن رعمانی فعلاتن ✤ قدکسا فاعلن ہل بلیل فاعلن ملوانی فعلاتن - سعدی معشوقہ کا گھر ساحل عمان پر شحر مین ہی جسپر دن رات کی کہنگی چھا گئی ہی - شجر بفتح و کسر شین معجمہ و سکون جیم تازی عمان اور عدن کے مابین کا ساحل و کنارہ کذا فی المنتخب و بقول سعد الشارحین ایک بندر مشہور اوسی جگہ - وزن ہفتم سے یہان تک تین اوزان مجزو ہین -

(۸) بعض مولدین نے اسکے مربع مین بھی شعر کہے ہین جیسے - چار رکن کی ایک بیت اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلن - دوبارہ ؎ أَيْنَ أَهْلُ الْحِمٰى ✤ إِنَّ شَوْقِيْ نَمَا ✤ یہ ایک شعر ہی عَيْنُ دَلْهَانِهِمْ ✤ دَمْعُهَا قَدْ هَمَا ✤ یہ دوسرا شعر ہی - این اہ فاعلن لل حمی فاعلن ✤ ان نشو فاعلن قی نما فاعلن - باقی علی ہذا القیاس - صاحبان چراگاہ کہان ہین تحقیق کہ میرا شوق ترقی پر ہی اونکے عاشقون کی آنکہ کے اشک زور شور سے جاری ہین - ہمی بالفتح جاسے بلند سے آب روان

کا گرنا - کذا فی المنتخب -

(۹) شعر مربع صدر سالم ابتدا مخبون عروض وضرب مذال - فاعلن فاعلان + فعلن فاعلان ؎ غرِّدی یَاحَمَامُ + لِیَطِیبَ الْھُیَامُ + غرِّدی فاعلن یا حمام فاعلان + لیطی فعلن بل ہیام فاعلان -

(۱۰) شعر چہار رکنی ضرب مذال باقی تین رکن سالم - فاعلن فاعلن + فاعلن فاعلان ؎ لِلَّذِی قَلبُہٗ + بَینَ تِلکَ الْخِیَامُ + لل لذی فاعلن قل بہو فاعلن + بین تل فاعلن کل خیام فاعلان - وزن نہم و دہم کے یہ معنی ہین - اے کبوتر تو گونج تاکہ بہلارہے عشق اوس شخص کا جسکا دل وابستہ ان خیمون کے اندر ہی - وزن ہشتم سے یہان تک تین اوزان مشطور ہین -

بزبان فارسی وارُدو اس بحر کی اصل آٹھ بار فاعلن دائرے مین آئی ہی - وافی او روافی المضاعف و مجزو او ر مجزو المضاعف و مشطور ملاکر پچیس[۲۵] اوزان پر یہ بحر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن - دو بار سیفی ؎ حسن ولطفِ ترا بندہ شد مہر و مہ + خطّ و خالِ ترا مشکِ چین خاک رہ + حسن لط فاعلن فے ترا فاعلن بندشد فاعلن مہر مہ فاعلن + خط طخا فاعلن لے ترا فاعلن مشک چی فاعلن خاک رہ فاعلن بزبانِ اُردو اس وزن مین بتکلف وضرورت اشعار آئے ہین جیسے طالب دہلوی ؎ کیا کرون مین گلہ یار نے کیا کیا + دل مرا چھین کر مفت ہی لے لیا + کاکرو فاعلن مے گلہ فاعلن یار نے فاعلن کا کیا فاعلن - باقی علیٰ ہذا القیاس یا جسطرح میر علی اوسط رشک ؎ مرگِ ناسخ کا غل چار سو سے اوٹھا + لطفِ تحقیق کا گفتگو سے گیا + رشک نے مصرعِ سالِ رحلت کہا + شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے دلا + مرگنا فاعلن سخ کغل فاعلن چار سو فاعلن سے اٹھا فاعلن + لطف تح فاعلن قیق کا فاعلن گفتگو فاعلن سے گیا فاعلن -

(۲) شعر مثمن عروض وضرب بعنہ مذال باقی سالم - فاعلن فاعلن فاعلن فاعلان - دو بار ؎ آن صنم کرغمش جان و دل گشتہ خون + زعجب گر چکید اشکِ من لالہ گون + اا صنم فاعلن

کزغمش فاعلن جاندل فاعلن گشت خون فاعلان - وقس علیٰ ہذا - کبھی اس وزن مین اذاله بغیر نون غنه بھی آتا ہی یون سے دل بدرد آمده است آه از ہجر یار + دیده ام شد سفید از غم انتظار + ہجر یار فاعلان انتظار فاعلان - باقی معلوم -

(۳) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون - فعلن فعلن فعلن فعلن بحرکات دوم دوبار - سلمان ساوجی سے چو زخت نبود گل باغ ارم + چو قدت نبود قد سرو چمن + چو زخت فعلن نبود فعلن گل با فعلن غ ارم فعلن - باقی علیٰ ہذا - طالب دہلوی سے تری آنکھ سے آنکھ لڑی جو صنم + نہین آنکھ سے آنکھ لگی ٹوٹی دم + ترا فعلن کس ا فعلن کا لڑی فعلن جو صنم فعلن - وقس علیٰ ہذا -

(۴) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم - فعلن فعلن فعلن فعلان بحرکات دوم دوبار سے اگر او دہدم بجواب امان + سخنے ست بدل کشمش بزبان + اگر و فعلن دہدم فعلن بجوا فعلن ب امان فعلان - وعلی ہذا القیاس - ہوس سے غم دل کی کسیکو خبر ہی نہین + اوسے حال پہ میرے نظر ہی نہین + غم دل فعلن کہ کسی فعلن کو خبر فعلن ہی نہین فعلان

(۵) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون مسکن - فعلن فعلن فعلن فعلن - بسکنات دوم دوبار - سیفی سے ہر دم پیشیت دارم زاری + کز غم تا کی زارم داری + ہر دم فعلن پیشیت فعلن دارم فعلن زاری فعلن - باقی یونہین - طالب سے ہر دم کرتا ہون مین زاری + دیکھی بس بس تیری یاری + ہر دم فعلن کرتا فعلن ہون می فعلن زاری فعلن - اسکے عروض وضرب کا نام مقطوع بھی کہہ سکتے ہین - اس وزن کو ہزج مسدس اخرب مکفوف مجبق محذوف اور رمل مسدس مخبون محذوف مسکن اور متقارب مثمن اثرم مقبوض مجبق بھی کہہ سکتے ہین بشرطیکہ اسکے باقی اشعار مین کوئی رکن خاص مثل مخبون کے نہو -

(۶) شعر ہشت رکنی عروض وضرب اعرج باقی مخبون مسکن - فعلن فعلن فعلن فعلان بسکنات دوم - دوبار سے دردے دارم در دل پنہان + شاید بخشی زان لب درمان + دردے فعلن دارم فعلن در دل فعلن پنہان فعلان - وقس علیه -

(۷) بیت مثمن عروض و ضرب مطموس باقی ارکان مخبون مسکن - فعْلن فعْلن فعْلن فاع - بسکنات دوم - دو بار سے رخ پوشیدا زمن دلدار + زان سے نالم ہر دم زار + رخ پو فعْلن شید ز فعْلن منِدل فعْلن دار فاع - وقس علیہ -

(۸) شعر مثمن ایک رکن مخبون مسکن اور ایک مخبون علی الترتیب تا ضرب فعْلن فعِلن فعْلن فعِلن دو بار ایک بتسکین دوم ایک بتحریک دوم ہے سے ہم تاج برت ہر شاہ و گدا + محتاج درت ہر صبح و مسا + ہمتا فعْلن جبرت فعِلن ہر شا فعْلن ہ گدا فعِلن - الی آخرہ - اسمین عروض و ضرب مذال بھی آسکتا ہے یون سے جب آنکھون سے آنکھین چار ہوئین + سینے سے سنائین پار ہوئین + جب اا فعْلن کس اا فعِلن کے چا فعْلن رہیین فعِلان - وقس علی ہٰذا وزن سوم سے یہانتک سب کا اجتماع جائز اور یہی مجموعہ گویا وزن نہم ہے -

(۹) بیت مثمن مخبون و مخبون مسکن درہم و برہم اسمین عروض و ضرب کو مذال لانیکا اختیار بھی ہے اور مخبون بھی اور مقطوع بھی جیسے - فعْلن فعْلن فعِلن فعِلان + فعْلن فعِلن فعِلن فعْلان اول و دوم و پنجم و ششم ارکان بسکنات دوم باقی بحرکات دوم - شیخ بہاء الدین آملی سے یارب یارب بہ بہائی زار + آن نامہ سیاہ خطا کردار + یا رب فعْلن یا رب فعْلن ب بہا فعِلن ئی زا فعِلان + اا نا فعْلن مسیا فعِلن ہخطا فعِلن کردار فعلان - یا جیسے - فعِلن فعِلن فعِلن فعْلن فعِلن فعِلن فعْلن فعْلن - ارکان چہارم و ہفتم و ہشتم بسکنات دوم باقی بحرکات دوم - کاہش سے کوئی اونکو پکارے باہر سے + مری جان چلی ہے اندر سے + تپٔے اُن فعِلن کپکا فعِلن رل با فعِلن ہر سے فعْلن + مرجا فعِلن نچلی فعِلن ہوان فعلن در سے فعْلن -

(۱۰) شعر مثمن الارکان ایک رکن سالم ایک رکن مخبون علی الترتیب تا ضرب - فاعلن فَعِلن فاعلن فَعِلن - دو بار محب دہلوی سے گشتہ ام صنما مبتلائے غمت + سوے من نظرے باید از کرمت + گشت ام فاعلن صنما فعِلن مبتلا فاعلن ئغمت فعِلن - باقی علی ہٰذا القیاس مگر نصیر المحققین سالم و مخبون کا خلط خارج از قیاس بتاتے ہین -

(۱۱) شعر ہشت رکنی صدر وابتدا وحشو دوم وچہارم سالم باقی بقول اکثر مخبون مقطوع۔ فاعلن فعلن فاعلن فعلن۔ دوبار۔ جامی سے سنبل سیہ بر سمن مزن + لشکر حبش بر ختن مزن +
سنبلے فاعلن سیہ فعلن بر سمن فاعلن مزن فعلن۔ وقس علی ہذا۔ محمد حیات بیتاب سے شاہ
سرگئے ظلم یہ ہوا + خیمہ جل گیا گھر بھی لٹ گیا + شاہ سر فاعلن گیے فعلن ظلم سیہ فاعلن ہوا
فعلن۔ الآخر۔ لیکن یہ صریح غلط ہے کیونکہ حشو اول وسوم یہاں مقطوع ہین اور قطع درمیانی اصلا
جائز نہین۔ اس لیے مؤلف کی رائے مین اس وزن کو بحر متدارک مین سمجھنا ہی نچاہیے بلکہ
یہ کہو کہ اشعار مذکور بحر قریب مسدس الاصل اشتر مکفوف محذوف مین ہین۔ فاعلن مفاعیل
فاع لن سے اسکی تقطیع کر لو یون۔ سنبلے فاعلن سیہ برس مفاعیل من مزن فاعلن + لشکرے
فاعلن حبش بر خُ مفاعیل تن مزن فاعلن۔ یونہین شعر اردو کی تقطیع۔ شاہ مر فاعلن گیے
ظلم مفاعیل یہ ہوا فاع لن + خیم جل فاعلن گیا گر بِ مفاعیل لٹ گیا فاع لن۔

(۱۲) سب مثل وزن یازدہم فقط عروض وضرب بقول اکثر مخبون مقطوع مذال۔ فاعلن فعلن
فاعلن فعول۔ دوبار۔ ملا محمد خطاط سے شد سر حسین بر سر سنین + وا محمد اکشتہ شد حسین +
شد سر سے فاعلن حسین فعلن بر سرے فاعلن سنین فعول۔ باقی اسیطرح۔ مؤلف کی رائے
مین یہ بھی وہی بحر قریب ہے عروض وضرب مقصور بر وزن۔ فاعلن مفاعیل فاع لات۔ یون
شد سرے فاعلن حسین بر س مفاعیل رے سنین فاع لات۔ وا محم فاعلن مداکشت مفاعیل
شد حسین فاع لات۔ حسین کا نون مصرع اول مین بہر تقطیع غنہ ہو جائیگا۔ کبھی عجم از روے
لہجہ ایسا بھی کہتے ہین۔ حکیم قاآنی سے نامش چہ بد حسین ز نژاد کہ از علی + مامش کہ بود فاطمہ
جدش کہ مصطفا۔

(۱۳) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مطموس باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاع۔ دوبار
سے گیسوان وقتِ شب کرد وا یار + کفچہ زد بر دلم تا سحر مار + گیسوا فاعلن وقت شب فاعلن
کرد وا فاعلن یار فاع۔ وقس علیہ۔ یا جیسے جناب بحر کا یہ مصرع اول سے جام مُل ہاتھ مین وہ

بغل مین ؛ بحر اپنی یہ قسمت کمان ہی ؛ جام مل فاعلن ہات سے فاعلن وہ بغل فاعلن مین فاع۔

(۱۴) شعر مثمن عروض وضرب احذ باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فع۔ دوبار۔ جناب بحر کے آنسو بہنے لگے دیکھتے ہی ؛ زلفِ محبوب ہی یا دھوان ہی ؛ اس ؛ فاعلن نے لگے فاعلن دیکھتے فاعلن ہی فع ؛ زلف مح فاعلن بوب ہی فاعلن یا دوا فاعلن ہی فع۔ وزن ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہی۔ اس وزن مین ہر رکن مخبون بھی جائز ہی بروزن فعلن فعلن فعلن فع۔ اور مخبون مسکن بھی درست ہی بروزن فعْلن فعْلن فعْلن فع۔ وزن آخر بحر متقارب سے بھی بن سکتا ہی مگر آسانی یہین ہی۔ یہ چودہ اوزان وافی ہین۔

(۱۵) سولہ رکن کا شعر وزنِ سوم کا مضاعف۔ فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن بحرکات دوم دوبار۔ میرزا بیدل کے چہ بود سروکار غلط سبقان درعلم وعمل بفسانہ زدن ؛ زغرور دلائل بیخبری ہمہ تیر خطا بہ نشانہ زدن ؛ چہ بود فعلن سرکا فعلن رغلط فعِلن سبقا فعِلن درعل فعِلن معمل فعِلن بفسا فعِلن نزدن فعِلن۔ وقس علیہ۔ ابوظفر شاہ دہلی کے ظفر آدمی اوسکو نجانیئگا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم وذکا ؛ جسے عیش مین یاد خدا نرہی جسے طیش مین خوف خدا نرہا ؛ ظفرا فعِلن دمیں فعِلن کنجا فعِلن نیگا فعلن وہکی فعِلن سہصا فعِلن حب فہ فعِلن ذکا فعِلن۔ وعلی ہذا القیاس۔ اس وزن کو اگر مسمط چہار خانہ لائین تو خوش آئینہ ہو جاتا ہی لمؤلفہ کے رہی صبر وستم مین ذرا نہ کمی۔ ہوئی خوب فراغت تازہ دمی ؛ رہا ستما لگا تو چھری نہ تھمی۔ وہ چھری جو تھمی تو گلا نرہا ؛ اس وزن مین اذالہ بھی جائز ہی یعنی فعِلان اور دونون کا خلط بھی۔

(۱۶) شعر شانزدہ رکنی وزن پنجم کا مضاعف۔ فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن بسکنات دوم دوبار۔ لمؤلفہ کے تم ہو جابر ہم ہین صابر یہ تو اپنا اپنا دل ہی ؛ جھگڑا کیا پھر اسمین آخر یہ تو اپنا اپنا دل ہی ؛ تم ہو فعْلن جابر فعْلن ہم ہی فعْلن صابر فعْلن یہ تو فعْلن اپنا فعْلن اپنا فعْلن دل ہی فعْلن۔ وقس علیہ۔ اسمین اذالہ بھی درست ہی۔

(۱۷) سولہ رکن کا شعر عروض و ضرب احذ باقی مثل وزن شانزدہم - فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن فعِلن فعْلن فعْلن فع - بسکنات دوم دوبار - ذوق ؎ قطرہ قطرہ آنسو جسکی طوفان طوفان شدت ہی + پارہ پارہ دل ہی جسمین تودہ تودہ حسرت ہی + قطرہ فعْلن قطرہ فعْلن آنسو فعْلن جسکی فعْلن طوفا فعْلن طوفا فعْلن شدت فعْلن ہی فع - باقی علیٰ ہذا القیاس - متقارب سے بھی یہ وزن ترش سکتا ہی لیکن آسانی نہین ہی -

(۱۸) بیت شانزدہ رکنی وزن ہشتم کا مضاعف - فعْلن فعِلن فعْلن فعِلن فعْلن فعِلن فعْلن فعِلن ایک بتسکین دوم ایک بتحریک دوم ترتیب وار دوبار - لمولفہ ؎ کیون لاش یہ میری روتے ہین سب کیون مفت مین آنکھین کھوتے ہین سب + چونکو نگا نہ خواب مرگ سے مین ہی شور عبث فریاد عبث + کولا فعْلن ش پہ سے فعِلن ری رو فعْلن تے سب فعِلن کو مف فعْلن تم آ فعِلن کے کو فعْلن تے ہسب فعِلن - وقس علیٰ ہذا - ساری غزل ایسی ہی - اسمین اذالہ بھی آتا ہی جیسے شاد ؎ صتیاد اگر فریاد کرین ہم تازہ اسیر الزام نہین + معلوم نہین آئین قفس آگاہ طریق دام نہین + رلزا فعْلن م نہین فعِلان - اس وزن مین یہ ترتیب واجب نہین بلکہ مستحسن ہی ہان اگر کوئی از قبیل لزوم مالا یلزم التزام کرلے تو اوسوقت واجب ہوجائیگی - اسیطرح التزام بالعکس بھی جائز ہی یعنی پہلے رکن مخبون لائے پھر مخبون مسکن علی الترتیب -

(۱۹) شعر شانزدہ رکنی وزن نہم کا مضاعف اسمین ہرطرح کا اختیار ہی گویا یہ وزن اوزان پانزدہم[۱۵] و شانزدہم[۱۶] و ہجدہم کا مجموعہ ہی - خواہ ایک پورا مصرع مثل وزن شانزدہم لاؤ باقی کو غیر ملتزم کردو جیسے ذوق ؎ تم وہ وہ زخم دل پر میرے کرتے ہو دکھلانے کو + پر برش تیغ ناز سے اپنے دل مین کرتے عشعش ہو + تم وہ فعْلن وہ زخ فعْلن مے دل فعْلن پر مے فعْلن رے کر فعْلن تے ہو فعْلن دکلا فعْلن نے کو فعْلن + یہان سب ارکان بسکنات دوم ہین - پر بر فعْلن رش تے فعِلن غے نا فعْلن ز س اپ فعِلن نے دل فعْلن سے کر فعْلن تے عش فعْلن عش ہو فعْلن - یہان رکن دوم و چہارم بحرکات دوم ہین باقی بسکنات دوم - اس وزن مین صدر و ابتدا مخبون مسکن بھی آتے ہین

جیساکہ مذکور ہوا اور صرف مخبون بھی۔ گویا سے نہ اجل آئی نہ وہ یار آیا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا ✣ نہ تو
وصل ہوا نہ وصال ہوا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا ✣ ن اجل فعلن ائی فعلن ن وِیا فعلن رایا فعلن
یہ بی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن ✣ نت وص فعلن لہوا فعلن نوصا فعلن لہوا فعلن یہ بی
فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن۔ وزن پانزدہم سے یہانتک پانچ اوزان وافی المضاعف ہیں۔

(۲۰) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارہ سے سرخ گل بر دو رخ گشتہ ✣
لاجرم فتنہ گشتہ ✣ سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن گشتہ بی فاعلن ✣ لاجرم فاعلن فتنہ فاعلن گشتہ فاعلن

(۲۱) بیت مسدس عروض وضرب مذال باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلان۔ دوبارہ سے تانظر
بر رخش اوفتاد ✣ صبر و آرام دل شد بباد ✣ تا نظر فاعلن بر رخش فاعلن اوفتاد فاعلان ✣ باقی
یونہیں سمجھلو۔

(۲۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن بحرکات دوم۔ دوبارہ سے بفدائے توام
صنما ✣ رخ خویش بمن بنما ✣ رخ خے فعلن شبمن فعلن بنما فعلن۔ باقی مصرع اول اسی قیاس پر ہے

(۲۳) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مخبون مسکن یا عروض وضرب مقطوع۔ فعلن فعلن فعلن۔ بسکون
دوم۔ دوبارہ سے تا شد بختم یاور ✣ [illegible] ✣ تا شد فعلن بختم فعلن یا ور فعلن ✣ دلبر فعلن
الّا مد فعلن و ر بر فعلن۔ وزن بستم سے یہانتک چار اوزان مجزوہ ہیں۔

(۲۴) بارہ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون مسکن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن [illegible] دوبارہ سے
دہلوی سے دور از جانان ہر دم چون مجنونم مضطر ✣ درد ہجرش در دل شورِ عشقش در سر ✣ دور
فعلن جانا فعلن ہر دم فعلن چون مج فعلن نونم فعلن مضطر فعلن ✣ یہ ایک زن وزن بستم وسوم کا مجزو
المضاعف ہے اور شاذ۔

(۲۵) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن۔ دوبارہ سے سجدہ کر دست بتا ✣ آفتاب از
فلک ✣ سجدہ کر فاعلن دست بتا فاعلن ✣ آفتا فاعلن بز فلک فاعلن۔ یہ ایک وزن مشطور ہے۔
مجزو و مشطور میں مخبون اور مخبون مسکن ارکان بھی آتے ہیں لیکن ملائم طبع نہیں ہوتے جیسے مجزو میں

تم دیکھ چکے کذا فی المعیار۔ مسدسات و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود اور یہی حال مذال و مقطوع کا عروض و ضرب مین جانو۔ بزبان فارسی رکن سالم کو اس بحر مین مخبون یا مخبون مسکن کے ساتھ لانا جائز نہین کما قال المحقق سالم با مخبون و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بود۔ یہی حکم اُردو زبان کے واسطے کافی ہے۔

تنبیہ ۔ بیت ہشت رکنی بر وزن فاعلن فعول فاعلن فعول۔ دو بار ع تا بکوے یار گشتہ ام مقیم ٭ نا یدم بیاد جنۃ النعیم ٭ تا بکو فاعلن ی یار فعول گشت ام فاعلن مقیم فعول + نا یدم فاعلن بیاد فعول جن نتن فاعلن نعیم فعول۔ کہتے ہین کہ فعول اسمین اعرج مخبون ہر جگہ ہے۔ عرج تو قطع و اذالہ کا قائم مقام ہوتا ہے پھر درمیان مصرع کیونکر آئیگا لہٰذا یہ وزن مہمل ہے۔ دائرۂ متفقہ کی دونون بحرین ختم ہوئین۔

طویل

یہ تازی گویونکی خاص بحر ہے۔ اسکی اصل دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار لائے ہین۔ استعمال مین اسکو یہ لوگ وافی ہی لاتے ہین۔ اسکے عروض کو مقبوض ہی لانا واجب ہے لیکن بندرت سالم و محذوف بھی آیا ہے اور ضرب سالم و مقصور و محذوف و مقبوض اسمین آئی ہے۔ یہ بحر چودہ طرح پر مستعمل ہے یون۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر عروض مقبوض باقی ارکان سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ع اَبَا مُنذِرٍ کَانَتْ غُرُورًا صَحِیفَتِی ٭ وَلَمْ اُعْطِکُمْ فِی الطَّوْعِ مَالِی وَلَا عِرْضِی ٭ ابامن فعولن ذرن کانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن + ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن ولاعرضی مفاعیلن۔ اے ابو منذر جو نوشتہ مین نے تمکو دیا تھا وہ مکر تھا مین نے تمکو اپنا مال بخوشی خاطر نہین دیا اور نہ اپنی آبرو دی۔ طوع بالفتح اطاعت۔ غرور بفتح اول وہ چیز کہ فریب دے۔ عرض بالکسر آبرو۔

(۲) شعر ثمن عروض و ضرب دونون مقبوض باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن۔ دو بار طرفہ بن العبد ع سَتُبْدِی لَكَ الْاَیَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا ٭ وَیَأْتِیكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ ٭

ستبدی فعولن لکل اموٴ یا مفاعیلن مما کن فعولن تجاہلن مفاعلن + ویاتی فعولن کبل اخبا مفاعیلن
رمن لم فعولن تزوود مفاعلن - تیرے واسطے زمانہ وہ چیز ظاہر کریگا جس سے تو انجان ہے اور
خبرین لائیگا وہ شخص کہ اوسکو تونے زاد نہین دیا یعنی جناب رسول اللہ صلعم شرع کے مسائل اور
غیب کے احکام تمہارے واسطے بغیر طمع و بلا عوض بیان فرمائین گے -

(۳) بیت ہشت رکنی عروض مقبوض ضرب محذوف باقی سالم - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن +
فعولن مفاعیلن فعولن فعولن ؎ اَقِیْمُوْا بَنِی النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَكُمْ * وَاِلَّا تُقِیْمُوْا صَاغِرِیْنَ
الرُّؤُسَا * اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن نعن نا فعولن صدورکم مفاعلن + وال لا فعولن تقیموصا
مفاعیلن غری نر فعولن روسا فعولن - اے بنی نعمان ہماری طرف سے اپنے سینوں کو صاف کرو
یعنی کینہ و نفاق دور کرو نہین تو اپنے سرونکو یا اپنے سرداروں کے سروں کو برباد کرتے رہوگے
یعنی ذلیل و خوار ہوجاؤ گے - صاغر وہ شخص کہ ذلت پر راضی ہو یہ لازمی ہے لیکن یہان متعدی آیا ہے
اور رؤسا کو اوسکا مفعول بنایا ہے کما فی الخزرجیہ لیکن سعد الشارحین فرماتے ہین عجب نہین کہ
رؤسا تقیموا کا مفعول ہو اور صاغرین رؤسا کا حال - مراد رؤس سے اون لوگونکی ذاتین یا سردار
لوگ - اس صورت مین یہ معنی ہونگے کہ آمادہ کروگے تم آپکو یا اپنے سرداروں کو ذلت اور خواری
کی حالت پر - بقول زجاج جو فعولن کہ ضرب سے مقدم ہے اوسکو اس وزن مین مقبوض لانا بہتر ہے -
سکاکی کہتا ہے کہ یہ بات نہایت معقول ہے اسلیے کہ اگر فعولن سالم رہے تو دو فعولن یکجا ہوجائین حالانکہ
اصل دائرے مین پاس پاس کے رکن سب مختلف ہین - الغرض اسطرح لانا چاہیے جس طرح وزن
چہارم مین آیندہ آتا ہے - خلیل و اخفش کے نزدیک ایسی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور ہے یعنی جسکی روی سے قبل
حرف مد ہو جیسے - عماد - قعود - وعید - ایسا ہی رؤس اس شعر مین ہے -

(۴) آٹھ رکن کا شعر عروض و حشو چہارم مقبوض اور ضرب محذوف - فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن +
فعولن مفاعیلن فعول فعولن ؎ وَفَارَقْتُ حَتّٰی مَا اُبَالِیْ مِنَ النَّوٰی * وَاِنْ بَانَ جِیْرَانٌ عَلَیَّ
کِرَامُ * باشباع - وفارق فعولن تحت تی ما مفاعیلن ابالی فعولن منن نوی مفاعلن + وان با فعولن نجیران

مفاعیلن علی فعول کرامو فعولن - مین نے جدائی گوارا کی ہی یہانتک کہ جدائی سے دبتا نہین ہون اگرچہ وہ پڑوسی جو مجھپر کرم کرنے والے تھے مجھسے جدا ہو گئے - یا یہ معنی ہین - اگرچہ مجھپر مہربانی کرنے والے ہمسائے ظاہر ہون اور میرے پاس آئین اور یکجائی کا اصرار کرین یعنی اب رنج فراق کو اسقدر مین نے قبول کیا ہی کہ کسیکی مفارقت کا مجھے قلق نہین اور جب تک کوئی نیا رنج فراق سے نہ پاؤنگا وصال اختیار نہ کرونگا -

(۵) شعر ثمن صدر و حشو دوم و ضرب مقبوض باقی ارکان مع عروض سالم - فعولُ مفاعیلن فعولُ مفاعیلن + فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن - نافع بن اسود کندی سے ونحن ضربنا الخیل حتی نہاوند + وقد اجمت عنہا اللیوث الضواغم + باشباع - ونحن فعول ضربنا لخیمفاعیلن لنحو فعول نہاوند مفاعیلن - وقداج فعولن ممت عنہل مفاعیلن لیوتض فعولن ضواغمو مفاعلن ہم نے نہاوند کی طرف گھوڑے دوڑائے اور تحقیق رک گئے اونسے شیران کامل - نہاوند مقام کا نام حضرت نوح نے بنایا تھا اسلیے اسکی اصل نوح آوند ہو - دیکھو یہان عروض بندرت سالم آیا ہی -

(۶) بیت ہشت رکنی ہر فعولن مقبوض اور ہر مفاعیلن مع عروض سالم - فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن - دوبار - متنبی سے تفکرہ حلم و منطقہ حکمۃ + وباطنہ دین وظاہرہ ظرف + تفکک فعول رہو حلمن مفاعیلن ومنط فعول قہو حکمن مفاعیلن + وباط فعول نہو دینن مفاعیلن وظاہ فعول رہو ظرفن مفاعیلن - ممدوح کا فکر کرنا علم اور اوسکا کلام حکم ہی اور اوسکا باطن دین اور اوسکا ظاہر ظریف ہی - سعد الشارحین نے ظرف کا ترجمہ صاحب ظرف اور صاحب صراح نے زیرکی لکھا ہی - اس وزن مین بھی مثل وزن پنجم عروض سالم نادر آیا ہی -

(۷) آٹھ رکن کا شعر حشو دوم و چہارم و ضرب مقبوض اور عروض محذوف باقی ارکان سالم فعولن مفاعیلن فعول فعولن + فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن - یہان بھی عروض خلاف قرار داد ہی یہ وزن گویا وزن چہارم کا عکس ہی سے جزی اللہ عنا عبس ال بغیض + جزاء الکلاب العاویات وقد فعل + جزل لا فعولن ہعن ناعب مفاعیلن س اال فعول بغیضن فعولن + جزال

فعولن کلا ابل عامفاعیلن وبات فعول وقد فعل مفاعلن - خدا جزا دے ہماری طرف سے عبس ابن بغیض کو بھونکنے والے کتون کے مانند اور تحقیق وہ جزا خدانے دی - عبس بن بغیض عرب کے ایک پدر قبیلہ کا نام - بعض نسخ مین بجاے عنا لفظ عبسًا آیا ہی یعنی خدا جزا دے عبس کو وہ عبس کہ ابن بغیض ہی - یہ شعر ابن القطاع لایا ہی -

(۸) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا و عروض و حشو چارم مقبوض اور ضرب مقصور باقی تین رکن سالم فعول مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعول مفاعیلن فعول مفاعیلْ - امرؤ القیس ؎ ثِیَابُ بَنِي عَوفٍ طَهَارَی نَقِيَّةٌ + وَاَوجُهُهُم بِيضُ الْمَسَافِرِ غُرَّانْ + باسکان - ثیاب فعول بنی عوفن مفاعیلن طہاری فعولن نقی یتن مفاعلن + واوج فعول ہُہم بیض مفاعیلن مساف فعول رِغرّان مفاعیل - قوم بنی عوف منزہ و پاکیزہ ہین اور اونکے منہ گورے اور کشادہ اور روشن ہین مسافر جو کچھ چہرے سے نمایان ہو - غران جمع اغر بمعنی روشن - بعض نسخ مین بجاے ثیاب لفظ بنات جمع بنت آیا ہی - یہ شعر اخفش نے نقل کیا ہی -

(۹) بیت مثمن ضرب سالم باقی سب ارکان مقبوض - فعول مفاعلن فعول مفاعلن + فعول مفاعلن فعول مفاعیلن ؎ اَتَطْلُبُ مَنْ اَسْوُدِ بِيشَةَ دُونَهُ + اَبُو مَطَرٍ وَعَامِرٌ وَاَبُو سَعْدِ + اتطل فعول بمن اسو مفاعلن د بیش فعول تدونہو مفاعلن + ابوم فعول طرن وعا مفاعلن مرن وابو سعدن مفاعیلن - کیا تو بلاتا ہی اون لوگون کو کہ شجاعت مین شیران بیشہ اونسے کمتر ہین اور وہ لوگ ابو مطر و عامر و ابو سعد ہین - اُسود بالضم جمع اسد بمعنی شیر - بیشہ بالکسر و یاے معروف و یا ہمزہ و شین معجمہ یمامہ کی راہ مین ایک کنام کا نام -

(۱۰) بیت مثمن ہر رکن مقبوض - فعول مفاعلن فعول مفاعلن - دو بار ؎ سَمَاحَةُ ذَا وَبِرُّ ذَا وَوَفَاءُ ذَا + وَنَائِلُ ذَا اِذَا صَحَا وَاِذَا سَكِرْ + باسکان - سماح فعول تذاوبر مفاعلن رذا و فعول وفاء ذا مفاعلن + ونائی فعول لذا اذا مفاعلن صحا و فعول اذا سکر مفاعلن شجاعت اوس شخص کی اور نیکی اوسکی اور وفا اوسکی اور بخشش اوسکی بہرحال ہی خواہ ہوش مین ہو

نخواہ سکرسے مست ہو۔

(۱۱) شعر ہشت رکنی صدر اثلم حشو اول و سوم مکفوف عروض مقبوض باقی سالم فعلن مفاعیل فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیل فعولن مفاعیلن ؎ شَاقَتْکَ اَحْدَاجُ سُلَیْمٰی بِعَاقِلٍ * فَعَیْنَاکَ لِلْبَیْنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ * باشباع۔ شاقت فعلن ک احداج مفاعیل سلیمی فعولن بعاقلن مفاعلن + فعینا فعولن کلل بین مفاعیل تجودا فعولن ن بد دمعی مفاعلن۔ شوق پر آمادہ کیا تجھکو سلیمی کے ہودجون نے مقام عاقل مین پس تیری دونون آنکھین جدائی سے آنسو بہاتی ہین۔ حج بالکسر سواری زنانہ مثل محفہ احداج بالفتح اوسکی جمع ہی۔ عاقل ایک پہاڑ کا نام اور سات موضعون کا بھی نام۔ سلیمی سلمی کی تصغیر نام معشوقہ۔

(۱۲) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا دونون اثلم عروض مقبوض باقی پانچ رکن سالم۔ فعلن مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعلن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ؎ لٰکِنْ عُبَیْدُ اللّٰهِ لَمَّا اَتَیْتُهٗ * اَعْطَانِیْ عَطَاءً لَا قَلِیْلًا وَّلَا نَزْرًا * لاکن فعلن عبیدل لامفاعیلن ہم اتی فعولن اتی تہو مفاعلن + اعطی فعلن عطاین لا مفاعیلن قلیلن فعولن ولا نزرا مفاعیلن۔ لیکن عبید اللہ ایسا ہو کہ جب مین اوسکے پاس آیا عطیہ کثیر دیا نہ قلیل و کمتر۔ نزر بفتح نون و تقدیم زاے معجمہ بر راے مہملہ بمعنی اندک۔ کذا فی المنتخب۔

(۱۳) بیت ثمن صدر اثرم عروض مقبوض باقی سالم۔ فاع مفاعیلن فعولن مفاعلن + فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن ؎ هَاجَكَ رَبْعٌ دَارِسُ الرَّسْمِ بِاللِّوٰی * لِاَسْمَاءَ عَفّٰی اٰیَهُ الْمَوْرُ وَالْقَطْرُ * باشباع۔ ہاج فاع کربعن دا مفاعیلن رسررس فعولن مبل لوی مفاعلن + لاسما فعولن ءعف فا اا مفاعیلن یہل مو فعولن رول قطر و مفاعیلن۔ جوش مین لایا اسما معشوقہ کا مکان معدوم الآثار جو کہ لوی مین تھا اوسکے نشانون کو موج آب نے محو کر دیا۔ ربع بالفتح خانہ و منزل۔ دارس الرسم جسکا نشان نابود ہوگیا ہو۔ لوی بکسر اول تودۂ ریگ۔ اسما بالفتح نام معشوقہ۔ تعفیہ نابود اور محو کرنا۔ آی بالفتح ممدودہ آیہ کی جمع جسکے معنی علامت۔ مور بالضم و راے مہملہ غبار یا ہوا و بالفتح موج۔ قطر باران

بعض نسخ مین بجاے المور کے المُزُن آیا ہی مزنہ کی جمع بمعنی سحاب -

(۱۴) شعر مثمن ابتدا اثرم حشو دوم اور عروض وضرب مقبوض باقی چار رکن سالم - فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن + فاع مفاعیلن فعولن مفاعلن ؎ فَلَمَّا اَتَانِیْ وَالسَّمَاءُ تَبُلُّهٗ + قُلْتُ لَهٗ اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبَا + فلم افعولن اتانی وس مفاعیلن سماء فعول تبل لهو مفاعلن + قلت فاع لهو اهلن مفاعیلن وسهلن فعولن ومرحبا مفاعلن - پس جسوقت وہ آیا میرے پاس اس حال سے کہ آسمان (یعنی ابر) اوسکو بارش سے بھگوتا تھا مین نے اوس سے کہا - تو آیا اپنے اہل وعیال مین اور تو نے طی کی زمین نرمی سے کشادہ ہو تیرے واسطے در خانہ -

طویل مین جب بیت کے دونون مصرعے وزن اور روی مین متساوی لاتے ہین یعنی شعر مصرع ہوتا ہی جیسے مطلع تو اوسوقت عروض کو ضرب کے موافق کر لیتے ہین خواہ وہ عروض تغیر کی ضرورت رکھتا ہو خواہ نرکھتا ہو اور ضرب مین کچھ تغیر نہین کرتے تاکہ باقی اضراب سے موافقت رہے -

اس بحر مین صدر کو مقبوض ور اثلم اور اثرم اور حشو کو مقبوض اور مکفوف اور ابتدا کو مقبوض لانا جائز ہی اور کبھی اثلم و اثرم بھی لاتے ہین جیسا کہ امثلۂ ماسبق سے ظاہر ہوا -

حشو والے مفاعیلن کے یا ونون مین معاقبہ ہی یعنی دونون باہم ساقط نہین ہو سکتے یا مفاعلن ہوگا یا مفاعیلُ اوسکو مفاعلُ کبھی نہ لا سکین گے -

اسنوی کے نزدیک اسکے فعولن مین زحاف قبض مستحسن ہی اور مفاعیلن مین قبض صالح بلکہ خلیل کی راے مین قبض مفاعیلن کف سے اصلح ہی لیکن خفش کہتا ہی کہ اسکے مفاعیلن مین قبض سے کف اصلح ہی اور ثلم اور ثرم دونون قبیح ہین -

ثلم ہو خواہ ثرم صدر و ابتدا کے سوا اور کہین جائز ہی نہین -

فارسی مین بہ تتبع عرب نہایت تکلف سے اس بحر مین اشعار آئے ہین - انکے ہان بھی دائرے مین اسکی اصل فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار ہی - اور سات وزنون پر روانی سے مستعمل ہی

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فعولن مفاعیلن - چار بار - سلمان ساوجی سے ؎ با حسان

توئی حاتم برفعت توئی کسریٰ ✦ بفرمان توئی آصف ببرہان توئی عیسیٰ ✦ باعسا فعولن ت ئی حاتم مفاعیلن برفعت فعولن ت ئی کسریٰ مفاعیلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۲) بیت ہشت رکنی عروض وضرب دونوں مسبغ باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلان دوبارہ ع کسے راکہ در دنیا بعشقش سروکارست ✦ یقین دان کہ در عقبیٰ ہم اوراغم یارست ✦ کسے را فعولن کدر دنیا مفاعیلن بعشقش فعولن سروکارست مفاعیلان۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ یہ تسبیغ خارج از دائرہ ہے

(۳) بیت مثمن عروض مقبوض مسبغ ضرب مسبغ باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلان فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلان ع ببردی دل وجانم بیک غمزۂ ناگہان ✦ نبردی کہ من دادم توخود بے گناہی زان ✦ ببردی فعولن دلوجانم مفاعیلن بیک غم فعولن زناگہان مفاعلان نبردی فعولن کمن دادم مفاعیلن تخدبے فعولن گناہی زان مفاعیلان۔

(۴) شعر ہشت رکنی حشو دوم وعروض وضرب مقبوض باقی پانچ رکن سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولُ مفاعلن ✦ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن۔ سعدی ع سری طیف من یجلو بطلعتہ الدجیٰ شگفت آمد از بختم کہ این دولت از کجا ✦ سری طی فعولن فمن یجلو مفاعیلن بطلع فعول تہدجی مفاعلن شگفتا فعولن ز بختم مفاعیلن کہ ای د فعولن لتزکجا مفاعلن۔

(۵) آٹھ رکن کی بیت عروض وحشو سوم وچہارم وضرب مقبوض باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ✦ فعولن مفاعلن فعول مفاعلن ع بدین عاشقی ہرگو دہند مرمرا ✦ ہمیکو ز برکند فسانہ زاہلی ✦ بدی عا فعولن شقی ہرگو مفاعیلن دہدین فعولن دمرمرا مفاعلن ✦ ہمیکو فعولن زبرکند مفاعلن فسان فعولُ زاہلی مفاعلن۔

(۶) شعر مثمن عروض وحشو سوم مقبوض ضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن ✦ فعولن مفاعلن فعولن فعولن ع نگارے کجا ہمتا بخوبی نہ انمش ✦ چہ گوئی کرا باشد بعشقش صبوری ✦ نگارے فعولن کجا ہمتا مفاعیلن بخوبی فعولن ندانمش مفاعلن ✦ چگوئی فعولن کرا باشد مفاعیلن بعشقش فعولن صبوری فعولن۔ وزن سوم عربی کی قید اس وزن میں بھی لگانا بہتر ہے کیونکہ یہ بحر بھی

بتقلید عربی یہان مستعمل ہی۔

(۷) آٹھ رکن کی بیت صدر و ابتدا اثلم اور حشو دوم و چہارم بقول اکثر اثلم باقی ارکان مقبوض۔ فعلن مفاعلن فعلن مفاعلن۔ دو بار۔ امام الدین طالب دہلوی صاحب تقویۃ الشعرا رکھتے ہین ع چشم قاتل نگر ستم + مرتے ہین تجھپہ ہم دیکھ اب کہان ہی دم + رکتے فعلن چشم مفاعلن قاتل فعلن نگر ستم مفاعلن + مرتے فعلن تجپ ہم مفاعلن دیکب فعلن کہا دم مفاعلن۔ ہمکو اس وزن مین دو تامل ہین۔ اول یہ کہ بحر طویل خواہ سالم ہو خواہ مزاحف اردو مین مستعمل ہی نہین۔ دوم ثلم درمیانی ہرگز جائز نہین کیونکہ وہ خرم سے مرکب ہی اور خرم اوائل مصاریع کے لیے خاص ہی۔ اور اگر یہ کہیے کہ یہان رکن دوم و سوم مین باہم تحبیق ہوئی ہی تو اوسوقت قبض و کف دونون کو رکن دوم مین ماننا پڑیگا اور اشتراک قبض و کف بحکم معاقبہ بالکل غلط ہو جائیگا اسلیے یہ وزن محض غلط ہی۔ عروضیان فارس اس بحر کے اشعار مجزو اور مشطور بھی لاتے ہین لیکن بے کیف۔ اسکے وافی مین امثلۂ گزشتہ کے سوا کبھی عروض سالم کو ضرب مسبغ یا مقبوض مسبغ کے ساتھ لاتے ہین اور کبھی عروض مسبغ کو ضرب مسبغ کے ساتھ اور کبھی عروض مقبوض یا مقصور یا محذوف کو ضرب مقصور کے ساتھ اور کبھی عروض مقصور یا محذوف کو ضرب محذوف کے ساتھ استعمال کرتے ہین۔ الغرض یہ ساتون وزن وافی ہین۔

مدید

یہ بحر بھی مخصوص اہل عرب کی ہی۔ اسکی اصل دائرے مین مثمن فاعلاتن فاعلن چار بار ہی لیکن استعمال مین ہمیشہ مجزو آتی ہی یعنی فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دو بار۔ ابن جنی کہتا ہی کہ یہ مسدس الاصل ہی مگر یہ محل تامل ہی کہ ایک ہی دائرے سے مثمن و مسدس کیونکر مستخرج ہو سکین۔ اسکے عروض سالم۔ مکفوف۔ مخبون۔ مشکول۔ محذوف۔ مخبون محذوف۔ چھ طرح کے آتے ہین اور ضربین۔ سالم۔ مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ ابتر۔ مخبون مقصور۔ مخبون محذوف۔ سات قسم کی۔ مجزو و مشطور ملاکر یہ بحر بارہ ۱۲ وزنون پر آئی ہی۔ یون۔

(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن - دوبارے یَا لَبَکْرٍ اَنْشِرُوْا لِیْ کُلَیْبًا ✤ یَا لَبَکْرٍ اَیْنَ اَیْنَ الْفِرَارُ ✤ یالبکرن فاعلاتن انشرو فاعلن لی کلیبن فاعلاتن + یالبکر فاعلاتن این این فاعلن نل فرارو فاعلاتن - ای قوم بنی بکر میری فریاد کو پونہچو اور کلیب کو میری طرف اوبھارو تا کہ مجھکو نجات دے ای بنی بکر کہان ہی میرے واسطے مفر کہان ہی - یعنی پیش آئی ہوئی بلا سے بھاگنے کی تاب مین نہین رکھتا جلد میری فریاد کو پونہچو - انشروا صیغہ جمع حاضر امر ہی باب نصر ینصر سے - کلیب ایک شخص کا نام ہی - اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہی یالبکر دراصل یا آل بکر تھا اور کلیب اوس قبیلے کے جد کا نام ہی اور معنی شعر یہ ہین کہ ای آل بکر اگر تمسے ہو سکے اپنے جد کو میرے مقابلے کے واسطے آمادہ کرو ای آل بکر اب تمکو میرے ہاتھ سے مفر کہان ہی -

(۲) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فاعلات سے لَا یَغُرَّنَّ اَمْرَأً عَیْشُهٗ ✤ کُلُّ عَیْشٍ صَائِرٌ لِّلزَّوَالْ ✤ باسکان - لایغررن فاعلاتن نمرءن فاعلن عیشهو فاعلن + کل لعیشن فاعلاتن صایرن فاعلن لززوال فاعلات - مناسب کہ فریب ندے آدمی کو اوسکا عیش کیونکہ کل عیش زائل ہو جانے والے ہین - غرور بالفتح فریب -

(۳) بیت شش رکنی عروض وضرب دونون محذوف باقی سالم فاعلاتن فاعلن فاعلن دوبارے اِعْلَمُوْا اَنِّیْ لَکُمْ حَافِظٌ ✤ شَاهِدًا مَا کُنْتُ اَوْ غَائِبًا ✤ اعلموان فاعلاتن نی لکم فاعلن حافظن فاعلن + شاہدن ما فاعلاتن کنت او فاعلن غایبن فاعلن - واضح ہو کہ تحقیق مین تمہارا نگہبان ہون خواہ حاضر ہون خواہ غائب - یہان لفظ شاہد اکنت کی خبر ہی اور ما مصدریت کے واسطے ہی -

(۴) چھ رکن کا شعر عروض محذوف ضرب ابتر باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فعلن تسکین اوسط سے اِنَّمَا الذَّلْفَاءُ یَاقُوْتَةٌ ✤ اُخْرِجَتْ مِنْ کِیْسِ دِهْقَانِ ✤ ان نمذل فاعلاتن فاءیا فاعلن قوتتن فاعلن + اخرجت من فاعلاتن کیس دہ فاعلن قانی فعلن -

سچ تو یہ ہو کہ ذلفا عورت اوس یاقوت کے مثل ہو جو رئیس دہ کی ایسی ہتھیلی سے نکالا گیا ہو جسمین جواہر معدنیہ ہون یعنی وہ عورت اچھوتی ہو مثل اوس یاقوت کے کہ ابھی ہتھیلی سے نکالا گیا ہو ذلفا بر وزن حمرا ذلف بفتحتین سے ہو جسکے معنی کوتاہی بینی اور سرے کا سدہ ہونا لہذا عورتون کی تعریف ہو - بقول سکاکی خلیل کے نزدیک اس وزن کی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور چاہیے مگر اخفش ردف لازم نہین جانتا -

(۵) شعر مسدس عروض و ضرب دونون مخبون محذوف باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فعلن تجزیہ دوم دوبار ے لِلْفَتیٰ عَقْلٌ یَعِیْشُ بِہٖ * حَیْثُ تَھْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ * للفتی عق فاعلاتن لن یعی فاعلن ش بہی فعلن + حیث تہدی فاعلاتن سا قہو فاعلن قدمہ فعلن - جوانمرد کی ایسی عقل ہوتی ہو کہ عیش کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہو اوس سے اور جاتا ہو جسطرف کہ اوسکا قدم اوسکی ساق پا کو رہنمائی کرتا ہو یعنی اوسکی پیش بینی اوسکے انجام کو ہدایت کرتی ہو -

(۶) بیت شش رکنی عروض مخبون محذوف اور ضرب ابتر باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فعلن تجزیہ دوم + فاعلاتن فاعلن فعْلن بتسکین دوم ے رُبَّ نَارٍ بِتُّ اَرْمُقُھَا * تَقْضِمُ الْھِنْدِیَّ وَالْغَارَا * رب بنارن فاعلاتن بت ت ارفاعلن مقہا فعلن + تقضل ہن فاعلاتن دی یول فاعلن غارا فعْلن مین بہت دیکھا کرتا تھا کہ اکثر آگ جلاتی تھی عود ہندی اور چوب غار کو یعنی مین ایسا تو انگر تھا کہ میرے گھر راتون کو اکثر یہ خوشبودار لکڑیان جلا کرتی تھین - غار بھی مثل عود ہندی ایک خوشبودار لکڑی ہو صاحب نہایۃ الراغب کہتے ہین کہ نار سے یہان مراد جنگ و حرب ہو اور تقضم بقاف و ضاد معجمہ سے ہو جسکے معنی اطراف دندان سے کھانا اور ہندی سے مراد شمشیر مہند اور غار ایک درخت کہ اوسکی لکڑی کے تیر بناتے ہین بدین صورت یہ معنی ہین کہ بہت لڑائیان مین نے راتون کو دیکھین کہ شمشیر و تیر کو کھاتے ہین -

کسائی نے وزن پنجم و ششم کو فاعلن مستفعلن فعلن تجزیہ و تسکین عین سے تقطیع کرکے مجزو مسدس عروض و ضرب مخبون یا مقطوع مین شامل کیا اور کہا کہ پہلے مستفعلن اسکے اوڑ گئے - مولف کہتا ہو

کہ آنا زحافات مصارع پر اجرا بحکم خزم زائد البتہ آتے ہین صدر وابتدا سے رکن کے رکن اوڑجانے کا کوئی حکم اس علم مین نہین اسلیئے ان دونون وزنون کو بحر بسیط سے بنانا دعواے بے دلیل ہی ۔ ہان وزن ششم کو رمل مسدس مخبون محذوف مطموس یعنی فاعلاتن فاعلاتن فع سے تقطیع کرسکتے ہین اور وہ بھی مصرع دوم کو لیکن طمس کے واسطے زبان فارسی کی دقت عارض ہوگی اور آسانی بھی بحر مدید مین ہی پس مدید ہی مین رکھنا اولیٰ ہی اور اگر وزن پنجم کو رمل مسدس مکفوف مخبون محذوف مقطوع سے تقطیع کرین تو معاقبہ آڑے آئیگا ۔

(۷) شعر مسدس اور ہر رکن مخبون ۔ فعلاتن فعلن فعلاتن ۔ دو بار ۔ وَمَتیٰ مَا یَعِ مِنْكَ کَلَامًا ٭ یَتَکَلَّمْ فَیُجِبْكَ بِعَقْلٍ ٭ باشباع ۔ ومتی ما فعلاتن یعمن فعلن ککلامن فعلاتن ۔ یتکل م فعلاتن فیجیب فعلن کبعقلی فعلاتن ۔ وہ جسوقت نگاہ رکھتا ہی یعنی سنتا ہی تجھسے کوئی کلام پس کلام کرتا ہی جواب دیتا ہی تو بمقتضاے عقل ۔ یہ شعر موافق مفروض سکاکی کے ہی کہ اوسنے شکل عروض و ضرب کے ہر فاعلاتن و فاعلن مین خبن اور ہر فاعلاتن کف و شکل یہان جائز جانا ہی بشرطیکہ حکم معاقبہ شکست نہو اور اسکا مؤید محقق کا یہ قول ہی کہ بطریق زحاف خبن و کف و شکل در ارکان دیگر روا دارند یعنی جس رکن مین جو آسکے ۔ اسکے معنی لوگ یون سمجھتے ہین کہ در ارکان دیگر روا دارند و در عروض روا ندارند ۔ سعد الشارحین کا مفہوم یہ ہی کہ ۔ خبن و کف و شکل در ارکان دیگر جائز دارند اما در عروض واجب دارند ۔ مؤلف مستہام شارح معیار کا طرفدار ہو کر عرض کرتا ہی کہ یہ وزن ہفتم کی مثال سعد الشارحین کی معاون ہی لیکن زحاف شکل اوس رکن سباعی مین جائز نہوگا جسکے ماقبل یا مابعد خبن یا کف ہو ۔ اس شعر مین معاقبے کا زور ہی کہ کوئی رکن سباعی یا مزاحف نہین ہو سکتا ۔

(۸) شعر شش رکنی عروض محذوف ابتدا مخبون ضرب مخبون مقصور ۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن فعلاتن فاعلن فعلات بتحریک ۔ دوم ۔ کُنْتُ اَخْشٰی صَرْفَ تِلْكَ اَلْوَرٰی ٭ فَرَمَانِی سَهْمُهَا فَاَصَابَ ٭ باسکان ۔ کنت اخشی فاعلاتن صرفتل فاعلن کلوری فاعلن ٭ فرمانی فعلاتن سہمہا

فاعلن فاصاب فعِلات - اوس معشوقہ کو خلق کی طرف پھیرنے سے مین ڈرتا تھا پس ناگاہ اوس گردش نے مجھے ایک تیر مارا اور وہ کارگر ہوگیا - بعضون نے اجتماع خبن و قصر کو جیسا اس ضرب مین ہو جائز نہین جانا ہی - یہان عروض مکفوف و حشو دوم مخبون نہ آسکین گے بزور معاقبہ -

(۹) بیت مسدس سوائے ضرب سالم کے ہر رکن سباعی مکفوف - فاعلات فاعلن فاعلاتُ بتحریک آخر + فاعلات فاعلن فاعلاتن سے لَن یَزَالَ قَوْمُنَا مُخْصِبِیْنَ + صَالِحِیْنَ مَا اتَّقَوْا وَاسْتَقَامُوْا + لن یزال فاعلات قومنا فاعلن مخصبین فاعلاتُ + صالحین فاعلاتُ مست تقو فاعلن وستقاموفاعلاتن - میری قوم کے لوگ ہمیشہ رفاہ عیش مین نیکوکار رہین گے جب تک کہ اتقا کرینگے اور اوسپر مستقیم رہین گے - یہان بزور معاقبہ صدر اور عرض اور ابتدا کے بعد کے ارکان مخبون نہین ہوسکتے -

(۱۰) چہ رکن کا شعر صدر و عروض مشکول باقی سالم - فعِلاتُ فاعلن فعِلاتُ بتحریک آخر + فاعلاتن فاعلن فاعلاتن سے لِمَنِ الدِّیَارُ غَیَّرَهُنَّ + کُلُّ جَوْنِ الْمُزْنِ دَانِی الرَّبَابِ + باشباع لمن دِ فعلات یارغو فاعلن یرہن ن فعلاتُ + کل لجون فاعلاتن مزندا فاعلن نرربابی فاعلاتن یہ کسکا دیار ہی جسکو ہر ابرسفید اور سحاب قریب نے متغیر کر دیا ہی - جُون بالضم سفید و سیاہ - دانی قریب - رباب ابر - سکاکی مصرع دوم کو یون لایا ہی - کُلُّ دَانِ الْمُزْنِ جُوْنِ الرَّبَابِ - تقطیع وہی رہیگی جو پہلے تھی صرف معنی مین ابرسفید اور سحاب قریب ادھر کے اودھر ہو جائین گے - یہان بزور معاقبہ حشو اوّل و ابتدا المخبون نہین ہوسکتے اور اگر حشو دوم کو مخبون کرین تو ابتدا مکفوف نہو سکیگی -

(۱۱) بیت مسدس ابتدا مشکول باقی سب ارکان سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن + فعلاتُ فاعلن فاعلاتن سے لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ لَنَا ذَاتَ یَوْمٍ + بِجَنُوْبِ فَارِغٍ مِنْ تَلَاقِ + باشباع - لیت شعری فاعلاتن ہل لنا فاعلن ذات یومن فاعلاتن + بجنوب فعلاتُ فارغن فاعلن من تلاقی فاعلاتن - کاش مین جانتا کہ کوئی دن ہمارے واسطے ہو ایسا جسمین با دجنوب

چلتی ہوا اوس شخص کی طرف سے جو کہ پروا سے ملاقات نہین رکھتا ہے- ذات یوم سے مراد اسم یوم ہے جیسے سبت یا احد وغیرہ - جَنوب بفتح اول با دجُنوب کذا فی المنتخب - اسنوی کے نزدیک فارع اس شعر مین بہ را و عین مہملتین ایک قلعے کا نام ہے - یعنی ای کاش مین جانتا کہ آیا ہم کسی دن اوس شخص سے ملاقات کرینگے جو قلعۂ فارع کے جنوب طرف رہتا ہے - اس شعر مین بزور معاقبہ عروض مکفوف اور حشو دوم مخبون نہین ہو سکتے - یہ گیارہ وزن باعتبار اصل دائرہ مجزو ہین

(۱۲) چار رکن کا شعر ضرب مخبون باقی سالم - فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعِلن تجریک دوم ع یا لبکرٍ لا تنوا + لیسَ ذا حِینَ ونیٰ + یا لبکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن + لیس ذاحی فاعلاتن نونی فعلن - اسکے معنی رمل کے وزن دوازدہم عربی مین تحریر ہو چکے - نہ خلیل نے اسکا ذکر کیا نہ محقق نے اسکو محسوب کیا زجاج اسکی وجہ یہ سمجھتا ہے کہ رمل مجزوے مخبون بھی تو یہی ہوتی ہے اس لیے اوسنے اس وزن کو رمل مین قائم کیا اور فرق بتانے کے لیے وہان مؤلف نے بھی ساتھ دیا - مگر بہرامی نے اسکو بحر مدید مین بہتر جانا اور حق یہ ہے کہ رمل مین خبن وحذف دونون زحاف تین جگہ آئینگے اور یہان ایک زحاف یعنی خبن ایک ہی جگہ - بدین سبب اسی جگہ اسکو سمجھنا اولی ہے - یہ ایک وزن اپنے مجزو کا مشطور ہے-

اس بحر مین بقول محقق نون فاعلاتن اور الف فاعلن مین معاقبہ ہے اور بقول صاحب میزان الف اول فاعلاتن مین بھی معاقبہ ہے یعنی بوزن مجزو جب دونون مصرعون کو ملا کر ایک نظر سے دیکھو تو فاعلاتن عروضی اور فاعلاتن ابتدائی کے تن فا مین بیشک معاقبے کا حکم قائم رہنا چاہیے -

بزبان فارسی طویل کی طرح بتکلف مدید مین بھی اشعار آئے ہین - انکے ہان یہ بحر دائرے مین مثمن آئی ہے اور استعمال مین وافی المثمن اور مجزو اور مشطور ملا کر نو وزنون پر مستعمل ہے اور اسکی اصل فارسی مین فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دائرے مین ہے -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن - چار بار - جامی ع دل بہجرت

ای صنم خونِ خود رامیخورد ✤ جان مرد ستت ای صنم جامہ برتن میدرد ✤ دل زسحرت فاعلاتن ای صنم فاعلن خون خدرا فاعلاتن سیخرد فاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۲) شعر ہشت رکنی عروض وضرب مذال باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلان۔ دوبار ے ای بخوبی مثل تو کس نباشد درجہان ✤ شکر این نعمت بگو رخ مپوش ازعاشقان ✤ ای بخوبی فاعلاتن مثل تو فاعلن کس نباشد فاعلاتن درجہان فاعلات۔ باقی علیٰ ہذا۔

(۳) شعر ثمن رکن سباعی سب سالم اور رکن خماسی سب مخبون۔ فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن بتحریک دوم۔ دوبار۔ سیفی ے ازمیان ودہنش تاتوان یک سرمو ✤ زان نشان بازمدہ زین سخن ہیچ مگو ✤ ازمیانو فاعلاتن دہنش فعلن تاتوایک فاعلاتن سرمو فعلن ✤ زانشا فاعلاتن زمدہ فعلن زی سخن ہے فاعلاتن چمگو فعلن۔ اگر مو ومگو کو موے ومگوے بتحتانی پڑھو تو یہی شعر عروض وضرب مخبون مذال کی مثال ہوسکتا ہے۔

(۴) شعر ثمن عروض وضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم۔ فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلان۔ دوبار ے غمزۂ ناز صنم آفت جان منست ✤ خال ہندوے لبش عقل راراہزن است ✤ غمزیےنا فاعلاتن زصنم فعلن آفتےجا فاعلاتن نمنست فعلان۔ وقس علیہ۔

(۵) بیت ہشت رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن فعلن فعلاتن فعلن۔ دوبار۔ ازمعیار ے زلبانت پسرا بیکے بوسہ چرا ✤ نکنی شاد مرانہ بترسی زخدا ✤ زلبانت فعلاتن پسرا فعلن بیکے بوفعلاتن سچرا فعلن ✤ نکنی شا فعلاتن دمرا فعلن ن بترسی فعلاتن زخدا فعلن۔

(۶) بیت ثمن الارکان عروض وضرب مخبون مذال باقی چھ رکن مخبون۔ فعلاتن فعلن فعلاتن فعلان۔ دوبار ے لب او آب بقا سخنش مایۂ جان ✤ قد او سرو سہی دہنش سرنہان ✤ لب او آ فعلاتن ب بقا فعلن سخنش ما فعلاتن ی یجان فعلان ✤ قد او سر فعلاتن و سہی فعلن دہنش سر فعلاتن رنہان فعلان۔ جولوگ وزنِ اول وسوم وپنجم کو بحر رمل ثمن محذوف قرار دیتے ہین صریح غلط پر ہین کیونکہ حذف درمیانی اصلا جائز نہین۔ الغرض یہ چھون وزن

وافی ہین -
انکے سوا عروض سالم کو ضرب مذال یعنی فاعلان کے ساتھ - یا عروض مذال کو ضرب سالم کے ساتھ
یا عروض وضرب دونون مذال - یا عروض سالم کو ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض سالم کو ضرب
مقطوع یعنی فعْلن بتسکین دوم کے ساتھ - یا عروض وضرب دونون مقطوع - یا عروض مخبون کو
ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع کو ضرب مخبون کے ساتھ - لانا جائز ہے ان عروض وضرب
سے آٹھ[۸] اوزان اور بن سکتے ہین اور اس حساب سے وافی کے چودہ[۱۴] وزن ہوجائین گے -
(۷) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن - دوبارہ غالیہ زلفے سمن
عارضینے + سرو بالائے وزنجیر موے + غالیہ زل فاعلاتن فے سمن فاعلن عارضینے فاعلاتن
سرو بالا فاعلاتن یے بزن فاعلن جیر موے فاعلاتن -
(۸) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن
فاعلن فاعلات ہ زندگانی تلخ کردی مرا + زندگانی بے تونا ید بکار + زندگانی فاعلاتن تلخ کر
فاعلن دی مرا فاعلن + زندگانی فاعلاتن بے تنا فاعلن ید بکار فاعلات - یہ دو وزن مجزو ہین
انکے سوا عروض سالم کو ضرب مقصور کے ساتھ - یا عروض وضرب دونون مقصور - یا عروض
وضرب دونون محذوف - یا عروض مقصور کو ضرب محذوف کے ساتھ - یا عروض محذوف کو
ضرب مخبون محذوف یعنی فعِلن بتحریک دوم کے ساتھ - یا دونون مخبون محذوف - یا عروض
محذوف کو ضرب ابتر یعنی فعْلن بتسکین دوم کے ساتھ - یا عروض مخبون محذوف کو ضرب ابتر کے
ساتھ - لانا جائز ہے اور ان عروض وضرب سے آٹھ وزن اور طیار ہو کر سب اوزان مجزو دس[۱۰]
ہوجائین گے -
(۹) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن فاعلن - دوبارہ یک رہ اے بید ادگر +
لطف کن در ما نگر + یکرہ بے فاعلاتن دادگر فاعلن + لطف کن در فاعلاتن ما نگر فاعلن -
یہ وزن بعینہ رمل مربع ہے جسکے عروض وضرب محذوف ہون - لیکن رمل مین یہ وزن نقلی و

مزاحف ہوگا اور یہان اصلی و سالم بدین سبب اسی بحر سے سمجھنا اولی ہی۔ یہ ایک وزن مشطور ہی۔

عریض

یعنی مقلوب طویل۔ اس بحر کی اصل دائرے مین مفاعیلن فعولن چار بار ہی۔ زبان عربی مین یہ بحر نادر الاستعمال اور ایک ہی وزن پر پائی گئی ہی یون۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن۔ دو بار۔ امرُاالقیس ؎ اَلَا یَا عَیْنُ فَابْکِی عَلٰی فَقْدِیْ لِمُلْکِیْ + وَاِتْلَافِیْ لِمَالِیْ بِلَاجِدٍّ وَّجُھْدٍ + باشباع۔ الا یا عو مفاعیلن نفبکی فعولن علیٰ فقدی مفاعیلن لملکی فعولن + و اتلافی مفاعیلن لمالی فعولن بلاجدن مفاعیلن وجہدی فعولن۔ ای آنکھ گریہ کر میرے ملک کے گم کردینے پر اور میرے مال کے تلف کردینے پر بغیر سعی و کوشش کے۔ سوائے سالم کے زبان عربی مین کسیکا شعر نہین ملا ہی۔ یہ ایک وزن وافی ہی۔

بزبان فارسی بھی اسکی اصل دائرے مین مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن۔ دو بار ہی بہرامی نے لکھا ہی کہ فرالاوی شاعر نے اس بحر مین اکثر شعر کہے ہین۔ وافی و مجزو ملا کر یہ بحر اس طرح چار اوزان پر مستعمل ہی۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن فعولن۔ چار بار۔ فرالاوی ؎ نگارے دلربائے ربود از من دلِ من + منِ بیدل چگونہ از و بوسہ ستانم + نگارے دل مفاعیلن ربائے فعولن ربود ز من مفاعیلن دلے من فعولن + منے بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از و بوسہ مفاعیلن ستانم فعولن۔

(۲) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مسبغ باقی سالم۔ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولان۔ دو بار ؎ منم آن مدہوش عشقم کہ از خویشتن خبر نیست + مرا تا شد دل از کف دگر پروائے سر نیست + منا مدہو مفاعیلن شعشقم فعولن کہ از خیشتن مفاعیلن خبر نیس فعولان۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ بتقلید سعد الشارحین ہم بھی شعر ہزج کے وزن سوم فارسی مین لکھ چکے ہین اور وہان اسکو غلط کہکر

فرق بتایا ہی۔

(۳) بیت مثمن ارکان سباعی سب مکفوف اور خماسی سب سالم۔ مفاعیل فعولن مفاعیل فعولن دو بار سے برخ ماہ تمامی بقدسرو روانی + بلب راحت روحی بچشم آفت جانی + برخ ماہ مفاعیل تمامی فعولن بقدسرو مفاعیل روانی فعولن + بلب راح مفاعیل تروحی فعولن بچشماف مفاعیل تجانی فعولن۔ اگر اسکو مسمط چہار خانہ لائین توکسیقدر خوش آیند ہو جائے۔ اس شعر کو بھی تحقیق جناب میزان ہم نے وزن مثمن بحر ہزج فارسی مین نقل کیا اور غلط لکھکر اپنی راے ظاہر کردی۔ یہانتک تین وزن وافی ہین۔ انکے سوا عروض مسبغ ضرب سالم کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب مسبغ کے ساتھ لا سکتے ہین۔

(۴) چھ رکن کا ایک شعر صدر و ابتدا اخرب پہلا حشو مقبوض دوسرا حشو سالم عروض مسبغ ضرب مقصور۔ مفعول فعول مفاعیلان + مفعول فعولن مفاعیل۔ فرالاوی سے پرنور جہان سیہ تنگ ہست + تا باشمن آن بت بہنگ ہست + پرنور مفعول جہاس فعول یہ تنگست مفاعیلان + تاباش مفعول مناںت فعولن بہنگ ہست مفاعیل۔ اس شعر کو بحر غریب کے وزن نہم سے بھی تقطیع کر سکتے ہین مگر حشو چہارم سالم اور ضرب احذ مذال وہان لانی پڑیگی۔ سچ پوچھو تو زحاف کے شمار سے دونون بحرون مین درجہ تساوی ہی ہان وزن مجزو کی دقت یہان زیادہ ہی اس لیے متدارک مین سمجھنا اولی ہی۔ مثمن بمعنی بت پرست یہان اس سے مراد عاشق۔ یہ ایک وزن مجزو ہی۔ اسکے سوا عروض محذوف ضرب مقصور کے ساتھ۔ یا عروض مقصور ضرب محذوف کے ساتھ۔ یا دونون مقصور۔ یا دونون محذوف بھی لانا جائز ہی۔ صدر و ابتدا کو مکفوف بھی لاسکتے ہین۔ الغرض یہ بحر فارسی زبان مین بھی قلیل الاستعمال ہی۔ اس بحر کا تیسرا نام مستطیل بھی ہی۔

بسیط

یہ بحر بھی خاص اہل عرب کی ہی۔ دائرے مین مثمن یعنی مستفعلن فاعلن چار بار اسکی اصل آئی ہی۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مخبون۔ مقطوع۔ مقطوع مخبون۔ مخبون احذ۔ پانچ قسم کے اور

ضرب بن - سالم مذال - مخبون مذال - مخبون مقطوع - مخبون مذال - مخبول مذال - احذ مسبغ - مطوی مذال
مخبون مقطوع - نو قسمون کی آئی مین اور یہ بحر وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر کل میں اوزان مستعمل ہوئین -

(۱) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب مخبون باقی ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم - دوبارہ ؎ یَا حَارِ لَا اُرْمَیَنْ مِنْکُمْ بِدَاهِیَةٍ + لَمْ یَلْقَهَا سُوقَةٌ قَبْلِی وَلَا مَلِكٌ + باشباع - یاحار لا مستفعلن ارمین فاعلن منکم بدا مستفعلن ہیتن فعلن + لم یلقہا مستفعلن سوقتن فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن - اے حارث مناسب ہو کہ تمھاری طرف سے مین اوس بلا مین جو دشوار ہو نہ ڈالا جاؤن جسمین مجھسے پیشتر نہ کوئی رعایا مین سے پھنسا ہو نہ کوئی بادشاہ - بلا سے مراد یہان ہجو ہو خلاصہ یہ کہ تم ایسا نہ کرو کہ مین تمھاری ہجو کرون اور تمکو ایسا ذلیل کردون کہ کوئی امیر و غریب ویسا ذلیل نہوا ہو - حار مرخم حارث - لا ارمین نہی متکلم رمی کا - داہیہ بلا - سُوقہ بالضم رعیت -

(۲) شعر ہشت رکنی عروض مخبون ضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم + مستفعلن فاعلن مستفعلن فعْلن بتسکین دوم ؎ قَدْ اَشْهَدُ الْغَارَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْمِلُنِی + جَرْدَاءُ مَعْرُوقَةُ اللَّحْیَیْنِ سُرْحُوبُ + باشباع - قداشہد ل مستفعلن غارتش فاعلن شعواء تح مستفعلن ملنی فعلن + جردا مع مستفعلن روقتل فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعْلن - مین لڑائیون اور تاخت متفرقہ مین اسپ مادہ کم موے خشک کلہ دراز پر سوار ہو کر حاضر ہوتا ہون - غارۃ الشعواء غارت ہاے متفرقہ - جرداء بالفتح والمد مادیان کوتاہ و باریک مو - معروقۃ اللحیین مادیان کم گوشت بر ہر دو کلہ - سُرحوب بضم اول اسپ طویل - خلیل و اخفش اس وزن کی ضرب مین قافیہ مردفہ لازم جانتے ہین جیسے واو سرحوب - مگر ابن ہانی لازم نہین جانتا اور شعر وزن سوم کو سند لایا ہی - مؤلف عرض کرتا ہی کہ شعر مذکور اسکی مثال نہین ہوسکتا اسلیے کہ دونون کے عروض مین اختلاف ہی کما یظہر -

(۳) بیت مثمن عروض وضرب دونون مقطوع باقی سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعْلن بتسکین دوم دوبارہ ؎ لَا تَبْكِ لَیْلَی وَلَا تَطْرَبْ إِلَی هِنْدِ + وَاشْرَبْ عَلَی الْوَرْدِ مِنْ حَمْرَاءَ كَالْوَرْدِ + باشباع اور اخر - لاتبک لی مستفعلن لی ولا فاعلن تطرب الی مستفعلن ہندی فعْلن + وشرب علل مستفعلن

ورد ہن فاعلن حمراکل مستفعلن وردی فعلن - یلیٰ کے واسطے گریہ نکراور ہندکے لیے خوشی نکر اور شراب پی زن سرخ رنگ مثل گل ورد کے رخسار کی یاد پر - ورد گل سرخ اینی گلاب -

(۴) آٹھ رکن کا شعر صدر و حشو اول و عروض مخبون ضرب احذ مسبغ باقی سالم - مفاعلن فعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم + مستفعلن فاعلن مستفعلن فاع ؎ أَقُولُ حِينَ أَرَى كَعْبًا وَابْنَتَهُ + لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِي خَمْسٍ وَسِتِّينْ + باسکان - اقولحی مفاعلن ن اری فعلن کعبن وا مستفعلن بنتہو فعلن + لا بار کل مستفعلن لاہفی فاعلن خمسن وست مستفعلن تین فاع - یہ ضرب یعنی فعل بسکنات آخر اہل صناعت کے خلاف فرائے نقل کی ہر معنی شعر یہ ہین - جب مین دیکھتا ہون کعب و آسیہ کو تو کہتا ہون کہ خدا برکت ندے شصت و پنج مین -

(۵) بیت مثمن اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن بتحریک دوم دوبار ؎ لَقَدْ خَلَتْ حِقَبٌ صُرُوفُهَا عَجَبٌ + فَأَحْدَثَتْ غِيَرًا وَأَعْقَبَتْ دُوَلًا + لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفہا مفاعلن عجبن فعلن + فاحدثت مفاعلن غیرن فعلن واعقبت مفاعلن دولن فعلن بتحقیق ایسے زمانے گزرے کہ اونکے حوادث عجیب ہین پس پیدا کیا تغیرات کو اور اد بار لائے دولتون پر - حقب بکسر حاے حطی و فتح قاف دہر اور سال کی ایک مدت - از میزان الافکار - صروف بضمتین انقلاب زمان - غیر بکسر غین معجمہ و فتح تحتانی جو امور کہ حادث ہوئے ہون -

(۶) شعر ہشت رکنی ارکان سباعی سب مطوی عروض و ضرب مخبون باقی سالم - مفتعلن فاعلن مفتعلن فعلن بتحریک دوم دوبار ؎ إِرْتَحَلُوا غُدْوَةً فَانْطَلَقُوا سَحَرًا + فِي زُمَرٍ مِنْهُمُ تَتْبَعُهَا زُمَرُ + ارتحلو مفتعلن غدوتن فاعلن فنطلقو مفتعلن سحرن فعلن + فی زمرن مفتعلن منہمو فاعلن تتبعہا مفتعلن زمرن فعلن - اونھون نے کوچ کیا اول روز مین پس گئے صبح کو اون جماعتون مین کہ اونکے پیچھے اور گروہ تھے -

(۷) آٹھ رکن کی ایک بیت عروض و ضرب مخبون اور ارکان سباعی سب جگہ مخبول باقی سالم فعلتن فاعلن فعلتن فعلن بتحریک دوم دوبار ؎ وَزَعَمُوا أَنَّهُمْ لَقِيَهُمْ رَجُلٌ + فَأَخَذُوا مَالَهُ

وَضَرَبُوا عُنُقَهٗ ✤ باسکان - وزعمو فعلتن ان نہم فاعلن اقیم فعلتن رجلن فعلن ✤ فاخذو فعلتن یالہو فاعلن وضربو فعلتن عنقہ فعلن - اور کہا کہ اون کو ایک شخص ملا پس اونھون نے او سکا مال چھین لیا اور اوسکی گردن ماری - یہ سات وزن وافی ہین - انکے سوا عروض وضرب دونون مذال یا عروض مذال ضرب سالم کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مذال کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب اعرج کے ساتھ - یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب مخبون مذال کے ساتھ - یا عروض مخبون مذال ضرب مخبون کے ساتھ - یا عروض مخبون ضرب اعرج کے ساتھ لانا جائز ہی - بدین شمار دس وزن اور بڑھکر وافی کے سترہ اوزان ہوجائینگے -

(۸) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن - دوبارہ مَاذَا وُقُوْفِیْ عَلٰی رَبْعٍ عَفَا ✤ مُخْلَوْلِقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمِ ✤ باشباع - ما ذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن ✤ مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن - میرا ٹھہرنا ایسے مکان نابود پر یا ویران پر کیون ہی جو معشوقہ سے خالی ہوکر کہنہ ہوگیا اور گرکر زمین کے برابر ہوگیا ہوا ایسا کہ اپنے ساکن کا حال نہین بیان کرسکتا - عفو مٹنا اور مٹانا - اخلولق الرسم وہ درو دیوار خانہ جو زمین کے برابر ہوگئے ہون دارس کہنہ - مستعجم ساکت یا ریزہ ریزہ ہوجانے والا - یہ اصلی چوتھا وزن ہی -

(۹) شعر شش رکنی ضرب مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن ✤ مستفعلن فاعلن مستفعلان ؎ اِنَّا ذَمَمْنَا عَلٰی مَا خَيَّلَتْ ✤ سَعْدَ بْنَ زَيْدٍ وَّعَمْرًوا مِّنْ تَمِيْمْ ✤ باسکان - ان نا ذمم مستفعلن نا علی فاعلن ما خیلت مستفعلن ✤ سعد بن زی مستفعلن دن وعم فاعلن رن من تمیم مستفعلان - ہم نے سعد بن زید اور عمرو قبیلۂ بن تمیم کی ہجو کی اور اوسی ہجو پر معشوقہ نے خیال کیا - اسنوی کہتا ہو کہ اسکی ضرب مین قافیہ مردفہ ضرور چاہیے جیسے تمیم یا تمام یا ہموم تاکہ اجتماع ساکنین سہل ہوجائے - یہ اصلی تیسرا وزن ہی -

(۱۰) شعر مسدس الارکان ضرب مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن ✤ مستفعلن فاعلن مفعولن

ے سِیرُوا معًا اِنَّمَا مِیعَادُکُمْ ✤ یَوْمَ الثُّلَثَاءِ بَطْنُ الْوَادِی ✤ سیرو معن مستفعلن ان نما فاعلن میعادکم مستفعلن یومث ثلا مستفعلن ثاء بطن فاعلن نلوادی مفعولن۔ تم لوگ چلو سب اکٹھا ہوکر بالفعل اسکے سوا اور کوئی بات نہین کہ تمھارا وعدہ بادیہ مین منگل کے دن ہو ثلثا کو بالفتح اور کبھی بالضم لاتے ہین اور لام کے بعد الف اشباعی بڑھاتے ہین اور دوسرا الف ممدودہ لگاتے ہین یعنی سہ شنبہ یہ اصلی وزن پنجم ہو۔

(۱۱) شعر مسدس عروض وضرب دونون مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مفعولن۔ دو بار

ے مَا هَيَّجَ الشَّوْقَ مِنْ اَطْلَالٍ ✤ اَضْحَتْ قِفَارًا کَوَحْیِ الْوَاحِیْ ✤ ماہیجش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن مفعولن ✤ اضحت قفا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن۔ کون چیز شوق کو ہیجان مین لائی معشوقون کے گھرون کے آثار دیکھنے سے کہ خالی ہوگئے ہین جسطرح مکتوب کاتب کی دلالت کرتے ہین۔ یہ اصلی وزن ششم ہو۔ وحی الواحی مکتوب کاتب۔ ایسے مقطوع العروض والضرب وزن کو مخلّع کہتے ہین بجاے مجمہ۔ مخلع وہ شخص جسکے دونون سرین نوچ لیے ہون اور ایسے کی رفتار کو تخلیع کہتے ہین۔ بعض کا گمان ہو کہ جو فعولن مستفعلن سے بنے اور بسیط مجزو مین واقع ہو تو اوس فعولن کا نام مخلع ہو اور یہ گمان غلط ہو بلکہ مخلع نہ فرع کا نام ہو اور نہ تخلیع زحاف کا نام۔ جب کوئی وزن بسیط مجزو کا ایسا ہو جسکا عروض وضرب مقطوع یعنی مفعولن ہو تو اوس وزن بھر کو مخلع اور جس مجزوے بسیط کا عروض وضرب مخبون مقطوع یعنی فعولن ہو تو اوس وزن بھر کو مخلع مخبون کہنا چاہیے کَذَا فِی الْمِعْیَارِ وقوسے پندارند کہ مخلع اسم فعولن ست کہ فرع مستفعلن است ودر بسیط مجزو۔ ونہ چنان ست بل مخلع اسم وزنے است از بسیط مجزو کہ عروض وضربش مقطوع باشد خواہ مخبون وخواہ غیر مخبون۔ سکاکی کی راے مین بھی ایسے ہی وزن کا نام مخلع ہو۔ خلیل نے عروض مقطوع کے واسطے ضرب مقطوع لازم جانی ہو لیکن کسائی لازم نہین جانتا بلکہ وہ عروض مقطوع کے ساتھ اس وزن مین ضرب مطوی مذال بھی لایا ہو جیسا کہ وزن دوازدہم مین موجود ہو۔ مؤلف کہتا ہو کہ اگر ایسے وزن کے واسطے مخلع کی قید لگائینگے تو عروض وضرب دونون کو

مقطوع لانا پڑیگا یہی خلیل کی مراد ہی اور اگر دونون مین مقطوع کی قید نہوگی تو وزن کی صحت مین کچھ کلام نہین مگر مخلع اوسکا نام نہین یہی کسائی کا مفہوم ہی۔

(۱۲) بیت شش رکنی صدر و ابتدا مخبون حشو سالم عروض مقطوع ضرب مطوی مذال۔ مفاعلن فاعلن مفعولن + مفاعلن فاعلن مفتعلان ؎ وَنَحْنُ قَوْمٌ لَنَا دَمَاثَۃٌ * وَثَرْوَۃٌ مِنْ سَوَالِ وَصَمِیمٍ * بتسکین۔ ونحنقو مفاعلن من لنا فاعلن رم ماحن مفعولن + وثروتن مفاعلن منموافاعلن لنوصمیم مفتعلان۔ ہم ایسے گروہ ہین کہ ہمارے واسطے نیزہ گرا ور رمعاون اور مخلص بہت ہین ایسے وزن کو مخلع نہ کہین گے کیونکہ ضرب مثل عروض مقطوع نہین۔

(۱۳) شعر شش رکنی عروض وضرب مقطوع مخبون باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن فعولن۔ دوبار ؎ اَصْبَحْتُ وَالشَّیْبُ قَدْ عَلَانِی * یَدْعُوا حَثِیْثًا اِلَی الْخِضَابِ * باشباع۔ اصبحت وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن + یدعوحثی مستفعلن ثن الل فاعلن خضابی فعولن۔ مین اوس حال مین پونہچا کہ پیری میرے سر پر خضاب کی طرف پکارتی ہوئی شتابان پونہچی۔ یہ وزن مخلع مخبون ہی۔

(۱۴) شعر مسدس صدر مطوی ابتدا مخبول حشو سالم عروض مخبون احذ ضرب مخبون مقطوع۔ مفتعلن فاعلن فعل بتحریک اوائل + فعلتن فاعلن فعولن ؎ اِنَّ شِوَاءً وَنَشْوَۃً * وَخَبَبَ الْبَازِلِ الْاَمُوْنِ * باشباع۔ ان نشوا مفتعلن ئن ونش فاعلن وتن فعل + وخبب ل فعلتن بازلل فاعلن اموني فعولن۔ صاحب نہایۃ الراغب کے نزدیک مستفعلن مین خبن احسن ہی اور طی صالح اور خبل قبیح۔

(۱۵) چھہ رکن کا شعر عروض مخبون احذ ضرب مخبون مقطوع باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن فعل + مستفعلن فاعلن فعولن ؎ مِنْ لَذَّۃِ الْعَیْشِ وَالْفَتٰی * لِلدَّهْرِ وَالدَّهْرُ ذُوْفُنُوْنِ * باشباع من لذ ذتل مستفعلن عیشول فاعلن فتی فعل + لد دہر ود مستفعلن دہر ذو فاعلن فنونی فعولن اشعار وزن چہاردہم و پانزدہم کے یہ معنے ہین۔ کباب اور نشاہ اور شتر ۂ سالہ کا دوڑنا تیز

پیزین لذت عیش سے ہین اور جو ان دنیا کا تابع ہو اور دنیا بوقلمون ہو۔
(۱۶) شش رکنی شعر ضرب مخبون مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن مفاعلان
؎ قَدْ جَاءَ کُمْ اَنَّکُمْ یَوْمًا اِذَا + مَا ذُقْتُمُ الْمَوْتَ سَوْفَ تُبْعَثُوْنْ + باسکان۔ قدجاکم مستفعلن
ان نکم فاعلن یومن اذا مستفعلن + ماذ قتمل مستفعلن موتسو فاعلن فتبعثون مفاعلان بتحقیق تمھارے
حق مین پیغمبر خدا صلعم سے خبروارد ہوئی ہو کہ بتحقیق تم نے جب کہ موت کو چکھا تو اکدن مبعوث
کیے جاؤگے۔
(۱۷) بیت مسدس ضرب مطوی مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن مفتعلان
؎ یَا صَاحِ قَدْ اَخْلَفَتْ اَسْمَاءُ مَا + کَانَتْ تُمَنِّیْكَ مِنْ حُسْنِ وِصَالْ + باسکان۔ یا صاح قد
مستفعلن اخلفت فاعلن اسما یما مستفعلن + کانت تمن مستفعلن نیکمن فاعلن حسن وصال مفتعلان۔
اہ میرے صاحب اسما معشوقہ نے وصال مین خلاف وعدگی کی ایسا وعدہ جسکا تو تمنی اور آرزومند
تھا۔ صاح صاحب کا مرخم۔ اسما معشوقہ کا نام۔ بعض رسائل مین تمنیک کے عوض تُھَنِّیْكَ
آیا ہو تہنیت سے اور بعض مین تُھَیِّیْكَ تہیہ سے بمعنی آمادگی کردن۔
(۱۸) چھ رکن کا شعر ضرب مخبول مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن
فعلتان ؎ هٰذَا مَقَامِیْ قَرِیْبٌ مِنْ اَخِیْ + كُلُّ امْرِئٍ قَائِمٌ مَعَ اَخِیْهْ + باسکان۔ ہاذ مقا
مستفعلن می قریی فاعلن بن من اخی مستفعلن + کل لم رین مستفعلن قایمن فاعلن مع اخیہ
فعلتان۔ میرا مقام میرے بھائی کے قریب ہو اور ہر آدمی اپنے بھائی کے ساتھ اچھی طرح
رہتا ہو۔ لفظ مع بسکون عین و فتح عین دونون درست ہین مگر یہان مفتوح العین ہو۔
(۱۹) بیت مسدس ضرب مخبون مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن + مستفعلن فاعلن
فعولن ؎ قُلْتُ اسْتَجِیْبِیْ فَلَمَّا لَمْ تُجِبْ + سَالَتْ دُمُوْعِیْ عَلٰی رِدَائِیْ + قلتس تجی مستفعلن
بی فلم فاعلن ما لم تجب مستفعلن + سالت دمو مستفعلن عی علی فاعلن ردایی فعولن۔ مین نے
کہا میرا کہا مان پس جب نہ قبول کیا تو میری چادر پر میرے آنسو جاری ہوئے۔ بعض ادیبون نے

لکھا ہی کہ مولدین اس بحر کے عروض وضرب مین خبن کا التزام ضرور کرتے ہین اور وہ گویا لزوم مالایلزم کی قبیل سے ہی اختیار ہی یہ التزام کرین یا نکرین - وزن ہشتم سے یہانتک بارہ اوزان مجزو ہین انکے سوا - عروض وضرب دونون مذال - یا عروض سالم ضرب اعرج کے ساتھ - یا عروض وضرب دونون اعرج - یا عروض اعرج ضرب مقطوع کے ساتھ - یا عروض مقطوع ضرب اعرج کے ساتھ - لانا درست ہی ان حسابون پانچ وزن اور بڑھکر کل مجزو کے سترہ اوزان ہو جائین گے -

(۲۰) مولدین مین اکثر نے اس بحر کے مربع مین بھی شعر کہے ہین جیسے محمد بن الحسن کی ایک نظم مشہور ہی جسمین ضرب مخبون اور عروض کہین سالم کہین مخبون آئے ہین باقی سالم مستفعلن فاعلن یا فعِلن بتحریک دوم - دو بار ے أنتَ الفریدُ عُلیً + فی الخُبرِ والخَبَرِ + باشباع - یہ ایک شعر ہی - انتل فری مستفعلن دعلن فعِلن + فل خبرول مستفعلن خبری فعِلن - أنتَ المقدَّمُ فی وِرْدٍ وَفی صَدَرٍ + باشباع - یہ شعر دوم ہی - انتل مقد مستفعلن دم فی فعِلن + وردن وفی مستفعلن صدری فعِلن - قد لُحْتَ بالوترِ فی + عینٍ وَفی اثرِ + باشباع - یہ تیسرا شعر ہی - قد لحت بل مستفعلن وترفی فاعلن + عینن وفی مستفعلن اثری فعِلن - فی طَلعَةٍ بَهَرَتْ + تزهو علی القمرِ + باشباع - فی طلعتن مستفعلن بہرت فعِلن + تزہو علل مستفعلن قمری فعِلن - یہ چوتھا شعر ہی - تَهتَزُّ فی حِبَرٍ + مِنْ أشرفِ الحِبَرِ + باشباع - یہ پانچوان شعر ہی - تہتززفی مستفعلن حبرن فعِلن + من اشرفل مستفعلن حبری فعِلن - تو یگانہ ہی ازروے بلندی علم او خبر کے - تو مقدم ہی ورود اور بازگشت مین - بتحقیق کہ ظاہر ہوا تو فرد ہوکر ذات اور ملت مین ایسی شکل سے کہ جو فخر کنان غالب آئی چاند پر - اہتزاز کرتا ہی تو ایسے لباسہاے یمانی مین کہ بہترین لباسہاے یمانی ہین - یہ ایک وزن مشطور ہی -

بزبان فارسی مثل عربی اس بحر کی اصل دائرے مین مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن - دو بار ہی - اور وافی ومجزو ملاکر گیارہ اوزان پر مستعمل ہی یون -

(۱) آٹھ رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن - چار بار - مولوی جامی

ے چون خار و خس روز و شب افتادہ ام در رہت * باشد کہ بر حالِ من افتد نظر ناگہت * چو خارخس مستفعلن روز شب فاعلن افتادام مستفعلن در رہت فاعلن + باشد کبر مستفعلن حالمن فاعلن افتد نظر مستفعلن ناگہت فاعلن ۔ شیخ ولایت علی گویا شاگرد جرأت ے مین نے کہا آ صنم اپنے نہ گھر جا صنم * تو ہی خفا کیا صنم میری قسم کھا صنم * مینے کہا مستفعلن اا صنم فاعلن اپنے نگر مستفعلن جا صنم فاعلن + تو ہی خفا مستفعلن کا صنم فاعلن میری قسم مستفعلن کا صنم فاعلن ۔ اگر اس شعر مین ۔ مین نے ۔ اپنے ۔ تو ہی ۔ میری ۔ ان چارون کے اواخر کو اشباع نکرو تو مستفعلن کے عوض مفتعلن مطوی ہو جائیگا ۔ یا جیسے جناب بحر ے فرقت کی آفت بری دن کاٹنا سال ہی یہ ہاتھ ہی موگری یہ سینہ گھڑیال ہی * فرقت کی آ مستفعلن فت بری فاعلن دن کاٹنا مستفعلن سال ہی فاعلن + یہ ہات ہی مستفعلن موگری فاعلن یہ سین گڑ مستفعلن یال ہی فاعلن ۔ اگر اس وزن مین یا اسکے ساتھ والے شعر مین فاعلن اواسط کے مقام پر کسی جگہ فاعلان آجائے تو پھر اوسوقت تمام نظم کو بحر منسرح مین ماننا پڑیگا جیسے بحر کی اوسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہی ے ریشم کے لچھے ہین بال مخمل کے ٹکڑے ہین گال * ہی یہ نزاکت کا حال پتلی کمر بال ہی * ریشم کلچ مستفعلن چے ہیبال فاعلات مخمل کٹک مستفعلن ڑے ہیگال فاعلات + ہی یہ نزا مستفعلن کت کحال فاعلات پتلی کمر مستفعلن بال ہی فاعلن ۔ اب یہ ساری غزل بحر منسرح مین سمجھی جائیگی ہان اگر تمام نظم کے کسی شعر مین فاعلات درمیانی نہو تو اوسکو بحر بسیط سے سمجھنا اولی ہی کیونکہ اس بحر مین بلا زحاف اور منسرح مین زحاف کے ساتھ تقطیع ہوگی اور یہی حکم ایک فرد کے ارکان وسطی کے لیے کافی ہی ۔

(۲) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مذال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلان ۔ دلگیر ے جانم بلب آمدہ از حسرت روے دوست * در بند غم ماندہ ام از یاد گیسوے دوست * جانم بلب مستفعلن امدہ فاعلن از حسرتے مستفعلن رویدوس فاعلان ۔ باقی علیٰ ہذا القیاس ۔

(۳) شعر مثمن ارکان سباعی سب جگہ سالم اور خماسی ہر جگہ مخبون ۔ مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن دو بار ے روزم سیاہ چرا گر تو سیاہ خطی * اشکم عقیق چرا گر تو عقیق لبی * روزم سیا مستفعلن

ہجر افعلن گر توسیا مستفعلن نخطی فعلن + اشکم عقی مستفعلن قہجر افعلن گر توعقی مستفعلن قلبی فعلن جیسا اس شعر مین ہو اسیطرح اس وزن مین بہتر یہ ہو کہ جب عروض وضرب کو مخبون کر دین تو دونون رکن خماسی درمیانی کو سالم نرکھین بلکہ مخبون لائین کما قال المحقق اگر عروض وضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون کنند۔ اسی لیے سعدی نے ایک قطعہ مین تمام جگہ اسکا التزام کیا ہو وھو ھذا ؎ دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چہ آدمیی کز عشق بیخبری + اشتر بشعر عرب درحالت است وطرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری + اب ضرور ہو کہ مصرع سوم مین رلے شعر وتلے است کو اشباع نکرین۔ اگر فاعلن درمیانی کو مخبون کرین تو عروض وضرب سالم کو بھی مخبون کرنا بہتر ہو کما قولہ چنان بہتر کہ ہر زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن قصیدہ مطرد بود۔ یعنی عام رکھین شاذ نرکھین۔

(۴) بیت مثمن عروض وضرب مخبون مذال باقی مثل وزن سوم مستفعلن فعلن مستفعلن فعلان دوبارے ؎ گر اوصاف نے شنود اوصاف اہل دلان + بارے ہمے نگرد اوضاع خلق جہان ہگراوشے مستفعلن شنود فعلن اوصاف اہ مستفعلن لدلان فعلات۔ باقی مصرع دوم کی بھی تقطیع یوہنین ہو۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن ہر جگہ مخبون اور فاعلن سالم اور عروض وضرب مذال مفاعلن فاعلن مفاعلن فاعلان۔ دوبارے ؎ خیال او از دلم نمیرود یکزمان + چگونہ دل برکنم ز عشق آن نوجوان + خیال او مفاعلن از دلم فاعلن نمیرو د مفاعلن یکزمان فاعلان۔ باقی علی ہذا القیاس۔ اس وزن مین عروض وضرب سالم بھی بلا تامل لاسکتے ہین۔

(۶) شعر ہشت رکنی اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن۔ دوبارے ؎ بچہرہ چون قمری بہ لعل لب شکری + برخ چو برگ گلی بزلف مشک تری + بچہرہ چو مفاعلن قمری فعلن بلعل لب مفاعلن شکری فعلن + برخ چو بر مفاعلن گ گلی فعلن بزلف مش مفاعلن ک تری فعلن اس وزن مین عروض وضرب کو مذال بھی لاتے ہین یون ؎ گلے چو عارض او ندیدہ ام بجہان +

ازان نشاندہ اشن بصحن گلشن جان + گلے چو عامہا علن رصنل و فعان ندید ام مفاعلن بجهان فعلات - وقس علیہ -

(۷) آٹھ رکن کی بیت ارکان سباعی ہر جگہ مطوی و خماسی ہر جگہ سالم مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن دوبارہ ؎ ای رخ خوبت قمر وی لب لعلت شکر + محو تماشاے تو دیدۂ اہل نظر + ای رخ خو مفتعلن بت قمر فاعلن وی لب لع مفتعلن لت شکر فاعلن + محو تما مفتعلن شاے تو فاعلن دیدۂ ا مفتعلن ہل نظر فاعلن - ایک مفتعلن یا سب مفتعلن کو یہان مسکن بنا لینے کا اختیار ہی بروزن مفعولن اگر اس وزن مین کسی فاعلن درمیانی کی جگہ فاعلات آجائے تو بلا تامل بحر منسرح ہی جیسے حافظ شیرازی ؎ سرو گلستان من قامت دلجوے تست + قامت دلجوے تست سرو گلستان من + قامت دل مفتعلن جوے تست فاعلات سرو گلس مفتعلن تان من فاعلن - اب یہ وزن بحر بسیط مین نہین - اس غزل کا مطلع یہ ہی ؎ دلبر جانان من برد دل و جان من + برد دل و جان من دلبر جانان من + اس شعر مین کہین بجاے فاعلن فاعلات نہین آیا لیکن چونکہ ایسے اشعار اسکے ساتھ ہین جنمین اکثر فاعلات وسطی آگیا ہی بدین وجہ اس مطلع کو بھی بحر بسیط مین نہین کہ سکتے بلکہ وہی بحر منسرح ہی - یا جیسے ناسخ ؎ ہجر کی شب جب ہوا جوش مرے رونے کا + صبح کو تر تا نظر آیا پلنگ آب مین + ہجر کشب مفتعلن جب ہوا فاعلن جوش مرے مفتعلن رونکا فاعلن + وعلی ہذا القیاس - اس تمام غزل مین دو جگہ فاعلن درمیانی کے عوض فاعلات آیا ہی جیسے ؎ نرم طبیعت کو کیا پوچھیے عدو سے گزند + سنگ ہی ہو جاے غرق گر پڑے سنگ آب مین + سنگ ہو مفتعلن جاے غرق فاعلات گر پڑسن مفتعلن گاب مین فاعلات - ایک شعر اس غزل مین ایسا ہی اور ہی - اسلیے ناسخ کے اشعار کو بحر بسیط نہ کہین گے بلکہ بحر منسرح ہو - اگرچہ تاویلا کہ سکتے ہین کہ یہ بسیط مضاعف المشطور ہی اور فاعلان مذال آیا ہی لیکن یہ حجت ضعیف ہی اس سبب سے کہ دوسری بحر بلا دغدغہ موجود ہی - الغرض اگر کسی پوری نظم مین کہین بجاے فاعلن وسطی فاعلات نہو تو منسرح اور بسیط دونون کہ سکتے ہین مگر بحر بسیط مین سمجھنا اولی ہی کہ زحاف کی تعداد سے

اس بحر مین بلاشک سہولت ہی۔

(۸) شعر ہشت رکنی ارکان سباعی سب مخبول اور فاعلن سوم سالم باقی تین مخبون۔ فَعِلَتن فَعِلن فَعِلَتن فَعِلن + فَعِلَتن فاعلن فَعِلَتن فَعِلن ؎ چہ بوفا پسری چہ نسنز اصنمی + کہ بزبان نادری کہ توچرا بغمی + چہ بوفا فَعِلَتن پسری فَعِلن چہ نسنز افَعِلَتن صنمی فَعِلن + کہ زبا فَعِلَتن نادری فاعلن کہ توچرا فَعِلَتن بغمی فَعِلن۔ یہ وزن بقول صاحب میزان سب سے ناخوشتر ہی اور حق ہی او سپر طرہ یہ کہ خبن کا التزام بھی اسمین شکست ہوگیا۔ یہ آٹھ وزن وافی ہین۔

(۹) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن۔ دوبار ؎ بر ستمند بے مکن چندین ستم + کو برنے آرد از عشق تو دم + بر ستمن مستفعلن د بے مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن + کو برنے مستفعلن ار د ز فاعلن عشقے تُ دم مستفعلن۔

(۱۰) شعر مسدس عروض وضرب مقطوع مخبون باقی سالم مستفعلن فاعلن فعولن۔ دوبار ؎ گشتم بدرد از تومن نگارا + آن بہ کہ یک رہ کنی مدارا + گشتم بدر مستفعلن د ز تمن فاعلن نگارا فعولن + ا آن بہ کیک مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن۔ یہ وزن مخلع مخبون ہی کیونکہ اس فعولن اور اصل مستفعلن تھی قطع سے مفعولن بنا جب یہ مفعولن وزن مجزو مین آیا تو وہ وزن مخلع کہلایا پھر وہی مفعولن تو ہی جسکو خبن سے فعولن بنالیا ہی اور وزن ابتک مجزو قائم ہی۔ اس شعر کے اول لفظ مین سعد الشارحین کو دو شک ہوئے۔ اول گشتم بکاف تازی مضموم کہا اور عبارت یون مقدر بتائی۔ کشتم خود را از درد بسبب تو ای نگار۔ دوم گشتم بکاف فارسی کہکر یون مقدر بتایا۔ گشتم مقارن بدرد از تو ای نگار۔ مؤلف کی رائے مین یہان گشتم بکاف فارسی مفتوح بجاے برگشتم ہی یعنی من از تو برگشتم ای نگار بسبب رسانیدن درد۔ اور اسکا ثبوت مصرع دوم مین ہی کہ تو مرا درد رسانیدی من از تو برگشتم پس بہتر آنکہ یک بار مدارا کن تا از برگشتگی باز آیم۔ اب رہا گشتن بجاے برگشتن وہ مولوی معنوی کے ہان موجود ہی ؎ چون از وگشتی ہمہ چیز از تو گشت + چون از وگشتی ہمہ چیز از تو گشت +۔

(۱۱) شعر شش رکنی ارکان سباعی سب مطوی اور خماسی سب سالم مفتعلن فاعلن مفتعلن۔ دوبار۔ ع دور مدار ای صنم لب زلبم * تا بفزاید بدل درطربم * دور مدا مفتعلن ری صنم فاعلن لب زلبم مفتعلن * تا بفزا مفتعلن ید بدل فاعلن درطربم مفتعلن۔ بدل کے بعد در زائد آیا ہی۔ وزن نہم سے یہانتک تین اوزان مجزوہین۔

ان گیارہون کے سوا اوزان وافی ہین۔ عروض مذال ضرب سالم کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب مذال کے ساتھ۔ یا دونون مذال۔ یا دونون مخبون مذال۔ یا عروض سالم ضرب مخبون مذال کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب مخبون کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب اعرج یعنی فعلان کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ۔ یا عروض مخبون ضرب مخبون مذال کے ساتھ۔ یا عروض مخبون ضرب اعرج کے ساتھ۔ یا عروض مخبون ضرب مقطوع یعنی فعلن کے ساتھ لانا درست ہی۔

اوزان مجزوہین۔ عروض سالم ضرب مذال کے ساتھ۔ یا دونون مذال۔ یا عروض سالم ضرب اعرج یعنی مفعولان کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ۔ یا عروض مقطوع ضرب اعرج کے ساتھ یا عروض اعرج ضرب مقطوع یعنی مفعولن کے ساتھ۔ یا دونون اعرج۔ لانا جائز ہی۔

فارسی مین یہ بھی جائز ہی کہ سب ارکان مخبون کردین جیسے وزن ششم مین اسکی مثال گزر چکی یا صرف ارکان خماسی کو مخبون کرین جسطرح وزن سوم مین یا ارکان سباعی کو مطوی کرلین جیسے وزن ہفتم مین اسکی نظیر آچکی۔ مگر بہتر یہ ہی کہ ایک سباعی یا ایک خماسی مین جو زحاف ممکن لائین وہی ہر سباعی اور ہر خماسی مین استعمال کرین سواے تسکین اوسط کے یعنی چاہین ایک مفتعلن مین خواہ ایک فعلن متحرک الثانی مین چاہین سب خماسی وسباعی فروع مین تسکین کرلین مگر انسب یہ ہی کہ رکن مسکّن کی معیت مین رکن سالم نہ لائین۔ تسکین وسط تو جبھی لاسکوگے کہ رکن سباعی کو پہلے مطوی یا رکن خماسی کو پہلے مخبون بنالو پس جب ایک کو مطوی یا مخبون بنایا تو اوس قسم کے ہر رکن کو ویسا ہی بنا لینا احوط ہی جیسا کہ وزن سوم کے آخر مین

مذکور ہوچکا۔ جب مسئلہ احوط جاری کیا تو رکن مسکّن کے ساتھ رکن سالم لانیکو کہان سے ملیگا۔

عمیق

یعنی مقلوب مدید۔ یہ بحر عربی مین بالکل متروک ور فارسی مین کمیاب اور اُردو مین معدوم
صاحب معیار نے مثالاً فصل پنجم مین ایک مصرع لکھا ہے اور وہ بھی اس بحر مین بے معنی۔ الغرض
دائرے مین اس بحر کی اصل فاعلن فاعلاتن چار بار ہے اور دو وزن اسکے ہاتھ لگے ہین اور دونون
وافی اس طرح۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دو بار۔
ابن عماد ؎ ای صبا رو بسویش بگذری چون بکویش * حرف من گو بر ویش جان سپردم
بسویش * ای صبا فاعلن رو بسویش فاعلاتن بگذری فاعلن چون بکویش فاعلاتن + حرف
من فاعلن گو بر ویش فاعلاتن جا سپر فاعلن دم بسویش فاعلاتن۔

(۲) بیت مثمن عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلات۔ دو بار
ولہ ؎ بوسہ روے او ما آرزو کردہ ایم * این گل باغ خوبی طرفہ بو کردہ ایم * بوسیے فاعلن
روے او ما فاعلاتن آرزو فاعلن کردہ ایم فاعلات + ای گلے فاعلن باغ خوبی فاعلاتن طرفہ بو
فاعلن کردہ ایم فاعلات۔ اسکے فاعلن مین خبن اور فاعلاتن مین خبن و کف آسکتے ہین مگر اس طرح
کہ معاقبہ نہونے پائے یعنی دوسرے فاعلن مین خبن اور پہلے فاعلاتن مین کف نہو سکیگا باقی
اور زحاف مناسب کا اختیار ہے۔ اس بحر کا تیسرا نام مُتّئد بھی ہے۔ دائرۂ مختلفہ کے اوزان بحور ختم ہوئے

سریع

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ بضم آخر دو بار ہے
اسکے عروض۔ مطوی مکشوف۔ مخبول مکشوف۔ دو قسم کے ہین اور معقدات کے حساب سے
موقوف۔ مکشوف۔ دو قسم کے اور بھی ہین۔ ان حسابون چار قسم کے عروض ہوجائینگے
اسکی ضربین۔ مطوی موقوف۔ مطوی مکشوف۔ اصلم مخبول مکشوف۔ موقوف مکشوف

موقوف مخبون - مکشوف مخبون - آٹھ قسمون کی ہین - یہ بحر وافی اور مشطور ملاکر کل بارہ اوزان پر یون آئی ہی -

(۱) چھ رکن کا شعر عروض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن + مستفعلن مستفعلن فاعلات ؎ اَزْمَانُ سَلْمیٰ لَا یَرٰی مِثْلَهَا اَلرَّاؤُنَ فِیْ شَامٍ وَ لَا فِیْ عِرَاقْ + باسکان - یہ شعر معقد ہی اور راؤن کی رائے مہملہ مشدد ہوکر ساکن مصرع اول مین اور متحرک مصرع ثانی مین شامل ہی یون - ازمان سل مستفعلن می لایری مستفعلن مثل ہر فاعلن + ساوون فی مستفعلن شامن ولا مستفعلن فی عراق فاعلات - حسن وخوبی مین سلمیٰ معشوقہ کے زمانے شام وعراق مین دیکھنے والے نہین دیکھتے ہین - شام وعراق دونون خوبی وحسن مین شہرت رکھتے ہین اسیلیے شاعر نے تخصیص کی ہی -

(۲) بیت شش رکنی عروض وضرب دونون مطوی مکشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن دوبار ؎ هَاجَ الْهَوٰی رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا + مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ + باشباع - ہاجل ہوی مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تل غضا فاعلن + مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن محولو فاعلن - عشق کو ہیجان مین لایا اون گھرون کا نشان جو کہ موضع ذات الغضا مین ہی اور وہ نشان ایک تودۂ ریگ ہوکر منقلب الاحوال ہوگیا ہی - ذات الغضا وہ جگہ جہان غضا کے درخت بہت ہون اور غضا ایک درخت عرب کا نام ہی - محوِل بکسر واو صاحب حول یعنی وہ شخص جسپر ایک سال گزرا ہو اور بقول بعض وہ چیز جسپر کوئی حاجت گزری ہو -

(۳) شعر مسدس عروض مطوی مکشوف ضرب اصلم باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فعْلن بسکون دوم ؎ قَالَتْ وَلَمْ یُقْصَدْ لِقِیْلِ الْخَنَا + مَهْلًا فَقَدْ اَبْلَغْتَ اَسْمَاعِیْ + قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن لل خنا فاعلن + مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن ماعی فعْلن - ہنوز سخن ہجو اور فحش کا قصد بھی نہین کیا گیا تھا کہ معشوقہ نے کہا بتحقیق باز رہ کہ پونہچایا تونے فحش کو میرے کانون تک - اسنوی نے نہایۃ الراغب مین ہمزۂ اسماعی کو بفتح وکسر دونون طرح صحیح جانا ہی -

(۴) چھ رکن کی بیت عروض وضرب دونون مخبول مکشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم دوبار ؎ اَلنَّشْرُ مِسْكٌ وَّالْوُجُوْهُ دَنَا نِیْرُ وَّاَطْرَافُ الْاَكُفِّ عَنَمْ ٭ باسکان۔ یہ شعر معقد ہو اور دنانیر کے الف پر مصرع اول ختم ہو یون۔ ان نشر مس مستفعلن کن ولو جہ مستفعلن ہدنا فعلن + نیرن واط مستفعلن افل الکف مستفعلن فعنم فعلن ۔ معشوقون کی بوے خوش بوے مشک کے مثل ہو اور اونکے منہ حسن اور چمک مین دینارون کے مانند اور اونکی اوگلیان درخت خروب شامی کی شاخون کے مثل ہین۔ عنم بعین مہملہ ونون ایک درخت کہ اوسکی شاخین سرخ ہوتی ہین اور بقول بعض ایک درخت حجازی کہ اوسکا پھل سرخ ہوتا ہو سر انگشت حنائی سے اوسکو تشبیہ دیتے ہین۔ کذا فی شرح بردہ۔

(۵) چھ رکن کی بیت عروض مخبول مکشوف ضرب اصلم باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعلن بتحریک دوم + مستفعلن مستفعلن فعْلن بتسکین دوم ؎ یَا اَیُّهَا الزَّارِیْ عَلٰی عُمَرٍ ٭ قَدْ قُلْتَ فِیْهِ غَیْرَ مَا تَعْلَمْ ٭ یا ای یہز مستفعلن زاری علی مستفعلن عمرن فعلن + قد قلت فی مستفعلن ہن غیرما مستفعلن تعلم فعْلن۔ ای عمر پر عتاب کرنے والے تحقیق کہ تونے اوسکے حق مین وہ چیز کہی جسکو تونہین جانتا خلیل ومحقق نے وزن چہارم وپنجم کو ایک ہی جانا ہو کیونکہ وہ فعلن کی تحریک دوم وتسکین دوم کو ایک ہی سمجھتے ہین مگر اخفش وزجاج نے دونونکو علٰحدہ علٰحدہ فرض کیا۔ مؤلف کے نزدیک یہ دونون وزن علٰحدہ ہین مگر دونون کا اختلاط ایک قصیدے مین جائز ہو۔

(۶) شعر مسدس عروض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعلن فاعلن + مفاعلن مفاعلن فاعلات ؎ اَرِدْ مِنَ الْاُمُوْرِ مَا یَنْبَغِیْ ٭ وَمَا تُطِیْقُهٗ وَمَا یَسْتَقِیْمْ ٭ باسکان۔ ارد منل مفاعلن امور ما مفاعلن ینبغی فاعلن + وماتطی مفاعلن قہو وما مفاعلن یستقیم فاعلات۔ سب امور مین جس چیز کا تو سزاوار ہوا ور جسکی تجھکو طاقت ہو اور جو کچھ مستقیم ہو اوسیکا ارادہ کر۔ بعض کے نزدیک خبن مستفعلن احسن ہو جیسا کہ شعر ہذا مین گزرا۔

(۷) بیت شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن مفتعلن مفتعلن فاعلات ؎ قَالَ لَهَا وَهُوَ بِهَا عَالِمٌ ✤ وَيْحَكِ أَمْثَالُ طَرِيفٍ قَلِيلْ ✤ باسکان - قال لہا مفتعلن وہو بہا مفتعلن عالمن فاعلن + ویحک ام مفتعلن ثال طری مفتعلن فن قلیل فاعلات - اوس حالت مین کہ قائل معشوقہ کو جانتا تھا - کہا اوس معشوقہ سے تجھپر رحمت ہو امثال مرعجیب یا امثال مال جدید یا امثال مرد طریف کمتر ہین - ویح کلمۂ رحمت ہی - طریف بطای مطبقہ عجیب یا مال جدید اور ایک شخص کا نام - بعض کے نزدیک طی مستفعلن احسن ہی جیسا کہ شعر ہذا مین ہی -

(۸) چھ رکن کا شعر عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مخبول فعلتن فعلتن فاعلن + فعلتن فعلتن فاعلات ؎ وَبَلَدٍ قَطَعَهُ عَامِرٌ ✤ وَجَمَلٍ نَحَرَهُ فِي الطَّرِيقْ ✤ باسکان و بلدن فعلتن قطعہو فعلتن عامرن فاعلن + وجملن فعلتن نحرہو فعلتن فط طریق فاعلات - بہت شہرون یعنی زمینون کو عامر نے طی کیا اور راہ مین بہت اونٹون کو ذبح کیا - مستفعلن مین اسنوی کے نزدیک خبل قبیح ہی جیسا کہ اس شعر مین گزرا - اس بحر کے عروض وضرب کو موقوف یا مکشو بنالین تو اوسمین خبن لانا جائز نہین جب تک کہ بحر ارکان کل مسدس رہین - اس شعر تک آٹھ وزن وافی ہین - اس بحر کا وزن مجزو نہین آسکتا کیونکہ وہ بعینہٖ بحر رجز کا مجزو ہو جائیگا -

(۹) تین رکن کا ایک شعر معقد یعنی ڈیڑھ کا ایک مصرع ضرب موقوف باقی سالم - اسمین عروض وضرب ایک ہی زیادہ تعریف مثلث رجز عربی کے وزن نہم مین مذکور ہو چکی - مستفعلن مستفعلن مفعولات - ایکبار ؎ يَنْضَحْنَ فِي حَافَاتِهَا بِالْأَبْوَالْ ✤ باسکان ینضحن فی مستفعلن حافاتہا مستفعلن بل بوال مفعولات - ناقے پیشاب کرتے ہین اپنی فرج کے کنارون سے - یہ ایک شعر اپنی اصل کا ایک مصرع ہی - یہ اصلی وزن پنجم ہی -

(۱۰) بیت ستہ رکنی ضرب مکشوف باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن مفعولن - ایکبار ؎ يَا صَاحِبَيْ رَحْلِي أَقِلَّا عَذْلِي ✤ یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن لا عذلی مفعولن

ہم یہ شعر مع معنی رجز عربی کے وزن یازدہم مین لکھ چکے - سکاکی کہتا ہو کہ اس شعر کو رجز مشطور
مقطوع العروض مین رکھنے سے یہان لانا بہتر ہو اس سبب سے کہ رجز مین مستفعلن کے لام کی
حرکت مع نون جائیگی اور یہان صرف مفعولات کی تاے فوقانی متحرک ساقط ہوگی اس لیے
یہین آسانی ہو - یہ اصلی وزن ششم ہو -

(۱۱) شعر مثلث ضرب موقوف مخبون باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن فعولان - ایکبار
ع لَا بُدَّ مِنْهُ فَانْحَدِرْنَ وَارْقَيْنْ * باسکان - لابد من مستفعلن ہو فن حدر مستفعلن نو رقین
فعولان - یہان ضمۂ منہ کا اشباع ہوگا اگر اوسکا اشباع نکرو جب بھی درست ہو رکن دوم مفاعلن
مخبون ہو جائیگا - اے عورتو ضرور ہو کہ اوس سے نیچے اُترو اور اوپر چڑھو - چونکہ یہ وزن اب
مسدس نہین اسلیے مفعولات موقوف مین خبن درست ہو - انحدرن انحدار کا صیغۂ امر جمع
مونث ہو اسیطرح ارقین رقی کا -

(۱۲) ایک بیت مین تین رکن ضرب مکشوف مخبون باقی مثل وزن نہم مستفعلن مستفعلن فعولن
ایکبار ع يَا رَبِّ اِنْ اَخْطَأْتُ اَوْ نَسِيْتُ * باشباع - یارب بان مستفعلن اخطات او مستفعلن نسیتو فعولن
اے پروردگار مین نے اگر خطا کی یا نسیان کیا تو مجھکو تو بخشدے - یہان بھی وزن مسدس
نہین بدینوجہ مفعولن مکشوف مین خبن جائز ہو - وزن نہم سے یہانتک چار وزن مشطور ہین
دیکھو یہ سکاکی کا زور ہو کہ اس بحر کے مستفعلن ہین خبل سے سببین کے دونون ساکنون کو
گرانا یا خبن سے ساکن اول کو گرانا اور دوم کو بحال رکھنا یا طے سے ساکن دوم کو گرانا اور اول
ساکن کو بحال رکھنا اس رکن مین ساتھ ہی جائز ہو -

بزبان فارسی بھی اس بحر کی اصل دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دوبار آئی ہو -
وافی اور مشطور ملاکر ہبنیں اوزان اسکے مستعمل ہین یون -

(۱) چھ رکن کا شعر عروض وضرب موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن مفعولات - باسکان
دوبار - اسیر ع خواہم ترا جویم ترا من اے یار * خواہم ترا گویم ترا گلرخسار * خاہم ترا مستفعلن

جو یم تر امستفعلن من ای یار مفعولات + خانم تر امستفعلن گو یم تر امستفعلن گل رخسار مفعولات اس وزن کو سالم ہی سمجھنا چاہیے مگر یہ وزن خالی از تکلف نہین بحا فی المعیار بر سالم و مخبون شعر نیا مدہ ہست الا آنچہ عروضیان بتکلف برائے مثال گفتہ اند از جہت تشبّہ بعرب۔

(۲) شعر شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلات سے دلخواہ من بر من ستمگارہ شد + بے ہیچ جرمے مرمرا کر دخوار + دلخواہ من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گارہ شد فاعلن بے ہیچ جر مستفعلن مے مرمرا مستفعلن کر دخوار فاعلات - یہ وزن بھی خالی از تکلف نہین -

(۳) بیت مسدس الارکان عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مخبون مفاعلن مفاعلن فاعلن + مفاعلن مفاعلن فاعلات سے چرانہ مردمی کنی باز ہی + چراہمے کنی دلش رابدرد + چرا نمر مفاعلن دمی کنی مفاعلن بازہی فاعلن + چراہمے مفاعلن کنی دلش مفاعلن رابدرد فاعلات - اسمین بھی تکلف ہی -

(۴) شعر شش رکنی ابتدا سالم عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات + مستفعلن مفتعلن فاعلات - سلمان ساوجی سے صورت اقبال ترا برجبین + إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا + صورت اق مفتعلن بال ترا مفتعلن برجبین فاعلات + ان نا فتح مستفعلن نا لک فت مفتعلن حن مبین فاعلات - جو لوگ اس شعر کو وزن ہفتم مین پڑھتے ہین وہ إِنَّا کے الف ساکن کو بلا قاعدہ حذف کر کے عبارت قرآنی کو غلط کرتے ہین -

(۵) بیت شش رکنی عروض و ضرب صرف موقوف باقی چار رکن مطوی مفتعلن مفتعلن مفعولات - بوقف دوبار سے گرچہ غمِ ہجر ترا پایان نیست + درد مرا ہم ہوس درمان نیست + گرچہ غمے مفتعلن ہجر ترا مفتعلن پا پانیس مفعولات + درد مرا مفتعلن ہم ہوسے مفتعلن درمانیس مفعولان -

(۶) بیت مسدس عروض و ضرب صرف مکشوف باقی مطوی چار رکن مفتعلن مفتعلن مفعولن -

دو بار ؎ دلبر ما گر نکند دلداری ✦ کیست کہ آید زپے غمخواری ✦ دلبر ما مفتعلن گر نکند مفتعلن دلداری مفعولن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۷) چہ رکن کا شعر عروض وضرب مطوی موقوف باقی چار رکن مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات دو بار۔ حرفی اصفہانی ؎ میرسد آن شوخ شہیدان عشق ✦ مژدہ شمارا کہ قیامت رسید ✦ میرسد آ مفتعلن شوخ شہی مفتعلن دانعشق فاعلات ✦ مژدہ شما مفتعلن راکقیا مفتعلن مت رسید فاعلات۔ میر تقی میر ؎ سر بفلک ہونے کو ہی کسکی خاک ✦ گرد اک اوٹھی ہی بیابان سے آج ✦ سر بفلک مفتعلن ہونک ہی مفتعلن کسک خاک فاعلات ✦ گرد اکٹ مفتعلن ٹی ہبیا مفتعلن باں سے آج فاعلات۔

(۸) شعر شش رکنی عروض وضرب مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن۔ دو بار ؎ رفتے وپروانۂ رولیش شدے ✦ شمع اگر بال وپرے داشتے ✦ رفت ے پر مفتعلن وانی رو مفتعلن یش شدے فاعلن ✦ شمع اگر مفتعلن بالپرے مفتعلن داشتے فاعلن۔ حکیم مومن خان ؎ آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے ✦ آنکھ کے لگجانے کا چرچا کیا ✦ اک نلگ مفتعلن نے س سب مفتعلن باب نے فاعلن ✦ اک کلگ مفتعلن جان کچر مفتعلن چاکیا فاعلن۔

(۹) چہ رکن کا شعر مثل وزن ہفتم وہشتم مگر سوائے عروض وضرب اکثر مطوی اور اکثر مطوی مسکن۔ اسمین اختیار ہی خواہ ایک رکن کو مسکن کیجیے مصرع اول مین جیسے مولوی جامی تحفۃ الاحرار مین فرماتے ہین ؎ چون زگل آن گلبن سر برکشید ✦ غنچۂ نورستۂ دل دردمید ✦ چون زگلا مفتعلن گلبن سر مفعولن برکشید فاعلات۔ خواہ دونون رکن کو جیسے شمس الدین فقیر ؎ قمری از دستان خاموش گشت ✦ فاختہ از لحن فرو ایستاد ✦ قمری از مفعولن دستا خا مفعولن موش گشت فاعلات خواہ ایک رکن کو مصرع دوم مین۔ خاقانی ؎ حلقۂ ارکم شود از زلف تو ✦ خاتم جم خواہی تا وان آن۔ خاتم جم مفتعلن خاہی تا مفعولن وان اان فاعلات۔ خواہ دونون رکن کو جامی ؎ بستہ حروفش تتق مشک فام ✦ حُورٌ مَقصُورٰتٌ فِی الخِیَام ✦ حورن مق مفعولن صورا تن

مفعولن فل خیام فاعلات۔ مؤلف نے بتتبع اساتذہ اپنی مثنوی قضا و قدر مین بزبان اُردو تسکین کا استعمال کیا ہی یون ؎ بیچ ابھی اور نہ کچھ منہ سے بول ✤ واہ جی گھر گھوڑا نخّاس مول ✤ واہ جگہ مفتعلن گوڑا نخ مفعولن خاس مول فاعلات۔ اسیطرح مکشوف العروض و الضرب مین بھی تسکین اوسط جائز ہی۔ جامی ؎ قمری بنہادہ بشمشاد دل ✤ سوخت بداغِ غم او شاد دل ✤ قمری بن مفعولن ہادہ بشم مفتعلن شاد دل فاعلن۔ لمولفہ ؎ سایہ صفت ساتھ علی کا رہا ✤ لحمكَ لحمی احمد نے کہا ✤ لحمک لح مفتعلن می احمد مفعولن نے کہا فاعلن۔ یہ تسکین دونون مصرعون مین بھی معًا روا ہی۔ جامی ؎ زان نرسد تہمت این درج را ✤ زین نرسد ظلمت این برج را ✤ زانسن رد مفتعلن تہمت ای مفعولن درج را فاعلن ✤ زی نرسد مفتعلن ظلمت ای مفعولن برج را فاعلن۔ صاحب حدائق وغیرہم اس مفعولن درمیانی کو مستفعلن کا مقطوع کہتے ہین اور صریح غلط ہی کیونکہ قطع عروض وضرب کے سوا اور کہین آہی نہین سکتا اسیلیے یہ کہو کہ مستفعلن کو مطوی کیا تو مفتعلن ہوا پھر مفتعلن کو مسکن کیا تو مفعولن ہوگیا۔ عوام اس تسکین کو سکتہ سمجھتے ہین اسیلیے ایک پوری نظم مین مکرر لانا بہتر ہی کہ اونکا وہم تو مٹجائے۔ وزن چہارم وہفتم وہشتم ونہم کا اجتماع باہمی بلا تکلف جائز ہی۔

(۱۰) شعر مسدس الارکان عروض مطوی موقوف اور ضرب مخبول مکشوف باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فاعلات ✤ مفتعلن مفتعلن فعِلن بتحریک دوم ؎ ماہر خا برہمہ روے زمین ✤ جز تو مرا یار دگر نسزد ✤ ماہرخا مفتعلن برہمہ رو مفتعلن یے زمین فاعلات ✤ جز تمرا مفتعلن یار دگر مفتعلن نسزد فعِلن۔

(۱۱) شعر شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مخبول مکشوف مسکن باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فاعلن ✤ مفتعلن مفتعلن فعْلن بتسکین دوم ؎ لستہ تو ہست شفاے دلم ✤ زانکہ شدہ خستۂ بادامت ✤ پستیے تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن یے دلم فاعلن ✤ زانکشدہ مفتعلن خستیے با مفتعلن دامت فعْلن۔ اگر شفاے کی تحتانی کو اشباع نکرو تو یہی شعر عروض مخبول مکشوف یعنی فعِلن بتحریک الاوسط اور ضرب مخبول مکشوف مسکن یعنی فعْلن مسکن الاوسط کی مثال ہو سکتا ہی۔ لوگون نے اسکی ضرب کو

اصلم کہا ہی یعنی مفعولات سے لات گرگیا رہا مفعو وہ برابر فعلن کے ہی۔ محقق فرماتے ہین کہ یہ اونکا سہو ہی کیونکہ بصورت صلم ضرب مطوی کب ہوسکیگی باوجودیکہ طی یہان لازم جانتے ہین جب مفعولات مین طی کیا تو فاعلات رہا پھر جب عمل صلم سے لات نکالا تو فاع باقی رہتا ہی فعْلن کب ہوسکتا ہی اسلیے طی کے لزوم سے یہان مخبول مکشوف مسکن ہی اسکا نام ٹھیک ہی۔

(۱۲) بیت مسدس عروض مخبول مکشوف اور ضرب مخبول موقوف۔ مفتعلن مفتعلن فعِلن تجریک دوم + مفتعلن مفتعلن فعِلات تجریک دوم ؎ قبلۂ من روے چو ماہ تو شد + قبلہ ازین بہ نبود بجہان + بلا اشباع کسرۂ ماہ۔ قبلی من مفتعلن روے چما مفتعلن ہت شُد فعِلن + قبل ازی مفتعلن بہ نبود مفتعلن بجہان فعلات۔ معیار مین بجہان کے عوض در جہان کاتب کا سہو القلم ہی ورنہ خبل نہوسکیگا۔

(۱۳) چھ رکن کا شعر چار رکن مطوی باقی محقق اسکا عروض وضرب اصلم مقصور بتاتے ہین۔ مفتعلن مفتعلن فاع۔ دوبار ؎ سنگدل آن یار بے آزرم + یک شبم از خود نکند شاد + سنگدلا مفتعلن یار بیا مفتعلن زرم فاع + یکشبمز مفتعلن خدنکند مفتعلن شاد فاع۔ اسمین عروض یا ضرب یا دونون کو صلم محذوف یعنی فع بھی اگر لائین تو درست ہی۔ جیسے وزن چاردہم۔

(۱۴) شعر مسدس الارکان عروض وضرب اصلم محذوف باقی مطوی۔ مفتعلن مفتعلن فع۔ دوبار ؎ کیست کہ گوید بتو یارا + حال دل خستۂ مارا + کیس ک گو مفتعلن ید بت یا مفتعلن را فع + حال دلے مفتعلن خست یما مفتعلن را فع۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر عروض وضرب موقوف باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعلن مفعولات۔ دوبار ؎ صبا بکن تو کوتہ از زلفش دست + ہزار دل بہر خمِ مویش ہست + صبا بکن مفاعلن تکوتہز مفاعلن زلفش دست مفعولات۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۱۶) عروض وضرب مکشوف باقی مثل وزن پانزدہم۔ مفاعلن مفاعلن مفعولن۔ دوبار ؎ کسے کہ از نخست شد شرمندہ + بکام خویش میرسد جوئندہ + کسیک از مفاعلن نخست شد

مفاعلن شرمندہ مفعولن - باقی قس علیہ - ان دونون وزنون کو تکلف سے خالی نجانو -

(۱۷) بیت مسدس الارکان صدر و ابتدا مطوی دونون حشو مطوی مسکن عروض وضرب اصلم مقصور مفتعلن مفعولن فاع - دوبار - جامی ؎ ای گل رویت آتش بیز * زلف سیاہت سنبل خیز * ای گل رو مفتعلن یت آتش مفعولن بیز فاع * زلف سیا مفتعلن ہت سنبل مفعولن خیز فاع - اس وزن کو متقارب مثمن اثرم مقبوض مقصور محبق یعنی فاع فعولن فعلن فاع سے بھی تقطیع کر سکتے ہین عمل کی سہولت اور تسکین کی آسانی اور صلم کی دقت سے اسکو متقارب کے وزن سی و سوم فارسی مین رکھنا اولی ہی - ہم نے فرق بتانے کے لیے یہان وزن ہفدہم لکھا - شمس الدین فقیر نے حدائق البلاغہ مین بشمول وزن ہذا اپنا ایک شعر لکھا ہی یون ؎ تیغ بکف از ناز بیا * تا نشدہ عمر م سپرے * مفتعلن مستفعل فع - یہ لکھکر فرماتے ہین کہ حشو مکفوف ہین اور عروض وضرب اسکے منحور - حال آنکہ بیان زحافات مین خود تحریر فرما چکے ہین کہ کف عبارت ہت از اسقاط ساکن ہفتم سببے مستفعلن مجموعی کے آخر سبب کہان ہی جسمین کف کی گنجایش ہو اور مستفعل کا نام مکفوف رکھا جائے پس اس شعر کو متقارب فارسی کے وزن چہل و چہارم مین شامل کرو بر وزن فاع فعولن فاع فعَل -

(۱۸) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مکشوف مخبون باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعولن - دوبار - ؎ ای نازنین از کوے ما گذر کن * وی مہ جبین بر روے ما نظر کن * ای نازنی مستفعلن از کو یما مستفعلن گذر کن فعولن * وی مہجبی مستفعلن بر رو یما مستفعلن نظر کن فعولن - یہ وزن بقول صاحب حدائق در فارسی مستعمل نیست - اور عربی کے مسدس مین خبن عروض وضرب مین روا نہین ورنہ تتبع سمجھا جاتا - بدینوجہ اس وزن کو بحر رجز فارسی سے شمار کرو جو کہ وزن بست و ششم مین ہی - یہ اٹھارہ وزن وافی ہین -

(۱۹) تین رکن کا ایک شعر معقد ضرب موقوف باقی ارکان مطوی - اسمین عروض وضرب ایک ہی ہی جیسا کہ عربی کے وزن نہم مین ذکر ہو چکا مفتعلن مفتعلن مفعولاتْ - ایکبار ؎ در سر من جز

ہوس جانان نیست + درسرمن مفتعلن جز ہوسے مفتعلن جانا نیس مفعولات۔
(۲۰) شعر مثلث معقد ضرب مکشوف باقی مثل وزن نوزدہم مفتعلن مفتعلن مفعولن۔ ایکبار سے بار دگر آن بت من باز آمد + بار دگر مفتعلن ان بت من مفتعلن باز آمد مفعولن۔ نوزدہم و بستم یہ دو وزن مشطور ہین۔ بحر سریع کے اکثر اوزان بحر رجز سے ملتے ہین ہم نے رجز مسدس مین اونکی تحقیق بتادی۔ پس جس بحر مین ولویت ہووین اون اوزان کو شمار کرو۔

جدید

یہ بحر عربی مین متروک الاستعمال اور فارسیونکی خاص مگر قلیل الاستعمال ہے۔ اسکی اصل دائرے مین فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ہے۔ اسکے چھ وزن آئے ہین اور چھون وافی حسب تفصیل ذیل۔
(۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار سے ہر شبم گوئی کہ فردا ایت خوش کنم + چند فردا رفت شاید فردا کنی + ہر شبم گو فاعلاتن ئی کہ فردا فاعلاتن یت خش کنم مس تفع لن + چند فردا فاعلاتن رفت شاید فاعلاتن فردا کنی مستفعلن۔
(۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن فعلاتن مفاعلن۔ دو بار سیفی سے چو قدرت گرچہ صنوبر کشد سرے + نبود چون قدسروت صنوبرے + بقدرت گر فعلاتن چہ صنوبر فعلاتن کشد سرے مفاعلن + نبود چو فعلاتن قد سروت فعلاتن صنوبرے مفاعلن۔ بتکلف سید انشاءاللہ خان انشا نے زبان اُردو مین اسمین پانچ شعر کی غزل کہی ہے۔ یون سے تجھے لازم ہی تغافل یہ ساقیا + مُی عشرت سے تہی ہی ایاغ دل + تجے لازم فعلاتن ہی تغافل فعلاتن یہ ساقیا مفاعلن + مُی عشرت فعلاتن سے تہی ہی فعلاتن ایاغ دل مفاعلن۔ استعمال اُردو کا حکم اسپر جاری نہین ہوسکتا کیونکہ یہ شاذ ہے۔
(۳) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن مفعولن۔ دو بار سے یاد فونڈی می بخور دم با دلبر + کی بیایم روز عشرت زین خوشتر + یاد فونڈ فاعلاتن می بخر دم فاعلاتن

با دلبر مفعولن + کہ بایم فاعلاتن روز عشرت فاعلاتن زہی خشتر مفعولن۔

(۴) شعر مسدس الارکان عروض مقصور باقی مخبون۔ فعلاتن فعلاتن مفعولن۔ دوبارہ ؎ چو رخ خوب تو بینم در راہے ✤ بدر آید ز دل غمکش آہے ✤ چرخ خو فعلاتن بت بینم فعلاتن در راہے مفعولن + بدر آید فعلاتن ز دلے غم فعلاتن کش آہے مفعولن۔

(۵) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مکفوف عروض وضرب مقصور۔ فاعلاتن فاعلات مفعولن۔ دوبار۔ غضائری رازی ؎ مہ جبینا روے روشنت بکشا ✤ نازنینا بدر خویشتن بنما ✤ مہ جبینا فاعلاتن روے روش فاعلات نت بکشا مفعولن + نازنینا فاعلاتن بدر خیش فاعلات تن بنما مفعولن۔ صاحب تقویۃ الشعرا نے اس وزن کے عروض وضرب مین خبن کرکے بروزن فاعلاتن فاعلات مفاعلن شعر اُردو یون کہا ہی ؎ عاشقون پر دیکھ یار نکر ستم ✤ انکا ہی خود حال زار نکر ستم ✤ عاشقو پر فاعلاتن دیک یار فاعلات نکر ستم مفاعلن + انک ہی خد فاعلاتن حال زار فاعلات نکر ستم مفاعلن۔ اول تو یہ اُردو مین غیر مستعمل دوم بحکم معاقبہ فاعلاتن دوم کا نون اور س تفع لن کا سین معاً گر نہین سکتے بدین سبب یہ شعر اُردو اور اسکا وزن دونون غلط۔

(۶) شعر شش رکنی عروض وضرب مقصور مخبون باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فعولن۔ دوبار ؎ برمن ای جانان مکن این ستمہا ✤ خوردہ ام اندر فراقت چہ غمہا ✤ برمنی جا فاعلاتن نا مکن ای فاعلاتن ستمہا فعولن + خردام ان فاعلاتن در فراقت فاعلاتن چغم ہا فعولن۔ دیکھو یہان بحکم معاقبہ حشو مکفوف شاعر نہ لایا۔ یہ چھ اوزان وافی ہین۔ باقی وزن اسکے اور بحرون سے مشتبہ ہین اور خوش آیند بھی نہین۔ دوسرا نام اس بحر کا بھی غریب ہی اور تیسرا نام اسکا بزرجمہری اس سبب سے کہ بزرگ مہر نے اسکو ایجاد کیا۔

قریب

یہ بحر بھی خاص فارسی گویون کی ہی۔ اسکی اصل دائرے مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن

دوبارہ ہو اور بقول محقق طوسی علیہ الرحمہ استعمال مین مکفوف لائے ہین - مگر شاذ سالم بھی آتی ہی اسکے اوزان وافی اور وافی المضاعف ملاکر سب بارہ مستعمل ہین اسطرح -

(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن - دوبارے سرم ازعرش بالاتر بگزرانی + اگر گوئی کہ ہستی از بندگانم + سرم ازعر مفاعیلن شبالاتر مفاعیلن بگزرانی فاع لاتن + اگر گوئی مفاعیلن کہستی از مفاعیلن بندگانم فاعلاتن -

(۲) بیت شش رکنی عروض و ضرب سالم باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل فاع لاتن - دوبارے خداوند جہان بخش شاہ عادل + شہنشاہ جوان بخت راد کامل + خداوند مفاعیل جہا بخش مفاعیل شاہ عادل فاع لاتن + شہنشاہ مفاعیل جوا بخت مفاعیل رادکامل فاع لاتن -

(۳) شعر شش رکنی عروض و ضرب مسبّغ باقی مثل وزن دوم - مفاعیل مفاعیل فاعلیان دوبارے کسے کو بود از جام عشق مدہوش + غم ہستیش از دل شود فراموش + کسے کوب مفاعیل و دزجام مفاعیل عشق مدہوش فاعلیان + غمے ہست مفاعیل یشز دلش مفاعیل و د فراموش فاعلیان -

(۴) شعر مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف - مفاعیل مفاعیل فاعلات - دوبارے بسودلے سر زلف مشکبار + پریشانم وہم تیرہ روزگار + بسوداسے مفاعیل سر زلف مفاعیل مشکبار فاعلات + پریشان مفاعیل مہم تیرِ مفاعیل روزگار فاعلات - آمین عروض وضرب محذوف بھی آتے ہین -

(۵) بیت مسدس الارکان صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض وضرب سالم مفعول مفاعیل فاع لاتن - دوبارہ سیفی سے تاطبع رہی برقرار باشد + مداح در شہر یار باشد + تاطبع مفعول رہی برق مفاعیل رار باشد فاع لاتن + مداح مفعول درسے شہر مفاعیل یار باشد فاع لاتن - اس وزن کو شمس الدین فقیر بحر مضارع مین غلطی سے لائے ہین -

(۶) شعر شش رکنی عروض و ضرب مسبّغ باقی مثل وزن پنجم - مفعول مفاعیل فاعلیان - دوبا

ملاغوری شیرازی ؎ چون عرصۂ زنگ وصداے زنگ ست * صیت سخنش درجہان امکان ؎ چو عرص مفعول یزنگوس مفاعیل داے زنگست فاعلیان + صیتیس مفعول خنش ورج مفاعیل ہان امکان فاعلیان۔

(۷) بیت شش رکنی صدر وابتدا اخرب حشو مکفوف مسکن عروض سالم ضرب مسبّغ۔ مفعولن مفعول فاع لاتن + مفعولن مفعول فاعلیان ؎ شمشیر بُرّندہ کف دہندہ * خود ہر چہ جز این بود محال ست * شمشیرے مفعولن بررند مفعول کف دہندہ فاع لاتن + خدہر چے مفعولن جزایب مفعول ودمحالست فاعلیان۔ کاتب معیار کے سہوالقلم سے بجاے مفعولن مفعول نکلا اور سعدالشاہجین نے بھی غور نکرکے شعر ہذا کو بروزن مفعول مفعول فاعلاتن وفاع لیان قائم رکھا اور نہ سوچے کہ حشو مین خرب جائز نہین باوجودیکہ راے شمشیر اور ہاے ہر چہ کے اشباع سے یہ سقم مٹا جاتا تھا یعنی صدر وابتدا اخرب اور حشو مین مکفوف مین باہم تسکین ہوکر وہی وزن قائم ہوگیا جو ہم نے بتایا۔ اگر خواجہ نے صدر وابتدا کو اخرب کہا تو کیا نقصان یہ بھی تو وہ پہلے فرما چکے ہین کہ در بنا مکفوف بکار دارند۔ بعدہ صدر وابتدا وعروض وضرب کی تصریح کی اور حشو کو مکفوف ٹھہرا کر اس بحر کے آخر بیان مین خود فرمایا کہ حکم تسکین وسط ہمان است کہ گفتہ آمد۔ پھر ہم حشو کو مکفوف کہکر رکن اوائل وراواسط مین تسکین کیون نہ کہین۔

(۸) بیت مسدس صدر وابتدا اخرب حشو مکفوف عروض وضرب مقصور۔ مفعول مفاعیل فاعلات۔ دوبارہ ؎ بامردم ناساز گار طبع * بیچارہ بود مرد ساز گار * بامرد مفعول مناساز مفاعیل گار طبع فاعلات + بیچار مفعول ہ بود مرد مفاعیل ساز گار فاعلات۔ صاحب حدائق اسکو بحر مضارع بتاتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین۔

(۹) شعر شش رکنی عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن ہشتم۔ مفعول مفاعیل فاعلن دوبارہ ؎ آنرا کہ طلبگار وصل شد * از جور رقیبان چہ غم بود * آنراک مفعول طلبگار مفاعیل وصل شد فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ اس وزن کو شمس الدین نے بحر مضارع

مین بغلط شامل کیا ہے۔
(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اشتر حشو مکفوف عروض و ضرب محذوف۔ فاعلن مفاعیل فاعلن۔ دوبار۔ نعضائری رازی ؎ ای گل زخست غیرتِ سمن + وی دو ونرگست نرگس چمن + ای گلے فاعلن زخست غیر مفاعیل تے سمن فاعلن + وی دنر فاعلن گست نرگ مفاعیل سے چمن فاعلن۔
(۱۱) بیت شش رکنی عروض و ضرب مقصور باقی مثل وزن دہم۔ فاعلن مفاعیل فاعلات دوبار۔ ملاخطاے نراقی ؎ خواہر حسین بے برادرست + خنجر حسین زیر خنجرست + خاہرے فاعلن حسینبب مفاعیل رادرست فاعلات + خنجرے فاعلن حسیزیر مفاعیل خنجرست فاعلات۔
ہم ان دونون اوزان کو متدارک کے وزن یازدہم و دوازدہم فارسی مین لکھ چکے اور وہان انکو غلط بتا کر یہی اوزان قریب بتا دیے ہین صرف غلطی بتانے کے لیے متدارک کے وہ دونون اوزان قائم کیے۔ یہ گیارہ اوزان وافی ہین۔
(۱۲) بارہ رکن کا شعر وزن دہم کا مضاعف الارکان۔ فاعلن مفاعیل فاعلن فاعلن مفاعیل فاعلن۔ دوبار۔ محب دہلوی ؎ جان و دلربا برمن گدا اینقدر جفا میکنی چرا + از رہ وفا یکدمے بیا پردہ برکشا رخ بمن نما + جان و دل فاعلن ربا برم مفاعیل نے گدا فاعلن اینقدر فاعلن جفامیک مفاعیل نی چرا فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ یہ ایک وزن مضاعف الوانی ہے
یوسف عروضی نیشاپوری نے خلیل بن احمد کے دوسو برس بعد یہ بحر استخراج کی مگر متاخرین نے اسکو متروک کر دیا۔

منسرح

اس بحر کی اصل دائرے مین بزبان تازی مستفعلن مفعولات مستفعلن۔ دوبار ہے۔ اسکے عروض سالم۔ مخبون۔ مطوی۔ تین قسم کے ہین۔ اور ضربین۔ موقوف۔ مکشوف۔ مطوی۔ مقطوع۔ موقوف مخبون۔ مکشوف مخبون۔ چھ اقسام کی آتی ہین۔ وافی اور منہوک ملاکر نو اوزان پر یہ بحر مستعمل ہے

(۱) چھ رکن کا شعر ضرب مطوی باقی سالم مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مفتعلن ؎ اِنَّ ابنَ زَیدٍ لَا زَالَ مُستَعمِلًا ۔ لِلخَیرِ یُفشِی فِی مِصرِہِ العُرُفَا ۔ ان ابن زی مستفعلن دن لا زال مفعولات مستعملن مستفعلن ۔ للخیر یف مستفعلن شی فی مصر مفعولات ہل عرفا مفتعلن ۔ تحقیق کہ ابن زید ہمیشہ خیر کا استعمال کرتا ہی اور اپنے شہر مین احسان ونکوئی یا امر بالمعروف کو فاش کرتا ہی۔ عُرف بضم احسان یا بمعنی امر بالمعروف مگر یہان بضمتین ہی جیسے عُسر اور عُسُر۔

(۲) شعر مسدس ضرب مطوی باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعیل مفاعلن ۔ مفاعلن مفاعیل مفتعلن ؎ مَنَازِلُ عَفَاھُنَّ بِذِی الاَرَاکِ کُلُّ وَابِلٍ مُسبِلٍ ھَطِلٍ ۔ باشباع۔ یہ شعر معقد ہی اور کاف اراک مصرع دوم مین شامل ہی یون۔ منازلن مفاعلن عفاہن ن مفاعیل بذل ارا مفاعلن ۔ ک کل لو امفاعلن ہلن مسب مفاعیل لن ہطلی مفتعلن۔ یہ وہ مکانات ہین جنکو موضع ذی الاراک مین بڑی بڑی بوندون والے منہ کی جھڑی نے مٹا دیا ہی۔ ذی الاراک وہ جگہ جہان اراک کے درخت ہون اراک پیلو کا درخت۔ وابل باران بزرگ قطرہ۔ مسبل بر بارندہ۔
ابن بری کہتا ہی کہ خبن مستفعلن مین یہان صالح ہی اور مفعولات مین قبیح اور یہی شعر اس حسن و قبیح کی مثال ہی۔

(۳) بیت شش رکنی اور ہر رکن مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ دوبارہ ؎ اِنَّ سُمَیرًا اَرَی عَشِیرَتَہٗ ۔ قَد حَدِبُوا دُونَہٗ وَقَد اَنِفُوا ۔ ان نسمی مفتعلن رن اراع فاعلات شی رتہو مفتعلن ۔ قد حدبو مفتعلن د ونہو فاعلات قد انفو مفتعلن۔ تحقیق مسمی سمیر نے اپنے اقارب کو دکھایا کہ اوس سے ننگ وعار اور گریز کر کے مبتلاے قحط تھے یعنی سمیر سے اوسکے اقارب علٰحدہ ہو گئے اور اوسکے احسان کو ننگ وعار جانا اور قحط زدہ ہو گئے۔ اسنوی کہتا ہی کہ طی مستفعلن و مفعولات دونون احسن ہین اور یہی بیت اوسکی نظیر ہی۔

(۴) شعر مسدس الارکان عروض سالم ضرب مطوی باقی مخبول۔ فعلتن فعلات مستفعلن ۔ فعلتن فعلات مفتعلن ؎ وَبَلَدٍ مُتَشَابِہٍ سَمتُہٗ ۔ قَطَعَہٗ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلِہٖ ۔ باسکان

وبلدن فعلتن تشابہ فعلات ہن سمتہو مستفعلن + قطعہو فعلتن رجلنع فعلات لی جملہ مفتعلن
بہت ایسی زمینون کو مردنے اپنے اونٹ پر طے کیا جنکی راہین مشتبہ ہین -- اسنوی کہتا ہی کہ
مستفعلن اور مفعولات مین خبل قبیح ہی اور یہی شعر اس قباحت کی مثال ہی - محقق فرماتے ہین
کہ بطریق زحاف اضراب کے سوا سب ارکان مین خبن وطی وخبل استعمال کرتے ہین مگر عروض
مین خبل نکرنا چاہیے کہ اگر اوسمین خبل کرین تو اول مفعولات کی تاے متحرک سمیت پانچ متحرک متوالی
ہوجائین اور وہ خالی از ثقل نہین - مؤلف کہتا ہی یہی سبب ہی کہ ضرب مین خبل ممنوع ہی ورنہ
تاے مفعولات دوم ملاکر یہان بھی پانچ متحرک یکجا ہوجاتے پس بیت ہذا حکم محقق اور
قول مؤلف کی شاہد ہی -

(۵) چھ رکن کا شعر ابتدا سالم ضرب مقطوع باقی مطوی - مفتعلن فاعلات مفتعلن مستفعلن +
فاعلات مفعولن ؎ ذَاكَ وَقَدْ اَذْعَرُ الْوُحُوْشَ بِصَلْتِ الْخَدِّ رَحْبٌ لَبَانُهٗ مُجْفَرُ +
باسکان - یہ شعر سعد کا ہی اور تاے صلت سے مصرع دوم آغاز ہی یون - ذاک قد مفتعلن
اذعرلو فاعلات حوش بصل مفتعلن + تل خد درح مستفعلن بن لبان فاعلات ہو مجفر مفعولن
یہ شخص ہی درحالیکہ ڈرایا وحشیون کو کشادہ رخسار نے کہ اوسکا سینہ فراخ اور واسع ہی - یہ
وزن خلیل نہین لایا مگر سکاکی نے مفتاح مین لکھا ہی - یہ پانچ وزن وافی ہین --

(۶) دو رکن کا ایک شعر ضرب موقوف باقی سالم - مستفعلن مفعولات بسکون آخر
؎ صَبْرًا بَنِیْ + عَبْدِ الدَّارْ + باسکان - صبرن بنی مستفعلن + عبد د دار مفعولات
صبر کرو ای پسران عبد الدار - عبد الدار مثل عبد الکعبہ ایام جاہلیت کا نام ہی - اس وزن کی
ضرب مین ردف ضرور ہی یعنی روی کے پیشتر حروف علت مین سے کوئی ساکن حرف چاہیے
اسی وزن مین سیفی نے بھی یہ شعر لکھا ہی ؎ مَنْ يَشْتَرِیْ الْبَاذِنْجَانْ + بیگن لو بیگن
اسکے صدر وابتدا وعروض وغیرہ کی شناخت قاعدہ ہفتم مین مذکور ہو چکی یہ وزن
اصلی دوم ہی --

(۷) شعر ثمنی ضرب مکشوف باقی سالم۔ مستفعلن مفعولن ایکبار ہے وَیلُمِّ سَعْدٍ سُعُدیٰ ویلم سع مستفعلن دن سعدی مفعولن۔ ام سعد پر عذاب ہو جسکا نام سعدی ہے۔ ویلم کی اصل ویل ام ہے۔ اس وزن کو رجز منہوک مقطوع نہ کہنا چاہیے اس سبب سے کہ اس ضرب کا اجتماع مفعولات متحرک الآخر کے ساتھ درست ہے اور وہ رجز میں کہاں ممکن ہے۔ یہ اصلی وزن سوم ہے۔

(۸) بیت دو رکنی ضرب موقوف مخبون باقی سالم۔ مستفعلن فعولان۔ ایکبار ہے یا مَنْزِلًا بِسُوْلَاف ٭ یا منزلن مستفعلن بسولاف فعولان۔ اے منزل سولاف میں۔ سولاف خورستان میں ایک قریے کا نام ہے۔ نصیر المحققین فرماتے ہیں کہ در ضربہاے منہوک خبن بکار دارند۔ اسلیے خبن اس ضرب میں یہاں جائز ہے بخلاف وافی۔

(۹) دو رکن کا شعر ضرب مکشوف مخبون باقی سالم۔ مستفعلن فعولن۔ ایکبار ہے هَلْ بِالدِّیَارِ اُنُسٗ ٭ ہل بد دیا مستفعلن رانسو فعولن۔ کیا اہل دیار کے ساتھ انس ہے۔ بقول بعض اٰنِسٌ یہاں بروزن فاعل وصیغۂ اسم فاعل ہے یعنی اہل دیار کے ساتھ انس کرنیوالا ہے اسکو بحر مضارع اخرب یعنی مفعول فاع لاتن میں شمار نہیں کرسکتے کیونکہ وہاں دو رکن کا ایک شعر نہیں آیا ہے۔ وزن ششم سے یہانتک چار اوزان منہوک ہیں۔ دیکھیے جب چھ رکن سے دو تہائی یعنی چار رکن نکال ڈالے تو دو رکنی وزن کا نام منہوک ہوگیا۔

بزبان فارسی منسرح کی اصل دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار ہے۔ وافی اور مجزو اور مشطور ملا کر یہ بحر بیس طرح مستعمل ہے حسب تفصیل ذیل۔

(۱) شعر آٹھ رکن کا اوسمین عروض وضرب موقوف باقی سالم۔ مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات۔ دوبارہ یکدم بیا ای دلدار بنما مرا آن رخسار ٭ کز رشک گل در گلزار در پیرہن دارد خار ٭ یکدم بیا مستفعلن ای دلدار مفعولات بنما مرا مستفعلن آن رخسار مفعولات کز رشک گل مستفعلن در گلزار مفعولات در پیرہن مستفعلن دارد خار مفعولات۔ صاحب شجرۃ العروض

یہ شعر لائے ہین مگر اسکو نادر سمجھنا چاہیے۔

(۲) بیت مثمن رکن مستفعلن ہر جگہ سالم اور مفعولات ہر جگہ مطوی عروض و ضرب موقوف مستفعلن فاعلات مستفعلن فاعلات۔ دو بار سے بر یار من بگناہ بے جرم بگرفت راہ ٭ آن حاسد عیب خواہ و آن دشمن زشت گوے ٭ بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بے جرم بگ مستفعلن رفت راہ فاعلات + آن حاسدے مستفعلن عیب خاہ فاعلات آن دشمنے مستفعلن زشت گوے فاعلات۔ جناب بحر سے بیچین کہان دل سا مال یعقوب کا ہی مقال ٭ جنس وفا کا ہکال کنعان مین ہٹتال ہی ٭ بیچے کہا مستفعلن دل سا مال فاعلات یعقوب کا مستفعلن ہی مقال فاعلات جنسے وفا مستفعلن کا ہکال فاعلات کنعا مہٹ مستفعلن تال ہی فاعلن۔ ضرب یہان مطوی مکشوف ہی۔ اگر اس وزن مین مفعولات کو سب جگہ مطوی مکشوف لائین تو مشطور کو مضاعف فرض کرکے درست ہوجائیگا اور اسکی تصریح وزن چہارم مین کیجائیگی جیسے بحر کا یہ دوسرا شعر سے روتا ہون شام و سحر ٹکڑے ہی غم سے جگر ٭ بیدرد کچھ رحم کر میرا برا حال ہی ٭ روتا ہشا مستفعلن موسحر فاعلن۔ وقس علی ہذا۔ اگر ہمین ایسی ایک پوری نظم ہو کہ فاعلات درمیانی کے عوض سب اشعار مین فاعلن ہی آئے تو اوسکو بسیط سالم سے فرض کرنا اولی ہی والا فلا۔ اسکا ذکر وزن اول فارسی بسیط مین آچکا ہی۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات دو بار۔ رفیعی کاشی سے عزم سفر کرد یار ما زمیان مے رویم ٭ او اگر از شہر رفت ما زجہان مے رویم ٭ عزم سفر مفتعلن کرد یار فاعلات ما زمیا مفتعلن مے رویم فاعلات۔ الی آخرہ۔ میر تجلی دہلوی سے بیٹھ تو پہلو مین یار کچھ تو ہو دلکو قرار ٭ تو جو گیا اے نگار صبر و تحمل کہان ٭ بیٹ تیپہ مفتعلن لومیار فاعلات کچت ہدل مفتعلن کو قرار فاعلات + تو جگیا مفتعلن اے نگار فاعلات صبر تحم مفتعلن مل کہان فاعلات۔ اسکے رکن درمیانی کو موقوف کہنے کی کچھ ضرورت نہیں کن دوم کو بقاعدۂ تقطیع متحرک کرسکتے ہین اور درصورت فرض وقف اسکا جواز آئندہ مذکور ہوتا ہی

(۴) شعر ہشت رکنی رکن دوم و چہارم و ششم و ہشتم مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن۔ دو بار۔ ظہوری سے بند نقاب بے کشم تیغ و ترنج آورم * یوسف و یعقوب سا کف بریدن دہم * بند نقا مفتعلن بے کشم فاعلن تیغ ترن مفتعلن جاورم فاعلن۔ وقس علے ہذا۔ میر تقی میر سے میر نہین پیر تم کاہلی اللہ ری * نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہیے * میر نہی مفتعلن پیر تم فاعلن کاہل یل مفتعلن لاہ ری فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ وقف اور کشف درمیانی جائز نہین اسیلیے نصیر المحققین ارشاد کرتے ہین کہ چون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض و ضرب اسکا منشا یہ ہی کہ جب وزن چہار خانہ ہو جائے تو ہر ایک خانہ قائم مقام یک مصراع ہی یعنی پورا وزن گویا مشطور ہو کر مضاعف ہو گیا ہی بدینصورت نصف مصرع اس وزن کا دراصل ایک مصراع ہو جائیگا جب یہ ہوا تو کشف یا وقف بر قیاس عروض و ضرب ٹھیک واقع ہو کر درمیان مین جائز ہوگا۔ اس وزن کو بحر بسیط مین مطوی کرکے لانا بہتر ہی جب تک کہ اسکے ساتھ کے کسی شعر مین وقف درمیانی نہ ملے مثلاً ظہوری کا دوسرا شعر سے فرق بر دم چو پیش دست نگہد اشت زخم * در پس زانوے حیف لب بگزیدن دہم۔ یہان فاعلات مابین یعنی وقف وسطی موجود ہی اسیلیے پوری غزل منسرح مین سمجھی جائیگی۔ وزن سوم و چہارم کو اگر مسمط لائین تو لطیف تر ہو جاتا ہی جیسے میر تجلی کا شعر مذکور ہو چکا یا جسطرح مؤلف سے خط کی بھی کیا بات ہی۔ دوست کی سوغات ہی * نصف ملاقات ہی۔ بھیجیے ای یار خط *۔

(۵) شعر مثمن صدر مخبون مسکن باقی مثل وزن سوم و چہارم مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلن۔ خاقانی سے گیرم چون گل نہ ساختہ خونین لباس * کم زبنفشہ مباش دوختہ نیلی وطا * گیرم چو مفعولن گل نہی فاعلن۔ باقی معلوم۔ وطا بکسر اول و ہمزۂ آخر سکھیال کا چھٹکا اور ہر لباس۔ کذا فی الغیاث۔ اس صورت مین ضرب بھی مطوی موقوف ہو سکتی ہی بر وزن فاعلات۔ اس وزن مین جس مفتعلن کو چاہو مسکن کرکے

بروزن مفعولن بنالو۔

(۶) آٹھ رکن کا شعر صدر مرفوع باقی مثل وزن سوم وچہارم۔ فاعلن فاعلات مفتعلن فاعلات + مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات۔ ملا محمد خطائے نراقی سے السلام السلام ای سپر تشنہ کام + جان پدر از برم دور مشو صبح وشام + اس سلا فاعلن مس سلام فاعلات ای سپر مفتعلن تشنکام فاعلات + جان پدر مفتعلن از برم فاعلن دور مشو مفتعلن صبح شام فاعلات لیکن ایسا صدر قلیل الاستعمال ہی اگرچہ غلط نہین۔

(۷) بیت مثمن ابتدا مخبون رکن ہفتم سالم باقی مثل وزن پنجم مفعولن فاعلن مفتعلن فاعلات + مفاعلن فاعلات مستفعلن فاعلات۔ خاقانی شروانی سے گوید خاقانیا این ہمہ آشوب چیست + نہ ہرکہ گوید دو بیت نسبت بخاقان برد + گوید خا مفعولن قانیا فاعلن ای ہم مفتعلن شوب چیس فاعلات + نہرک گو مفاعلن ید دبیت فاعلات نسبت بخا مستفعلن قا برد فاعلن۔

(۸) شعر ہشت رکنی مستفعلن سب جگہ مخبون اور مفعولات سب جگہ مطوی عروض وضرب موقوف۔ مفاعلن فاعلات مفاعلن فاعلات۔ دوبار سے مرا از ان روے لعل واز ان دو زلف سیاہ + زروز گہ شب کنی وز شب گہے باز روز + مرا ازا مفاعلن روے لعل فاعلات از ادزل مفاعلن فے سیاہ فاعلات + زروزگہ مفاعلن شب کنی ی فاعلات زشب گہے مفاعلن باز روز فاعلات۔ نصیر المحققین فرماتے ہین کہ اگر ہر مستفعلن مخبون ہو جیسے اس شعر مین ہی تو نہایت برا معلوم ہوتا ہی ہان اگر دو مستفعلن مخبون اور دو مطوی ہون تو چندان ناگوار نہوگا۔ وزن دوم سے یہان تک سات اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہی۔

(۹) شعر مثمن عروض وضرب اصلم مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع۔ دوبار سعدی سے بخت جوان دارد آنکہ با تو قرین ست + پیر نگردد کہ در بہشت برین ست + بخت جوا مفتعلن دارداک فاعلات باتقری مفتعلن نست فاع + پیر نگر مفتعلن ددکدر فاعلات

ہشت بری مفتعلن نست فاع - جیسے اس شعر مؤلف کا مصرع اول سے عرش نشینان صلح سیر کنان ہین ٭ کوٹھے سے کوٹھا ملا ہی دیر وحرم کا ٭ عرش نشی مفتعلن نان صلح فاعلات سیر کنا مفتعلن ہین فاع - باقی بروزن دہم - لوگون نے اس عروض وضرب کا نام مجدوع رکھا ہی لیکن جدع سے وتد مفروق کی حرکت دوم بحال رہتی ہی اسلیے اصلم مقصور کہو -

(۱۰) شعر مثمن عروض وضرب اصلم محذوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دوبارہ حزین اصفہانی سے مشہد پروانہ ہست عالم بالا ٭ کشتۂ شمع قدرت مزار ندارد ٭ مشہد پر مفتعلن وانہ ہست فاعلات عالم با مفتعلن لا فع + کشتہ شمع مفتعلن ع قدرتم فاعلات زار ندا مفتعلن ر د فع - استاد سے دیتے ہین جنت حیات دہر کے بدلے ٭ نشاہ باندازۂ خمار نہین ہی ٭ دیت ہجن مفتعلن نت حیات فاعلات دہر کبد مفتعلن لے فع + نشی ب ان مفتعلن دا ز ئیخ فاعلات مار نہی مفتعلن ہی فع - لوگ اس عروض وضرب کو منحور کہتے ہین اور اوسکی خرابی ہم نے قاعدۂ نہم مین بہ تحت نحر بیان کی -

(۱۱) بیت مثمن مستفعلن اول وسوم مخبون اور مستفعلن دوم وچہارم وہر مفعولات درمیانی مطوی عروض وضرب اصلم محذوف - مفاعلن فاعلات مفتعلن فع - دوبارہ سے مرا لعل وُدر تو نیست نصیبے ٭ مرا ز چرخ سیاہ تست گزندے ٭ مرا زلع مفاعلن لو درے ت فاعلات نیس نصی مفتعلن بے فع + مرا ز چر مفاعلن غے سیاہ فاعلات تست گزن مفتعلن دے فع - وزن نہم ودہم ویازدہم کا اجتماع باہمی جائز ہی - یہ گیارہ اوزان وافی ہین -

(۱۲) چہر رکنی کا شعر حشو مطوی عروض وضرب مذال باقی سالم مستفعلن فاعلات مستفعلان دوبارہ سے بر من چرا کردۂ دراز این زبان ٭ بگزار تا دارم این زبان در دہان ٭ بر من چرا مستفعلن کر دیدہ فاعلات رازی زبان مستفعلان + بگزار تا مستفعلن دار منیز فاعلات با در دہان مستفعلان -

(۱۳) بیت شش رکنی صدر وابتدا مخبون ضرب مطوی مذال باقی مطوی - مفاعلن فاعلات

مفتعلن + مفاعلن فاعلات مفتعلان ؎ زبہر خوبی نہ از برائے وفا ❊ تراگزیدم تبا ز خلقِ جہان ❊ زبہر خو مفاعلن بی ن ازب فاعلات رایو فا مفتعلن + تراگزی مفاعلن دم تباز فاعلات خلق جہان مفتعلان -

(۱۴) شعر مسدس کل ارکان مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن - دو بار سیفی ؎ شاہ جہان باد تا زمانہ بود ❊ کز کرمش خلق شادمانہ بود ❊ شاہ جہا مفتعلن باد تاز فاعلات مانبود مفتعلن + کز کرمش مفتعلن خلق شاد فاعلات مانبود مفتعلن -

(۱۵) بیت مسدس لارکان عروض وضرب مطوی مذال باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلان - دو بار ؎ یار من آن سروقد و موے میان ❊ سیم بر و مشک زلف بدر جمال ❊ یار منا مفتعلن سروقد فاعلات مومیان مفتعلان + سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان -

(۱۶) بیت شش رکنی عروض وضرب مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن - دو بار سیفی ؎ بسکہ بموے بت اسیر شد جانم ❊ گر بگزاری گریخت نتوانم ❊ بسکہ بمو مفتعلن یت اسیر فاعلات شد جانم مفعولن + گر بگزا مفتعلن ری گریخ فاعلات نتوانم مفعولن - بگزاری کے کاف فارسی کو اگر ساکن پڑھو تو ابتدا مطوی مسکن ہو جائیگی بر وزن مفعولن اور وہ بھی جائز ہے -

(۱۷) چھ رکن کی بیت ضرب اعرج عروض مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن + مفتعلن فاعلات مفعولات ؎ چون ز تو باشد عنایت ای مہتر ❊ ہیچ نترسم ز حاسد و بدخواہ ❊ چون ز تبا مفتعلن شد عنای فاعلات تِ مہتر مفعولن + ہیچ نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات دو بدخاہ مفعولات - مستفعلن کے لام کو ساکن کر لیا تو مفعولان ہو گیا یہی عرج ہے ممکن ہے کہ اس ضرب کو بھی مقطوع کہیں اور ایک ساکن بڑھائیں لیکن اصل و نقل پر نظر کر کے اذالہ و اسباغ کا جھگڑا باقی رہیگا اسلیے عرج ہی مناسب ہے - اس وزن مین عروض کو بھی اعرج لانا درست ہے - بعض قدما نے اس وزن مین عروض وضرب یا ایک کو مخبون مطموس یعنی فعول بھی

استعمال کیا ہی-

(۱۸) بیت شش رکنی عروض وضرب احذ مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات فاع - دوبار ع
ای بدو رخ چون گل بہار + چون تو ندیدم یکی نگار + ای بدو رخ مفتعلن چو گلبہ فاعلات ہار
فاع + چو تو ندی مفتعلن دم یکین فاعلات گار فاع - اسمین عروض وضرب دونون یا ایک کو
احذ محذوف یعنی فع بھی لانا درست ہی جیسے ع ای لب تو مایۂ حیات + چشم تو سر فتنہ بود +
ای لب تو مفتعلن مای ہیچ فاعلات یات فاع + چشم تسر مفتعلن فت ن یب فاعلات ود فع-
وزن دوازدہم سے یہان تک سات اوزان مجزو ہین-

(۱۹) چار رکن کا شعر عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات دوبار
ع چون ز تو رنجم فزود + صابری از من مخواہ + چو ز ترن مفتعلن جم فزود فاعلات +
صابری مفتعلن من مخاہ فاعلات-

(۲۰) بیت مربع عروض وضرب مطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن فاعلن - دوبار ع
شمع شب افروز من + عشق تو جانسوز من + شمع شبف مفتعلن روز من فاعلن + عشق تجا
مفتعلن سوز من فاعلن - وزن نوزدہم و بستم کا اجتماع باہم جائز ہی - اس وزن کو بحر بسیط
مین شمار نہین کر سکتے کیونکہ وہان وزن مشطور کا اعتبار نہین - یہ دونون وزن مذکورہ
منسرح کے مشطور ہین-

اس بحر مین واجب ہی کہ عروض وضرب مین مفعولات کو سالم نہ لائین اسلیے کہ حرکت آخر کی برداشت
زبان فارسی نہین کر سکتی - اسمین سب ارکان کو مطوی استعمال کرنا چاہیے مگر بہ ندرت
مخبون بھی لاتے ہین کما صرحنا فی الصدر - اسکے مستفعلن کو مطوی کر کے مسکن کرنا
ہر جگہ جائز ہی بر وزن مفعولن جب تک کہ بحر تبدیل نہو مثلاً اگر وزن نہم و دہم کو مسکن
کرین تو اول مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع اور دوم مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ہو جائیگا
اور یہ دونون ترانۂ ہزج ہین پس یہان تسکین نچاہیے اسکے سوا جہان ایسا واقع ہو تو اوس

نظم کے اور مصاریع سے بھی فرق کر سکتے ہین یعنی اگر کہین رکن سالم یا رکن مزاحف مخصوص تمام نظم مین نکل آئے تو بحر کا فیصلہ ہو جائے ورنہ زحاف کی آسانی اور وضع پر غور کرنا بھی تو بڑے کام آتا ہو۔

خفیف

اس بحر کی اصل بزبان تازی دائرے مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار ہی۔ اسکے عروض۔ سالم مخبون مخبون محذوف بکفوف مشعث مشکول مخذوف سات قسم کے آتے ہین۔ اور ضربین۔ سالم مخبون مخبون مقصور مشعث مخبون محذوف مخذوف چھ طرح پر وافی و مجزو ملا کر اسکے اوزان مستعملہ بارہ ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا شعر معقد اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن۔ دو بار

ع حَلَّ اَهْلِی مَا بَیْنَ دُرْنٰی فَبَادُوْ ٭ لٰی وَحَلَّتْ عُلْوِیَّۃٌ بِالسِّخَالِ ٭ باشباع۔ بادولی کے واو پر مصرع اول تمام ہو یون۔ حل ل اہلی فاعلاتن مابین در مس تفع لن لی فباد و فاعلاتن + لی وحل لت فاعلاتن علوی یتن مس تفع لن بس سخالی فاعلاتن۔ میرے لوگ اور ترے موضع درنٰی اور موضع بادولی کے درمیان اور ساکنان عالیہ قریۂ سخال مین فروکش ہوئے۔ درنٰی بضم و فتح دال۔ سخال بکسر اول۔ بادولی۔ یہ سب مواضع کے نام ہین۔ عالیہ چند قریے حوالی مدینہ اور نجد پر زمین تہامہ اور مکہ مین ہین۔

(۲) بیت شش رکنی ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن مس تفع لن فاعلن ع لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ ثُمَّ هَلْ اٰتِیَنْهُمْ ٭ اَوْ یَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدٰی ٭ لیت شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن آتین ہم فاعلاتن + او یحولن فاعلاتن من دون ذا مس تفع لن کر ردی فاعلن ۔ کاش مین جانتا کہ آیا اونکے پاس آؤنگا یا بغیر اونکے ہلاک حائل ہوگا یعنی بن دیکھے مرجاؤنگا۔ اتینھم صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ ہی۔ یحولن مضارع غائب بنون خفیفہ۔ دوسرا ہل پہلے ہل کی تاکید ہو۔

(۳) شعر مسدس عروض وضرب محذوف باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلن - دو بار
سے اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ ✤ نَنْتَصِفْ مِنْہُ اَوْ نَدَعْہُ لَکُمْ ✤ پاے منہ وندعہ کا اشباع
ہوگا یون - انقدرنا فاعلاتن یومن علی مس تفع لن عامرن فاعلن + ننتصف من فاعلاتن
ہو او ندع مس تفع لن ہو لکم فاعلن - اگر ہم قدرت پائینگے عامر پر کسیدن تو اوس سے انتقام
لینگے یا اوسکو تمھاری خاطر سے چھوڑ دینگے - اگر منہ اور ندعہ کو نہ کھینچین تو مصرع دوم بروزن
چارم ہو جائیگا اور اونکا اختلاط ناجائز -

(۴) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دو بار سے وَفُؤَادِیْ
کَعَہْدِہٖ لِسُلَیْمٰی ✤ بِھَوًی لَمْ یَحُلْ وَلَمْ یَتَغَیَّرْ ✤ وفوادی فعلاتن کعہدہی مفاعلن لسلیما
فعلاتن + بہوی لم فعلاتن یحل ولم مفاعلن یتغیر فعلاتن - میرا دل اپنے عہد کے مانند سلیمی
معشوقہ کے عشق مین اوس سے نہ پھرا اور نہ متغیر ہوا -

(۵) بیت شش رکنی صدر وابتدا سالم عروض وضرب مخبون محذوف باقی مخبون فاعلاتن
مفاعلن فعِلن بحرکت دوم - دو بار سے بَیْنَمَا ھُنَّ بِالْاَرَاکِ مَعًا ✤ اِذْ اَتٰی رَاکِبٌ عَلٰی
جَمَلِہٖ ✤ باسکان - بینماہن فاعلاتن نبل ارا مفاعلن کمعن فعِلن + اذ اتی را فاعلاتن کبن علے
مفاعلن جملہ فعِلن - وہ عورتین موضع اراک مین مجتمع تھین اسی ما بین مین ناگاہ ایک
شتر سوار اپنے اونٹ پر آیا -

(۶) چھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی مکفوف - فاعلاتُ مستفعلُ فاعلاتُ + فاعلاتُ
مستفعلُ فاعلاتن سے یَا عُمَیْرُ مَا تُظْھِرُ مِنْ ھَوَاکَ ✤ اَوْ تُجِنُّ یَسْتَکْثِرُ حِیْنَ یَبْدُوْ ✤
یا عمیر فاعلاتُ ماتظہر مستفعل من ہواک فاعلات + اوتجن ن فاعلات یستکثر مستفعل
حین یبدو فاعلاتن - اے عمیر تو اپنے عشق سے جو بات ظاہر کرتا ہی یا پوشیدہ رکھتا ہی اوسکی
کثرت ہو جاتی ہی جب کہ اوسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہین - بقول نصیر المحققین کف رکن اول
مین درست ہی اور بقول سکاکی کے سوا ضرب سب ارکان مین کف جائز ہی اور یہی شعر اوسکی مثال ہی

(۷) بیت مسدّس صدر و عروض وحشو دوم مشکول حشو اول و ابتدا و ضرب سالم فعلات
مس تفع لن فعلاتُ + فاعلاتن مفاعل فاعلاتن سے حَرَمَتْكَ اَسْمَاءُ بَعْدَ وِصَالِهَا
فَاَصْبَحْتَ مُكْتَئِبًا حَزِيْنًا + یہ شعر معقدہی اور لام وصال پر مصرع اول ختم ہی یون - حرمتک فعلات
اسماء بع مس تفع لن دوصال فعلات + ہا فاصبح فاعلاتن تمک تے مفاعل بن حزی نن
فاعلاتن - تجھکو اسما معشوقہ نے اپنے وصال کے بعد منع کیا پس تو رنجیدہ اور غمگین ہوگیا
شکل بھی نصیر المحققین کے نزدیک رکن اول مین روا ہی - اور سکا کی وغیرہ کف کی طرح اسکو
بھی سوا ے ضرب جائز جانتے ہین اور یہی بیت اوسکی مثال ہی - اس شعر مین معاقبہ
طرفین ہی یعنی حرف آخر فاعلاتن اور حرف دوم مس تفع لن مین اور علیٰ ہذا القیاس
فاعلاتن فاعلاتن مین اور اسی طور مس تفع لن فاعلاتن مین ایک کا سقوط اور ایک کا ثبوت جائز ہی
(۸) شعر شش رکنی حشو اول مکفوف ابتدا مشکول ضرب مشعث باقی سالم - فاعلاتن مفاعل
فاعلاتن + فعلاتُ مس تفع لن مفعولن سے اِنَّ قَوْمِيْ جَحَاجِحَةٌ كِرَامٌ + مُتَقَادِمٌ
مَجْدُهُمْ اَخْيَارُ + باشباع - ان نقومی فاعلاتن جحاجح مفاعل تن کرامن فاعلاتن +
متقادفعلات من مجدہم مس تفع لن اخیار مفعولن - تحقیق کہ میری قوم سردار بزرگ ہین
قدیم ہی اونکی بزرگی اور بہت نیک ہین - جحاجحہ جمع جحجح بمعنی سردار - اخیار جمع خیّر بہ تشدید تحتانی
بمعنی بسیار نیک -

(۹) بیت مسدّس صدر و ابتدا سالم حشو اول مخبون حشو دوم سالم عروض و ضرب مشعث
فاعلاتن مفاعلن مفعولن + فاعلاتن مس تفع لن مفعولن سے دُمْيَةٌ عِنْدَ رَاهِبٍ
قِسِّيْسٍ + صَوَّرُوْهَا فِيْ جَانِبِ الْمِحْرَابِ + باشباع - دم یتن عن فاعلاتن دراہبن
مفاعلن قس سی سن مفعولن + صودروہا فاعلاتن فی جانبل مس تفع لن محرابی مفعولن
زاہد عالم نصاریٰ کے پاس ایک تصویر ہی کہ اوسکو محراب کی طرف کھینچا ہی - یہ نو وزن
وافی ہین -

(۱۰) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دوبارے لیت شعری
ماذا أتوری ✤ أم عمرو في امرنا ✤ لیت شعری فاعلاتن ماذ اتری مس تفع لن ✤ ام عمرن فاعلا
في امرنا مس تفع لن - کاش ہمکو علوم ہوجاتا کہ مادر عمر ہمارے مقدمے مین کیا راے دیتی ہے -
یہ اصلی وزن چہارم ہے -

(۱۱) بیت مربع ضرب مخبون مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن ✤ فاعلاتن فعولن
ے کل خطب إن لم تکونوا غضبتم یسیر ✤ باشباع - یہ شعر معقد ہے اور تکونوا کے نون سے
مصرع دوم شروع ہے یون - کل لخطبن فاعلاتن ان لم تکومس تفع لن ✤ نوغضبتم فاعلاتن
یسیر وفعولن - اگر تم غضب نکرو تو ہر کار دشوار آسان ہے - یہ وزن اصلی پنجم ہے -

(۱۲) شعر چہار رکنی عروض و ضرب مخبون باقی سالم - فاعلاتن مفاعلن - دوبارے إن
شکی القلب ہجرکم ✤ مہد الحب عذرکم ✤ یہ ایک شعر ہے - لو رأیتم محلکم ✤ في فؤادی
لسرکم ✤ یہ دوسرا شعر ہے - ان تشکل قل فاعلاتن بہجرکم مفاعلن ✤ مہدل حب فاعلاتن
بعذرکم مفاعلن ✤ لورأیتم فاعلاتن محل لکم مفاعلن ✤ في فوادی فاعلاتن لسرکم مفاعلن
دونون شعر کے یہ معنی ہین - اگر شکایت کرے دل تمہاری مفارقت کی تو تمہید کرے محبت
عذر کو تمہارے واسطے - اگر تم دیکھتے اپنی جگہ میرے دل مین تو البتہ خوش ہوتے - ایسے
وزن مین بعض مولدین لائے ہین - وزن دوازدہم سے یہانتک تین اوزان مجزو ہین -

زبان فارسی مین بحر خفیف مثمن بھی آئی ہے بدینوجہ انکے ہان اسکی اصل دائرے مین
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے - وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر اسکے تیئیس اوزان مستعمل
ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن - دوبارے
بیدل ے بہ ادائے تکلّے بفسون تبسمے ✤ شکرے راقوام دہ نمکے را گداز کن ✤ باد لے
فعلاتن تحل لے مفاعلن بفسونے فعلاتن تبسمے مفاعلن ✤ شکرے را فعلاتن قوام دہ مفاعلن

نکلے رافعلاتن گدازکن مفاعلن - صاحب خزانۂ عامرہ فرماتے ہین کہ اس وزن مین اصل غزل رودکی سمرقندی کی ہے جسکا مطلع یہ ہے کہ کندیاری مرا بغم عشق آن صنم + کہ تواند زدود ازین دل غمخوارہ زنگ غم + -
(۲) بیت مثمن عروض وضرب مسبغ مخبون باقی ارکان مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلان - دوبار محب دہلوی سے ہمہ معمورۂ وجود پراندوہ وآفت ست + بگزین وادی عدم کہ بہرگوشہ راحت ست + ہمہ معمو فعلاتن رہے وجو مفاعلن دپرند و فعلاتن ہ واٰفتست مفاعلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - یہ دو وزن وافی المثمن ہین -
(۳) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن - دوبار سے چند گویم با من مکن بدنگارا + تا زعشقت پیدا نگردد نہانم + چند گویم فاعلاتن با من مکن مس تفع لن بدنگارا فاعلاتن + تازعشقت فاعلاتن پیدا نگر مس تفع لن د نہانم فاعلاتن -
(۴) بیت مسدس حشو دوم مخبون ضرب مسبغ باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن مفاعلن فاعلیان سے خواجہ عبد الرحمن ما درکتابت + ہمچو عبدالحمید ابن العمید است + خاج عبدر فاعلاتن رحمان ما مس تفع لن درکتابت فاعلاتن + ہمچو عبدل فاعلاتن حمیداب مفاعلن نل عمیدست فاعلیان -
(۵) چھ رکن کا شعر عروض وضرب مشعث باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن مفعولن دوبار سے دلربا یا شد پاک پیدا رازم + نزد ہرکس زین دیدۂ غمازم + دلربا یا فاعلاتن شدپاک مس تفع لن دارازم مفعولن نزد ہرکس فاعلاتن زی دیدیے مس تفع لن غم مازم مفعولن -
(۶) بیت مسدس ضرب مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن + فاعلاتن مس تفع لن فاعلات سے روے یارم مرلالہ راکی پسندد + لالہ چون اوکر بردمد در بہار + روے یارم فاعلاتن مرلالرا مس تفع لن کی پسندد فاعلاتن + لالچو او فاعلاتن کر بردمد مس تفع لن در بہار فاعلات -

(۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب دونون مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلات - دو بار سے پشیمان آمد دلدار من بامداد * ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت * پشیمان آمد فاعلاتن دلدار من مس تفع لن بامداد فاعلات * ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلات -

(۸) بیت مسدس عروض مقصور ضرب شعث محذوف باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن فاعلات * فاعلاتن مس تفع لن فعْلن بسکون دوم سے وقت رحمت نامد ترا ای نگار * چند داری ما را بدین زاری * وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلات * چند داری فاعلاتن ما را بدی مس تفع لن زاری فعْلن -

(۹) بیت شش رکنی حشو مخبون باقی سالم - فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن - دو بار سے سوختم دل بعشق تو ای ستمگر * مے نسازی تو بر دلم ہیچ رحمے * سوختم دل فاعلاتن بعشق تو مفاعلن ای ستمگر فاعلاتن * مے نسازی فاعلاتن تُبر دلم مفاعلن ہیچ رحمے فاعلاتن -

(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم باقی مخبون - فاعلاتن مفاعلن فعلاتن - دو بار سے ای صبا بوسہ زن زمن دراورا * ور نرنجی لب چو شکر اورا * ای صبا بو فاعلاتن سزن زمن مفاعلن دراورا فعلاتن * ور نرنجی فاعلاتن لبے چو شک مفاعلن کراورا فعلاتن -

(۱۱) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دو بار سے تن تو در دمند بود و دل من * صنما رنج بر کہ بیشتر آمد * تن تو در فعلاتن و مند بو مفاعلن ددلے من فعلاتن صنما ر فعلاتن جبر کبے مفاعلن شتر آمد فعلاتن -

(۱۲) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مخبون مسبغ باقی مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلیان - دو بار سے گل رویت بتازگی چو گلستان * تن صافت مقابل در غلتان * گل رویت فعلاتن بتازگی مفاعلن چگلستان فعلیان * تن صافت فعلاتن مقابلے مفاعلن در غلتان فعلیان -

(۱۳) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مشعث - فاعلاتن مفاعلن

مفعولن - دو بار - جامی سے وقت گل شد ہواے گلشن دارم + ذوق جام مدام روشن دارم + وقت گل شد فاعلاتن ہواگل مفاعلن شن دارم مفعولن + ذوق جامے فاعلاتن مدام رو مفاعلن شن دارم مفعولن - اگر وقت و ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعر وزن ترانہ مین ہو جائیگا بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع -

(۱۴) شعر شش رکنی صدر و ابتدا مخبون باقی شل وزن سیزدہم - فعلاتن مفاعلن مفعولن دو بار سے من اگر دل بتن بپوشم بارے + رخ چون زعفران بچہ پوشانم + منگر دل فعلاتن بتن بپو مفاعلن شم بارے مفعولن + رخ چو زع فعلاتن فرانچے مفاعلن پوشانم مفعولن -

(۱۵) چھ رکن کی بیت عروض مشعث ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - فعلاتن مفاعلن مفعولن + فعلاتن مفاعلن فعلات بحرکت دوم سے چکنم چون مرانخواہد یارم + بکہ نالم ازین حکایت وحال + چکنم چو فعلاتن مرانخا مفاعلن ہد یارم مفعولن + بکنالم فعلاتن ازی حکا مفاعلن یت حال فعلات -

(۱۶) شعر مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون مقصور - فاعلاتن مفاعلن فعلات - بحرکت دوم دو بار - مخلص سے عکس ابروے او در آئینہ نیست + مسجدے در حلب بنا شدہ ہست + عکس ابرو فاعلاتن ی او درا مفاعلن ین نیس فعلات + مسجدے در فاعلاتن حلب بنا مفاعلن شدہ ہست فعلات - جناب فتح الدولہ مرزا محمد رضا برق لکھنوی مرحوم سے خاک مین بھی مجھے قرار نہین + کان سیماب ہو مزار نہین + خاک مے بی فاعلاتن مجھے قرا مفاعلن ر نہین فعلات - وقس علی ہذا -

(۱۷) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مخبون محذوف - فاعلاتن مفاعلن فعلن - بحرکت دوم دو بار - میر آزاد سے گر زخود دور کردہ اندمرا + با تو محشور کردہ اندمرا + گر زخد دو فاعلاتن ر کردان مفاعلن دمرا فعلن + با تحشو فاعلاتن ر کردان مفاعلن دمرا فعلن - اُستاد سے زخم گر دب گیا لہو نہ تھما + کام گر رک گیا روا نہوا + زخم گردب فاعلاتن گیا لہو

مفاعلن تنا فعلن + کام گر رک فاعلاتن گیاروا مفاعلن نہوا فعلن -

(۱۸) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض مشعث مقصور - فاعلاتن مفاعلن فعلان - بسکون دوم - دوبار - نظیری نیشاپوری سے شاہدان چمن تہیدست اند + جامۂ سر و تا سر زانوست + شاہدانے فاعلاتن چمن تہی مفاعلن دستند فعلان + جامۂ سرفاعلاتن و تا سرے مفاعلن زانوس فعلان - جناب بحر سے دار پر فخر کر نہ ای منصور + ایسے کانٹے ہین اپنے جنگل مین + دار پر فخ فاعلاتن رکرن ای مفاعلن منصور فعلان + ایس کانٹے فاعلاتن ہ اپن جن مفاعلن گل مین فعلان -

(۱۹) شعر شش رکنی صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مشعث محذوف - فاعلاتن مفاعلن فعلن بسکون دوم - دوبار - عزت شیرازی سے وقت نزع است و یار سے آید + در خزانم بہار سے آید + وقت نزعس فاعلاتن تیارے مفاعلن اا ید فعلن + در خزانم فاعلاتن بہارے مفاعلن اا ید فعلن - شیخ امان علی سحر مرحوم سے وصل کی بعد مرگ ٹھہری ہے + اسلیے گور پر مسہری ہے + وصل کی بع فاعلاتن د مرگ ٹہ مفاعلن ری ہے فعلن + اسلیے گو فاعلاتن رپر مسہ مفاعلن ری ہے فعلن -

(۲۰) چھ رکن کی بیت صدر یا ابتدا یا دونون مخبون باقی مثل وزن شانزدہم یا ہفدہم یا ہجدہم یا نوزدہم - اسکی تین صورتین ہین - اول صدر و ابتدا دونون مخبون - فی المعیار سے حکیم صابری چو صبر نماند + تنم از رنج صابری بگداخت + حکیم صا فعلاتن بری چو صب مفاعلن رنما د فعلات + تنم از رن فعلاتن ج صابری مفاعلن بگداخ فعلات - یا جیسے اُستاد سے شکن زلف عنبرین کیون ہے + نگہ چشم سرمہ سا کیا ہے + شکنے زل فعلاتن فعنبری مفاعلن کوہے فعلن + نگہے چش فعلاتن مسرمسا مفاعلن کا ہے فعلن دوم صدر مخبون ابتدا سالم - مسعود سعد سلمان لاہوری سے تن ما زیر جامہاے تنک + گشت تازہ زباد ہاے خنک + تن ما زے فعلاتن رجامہا مفاعلن ی تنک فعلن + گشت تازہ فاعلاتن زبا دہا مفاعلن یخنک فعلن -

سیر علی اوسط رشک سے شجر عشق کا نٹے رکھتا ہی + جڑ مین ٹھنی مین پتّے مین پھل مین + شجر سے عش فعلاتن قکا ٹرک مفاعلن تا ہی فعِلن + جڑم ٹھنی فاعلاتن میت تے مفاعلن پل مین فعِلان - سوم صدر سالم ابتدا مخبون - مسعود سے زینہارش دہ ای نیا ہ ملوک + کہ ہمے خواہد از تو زنہارے + زینہارش فاعلاتن دہی نپا مفاعلن ہملوک فعلات + کہ ہمے خواہد از تو ازتز زن مفاعلن ہارے فعِلن - سحر مرحوم سے بے محل عاشقی سے در گزرے + کہین پرچہ لگے خبر گزرے + بے محل عا فاعلاتن شقی سے در مفاعلن گزرے فعِلن + کہیں پرچہ فعلاتن لگے خبر مفاعلن گزرے فعِلن - وزن شازدہم سے یہانتک پانچ اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہی اور اُردو مین بحر خفیف کے یہی پانچ وزن مستعمل ہین -

(۲۱) شعر مسدّس صدر و ابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب مجحوف - فاعلاتن مفاعلن فع - دو بارے چون کند دل کہ یار آید + چشم شاید بکار آید + چو کند دل فاعلاتن کہ یا را مفاعلن ید فع + چشم شاید فاعلاتن بکار را مفاعلن ید فع - وزن سوم سے یہان تک اونیس[۱۹] اوزان مجزو ہین -

(۲۲) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دو بارے تا کو ای دل اندہ خوری + تو بشادی اولی تری + تا کہی دل فاعلاتن اندہ خری مس تفع لن + تو بشادی فاعلاتن اولی تری مس تفع لن -

(۲۳) شعر مربع اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن - دو بارے چکنی با کسے جفا + کہ بود از تو مبتلا + چکنی با فعلاتن کسے جفا مفاعلن + کبود از فعلاتن تو مبتلا مفاعلن - اس وزن مین صدر و ابتدا یا ایک سالم بھی درست ہی - رکن فاعلاتن مین سوا سے عروض و ضرب کے بعد خبن تسکین اوسط بھی روا ہی تاکہ مفعولن ہو جائے اور اگر عروض و ضرب مین ایسا واقع ہو تو وہ تشعیث ہی - الغرض وزن بست و دوم[۲۲] و بست و سوم[۲۳] دونون مشطور ہین -

مضارع

بزبان عربی اس بحر کی اصل دائرے مین - مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن - دو بارہی اور بنا مین اسکو ہمیشہ مجزو لاتے ہین - اسکے عروض سالم - مکفوف - دو قسم کے اور ضرب - سالم - ایک قسم کی ہی اور چار وزن اسکے مستعمل ہین -

(۱) چار رکن کا ایک شعر صدر و ابتدا مکفوف باقی سالم - مفاعیل فاع لاتن - دو بار ؎ دَعَانِیْ اِلیٰ سُعَادِ ✤ دَوَاعِیْ ھَوَیٰ سُعَادِ ✤ باشباع اواخر - دعانی امفاعیل لی سعادی فاع لاتن ✤ دواعیہ مفاعیل وی سعادی فاع لاتن - مجھکو سعاد معشوقہ کی طرف اوسی سعاد کے اسباب عشق نے مائل کیا - یہان یا و نون مفاعیلن مین مراقبہ ہی یعنی دونون معاً ساقط نہین ہوسکتے ہین اور یہ شعر گویا سقوط نون کی اور ثبوت یا کی مثال ہی - اس شعر مین ہوی اور الی قافیے اور سعاد ردیف ہی اسیواسطے مکرر ہی - صاحب خزانۂ عامرہ فرماتے ہین کہ در شعر عربی ردیف نیست مگر بتبعیت فرس اما لطف ندارد اور یہ شعر انیا بوزن بحر کامل نقل کیا ہی ؎ نَارُ الزِّنَادِ مُذِیْبَۃٌ فُوْلَاذًا ✤ نَارُ الْوِدَادِ مُذِیْبَۃٌ اَفْلَاذًا ✤ آتشِ چوب لوہے کی گلانیوالی ہی اور آتشِ محبت پارہاے جگر کی گلانے والی - اسمین دو ردیفین بطور حاجب قافیون سے پیشتر واقع ہین ایک نار دوسری مذیبۃ - سعد الشارحین نے مفتاح سے بحر بسیط مخبون کا ایک شعر لکھا ہی جسمین ردیف بلا حاجب موجود ہی وہو ہذا ؎ حَتَّامَ تُنْکِرُ قَدْرِیْ اَیُّھَا الزَّمَنُ ✤ بَغْیًا وَتُوْغِرُ صَدْرِیْ اَیُّھَا الزَّمَنُ ✤ ای زمانے تو میری قدر سے کب تک انکار کریگا از روے بغاوت کے اور کب تک تو جوش مین لائیگا ای زمانے میرے سینے کو -

(۲) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مقبوض عروض مکفوف ضرب سالم - مفاعلن فاعلات ✤ مفاعلن فاع لاتن ؎ لَقَدْ رَاَیْتُ الرِّجَالَ ✤ فَمَا اَرَیٰ مِثْلَ زَیْدٍ ✤ باشباع - لقدرای مفاعلن ترجال فاعلات ✤ فمااری مفاعلن مثل زیدی فاع لاتن - بتحقیق کہ مین نے فرقۂ مردان کو دیکھا مگر نہین دیکھتا ہون زید کا مثل - یہان بزور مراقبہ یاے مفاعیلن کا سقوط ہی اور اسکے نون کا ثبوت -

(۳) بیت مربع صدر و ابتدا اخرب باقی سالم ۔ مفعول فاع لاتن ۔ دوبارہ اِنْ تَدْنُ مِنْهُ شِبْرًا ۞ يُقَرِّبُكَ مِنْهُ بَاعًا ۞ ان تدن مفعول منہ شبرن فاع لاتن + یقربک مفعول منہ باعن فاع لاتن ۔ اگر تو ایک بالشت بھر اوسکے نزدیک ہوجائے تو وہ تیری طرف دو ہاتھ کی درازی کے برابر بہٹ آئے ۔

(۴) چار رکن کا شعر صدر انتہا ابتدا مکفوف عروض و ضرب سالم ۔ فاعلن فاع لاتن + مفاعیل فاع لاتن سے سَوْفَ أُهْدِي لِسَلْمَىٰ ۞ ثَنَاءً عَلَىٰ ثَنَاءٍ ۞ باتباع ۔ سوف اہ فاعلن دی لسلمیٰ فاع لاتن + ثنا ئنع لی ثنایی فاع لاتن ۔ مین سلمیٰ معشوقہ کے واسطے تعریف پر تعریف ہدیہ بھیجونگا ۔ یہ چار وزن مجزو ہین ۔

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین ۔ مفاعیلن فاع لاتن ۔ چار بار ہے ۔ اسکے رکن درمیانی مکفوف مستعمل ہوتے ہین اور ارکان صدر و ابتدا مکفوف یا اخرب ۔ بدین سبب اس بحر کی دو قسمین ہوگئین ایک مکفوف ایک اخرب جیسے ہزج کے تین اقسام ہوئے تھے ۔ صاحب شجرۃ العروض بندرت اسکے وزن سالم بھی لائے ہین اور صدر و ابتدا کو مقبوض بھی ۔ وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک ملاکر اکتالیس ۴۱ اوزان اسکے مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل ۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم ۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن ۔ دوبار سے زمخموری رنج دارم بیا ساقی ساغرم دہ ۞ دگر نقلے خواہم از تو زگنج لب شکرم دہ ۞ زمخموری مفاعیلن رنجدارم فاع لاتن بیاساقی مفاعیلن ساغرم دہ فاع لاتن + دگر نقلے مفاعیلن خاہم از تو فاع لاتن زگنجے لب مفاعیلن شکر م دہ فاع لاتن ۔

(۲) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف ۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات دوبار ۔ جامی سے خوش ان موسم بہار کہ ہر طرف لالہ زار ۞ نہد یار گلعذار بکف جام خوشگوار ۞ خشا موس مفاعیل مے بہار فاعلات کہ ہر طرف مفاعیل لالزار فاعلات + نہد یار مفاعیل گلعذار فاعلات بکف جام مفاعیل خشگوار فاعلات ۔ طالب دہلوی سے دل تیرہ و خراب فقط دیکھ آب و تاب

نہ کہ اسکو ماہتاب وہ ہے رشک آفتاب * دلے تیر مفاعیل یو خراب فاعلات * فقط دیک مفاعیل الاتاب فاعلات + نکہ اسک مفاعیل ماہتاب فاعلات + وہے رشک مفاعیل اافتاب فاعلات ۔ اگرچہ یہ وزن اُردو مین مستعمل نہین مگر مسمط چہار خانہ لانے سے ناگوار مذاق بھی نہین ۔ اس وزن مین عروض وضرب کو محذوف بھی لانا جائز ہے ۔

(۳) بیت مثمن عروض وضرب محذوف مقصور باقی مکفوف ۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فعْلن بسکون دوم دوبارے تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی * از یراکہ بیخ لہو زجانم بکندی * تگویم مفاعیل راک از چہ فاعلات چنی مست مفاعیل مندی فعْلن + از یراک مفاعیل بیخ لہو فاعلات زجانمب مفاعیل کندی فعْلن ۔ لوگون نے اس عروض وضرب کو ابتر کہدیا اور سہو کیا کیونکہ قطع فاع لاتن مفروقی مین نہین آسکتا اس سبب سے کہ اسکے آخر وتد مجموع نہین ہے اور بتر مین قطع ضرور چاہیے ۔

(۴) شعر ہشت رکنی صدر وابتدا اخرب عروض وضرب سالم باقی مکفوف ۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن ۔ دوبارے فریاد من زعشق پریچہرہ سمن بر * کز عشوہ عمر برد و نیامد شبے بہ بر در * فریاد مفعول من زعشق فاعلات پریچہر مفاعیل یے سمن بر فاع لاتن + کز عشو مفعول عمر برد فاعلات نیامد ش مفاعیل بے بر در فاع لاتن ۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب رکن دوم وسوم مکفوف مثل وزن چہارم اور دو نون کے درمیان مین باہم تحقیق عروض وضرب سالم ۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن ۔ دوبارے بنائی ہروی سے خواہم غبار گردم در کوے او بر آیم * تا ہر کہ بیند او را درچشم او در آیم * خاہم غ مفعول بار گردم فاع لاتن در کوے مفعول او بر ایم فاع لاتن ۔ وقس علی ہذا ۔ شیخ امان علی سحر مرحوم سے ہمکو اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا * ناحق بگاڑتا ہے نقشہ بنا بنایا * ہمکو ا مفعول گر مٹایا فاع لاتن تو نے ت مفعول کا بنایا فاع لاتن + ناحق ب مفعول گاڑتا ہے فاع لاتن نقشہ ب مفعول نا بنایا فاع لاتن ۔ جن لوگون نے فاع لاتن دوم کو سالم کہا ہے وہ اس سے غافل ہین کہ رکن سوم یعنی مفعول

اخرب درمیانی نہین آسکتا۔ کبھی اس وزن کے رکن دوم مین التقاے ساکنین ہوجاتا ہی جیسے ہلالی استرابادی سے پشت و پناہ من بود دیوار دلبر من * از گریہ بر سر افتاد ای خاک بر سر من اسکی تقطیع لوگ یون بتاتے ہین۔ پشتوپ مفعول ناہ من بود فاعلیان دیوار مفعول دلبر سے من فاع لاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر اسکے مصرع دوم مین الف وصل سمجھو اور تسبیغ درمیانی کا مانع جانو تو دوسرا شعر بھی موجود ہی یون محتشم کاشی سے تا دست را حنا بست دل بر دزین شکستہ * دل بردنی باین رنگ کارسیت دست لبستہ * یہان بست اور رنگ مین التقاے ساکنین موجود ہی اور بقول جمہور اسکی تقطیع یہ ہی۔ تا دست مفعول را حنا بست فاعلیان دل بر د مفعول زی شکستہ فاع لاتن + دل بر د مفعول نی با ی رنگ فاعلیان کارسیں مفعول دست لبستہ فاع لاتن۔ یہان لوگ کہتے ہین کہ رکنہاے ثانی مسبغ ہین اور سوم اخرب۔ اسمین دو خطائین ہین۔ اول تسبیغ عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہی درمیان مین جائز نہین۔ دوم خرب صدر و ابتدا کے لیے خاص ہی وسط مین درست نہین۔ اسلیے مؤلف کی تحقیق مین یون ہی کہ رکن دوم کو سالم کہین اور سوم کو مکفوف تا کہ بروزن مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن دوبارسے دونون مصرعونکی تقطیع بلا ہر دو خرخشہ صحیح ہوجائے اسطرح۔ تا دست مفعول را حنا بس فاع لاتن ت دل بر د مفاعیل زی شکستہ فاع لاتن + دل بر د مفعول نی با ی رن فاع لاتن گ کارسیں مفاعیل دست لبستہ فاع لاتن۔ التقاے ساکنین کا حکم بیان تقطیع مین مذکور ہوچکا کہ ساکن دوم کو وسط مصراع مین متحرک کرلیتے ہین۔ اسیطرح اردو مین۔ شیخ امداد علی بحر سے ہی عقل و عشق مین جنگ دل زندگی سے ہی تنگ * اچھے نہین ہین یہ ڈھنگ یہ گھر خراب ہوگا * ہی عقل مفعول عشق سے جن فاع لاتن گ دل زند مفاعیل گی سے ہی تنگ فاعلیان + اچ چین مفعول ہی یہ ڈن فاع لاتن گ یہ گرخ مفاعیل راب ہوگا فاع لاتن۔ یہان عروض مسبغ ہی باقی بیت محتشم کے مثل۔ مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوش آیند ہوتا ہی جیسے حافظ شیرازی سے ہنگام تنگ دستی۔ در عیش کوش و مستی * کین کیمیاے ہستی۔ قارون کند گدا را * یا جسطرح

سحر مرحوم سے تیر دعاے مضطر۔ تا عرش پونہچا کیونکر + یہ تو سحر برابر۔ سات آٹھ آسمان تھے +

(۶) بیت مثمن صدر و ابتدا اخرب رکن دوم و سوم مکفوف ہو کر مجتبق بہر دو مصرع عروض وضرب مستبغ۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاعلیان۔ دو بار۔ علی قلی خان والہ داغستانی سے از ورزش جفا لیش دل را چو سنگ کردیم + با یار آہنین دل سامان جنگ کردیم + از ورز مفعول شے جفا لیش فاع لاتن دل را چ مفعول سنگ کردیم فاعلیان + با یار مفعول آہنی دل فاع لاتن سامان مفعول جنگ کردیم فاعلیان۔ میر تقی میر سے برقع مین کیا چھپین وہ ہووے جنھون کی یہ تاب + رخسارے تیرے پیارے ہین آفتاب مہتاب + برقع م مفعول کا چھپے وہ فاع لاتن ہو وے ج مفعول نوکیہ تاب فاعلیان + رخسار مفعول تیر پارے فاع لاتن ہیں آ ف مفعول تاب مہتاب فاعلیان زبان اُردو مین فی زماننا نون غنہ کے ساتھ تسبیغ اکثر کیا کرتے ہین۔ منشی اسیر سے مرد جلیل ہون مین لیکن ذلیل ہون مین + تیغ اصیل ہون مین لیکن ہون دست زن مین + لیکن ذ مفعول لیل ہو مین فاعلیان + لیکن ہُ مفعول دست زن مین فاعلیان۔ اس وزن مین بھی مثل وزن پنجم التقاے ساکنین درست ہی جیسے وجدان سرہندی سے جان حاضرست بستان دل سیکنی طلب نیست + یک شیشہ بود شکست پہلوے ما حلب نیست + ہم یہان بھی رکن دوم مصرع دوم کو سالم اور سوم کو مکفوف کہتے ہین یون۔ یک شیش مفعول بود شکس فاع لاتن ت پہلوے مفاعیل ما حلب نیس فاعلیان۔ اگر اس وزن کو بھی مسمط لائین تو لطیف ہو جاتا ہی جیسے اسیر کا شعر مذکور ہو چکا۔

(۷) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا اخرب ارکان اوسط مکفوف مسکن مثل وزن پنجم باقی عروض وضرب مقصور۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاعلات۔ دو بار سے دوش از در رم در آمد سر مست و بیقرار + ہمچون مہ دو ہفتہ ہر ہفت کردہ یار + دوش از د مفعول رم در آمد فاع لاتن سر مست مفعول بیقرار فاعلات + ہمچو م مفعول ہے دو ہفتہ فاع لاتن ہر ہفت مفعول کردہ یار فاعلات۔

(۸) بیت مثمن عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن ہفتم۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاعلن۔

دو بار- سعدی سے گل در چمن نباشد ہمرنگ روے او * بلبل بگل مباہی عاشق ببوے او * گل دریح مفعول من نباشد فاع لاتن ہمرنگ مفعول روے او فاعلن + بلبل ب مفعول گل مباہی فاع لاتن عاشق ب مفعول بوے او فاعلن-

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب حشو اول و دوم مکفوف عروض و ضرب سالم اور حشو سوم وچہارم باہم مکفوف مسکن مثل وزن پنجم- مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن + مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن- خاقانی سے جانے کہ یافت از خم زلفین تو رہائی * از کار باز ماند ہمچون بت از خدائی * جانیک مفعول یافت زخ فاعلات مزلفین مفاعیل تو رہایی فاع لاتن + از کار مفعول باز ماند فاع لاتن ہمچوب مفعول تز خدایی فاع لاتن- اسمین اگر پہلا مصرع مثل دوم ہو اور دوم مثل اول تو بھی بلا تکلف درست اور اگر اسکے عروض وضرب مین تسبیغ کرین جب بھی جائز ہی- وزن پنجم سے یہانتک پانچ وزنون کا اجتماع باہمی جائز ہی-

(۱۰) شعر مثبت رکنی صدر و ابتدا اخرب عروض وضرب مقصور باقی مکفوف- مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات- دو بار- مرزا سعد الدین راقم مشہدی سے عادت بجمع بودن احباب کردہ ایم * مابونمے کنیم گلے راکہ دستہ نیست * عادتب مفعول جمع بود فاعلات ن احباب مفاعیل کردایم فاعلات + مابون مفعول مے کنیم فاعلات گلیراک مفاعیل دست نیس فاعلات سحر مرحوم سے ساقی بسا ہوا ہی دل ناشکیب مین * کنتر لگا ہوا ہی لبا دے کی جیب مین * ساقیب مفعول ساہواہ فاعلات دسلے ناش مفاعیل کیب مین فاعلات- وقس علی ہذا-

(۱۱) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض وضرب محذوف باقی مکفوف- مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن- دو بار- میر عبد الغنی تفرشی سے گلگل ز بادہ چون پر طاؤس گشتۂ * آمادۂ ہزار دہن بوس گشتۂ * گل گلز مفعول بادچوپ فاعلات رطاووس مفاعیل گشتیی فاعلن + اماد مفعول یے ہزار فاعلات دہن بوس مفاعیل گشتیی فاعلن- جناب مرزا محمد رضا برق مغفور سے کیا شوخیان ہین ابلق لیل و نہار کی * جمتی نہین کہ

ران کسی شہسوار کی ✤ کا شوخ مفعول یا ہ ابل فاعلات قلبون مفاعیل ہار کی فاعلن + جمتی ان مفعول ہی ہران فاعلات کسی شہس مفاعیل وار کی فاعلن -

(۱۲) بیت مثمن صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب محذوف مقصور باقی مکفوف۔ مفعول فاعلات مفاعیل فعْلن بسکون دوم - دوبارہ دانی کہ از چہ عمر گزارم بانده ✤ زیرا کہ توز اندہِ من شاد مانی ✤ دانیک مفعول از چ عمر فاعلات گزارم ب مفاعیل انده فعْلن + زیراک مفعول توزاند فاعلات ہمن شاد مفاعیل مانی فعْلن - اس عروض و ضرب کو لوگ ابتر کہتے ہین اور وہی غلطی کرتے ہین جو ہم نے وزن سوم مین بیان کی -

(۱۳) شعر مثمن صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب مجبوب موقوف باقی مکفوف۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاع - دوبارہ عاشق شدم بران بتِ ناسازگار ✤ صبرم دہاد در غم او روزگار ✤ عاشق شُ مفعول دم براب فاعلات تناساز مفاعیل گار فاع + صبرم مفعول دہاد در غ فاعلات م او روز مفاعیل گار فاع -

(۱۴) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب مجبوب مکشوف۔ مفعول فاعلات مفاعیل فع - دوبارہ تنہا بہ تیر غمزہ نہ دل دوخت او ✤ کز آتشِ فراق مرا سوخت او ✤ تنہا ب مفعول تیر غمز فاعلات ندل دوخ مفاعیل او فع + کزاا ت مفعول شے فراق فاعلات مرا سوخ مفاعیل او فع۔ صاحب شجرۃ العروض نے مجبوب مکشوف کی جگہ مطموس لکھدیا ہے اور طمس کی تعریف خلاف واقع کی مؤلف نے اسکی تصریح بیان طمس مین کردی - یہ چودہ[۱۴] وزن وافی المثمن ہین -

(۱۵) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن - دوبارہ نمے خواہم از تو یکدم جدا باشم ✤ تو باشی ہمراہ من ہر کجا باشم ✤ نمے خاہم مفاعیلن از تیکدم فاع لاتن جدا باشم مفاعیلن + تباشی ہم مفاعیلن راہ من ہر فاع لاتن کجا باشم مفاعیلن -

(۱۶) بیت مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل - دوبارہ بماندم ز عاشقیت چنین زار ✤ کنون برمن ای نگار ببخشا ✤ بماندم ز مفاعیل عاشقیت فاعلات

چنی زار مفاعیل + کنو برم مفاعیل نے نگار فاعلات بنجتاسے فعولان -
(۱۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات فعولن - دوبار
جامی سے خوشا جلوۂ جمال تو دیدن + خوشا میوۂ وصال تو چیدن + خشا جلو مفاعیل
یے جمال فاعلات تدیدن فعولن + خشا میو مفاعیل یے وصال فاعلات تچیدن فعولن -
(۱۸) چھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب سالم باقی مکفوف - مفعول فاعلات
مفاعیلن - دوبار سے ای مہجبین کہ یار دل آزاری + سویم نگاہ کن ز سر یاری + ای مہج
مفعول بیک یار فاعلات دلازاری مفاعیلن + سویمین مفعول گاہ کنز فاعلات سرے یاری
مفاعیلن -
(۱۹) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور - مفعول فاعلات
مفاعیل - دوبار سے از کار رفتہ ہیچ میندیش + وز نا مدہ ہنوز مکن یاد + از کار مفعول رفتہ ہیچ
فاعلات میندیش فعولان - وز نام مفعول دہ ہنوز فاعلات مکن یاد مفاعیل -
(۲۰) شعر شش رکنی صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب محذوف - مفعول فاعلات
فعولن - دوبار - رودکی سے آوخ کہ خون خویش بخوردم + در غم چہ صبر ہا کہ نکردم + آوخک
مفعول خو نخیش فاعلات بخردم فعولن + در غمچ مفعول صبر ہاک فاعلات نکردم فعولن -
(۲۱) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مجبق - مفعول فاع لاتن
مفعولن - دوبار سے دارم بدرد ہجرش بیتابی + بہرم چرا نباشد بیخوابی + دارم مفعول
در دہجرش فاع لاتن بیتابی مفعولن + بہرچ مفعول را نباشد فاع لاتن بے خابی مفعولن -
(۲۲) چھ رکن کی بیت عروض و ضرب مجبق مقصور باقی مثل وزن بست وکیم - مفعول فاع لاتن
مفعول - دوبار سے آن بیو فانگارے دل برد + زیر قدم بخواری بسپرد + ابیو مفعول فانگا
فاع لاتن دل برد مفعول + زیرق مفعول دم بخاری فاع لاتن بسپرد مفعول -
(۲۳) بیت شش رکنی صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب مجبق محذوف باقی مکفوف

مفعول فاع لاتن فعْلن - بسکون دوم - دوبار - امیدی رازی سے رخسار در نقابش بنگر + خورشید در سحابش بنگر + رخسار مفعول درنقابش فاع لاتن بنگر فعْلن + خورشید مفعول در نقابش فاع لاتن بنگر فعْلن -

(۲۴) شعر مسدّس صدر و ابتدا اخرب حشو مکفوف عروض و ضرب ازل - مفعول فاعلات فعول - دوبار سے مانند روے خوب نگار + تا بد شب چہاردہ ماہ + مانند مفعول روے خوب فاعلات نگار فعول + تابدش مفعول بے چہار فاعلات دماہ فعول - اس وزن مین عروض و ضرب مجبوب بھی لانا جائز ہی بروزن فَعَل بحرکات اوائل -

(۲۵) چھ رکن کا شعر مگر معقد اسطرح کہ چھون ارکان ملاکر ایک بیت بروزن مفعول فاعلات مفاعیلُ بحرکت آخر + فاعلات مفاعیل فاع - یون سمجھو کہ ایک مثمن تھا بروزن مفعول فاعلاتُ مفاعیل فاعلاتُ + مفاعیلُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لاتن - سواے ضرب سب ارکان متحرک الاواخر - اسکے مصرع دوم کے آخر سے اسقدر (لات مفاعیل فاع لاتن) نکال لیا تو وہی باقی رہگیا جو اوپر مذکور ہوا پھر بقیہ کے دو حصے کرکے دو مصرعے تین تین رکن کے بنا لیے اسطرح کہ عروض مفاعیل بحرکت آخر مکفوف (اسی کف کے سبب شعر معقد ہی) اور ضرب فاع مجبوب موقوف اور صدر مفعول اخرب اور ابتدا فاعلات مکفوف فی المعیار سے تا کی بوم بماندہ و تیمار + عشق آن بت نامہربان + کین عشق سے مصرع دوم شروع ہی یون - تاکیب مفعول م بماند فاعلات ہ تیمار مفاعیل + یہ ایک مصرع ہی - عشق اا ب فاعلات تنامہر مفاعیل بان فاع + یہ مصرع دوم ہی -

(۲۶) شعر شش رکنی معقد سب مثل وزن بست و پنجم مگر رکن دوم و پنجم اپنے اوا خر کے ساتھ مسکن مفعول فاع لاتن مفعول + فاع لاتن مفعول فاع - فی المعیار سے سرو سہی بیالا رخ سیب + و سیم دندان لب ناردان + سین سیم سے مصرع دوم آغاز ہی یون - سرو س مفعول ہی بیالا فاع لاتن رخ سیب مفعول + یہ مصرع اول ہوا - سیم دندا فاع لاتن لب نار مفعول دان فاع -

یہ مصرع دوم ہے۔

(۲۷) بیت مسدس بروزن مفعول مفاعیل فاع لاتن۔ دوبارہ اسکا نام شمس الدین فقیر دہلوی نے حدائق البلاغۃ مین مضارع مسدس اخرب مکفوف رکھا۔ اس نام سے تو وہ وزن نکلیگا جو مؤلف نے وزن ہجدہم مین بتایا۔ الغرض حضرت فقیر اوسکی مثال مین انوری کا یہ شعر لکھتے ہین ؎ تا ملک جہان را مدار باشد ÷ فرمان دہ آن شہریار باشد ÷ تا ملک مفعول جہان رام مفاعیل ارباب فاع لاتن + فرماد مفعول ہ آن شہر مفاعیل یار باشد فاع لاتن۔ اور فرماتے ہین کہ درینجا یکرکن فاع لاتن از اصل مثمن در حشو کم شدہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ قاعدہ استعمال اس بات کا مقتضی ہے کہ ہر ایک وزن مثمن کے آخر سے رکن کم کرکے مجزو بناتے ہین یہ خلاف استعمال ہے کہ مثمن کے درمیان مصراع سے کوئی رکن نکالکر زبان فارسی مین مجزو بنایا جائے۔ اسلیے میری راے مین یہ وزن وزن پنجم بحر قریب مسدس لاصل خرب مکفوف سالم العروض والضرب سے ہے جسکو انھون نے بحر مضارع سے تراشا۔

(۲۸) بیت مسدس بروزن مفعول مفاعیل فاعلات یا فاعلن۔ اسکا نام بھی فقیر دہلوی نے مضارع مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف رکھا۔ اس نام سے تو وہ وزن بنجائیگا جو ہم نے وزن نوزدہم مین نقل کیا۔ خلاصہ یہ کہ صاحب حدائق نے اسکی مثال مین انوری کا یہ قطعہ لکھا ہے ؎ گو آصف جم کو بیا ببین ÷ بر تخت سلیمان راستین ÷ پیشش بدل دیو ددام و دد درہم زدہ صفہاے حور عین ÷ گو آص مفعول فجم کو ب مفاعیل یا ببین فاعلات + بر تخت مفعول سلیمان مفاعیل راستین فاعلات + پیشش ب مفعول دلے دیو مفاعیل دام و دد فاعلن + درہم ز مفعول د صفہاے مفاعیل حور عین فاعلات + اس بحر مین پھر جناب فقیر نے وزن بست و ہفتم کا غوطہ کھایا اور درمیان مصرع سے ایک رکن کم بتایا۔ اب ہم پھر وہی کہتے ہین کہ یہ وزن وزن ہشتم و نہم بحر قریب مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف سے بلا دقت بن سکتا ہے۔ طرہ یہ کہ صاحب میزان الافکار کو بھی مولانا صاحب اپنے ساتھ لے ڈوبے میزان کا

وزن دوازدہم[12] مضارع ملاحظہ طلب ہے - صرف بوجہ رفع مغالطۂ صاحب حدائق ہم نے وزن بست وہفتم[27] وبست وہشتم[28] یہان قائم کیے ورنہ ضرورت کیا تھی -

(۲۹) شعر شش رکنی حشو سالم باقی مقبوض - مفاعلن فاع لاتن مفاعلن - دوبار ے مرا بکوے تو رفتن کجا شود * ز ناتوانی مگر از خدا شود * مرا بکو مفاعلن یے ترفتن فاع لاتن کجا شود مفاعلن + زناتوا مفاعلن نی مگراز فاع لاتن خدا شود مفاعلن -

(۳۰) چھ رکن کا شعر صدر مکفوف ابتدا اخرب عروض وضرب محذوف باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات فعولن + مفعول فاعلات فعولن - رودکی سمرقندی ے جوانی گسست وچیرہ زبانی * طبعم گرفت نیز گرانی * جوانیگ مفاعیل سست چیر فاعلات زبانی فعولن + طبعمگ مفعول رفت نیز فاعلات گرانی فعولن - یہ وزن گویا اوزان ہفدہم وبستم کا مجموعہ ہے - وزن پانزدہم سے یہان تک سولہ[16] اوزان مجزوہین -

(۳۱) چار رکن کا شعر صدر وابتدا مکفوف عروض وضرب سالم - مفاعیل فاع لاتن - دوبار ے چہ کردم ستا بگوئی * کہ برمن چنین بہ کینی * چکردم س مفاعیل تا بگویی فاع لاتن + کبر منچ مفاعیل نی بکینی فاع لاتن -

(۳۲) شعر مربع صدر وابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور - مفاعیل فاعلات - دوبار ے نہ بینی کہ عشق یار * بمن دست برکشاد * نبی نیک مفاعیل عشق یار فاعلات + بمن دست مفاعیل برکشاد فاعلات -

(۳۳) بیت چہار رکنی صدر وابتدا مکفوف عروض وضرب محذوف - مفاعیل فاعلن - دوبار ے یک اندرز ما شنو * کہ پیش عدو مرو * یکندرز مفاعیل ما شنو فاعلن + کپیشع مفاعیل دو مرو فاعلن -

(۳۴) چار رکن کا شعر صدر وابتدا اخرب عروض وضرب سالم - مفعول فاع لاتن - دوبار ے آمد بہار خرم * وقت گل اندر آمد * آمدب مفعول ہار خرم فاع لاتن + وقتیگ مفعول

لندرا مد فاع لاتن -

(۳۵) بیت مربع صدر و ابتدا اخرب عروض سالم ضرب مخذوف - مفعول فاع لاتن + مفعول فاعلن ؎ افتد چنانکہ دانی + در عشق آن صنم + افتد چ مفعول نا کدانی فاع لاتن + در عشق مفعول ا اصنم فاعلن -

(۳۶) شعر چہار رکنی صدر و ابتدا اخرب عروض مسبغ ضرب مقصور - مفعول فاع لیبان + مفعول فاعلات ؎ ای دلبر نگارین + با ما یکے بساز + ای دلب مفعول رے نگارین فاع لیبان + با ماے مفعول کے بساز فاعلات -

(۳۷) چار رکن کا شعر صدر اخرب ابتدا امو فور یعنی خرب سے بچکر مکفوف قائم ہی عروض و ضرب مقصور - مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلات ؎ ای یار دلربا ے + یکے بار ہی بساز + ای یا مفعول دلربا ے فاعلات + یکے بار مفاعیل ہی بساز فاعلات - یکے کے بعد لفظ بار مقدر اور رہی بفتح اول بندہ -

(۳۸) بیت چہار رکنی صدر اخرب ابتدا امو فور یعنی مکفوف عروض مقصور ضرب محذوف مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلن ؎ ای عشق الغیاث + برین بندہ رحم کن + ای عشق مفعول الغیاث فاعلات + بری بند مفاعیل رحم کن فاعلن - سی[۳] و ہفتم اور سی[۳] و ہشتم کا اجتماع درست ہی بلکہ چارون اوزان اخیر کا اجتماع باہمی جائز ہی اور اگر بنظر تعمق دیکھو تو اوزان سی[۳] و ہفتم و سی[۳] و ہشتم کے عروض و ابتدا مین باہم تسکین لانے سے وزن سی[۳۶] و ششم و سی[۳۵] و پنجم بنجائینگے کما صرح فی المعیار - وزن سی[۱] و یکم سے یہانتک آٹھ اوزان مسطور ہین -

(۳۹) تین رکن کا ایک شعر معقد - صدر مکفوف ضرب مجبوب عروض ندارد - مفاعیل فاعلات فعل بحر کتین اوائل ایک بار - فی المعیار ؎ دل از یار سنگدل گسل + دل ز یار مفاعیل سنگدل فاعلات گسل فعل - قدما اسطرحکے چار شعر کہتے تھے تین شعرون مین ایک قسم کا قافیہ اور چوتھے شعر مین اور قسم کا قافیہ لاتے تھے اور اوسکو ایک خانہ فرض کرتے تھے

جسکو عوام ہند کڑی کہتے ہین مگر ایک خانے کا قافیہ اخیر دوسرے خانے کے قافیہ اخیر سے ہمدوش ہوتا تھا یون سے دولت گرچہ مبتلا نکند + بگیسوت دربلا نکند + اگر با تو یک جفا نکند + دل از یار سنگدل نگسل + یہ چار شعر مثلث ہموزن ہین اور سب ملا کر ایک خانہ ہی اسیطرح دوسرا خانہ سمجھو مگر نگسل کا قافیہ اوس خانے کے چوتھے شعر مین لانا پڑیگا لیکن بند مطلع کے چارون اشعار کا قافیہ یکسان چاہیے پھر وہی ہر بند کے چوتھے شعر مین بولتا جائیگا - الغرض مطربان پارس مین بعض اسکو (پارسی باربد) کہتے ہین اور بعض (جادو راہ) نام بتاتے ہین - راہ کے معنی نغمہ اور راگ و دھن - باربد خسرو پرویز کے گویے کا نام ہی وہ اسی قسم کی راہین الاپتا تھا - صاحب معیار فرماتے ہین کہ اس قسم کے اوزان پر طول طویل نظم مثل قصیدے یا غزل کے نہین کہی گئی -

(۴۰) بیت سہ رکنی سب مثل وزن سی و نہم مگر رکن دوم و سوم باہم مجبوق یعنی ضرب مجبوب مجبق - مفاعیل فاع لاتن فع - یکبار سے بنامردمی چرا کوشی + بنامرد مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی فع - یہ بھی جادو راہ ہی - متاخرین شعرا مین ایک شاعر نے اسکے صدر و ابتدا کو اخرب اور رکن دوم کو بدستور سابق محذوف اور ضرب کو مجبوب مقطوع استعمال کیا اور اس جادو راہ مین ایک نوحہ لکھا - وزن مفعول فاعلات فع - جسکا ایک بند یہ ہی سے امشب شب عزا بود + آہ و فغان بجا بود + ماتم مصطفے بود + این غم مرتضے بود + امشب ش مفعول بے عزاب فاعلات ود فع + اہو فـ مفعول غا بجاب فاعلات ود فع + ماتمب مفعول مصطفے ب فاعلات ود فع + ای غمب مفعول مرتضے ب فاعلات ود فع - یہ بھی پارسی باربد کے چار شعر ہین

(۴۱) شعر مثلث سب مثل وزن چہلم مگر ضرب ازل مجبق - مفاعیل فاع لاتن فاع - یکبار سے از یرا چنین گزیدم یار - از یراچ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع - یہ بھی جادو راہ کا ایک شعر ہی - وزن سی و نہم سے یہانتک تین اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہی اور یہ تینون اوزان منہوک المشطور ہین یعنی وزن مشطور کے چار حصون مین سے ایک حصہ اخیر نکال کر تین حصون

کے برابر استعمال کیا ہے۔

تنبیہ - اس بحر مین بھی لوگون نے طوفان بے تمیزی اوٹھایا ہے اور ایک شعر لائے ہین بروزن مفعول فعلن مفعول فعلن - بحرکت دوم - دوبار - یون سے گریم بشب غم سوز دیو دل من + گل شمع بکند از آب و گل من + گریم ب مفعول شب غم فعلن سوز دیو مفعول دل من فعلن - و بنا علیہ - کہتے ہین کہ مفعول آ مین ہر جگہہ اضرب ہے اور فعلن بحرکت دوم ہر مقام پر مخبون محذوف - یارب ہم کہان تک سمجھائین ایک ایک وزن مین تین تین خطائین - اول خرب درمیانی نادرست ہے - دوم عروض وضرب کے سوا حذف اور جگہہ غلط - سوم بحر مضارع کا فاع لاتن مفروق ہے پھر وتد مفروق مین خبن کرنا امر خبط ہے لہذا یہ وزن مہمل در مہمل و غلط در غلط اور سراپا بے ربط ہے

مقتضب

یہ بحر خاص اہل عرب کی ہے - اسکی اصل - مفعولات مستفعلن مستفعلن دائرے مین دوبار ہے اور بنا مین اسکو مجزو لاتے ہین - اسکے عروض وضرب دونون ایک ہی قسم کے آئے ہین یعنی مطوی اور پانچ وزن اسکے مستعمل ہین یون -

(۱) چار رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی - فاعلات مفتعلن - دوبار سے اَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَهَا + عَارِضَانِ كَالْبَرَدِ + باشباع - اعرضت ف فاعلات لاحلہا مفتعلن + عارضان فاعلات کلبر دی مفتعلن - معشوقہ نے منہ پھیرا تو اوسکے دونون رخسارا و لے کے مانند شفاف اور سفید ظاہر ہوئے -

(۲) شعر مربع صدر مخبون باقی مطوی - مفاعیل مفتعلن + فاعلات مفتعلن سے اَتَانَا مُبَشِّرُنَا + بِالْبَيَانِ وَالنُّذُرِ + اتانا م مفاعیل بش شرنا مفتعلن + بل بیان فاعلات ون نذری مفتعلن - بیان اور بیم سے ہمارا بشارت دینے والا آیا -

(۳) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا دونون مخبون باقی مطوی - مفاعیل مفتعلن - دوبار سے يَقُولُونَ لَا تَبْعَدُوا + وَهُمْ يَدْفِنُونَهُمْ + باشباع - یقولون مفاعیل لا ابعدو مفتعلن +

دہم یدف مفاعیل تو نہ ہو مفتعلن - کہتے ہین ہلاک نہون بجا لیکہ دفن کرتے ہین یعنی دفن کیے جاے دعا کرتے ہین کہ ہلاک نہون - یہان بعد بکسر دوم بمعنی ہلک ہی جو بفتح دوم ہی - یدفنو نہم کا میم ساکن نہین ہو سکتا ورنہ بروزن فاعلن ہو جائیگا اور وہ غلط ہی کیونکہ یہان رفع جائز نہین اس بحر مین مفعولات کی فے اور واو مین مراقبہ ہی یعنی ایک کا سقوط جائز ہی اور ایک کی بجالی واجب ہی اگر خبن ہو گا تو طی نہو گا اور طی ہو گا تو خبن نہو گا یعنی ایک ہی مفعولات مین خبن و طی ساتھ ہی ہو کر فعلات نہین ہو سکتا - ابن قطاع کہتا ہی خبن سے طی مفعولات احسن ہی - فرّا کے نزدیک اسمین مراقبہ نہین ہی وزن چہارم مین اسکی مثال موجود ہی -

(۴) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مخبول باقی مطوی - فعلات مفتعلن دو بار ے صرّمتک جَارِیَۃٌ ﴿ تَرَکَتْکَ فِیْ تَعَبٍ ﴿ باشباع - صرمتک فعلات جاریتن مفتعلن + ترکتک فعلات فی تعبی مفتعلن - قطع کیا تجھکو جاریہ نے چھوڑا تجھکو تعب مین - یہی شعر انکار مراقبہ کے لیے فرّا نے لایا ہی یعنی اس صورت مین مکانفہ ہو گا یعنی ساکنین مفعولات کا معًا سقوط جائز ہی -

(۵) شعر مربع صدر و ابتدا سالم باقی مطوی - مفعولات مفتعلن - دو بار ے مَا بِالدَّارِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا النُّؤْیُ وَ الْوَتَدُ ﴿ باشباع - ما بد دار مفعولات من احدن مفتعلن + ال لن نوی مفعولات ول وتدو مفتعلن - نہین ہی گھر مین کوئی مگر خندق اور میخ - نوی بضم نون و سکون ہمزہ وہ خندق اگرد اگرد خیمہ کھودین تا خیمے کے اندر پانی نہ آئے اور اوسی مین رہجائے - یہان دو نون مفعولات مین بری ہی یعنی اسمین معاقبہ ہو سکتا تھا اور نہ کیا - یہ شعر بھی فرّا لایا ہی - یہانتک پانچ اوزان بحر عربی ہین -

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین مفعولات مستفعلن چار بار کا ایک مصرع ہی - فارسی مین وافی و مشطور ملا کر اسکے نو وزن مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن - دو بار ے سوزم ز داغ جگرے نالم ز درد و الم + مے غلتم از شب تا سحر خون گریم از اندوہ و غم + میسوزم

مفعولات و اغنے جگر مستفعلن سے نالم مفعولات در دو الم مستفعلن + سے غلم مفعولات شب تا سحر مستفعلن خو گریز مفعولات اندوہ غم مستفعلن -

(۲) بیت مثمن اور ہر رکن مطوی - فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن - دو بار - جامی سے
سرو گلعذار منی فصل نوبہار منی + من اگرچہ ننگ تو ام عز و افتخار منی + سرو گلع فاعلات ذار منی مفتعلن فصل نوب فاعلات ہار منی مفتعلن + من اگرچ فاعلات ننگ تو ام مفتعلن عز و افت فاعلات خار منی مفتعلن -

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض وضرب مطوی مذال باقی مثل وزن دوم - فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلان - دو بار سے
ہر زمانم از غم تو اضطراب بیشتر ست + گر جدائی از بر من دو رخ تو در نظر ست + ہر زمان فاعلات م از غم تو مفتعلن اضطراب فاعلات بیشتر ست مفتعلان باقی اسیطرح - وزن دوم کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہی -

(۴) شعر ہشت رکنی مفعولات ہر جگہ مخبون اور مستفعلن حشو سوم مین مطوی مسکن باقی ہر جگہ مطوی - مفاعیل مفتعلن مفاعیل مفتعلن + مفاعیل مفعولن مفاعیل مفتعلن سے
دلم بردہ صنما چرا نالہا نکنم + پیے این دل غلتان لب سنگ چون نزنم + دلم برد مفاعیل ہ صنما مفتعلن چرانال مفاعیل ہا نکنم مفتعلن + پیے این د مفاعیل رے غلتا مفعولن لب سنگ مفاعیل چون نزنم مفتعلن - اسمین عروض وضرب یا ایک مذال بھی جائز ہی یعنی مفتعلان -

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن ہر جگہ مطوی مسکن باقی مطوی - فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن - دو بار - حافظ سے
کام بخشی دوران عمر در عوض دارد + جہد کن کہ از عشرت جام خویش بستانی + کام بخش فاعلات ی دورا مفعولن عمر درع فاعلات وض دارد مفعولن جہد کن ک فاعلات از عشرت مفعولن جام خیش فاعلات بستانی مفعولن - ناسخ سے
سننے والے روتے ہین ایسی نیند سوتے ہین + اونیہ نوحے ہوتے ہین اپنی وہ کہانی ہی + سن نوال فاعلات روتے ہی مفعولن ایس نید فاعلات سوتے ہین مفعولان + ان پنوح فاعلات

ہوتے ہیں مفعولن اپنی وہ کب فاعلات بانی ہو مفعولن - اس وزن کو ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مسکن سے بھی تقطیع کر سکتے ہین لیکن زحاف کے حساب سے اسکو مقتضب ہی مین شمار کرنا اولی ہی بلکہ ہزج کے وزن مذکورہ کو بھی اسی جگہ سمجھنا انسب ہو کہ آسانی مقتضب ہی مین ہو -

(۶) بیت مثمن عروض وضرب اعرج باقی چھ رکن مثل وزن پنجم - فاعلات مفعولن فاعلات مفعولان دوبارہ اُستاد ؎ امشب آتشین روئے گرم ژندخوانی ہاست * کز لبش نواہردم در شرر فشانی ہاست * امشبات فاعلات شی رویے مفعولن گرم ژند فاعلات خانی ہاس مفعولان وقس علیہ - لمؤلفہ ؎ ہم اگر قیامت مین جاکے ٹکٹکی باندھین * آفتاب محشر بھی روبرو یار ہو جائے * ہم اگر ق فاعلات یامت مے مفعولن جم ٹکٹکٹ فاعلات کی باندین مفعولان - باقی مثل وزن پنجم - پنجم و ششم اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہو -

(۷) شعر ہشت رکنی سب مثل وزن پنجم و ششم مگر کسی درمیانی مفعولن مطوی مسکن کو بروزن مفعولان لاتے ہین وہان یہ سمجھو کہ یہ وزن دراصل مشطور تھا اور اوسمین عرج لائے تھے اوسکے بعد مضاعف کر لیا یون - فاعلات مفعولان فاعلات مفعولن یا مفعولان - صائب تبریزی ؎ گہ سبو زنم بر سنگ گہ بپائے خم افتم * ساقیا مرنج از من عالم جوانیہاست * گہ سبوز فاعلات نم بر سنگ مفعولان گہ بپاے فاعلات خم افتم مفعولن - اُستاد ؎ حال دل نہین معلوم لیکن اسقدر یعنی * ہم نے بارہا ڈھونڈا تم نے بارہا پایا * حال دلن فاعلات ہی معلوم مفعولان لیکنسق فاعلات در یعنی مفعولن - وقس علی ہذا - لوگون نے ناحق ایسے اعرج درمیانی کا نام (مزحوف مروج) رکھا ہی اور کہتے ہین کہ ایک حرف تقطیع سے زیادہ موزون ہوا - یہ سات وزن وافی المثمن ہین -

(۸) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مطوی - فاعلات مفتعلن - دوبارہ ؎ ترک خوبروے مرا * گو چرا نہ خوش منشی * ترک خوب فاعلات روسے مرا مفتعلن + گو چران فاعلات خش منشی مفتعلن -

(۹) شعر مربع رکن مفعولات ہر جگہ مخبون اور مستفعلن مطوی - مفاعیل مفتعلن - دو بارسے چرا کشتی از نگہم * بخشمت کہ بگینم * چرا کشت مفاعیل نہ نگہم مفتعلن * بخشمتک مفاعیل بگینم مفتعلن - وزن ہشتم سے یہانتک دو اوزان مشطور ہین -

مجتث

اس بحر کی اصل بزبان تازی مس تفع لن فاعلاتن دائرے مین دو بار ہر جگہ بنا ہین مجزو لاتے ہین - اسکے عروض - سالم - مخبون - مکفوف - تین قسم کے اور ضربین - سالم - مخبون - مشعث - تین طرح کی آتی ہین - پانچ وزن اسکے مستعمل ہین اور پانچون مجزو حسب تفصیل ذیل -

(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مس تفع لن فاعلاتن - دو بارسے اَلْبَطْنُ مِنْہَا خَمِیْصٌ * وَالْوَجْہُ مِثْلُ الْہِلَالِ * باشباع - البطن من مس تفع لن ہا خمیصن فاعلاتن * ول وجہ مث مس تفع لن لل ہلالی فاعلاتن - اوس معشوقہ کا شکم خالی ہے یعنی وہ نازک کمر ہے اور اوسکا رخ مثل ہلال کے روشن ہے -

(۲) شعر مربع اور ہر رکن مخبون مفاعلن فعلاتن - دو بارسے وَلَوْ عَلِقْتَ بِسَلْمیٰ * عَلِمْتَ اَنْ سَتَمُوْتَ * باشباع - ولو علق مفاعلن ت بسلمیٰ فعلاتن * علمت ان مفاعلن ستموتو فعلاتن اگر تو عاشق ہو سلمیٰ پر تب تو جانیگا کہ مین جلد مر جاؤنگا -

(۳) بیت چار رکنی ضرب سالم باقی مکفوف مس تفعل فاعلات * مس تفعل فاعلاتن - سے مَا كَانَ عَطَاؤُهُنَّ * اِلَّا عِدَةً ضِمَارًا * ما کان مس تفعل طاہن ن فاعلات * الل لا مس تفعل تن ضمارا فاعلاتن - اون عورتون کی کوئی عطا نہین مگر وعدہ تو اوسمین وفا نہین - ضمار بالکسر وہ وعدہ جسکی وفا کی امید نہو - اس بحر مین خبن و کف ہر جگہ جائز ہے مگر ضرب مین کف جائز نہین اور یہی شعر اوسکی مثال ہے -

(۴) چار رکن کا شعر عروض و ضرب سالم باقی مشکول مفاعل فاعلاتن - دو بارسے اُولٰئِکَ خَیْرُ قَوْمٍ * اِذَا ذُکِرَ الْخِیَارُ * باشباع - الائک مفاعل خیر قومن فاعلاتن * اذا ذک مفاعل

رل خیار وفاعلاتن۔ جب کہ نیک لوگ مذکور ہوتے ہین اوسوقت یہ بہتر قوم ہین یعنی جہان نیکون کا ذکر کرتے ہین تو انکو سب سے بہتر سمجھتے ہین۔ مس تفع لن کے نون اور فاعلاتن کے الف اول مین پھر فاعلاتن کے نون اور مس تفع لن کے سین مین معاقبہ ہے۔

(۵) بیت مربع ضرب مشعث باقی سالم۔ مس تفع لن فاعلاتن + مس تفع لن مفعولن ؎ لِمْ لَایَعِیْ مَا اَقُوْلُ + باشباع۔ ذَا السَّیِّدُ الْمَاْمُوْلُ + باشباع۔ لم لایعی مس تفع لن ما اقولو فاعلاتن + ذس سی یدل مس تفع لن ما مولو مفعولن۔ کیون محفوظ نہین رکھتا جو کچھ کہ مین کہتا ہون یہ سید امید داشتہ شدہ۔ یہان تک پانچ اوزان مجزو ہین۔

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین۔ مس تفع لن فاعلاتن چار بار آئی ہے۔ وافی اور مجزو اور مشطور ملاکر بندرہ اوزان اسکے مستعمل ہین حسب تفصیل ذیل۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن۔ دوبار من شجرۃ العروض ؎ درعشق تو ای پریرو دیوانہ خواہم شدن من + نی نی غلط گفتم این را فرزانہ خواہم شدن من + درعشق تو مس تفع لن ای پریرو فاعلاتن دیوانخا مس تفع لن ہم شدن من فاعلاتن + نی نی غلط مس تفع لن گفتم ای را فاعلاتن فرزانخا مس تفع لن ہم شدن من فاعلاتن۔

(۲) شعر مثمن اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ دوبار نقی کرد ؎ شب فراق چراغے زدل فروزم وگریم + چو شعلہ افتم وخیزم چو شمع سوزم وگریم + شبے فرا مفاعلن ق چراغے فعلاتن زدل فرو مفاعلن زم وگریم فعلاتن + چشعلہ اف مفاعلن تم وخیزم فعلاتن چشمع سو مفاعلن زم وگریم فعلاتن + سید محمد خان رند لکھنوی ؎ موافقت مین عناصر کی گر نفاق نہوتا + فراق روح کا قالب سے اتفاق نہوتا + موافقت مفاعلن معناصر فعلاتن کی گر نفا مفاعلن ق نہوتا فعلاتن + فراق رو مفاعلن حکا قالب فعلاتن س ات تفا مفاعلن ق نہوتا فعلاتن۔

(۳) بیت ہشت رکنی عروض وضرب مخبون مسبغ باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلیات

دو بار۔ شاہ آفرین لاہوری سے مزوّران کہ ورانکار بادہ مست جدال اند + نہفتہ در تہ ناخن پیالہ ہمچو ہلال اند + مزو ورا مفاعلن کہ درنکا فعلاتن ربادمس مفاعلن تجدالند فعلیان + نہفتہ د مفاعلن تہِ ناخن فعلاتن پیالہم مفاعلن چہلالند فعلیان۔ یا جیسے آتش کا یہ مصرع اول سے فرار کرتے ہین صورت سے تیری دل کے جو غم ہین + نشاط و عیش ہمارا ہی تو سر ور ہمارا + فرار کر مفاعلن تے ہصورت فعلاتن سے تیر دل مفاعلن کہ غم ہین فعلیان۔

(۴) بیت مثمن عروض و ضرب مخبون مقصور باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات بحرکت دوم۔ دو بار۔ رفیع قزوینی سے فلک دو یار موافق ہم رفیق نکرد + کباب گر نمکین شد شراب بے نمک ست + فلک د یا مفاعلن ر موافق فعلاتن ہم رفی مفاعلن قنکرد فعلات کباب گر مفاعلن نمکی شد فعلاتن شراب بے مفاعلن نمکست فعلات۔ ذوق دہلوی سے انکھ وہ ترک کہ جسکی نہین جفا کی پناہ + اور اوسکی آنکھ وہ کافر کہ بس خدا کی پناہ + نکہ و تر مفاعلن کہ جسکی فعلاتن نہی جفا مفاعلن کپناہ فعلات۔ باقی علی ہذا القیاس۔

(۵) بیت مثمن عروض و ضرب مخبون محذوف باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بحرکت دوم دو بار۔ ہلالی ہمدانی سے زبس کہ حسن فزود و غمش گداخت مرا + نہ من شناختم او را نہ او شناخت مرا + زبسک حس مفاعلن نفزود و فعلاتن غمش گدا مفاعلن ختمرا فعلن + نمن شنا مفاعلن ختمورا فعلاتن ن او شنا مفاعلن ختمرا فعلن۔ حکیم میر ضامن علی جلال لکھنوی شاگرد جناب مرزا برق مرحوم سے خبر جو آمد پیری کی آکے ضعف نے دی + شباب لینے کو خود پیشتر روانہ ہوا + خبر ج آ مفاعلن مد پیری فعلاتن کیا کضع مفاعلن فنے دی فعلن۔ باقی علی ہذا

(۶) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مشعث مقصور باقی مخبون۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان بسکون دوم دو بار۔ ملا فرج اللہ شوشتری سے مغان کہ دانۂ انگور آب میسازند + ستارہ مے شکنند آفتاب میسازند + مغا کہ دا مفاعلن نے انگو فعلاتن ر آب مے مفاعلن سازند فعلان + ستارمے مفاعلن شکنند افعلاتن فتاب مے مفاعلن سازند فعلان۔ منشی آ

ؔ پھنسے ہین دامِ حوادث مین عاشق و معشوق + قفس مین بند ہی بلبل گلاب شیشے مین + پسے ہوا مفاعلن محوادث فعلاتن معاشقو مفاعلن معشوق فعلان - وقس علیہ -

(۷) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن - بسکون دوم - دو بار - آذری اسفراینی ؔ سحر خیال رخت بستم اولین مصرع + چو آفتاب بر آمد تمام شد مطلع + سحر خیا مفاعلن لرخت بس فعلاتن تمو ولی مفاعلن مصرع فعلن + چ اافتا مفاعلن ب برامد فعلاتن تمام شد مفاعلن مطلع فعْلن - استاد ؔ ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہی + تمھین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہی + ہر یکیا مفاعلن تپ کہتے فعلاتن ہتم کہتو مفاعلن کاہی فعلن - وقس علیٰ ہذا -

(۸) شعر مثمن مثل وزن چہارم یا پنجم یا ششم یا ہفتم مگر کوئی فعلاتن درمیانی مسکّن - مفاعلن مفعولن مفاعلن فعْلن - کاتبی نیشاپوری ؔ بہ تختِ باغ زجم مید ہد نشان نرگس + کہ جام دارد در دست زرفشان نرگس + بجاہد امفاعلن رددرد مفعولن تزرفشا مفاعلن نرگس فعْلن - یا جیسے خواجہ آتش ؔ کسی کی مُحْرَمِ آبِ روانکی یاد آئی + حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا + کسیکح مفاعلن رم ااب مفعولن رواکیا مفاعلن دائی فعْلن - باقی علیٰ ہذا القیاس - یہان محرم کو مضاف ٹھہرا کر آب روان کو مضاف الیہ فارسی نہین کہہ سکتے کیونکہ محرم لفظ فارسی یا عربی بدین معنی نہین فارسی مین آگیا کو شاماک ورشا ماکچہ کہتے ہین جب اسمین اضافت نہوئی تو فعلاتن سے تقطیع نہوگی بلکہ مفعولن ہوکر رکن مسکّن کھلائیگا فافہم - لہذا محرم کا میم دوم یہان ساکن ہی اور بترکیب ہندی مضاف و مضاف الیہ ہے

(۹) شعر ہشت رکنی عروض مشعث محذوف ضرب محذوف مقطوع مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن بسکون دوم + مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعَل بحرکتین اوائل ؔ مرا دلے ست کہ دائم ستم کند برمن + چہ بود سے ار ستم از ستمگر آمد سے + مرادلے مفاعلن سک دائم فعلاتن ستمکند مفاعلن برمن فعْلن + چبود دیر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگر ا مفاعلن

مدسے فعل - وزن چہارم سے لیکر یہانتک چھہ اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہی -

(۱۰) بیت مثمن عروض مخبون محذوف مطموس اور ضرب مخبون محذوف مدروس حشو سوم مخبون مسکن باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فع - مفاعلن مفعولن مفاعلن فاع سے دلے پرآتش وچشم پرآب دارم + ازانکہ با من بدخو شدہ ہست جانان + دلے پر اسفاعلن آتش چشمے فعلاتن پرآب دا مفاعلن رم فع + ازانکبا مفاعلن من بدخو مفعولن شدہ ست جا مفاعلن نان فاع

(۱۱) شعر ہشت رکنی ہر مس تفع لن مشکول و ہر فاعلاتن سالم - مفاعل فاعلاتن - مفاعل فاعلاتن - دو بارسے بدان مالک الملوکے کہ ہر دو جہان باہرش + شد ندیہیچ چیزے گفتن کاف ونونے + بدامل مفاعل کل ملوکے فاعلاتن کہر دو مفاعل ہا با مرش فاعلاتن + شدند مفاعل ہیچ چیزے فاعلاتن نگفتن مفاعل کاف نونے فاعلاتن - یہان تک گیارہ وزن وافی ہین -

(۱۲) چھہ رکن کا ایک شعر ضرب مخبون مسبغ باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن + مفاعلن فعلاتن مفاعلان سے دلم بہر وفای یار بے بہا + بہا بیار و لبان را بمن سیار + دلم بہر مفاعلن وفای یا فعلاتن ربے بہا مفاعلن + بہا بیا مفاعلن ر لبا را فعلاتن بمن سپار مفاعلان - یہ ایک وزن مجزو ہی -

(۱۳) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلاتن - دو بارسے بحق خوبی رویت + کم از غمان برہانی + بحق تخو مفاعلن بی رویت فعلاتن + کم ازغما مفاعلن برہانی فعلاتن کم بمعنی کہ مرا ہیم اسمین ضمیر مفعول ہی -

(۱۴) شعر مربع ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن + مفاعلن فعلات - بحرکت دوم سے منم زیار بحسرت + منم زعشق بجور + منم زیا مفاعلن ر بحسرت فعلاتن + منم زعش مفاعلن قبجور فعلات - اسمین ضرب مخبون محذوف بھی جائز ہی بروزن فعلن بحرکت دوم -

(۱۵) بیت چہار رکنی عروض مخبون محذوف ضرب مشعث محذوف باقی مخبون۔ مفاعلن فعِلن بحرکت دوم + مفاعلن فعْلن۔ بسکون دوم ؎ تو آگہی صنما + کہ من چہ غم خوردم + ت اگہی مفاعلن صنما فعِلن + کہ من چہ غم مفاعلن خردم فعْلن۔ وزن سیزدہم سے یہانتک تین اوزان مشطور ہین اس بحر مین ہر جگہ فاعلاتن کو مخبون کرکے تسکین جائز ہی تاکہ بروزن مفعولن ہوجائے اگر یہی تسکین عروض و ضرب مین واقع ہو تو اوسکو تشعیث کہین گے۔

بعض متاخرین اسکے مفاعلن صدر و ابتدائی مین خرم لائے ہین اور دھوکے کھائے ہین کیونکہ اوسکی اصل مس تفع لن مفروقی ہی آغاز رکن پر سبب واقع ہی وتد نہین ہی کہ اوسمین خرم ہو سکتا۔ اسلیے محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ در صدر و ابتداے این بحر خرم روا نبود۔

تنبیہ بحر مجتث مین بھی بعض متاخرین ایک شعر لائے ہین اور کہتے ہین کہ مطوی مخبون ہی بروزن مفتعلن فعِلاتن مفاعلن فعِلاتن۔ یون ؎ غمزہ و ناز و ادایت بحسن گر آمد + خنجر و تیر و سنانت بعشق سینہ در آمد + غمزہ نیا مفتعلن زادایت فعِلاتن بحسن کا مفاعلن رگرامد فعلاتن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ اسکے مس تفع لن کا تفع وتد مفروق ہی پھر فاے تفع طی سے کیونکر ساقط ہوسکیگی لہذا یہ وزن محض غلط ہی۔

تشاکل

یہ بحر خاص اہل فارس ہی کی ہی۔ دائرے مین پہلے مسدس الاصل ٹھہری اور فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن۔ دو بار کا ایک ایک شعر قرار پایا اور دو وزن مسدس مستعمل ہوئے پھر ایک اسکا مجزو یون۔

(۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب مقصور باقی ہر رکن مکفوف۔ فاع لات مفاعیل مفاعیل دو بار۔ سیفی ؎ یار غم شدہ ام در شب دیجور + زان سبب کہ نشد در دمحب دور + یار غمش فاع لات دۂ ام در شَ مفاعیل بدیجور مفاعیل + زاسبب کہ فاع لات نشد در د مفاعیل محب دور مفاعیل۔

(۲) بیت شش رکنی عروض وضرب محذوف باقی مثل وزن اول - فاع لات مفاعیل فعولن - دوبار - محب دہلوی سے جان من زغم عشق توزارم + حاصلے بجز اندوہ ندارم + جان من ز فاعلات غمے عشق مفاعیل تزارم فعولن + حاصلے ب فاعلات جز ندوہ مفاعیل ندارم فعولن -

(۳) بیت مجزو یعنی مسدس سے مربع صدر وابتدا مکفوف عروض وضرب مقصور - فاع لاتُ مفاعیلُ - دوبار سے روزگار خزان ہست + بازگردے ازان ہست + روزگار فاع لات خزانست مفاعیل - وقس علیہ -

بعدہ متاخرین نے دائرے مین اسکو مثمن قرار دیا اوس طریقے سے جوکہ قاعدۂ ششم مین جیسے بیان کیا اور فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن - دوبار کا شعر مقرر ہوا یون -

(۴) آٹھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقصور باقی مکفوف - فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلاتُ مفاعیل - دوبار - جامی سے خیز و طرف چمن گیر باحریف سمن روے + گاہ سنبل تر چین و گاہ شاخ سمن بوے + خیز طرف فاعلات چمن گیر مفاعیل باحریف فاعلات سمن روے مفاعیل گاہ سنب فاعلات لتر چین مفاعیل گاہ شاخ فاعلات سمن بوے مفاعیل - اگر روے وبوے سے تحتانی آخر نکال ڈالو تو یہی شعر مکفوف محذوف کی مثال ہوسکتا ہی مفاعیل کے عوض فعولن عروض وضرب مین ہوجائیگا -

چونکہ وزن اول و دوم یعنی مسدس وزن مثمن کے مجزو نہین ہین بدین سبب اول ودوم وچہارم تینون وزن وافی ہین اور سوم مجزو -

اسکے باقی اوزان مثمن بسبب التباس مستعمل نہین مثلاً اسکے مفاعیلن کو ہر جگہ مقبوض کر کے اور فاع لاتن مفاعلن فاع لاتن مفاعلن دوبار کا ایک شعر کہو تو اوسکو بحر خفیف مثمن کا ایسا وزن کہہ سکینگے جسکے مس تفع لن کو ہر جگہ مخبون کرلیا ہو اور فاعلاتن کو ہر مقام پر سالم لانے ہون یہ بحر مستحدث ہی - دائرۂ مشتبہہ کی بحرین اور کل اوزان تمت بالخیر -

تکملہ

جس طرح ہمنے پیشتر قاعدہ شششم مین مذکور کیا اوسیطرح دائرۂ منعکسہ کی نو بحرون کا استعمال بہ سبیل شاذ آیا ہی وہ سب سالم تو لمیاب ہین۔ ہان اونکے اوزان مزاحف محمد بن قیس نے معیار المعجم مین درج کیے ہین۔ اگرچہ انمین بھی وہ مثلش بیان کرتے ہین کہ ان بحرون کے کل اوزان مزاحف بحور نوزدہ گانہ سے ملتبس ہوتے ہین۔ لیکن مولف نے نظر غور کے بعد ایسا پایا کہ البتہ انمین پانچ چھ اوزان اصلی بحر کے ہین جنمین وہ مثالین اور ایراد جو صاحب معیار المعجم لائے ہین اور اونکے جواب اگر جو ہمارے ذہن مین آسکے ہین ہم بیان درج کرتے ہین اور جن اعتراضون کو صحیح جانتے ہین اونکو ہم بھی مانتے ہین۔

[illegible]

اسکی اصل دائرے مین دو بار مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن ہی اور دو اوزان اس کے مستعمل ہین یون۔

(۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض وضرب مقصور باقی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات فاعلان دو بارہ مخور ہیچ در دیار نابکار + کنند یار نابکار دل فگار + مخور ہیچ مفاعیل در دیار فاع لات نابکار فاعلان۔ وقس علی ہذا۔ قال محمد۔ یہ وزن ہزج مسدس مکفوف اشتر مقبوض مسبغ ہی بر وزن مفاعیل فاعلن مفاعلان۔ اقول۔ شتر خرم سے مرکب ہی اسلیے درمیان مین خرم کے موافق شتر بھی نہین آسکتا بدین سبب اس وزن کو بحر ہزج ہی مین شمار کرنا پڑیگا

(۲) بیت مسدس صدر و ابتدا اخرب باقی سالم۔ مفعول فاع لاتن فاع لاتن۔ دو بارہ امروز کرد یارم قصد لشکر + تا گشت جانم از درد ش پر آذر + امروز مفعول کرد یارم فاع لاتن قصد لشکر فاع لاتن + تا گشت مفعول جانم ز در فاع لاتن دش پر آذر فاع لاتن۔ قال۔ یہ مضارع مثمن اخرب اشتر مجحوف ہی بر وزن مفعول فاع لاتن فاعلن فع۔ دو بارہ۔ اقول۔ یہان بھی رکن سوم یعنی مفاعیلن سے اشتر درمیانی نہین بن سکتا اور فاع لاتن مفروقی مین جحف

نہین ہوسکتا کیونکہ اس رکن مین نہ حذذ چل سکتا ہی نہ خبن اور حجف انھین سے مرکب ہی۔ اسلیے یہ وزن بحر صریم کا ہی۔

کبیر

اس بحر کی اصل دائرے مین مفعولات مفعولات مستفعلن۔ دو بار ہی اور دو وزن آئی ہون
(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مطوی۔ فاعلات فاعلات مفتعلن۔ دو بارے آن نگار خوب چہر سیم ذقن ✤ روے خوب در نہان نمود دہن ✤ انگار فاعلات خوب چہر فاعلات سیم ذقن مفتعلن روے خوب فاعلات در نہان فاعلات مود دہن مفتعلن۔ قال۔ یہ وزن بحر وافر اجم معقول سے بوزن مسدس بن سکتا ہی فاعلن مفاعلن مفاعلتن کے وزن پر۔ اقول۔ مین بیان محمد بن قیس سے ہمزبان ہون۔
(۲) بیت مسدس عروض وضرب مخبون مسبغ۔ باقی مخبون۔ مفاعیل مفاعیل مفاعلان دو بارے دلم برد یکے ترک زامردان ✤ زخم کرد زتیمار چو زعفران ✤ دلم برد مفاعیل یکے ترک مفاعیل زامردان مفاعلان ✤ زخم کرد مفاعیل زتیمار مفاعیل چو زعفران مفاعلان۔ قال۔ یہی ارکان بعینہٖ ہزج مسدس مکفوف عروض وضرب مقبوض مسبغ کے ہین۔ اقول۔ لاشک فیہ

مذیل

اسکی اصل دائرے مین مس تفع لن مس تفع لن فاعلاتن۔ دو بار ہی اور ایک وزن اسکا مستعمل یون۔
(۱) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن مفاعلن فعلاتن۔ دو بارے نگار من سوار من سفری شد ✤ ہمے رود چو سر کشان بجہان در ✤ نگار من مفاعلن سوار من مفاعلن سفری شد فعلاتن ✤ ہمے رود مفاعلن چو سر کشا مفاعلن بجہا در فعلاتن۔ قال۔ بحر کامل موقوص مقطوع مسدس سے بلا تغیر یہ وزن بن سکتا ہی۔ اقول۔ سلمنا۔

قلیب

دائرۂ منعکسہ مین اس بحر کی اصل۔ فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن۔ دو بار ہی اور دو وزن

اسکا استعمال جاری ہی حسب تفصیل ذیل۔

(۱) بیت شش رکنی عروض وضرب مقصور باقی مکفوف۔ فاعلاتُ فاعلاتُ مفاعیل دوبار سے ای صنم رہی مکش کہ سزا نیست * این جفامکن بتاکہ روا نیست * ای صنم فاعلات ہی مکشک فاعلات سزانیس مفاعیل + ای جفام فاعلات کن بتاک فاعلات روانیس مفاعیل۔ قال۔ بحر مدید مکفوف مخبون مسبغ مسدس کا وزن ہی۔ فاعلات فاعلن فعلیان

اقول۔ ہان بلاتامل۔

(۲) شعر مسدس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم۔ فاع لاتن فاع لاتن فعولن فاع لاتن فاع لاتن مفاعیل سے مستمندم رازدارم نگارا * خستہ داری جان ما را بہجران * مستمندم فاع لاتن رازدارم فاع لاتن نگارا فعولن + خست داری فاع لاتن جانمارا فاع لاتن بہجران مفاعیل۔ قال۔ یہ بحر مدید مسدس ہی مسبغ الضرب باقی ارکان سالم بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن فاعلیان۔ اقول۔ ہان ہان۔

حمید

اسکی اصل دائرے مین مفعولاتُ مستفعلن مفعولات۔ دوبار ہی اور دو وزن اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) بیت شش رکنی عروض وضرب مطوی موقوف باقی مطوی۔ فاعلاتُ مفتعلن فاعلاث۔ دوبار سے دوش بازگشت مراچون ستاد * تا بوصل جان مرا کرد شاد * دوش باز فاعلات گشت مرا مفتعلن چوستاد فاعلات + تا بوصل فاعلات جانمرا مفتعلن کردشاد فاعلات۔ قال۔ یہ وزن بحر مقتضب مسدس ہی۔ اقول۔ یہ توہم نے مانا مگر مقتضب زبان فارسی مین مسدس نہین آئی اگر بطور عربی مقتضب کو یہان مسدس الاصل سمجھین تو عربی مین مفعولات مستفعلن مستفعلن ہی پھر حمید سے کیونکر مطابقت ہوگی بدین علت یہ وزن حمید ہی کا ہی۔

(۲) شعر چھ رکن کا عروض و ضرب مخبون مکشوف باقی مخبون - مفاعیل مفاعلن فعولن دوبار سے ہمے دل بَرَد آن نگار دلبر * کتا داغ نہد بجان و دل بر * ہمے دِلبَ مفاعیل ردآنگا مفاعلن ر دلبر فعولن * کتا داغ مفاعیل نہد بجا مفاعلن ندل بر فعولن - قال - بعینہ ہزج مسدس مکفوف مقبوض محذوف ہی - اقول - بیشک بلکہ ہزج مین آسانی ہی -

صغیہ

دائرے مین اسکی اصل مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن - دوبار ہی - دو وزن اسکے بھی مستعمل ہین یون -

(۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم سے برخیز جانان بمن دہ آن جام مے * کز نور او جان ما را شد روشنی * برخیز جا مس تفع لن نا بمن دہ فاعلاتن آ جام مے مس تفع لن * کز نور او مس تفع لن جان ما را فاعلاتن شد روشنی مس تفع لن - اسکو صاحب معیار عجم نے کسی دوسری بحر سے نہین بتایا -

(۲) بیت مسدس اور ہر رکن مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن - دوبار سے بہار بود بچشم خزان و دی * کہ شاد بود بروی نگار من * بہار بو مفاعلن د بچشم فعلاتن خزان و دی مفاعلن * کشاد بو مفاعلن د بروی فعلاتن نگار من مفاعلن - قال - یہ مجتث مسدس مخبون ہی - اقول - ہم بھی یہی کہتے ہین بلکہ ٹھیک یہی وزن مجتث فارسی کے وزن دوازدہم مین لکھ چکے ہین -

اصم

اسکی اصل دائرۂ منعکسہ مین فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن - دوبار ہی - اسکے دو وزن مستعمل ہین اور دونون ناجائز یون -

(۱) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقبوض باقی مخبون خلاف قاعدہ - فعلاتن مفاعلن فعلاتن - دوبار سے عجمی ترک من برفت بغربت * زغم عشق او برنگ زریرم * عجمی تر فعلاتن کمن برف مفاعلن ت بغربت فعلاتن - و قس علی ہذا - قال - بنا بے بحر بر وتد مفروق

نہادہ والف فاع لاتن راخبن کردہ لہذا بے ہیچ تغیر این مسدس خفیف مخبون است - اقول - فی الواقع فاع لاتن مفروقی مین خبن نہین ہوسکتا کیا فا مین سبب خفیف ہی جو خبن چل سکے -

(۲) بیت شش رکنی صدر و ابتدا مکفوف حشو مجبق عروض مقصور ضرب مخبون مقصور خلاف قیاس - فاع لاتن مفعولن فاع لات + فاع لاتن مفعولن فعلات ؎ تیر تو چو بین سختے ہنین ہ عاشق مسکین چون نشکند این + تیر تو چو فاع لاتن بی سختے مفعولن اہنین فاع لات + عاشق مس فاع لاتن کی چو بش مفعولن کندین فعلات - قال - رمل مسدس مخبون مشعث مقصور ہی - اقول - اس ضرب نے وزن غلط کردیا وزن اول کا اعتراض یہان بھی جمتا ہی بدین سبب رمل سے شمار کرنا اولیٰ ہی -

سلیم

دائرے مین اسکی اصل مستفعلن مفعولات مفعولات - دو بار ہی اور تین اوزان اسکے مستعمل ہین -

(۱) بیت چھ رکن کی عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات فاعلات دو بار ؎ ای بتک ماہروے حورزاد + بادہ بمن دہ چو رنگ بامداد + ای بتکے مفتعلن ماہروے فاعلات حورزاد فاعلات + بادہ بمن مفتعلن دہ چو رنگ فاعلات بامداد فاعلات - قال - یہ وزن منسرح مسدس مطوی مخبون مکشوف مذال ہی بروزن مفتعلن فاعلن مفاعلان - اقول - کشف درمیان مصرع کیونکر چل سکتا ہی اسیلیے منسرح ناجائز ہان اگر بسیط مجزوے مطوی مخبون مذال کہدو تو کیا مضائقہ -

(۲) شعر شش رکنی عروض و ضرب موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولات - دوبار ؎ ای صنم حورزاد نیکوروے + جنگ مجو با رقیب کمتر گوے + ای صنمے مفتعلن حورزاد فاعلات نیکوروے مفعولات + جنگ مجو مفتعلن با رقیب فاعلات کمتر گوے مفعولات - قال - یہ وزن منسرح مسدس مطوی مقطوع مذال ہی - اقول - سب نام درست مگر اسکے عروض و ضرب کا لقب مین اعرج کہتا ہون -

(۳) بیت مسدس عروض و ضرب مخبون موقوف باقی مخبون - مفاعلن مفاعیلُ مفاعیل
دو بارے مکن بتا بمن بیدہ آزار + کہ مردے ام کم آزار دل آزار + مکن بتا مفاعلن
بمن بے ہ مفاعیل دا ازار مفاعیل + کمر دیم مفاعلن کماز ار مفاعیلُ دلازار مفاعیل -
قال - یہ ہزج مسدس مقبوض مکفوف مقصور ہے - اقول - مین یہان محمد بن قیس سے
ہمزبان ہون -

حمیم

اس بحر کی اصل دائرۂ منعکسہ مین - فاعلاتن مس تفع لن مس تفع لن - دو بار ہے اور ایک وزن
اسکا مستعمل اس طرح -
(۱) بیت مسدس الارکان اور ہر رکن مخبون - فعلاتن مفاعلن مفاعلن - دو بارہ
بچہ ماند رخان آن نگار من + کہ ہمے تا بدآن رخش چو مشتری + بچہ ماند فعلاتن رخان اا مفاعلن
نگار من مفاعلن + کہمے تا فعلاتن بدارخش مفاعلن چمشتری مفاعلن - قال محمد این وزن
کامل موقوص ست کہ صدر وابتداے آنرا قطع کردہ اند - اقول - قطع کا زحاف سوا عروض
و ضرب کے اور کہین جائز نہین لہذا یہ وزن بحر کامل سے بن نہین سکتا بلا شک بحر حمیم مین
شمار کرنا پڑیگا -

قاعدۂ ہفدہم بحور مستحدثہ و مستزاد

بحور دائرۂ منعکسہ کے علاوہ رسالۂ محب دہلوی اور کافل العروض اور رسالۂ میزان الاشعار
سے واضح ہوتا ہے کہ گیارہ بحرین اور ایسی احداث ہوئی ہین جنمین دو تین کے سوا سب تقطیع غیر حقیقی
اور زحافات بے موقع سے ناجائز ہین ہم یہان وہ سب درج کرکے اونکے سہو و اغلاط بیان
کرتے ہین اسطرح -

متشابہ

اس بحر کی اصل آٹھ بار مفعولاتُ بضم آخر کا ایک شعر ہے - بنا مین اسکو موقوف لاتے ہین او

وافی اور مجزو ملاکر سات اوزان اسکے مستعمل کیے ہین یون۔

(۱) شعر مثمن عروض وضرب موقوف باقی سالم۔مفعولاتُ مفعولاتُ مفعولاتُ مفعولاتْ دوبار۔محب ؎ بیاران عشقش رادمام از دردبیتابی است ✤ مشتاقان وصلش راہمہ شب کا بیخوابی است ✤ تقطیع کی ضرورت کیاہو قواعدالعروض تمام ہوئی لوگ مشتاق ہوگئے۔ یہ وزن دراصل ہزج مثمن اخرم مسبغ ہو بروزن مفعولن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان۔دوبار۔پہر یہ بحر مہمل ہوگئی پہلی بسم اللہ غلط۔اس بحر کے موجد حضرت محب ہین۔فرماتے ہین کہ یہ بحر دائرۂ مجتلبہ سے مستخرج ہوتی ہو۔ہم کہتے ہین کہ بلازحاف کسی جزو کی ٹانگ نہین توڑ جاتی مفعولات کے آخر وتد مفروق ہو وہ خود ایسے زحاف اسمین لائے ہین جو وتد مفروق کے واسطے خاص ہین پہر مفعولا برابر مفاعیلن کے اور مفاعیلن سے فاعیلن م برابر مفعولات کے کس طرح ہوسکیگا جب یہ نہ آیا یعنی ہزج اس سے مستخرج نہوئی اور ہزج سے یہ نکل نہ سکی تو دائرہ مجتلبہ سے اسکا نکلنا بالاے طاق ہو۔اس بحر کے سوا حضرت نے دو زحاف بھی ایجاد کیے ایک تنوین دوسرے ثقل اونکا بیان آیندہ ہو۔

(۲) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن منون۔مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن کہتے ہین کہ جب مفعولات کے آخر ایک نون ملاؤ تو اوس زحاف کا نام تنوین ہو یون ؎ جانم برلب آمد بے تو وز غم دارد ہردم زاری ✤ جانان آخر حمے فرما تا گو از خود دورم داری ✤ سبحان اللہ بحر متدارک مخبون مسکن شانزدہ رکنی اور بحر متقارب اثرم مقبوض مجبق شانزدہ رکنی سے یہ وزن بخوبی نکل سکتا ہو بروزن فعلن فعلن سولہ بار پھر متشابہ منون بے اصل ٹھہری۔اس وزن کے نصف کا نام بعضون نے بحر وافر رکھا ہو اور وہ بھی مہمل ہو۔

(۳) بیت مثمن ایک رکن سالم ایک رکن مکشوف۔مفعولات مفعولن مفعولات مفعولن دوبار ؎ در بستان محبوبی نبود چون تو رنگین گل ✤ وز افسون حسن است این چندین شورش بلبل ✤ اول کشف درمیانی ناجائز دوم بحر ہزج اخرم مکفوف مجبق سے یہ وزن

بخوبی بن سکتا ہی بروزن مفعولن مفاعیلن مفعولن مفاعیلن۔ پھر مشابہ بغلط اور بیکار

(۴) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن مطوی مکشوف۔ مفعولاتُ فاعلن مفعولاتُ فاعلن۔ دوبارے مقتولان چشم او مخمور اندتا ابد + کو شمشیر غمزہ را آب از می ہمے دہد + یہان بھی بعلت کشف مابین وزن ناجائز۔ یہ چارون وزن وافی ہین۔

(۵) چھ رکن کا شعر صدر وابتدا سالم حشو مخبونِ مکشوف عروض وضرب مکشوف۔ مفعولاتُ فعولن مفعولن۔ دوبارے دل در زلف پریروئے بستم + از افکار دو عالم وارستم + کشف درمیانی نے وزن غلط کر دیا۔

(۶) بیت مسدس صدر وابتدا مخبول حشو مخبون مکشوف عروض وضرب مکشوف۔ فعلات فعولن مفعولن۔ دوبارے بخیال تو محفل شد گلشن + ز جمال تو دیدہ شد روشن + وزن مین حشو غلط اور پھر تقطیع غیر حقیقی آڑے آئی۔ یہ تو کھُلا کھُلا متدارک مثمن مخبون ہی بروزن فعِلن فعِلن فعْلن فعْلن۔

(۷) شعر شش رکنی عروض وضرب موقوف باقی مثل وزن ششم۔ فعلات فعولن مفعولات۔ دوبارے زغم تو چنانم سرگردان + کہ مباد کسے چون من حیران + یہ بھی متدارک مثمن مخبون مسکن اعرج ہی بروزن فعِلن فعِلن فعْلن فعلان۔ یہ تین وزن مجزو ہین کلیۃً تم سات وزن نکلے ساتون ندارد۔

مختص

اس بحر کی اصل مُتَفاعلن مفاعلتن۔ چار بار کا ایک شعر ہی۔ اس بحر مین ایک رکن کامل کا ایک رکن وافر کا علی الترتیب مرکب کیا ہی۔ وافی اور مجزو ملا کر چھ وزن اسکے مستعمل ہین یون۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مُتَفاعلن مفاعلَتن مُتَفاعلن مفاعلَتن دوبارے محبّ مکن انیقدر جفا صنما کہ بجان و دل گدائے توام + سر بندگی بکار کردم

بنہا دۂ وفدائے توام + تقطیع آسان ہی- جناب بحر سے یہی غم دل حزین کو رہا کبھی غم کی شب سحر نہوئی + دم مرگ بھی وہ آنہ پھر ا کبھی مہر کی نظر نہوئی + اسمین عروض وضرب مسبغ بھی آتے ہین بروزن مفاعلتان -

(۲) بیت ہشت رکنی کبھی اسمین متفاعلن سالم اور مفاعلتن معصوب آتے ہین اور عروض وضرب مسبغ لاتے ہین اور سالم بھی- متفاعلن مفاعیلن متفاعلن مفاعیلان - دو بار- محب دہلوی سے من مستمند راتنہانہ بعشق اوسحر کارست + بکمند زلف شکنش دل عالمے گرفتارست + اور کبھی صرف عروض معصوب آتا ہی باقی ارکان سالم- بروزن متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعیلن + متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعلتن- جناب بحر سے نہ ڈرو کسی سے بادہ کشو پیو شوق سے مگر کچھ دو + ابھی تھی حلال قاضیونکو مے سرخ آبِ زر نہوئی + -

(۳) شعر مثمن- اس وزن مین اختیار ہی کہ رکن متفاعلن کو سب جگہ یا جہان دل چاہیے وہان مضمر یعنی بروزن مستفعلن لاؤ اور مفاعلتن کو سالم- محب سے من در طلب کمی نکنم ہر چند نا امید شوم + چند انکہ اوزمن برمد من نیز در پیش بروم- یہان اضمار ہر متفاعلن مین ہی- جناب بحر سے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے کوئی ہین معنی عرفت یہی + جو بات اوسنے چاہی ہوئی مری چاہی عمر بھر نہوئی + یہان حشو دوم اور ابتدا مضمر ہین باقی سب ارکان سالم- اس وزن مین عروض وضرب مسبغ بھی جائز ہین -

(۴) آٹھ رکن کا شعر حشو اول وسوم وعروض مسبغ باقی مثل وزن اول- متفاعلن مفاعیلان متفاعلن مفاعلتان + متفاعلن مفاعلتان متفاعلن مفاعلتن- یہان رکن دوم معصوب بھی ہی- جناب بحر سے کھو بحر کیا ہوا فی الفور مین نہ کہتا تھا برے ہین یہ طور + ہوئے تم ذلیل یا کوئی اور کوئی بات کارگر نہوئی + یہ وزن گویا مربع تھا اوسکو مضاعف کیا اسلیے تسبیغ درمیانی بمنزلۂ آخر ہوگئی -

(۵) شعر مثبت رکنی ایک رکن مضمر ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن - دوبار - محب دہلوی ؎ یکدم جدا شدن از تو ای دلربا بود مشکل ✤ کز دیدن رخت ما را آرام جان شود حاصل ✤ یا جیسے سید محمد خان رند لکھنوی ؎ مدت ہوئی نہین دیکھا دلدار کو قیامت ہے ✤ تدبیر کچھ نہین بنتی کیا موت سے ندامت ہے ✤ اسمین عروض وضرب مسبّغ بھی روا ہین - یہ پانچ اوزان وافی ہین -

(۶) چھہ رکن کا ایک شعر صدر وابتدا مضمر حشو سالم عروض وضرب مخزول مذال مستفعلن مفاعلتن مفتعلان - دوبار ؎ ای حسن تو ز شمس وقمر پردہ نمود ✤ در حیرتم کہ دیدہ چرا بے خبر ست ✤ اسکے عروض وضرب مخزول یعنی مفتعلن اور مقطوع یعنی مفعولن اور اعرج یعنی مفعولان بھی روا ہین - یہ ایک وزن مجزو ہے -

مزید

اس بحر کی اصل فاعلن متفاعلن - چار بار ہے - وافی اور مجزو ملا کر دو وزن مستعمل کیے ہین سطر

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن متفاعلن فاعلن متفاعلن - دوبار - محب ؎ آنکہ دل ز من گدا بر د وصفِ جمال او ✤ میروم سر راہ او برامید وصال او ✤ یہان عروض وضرب مذال بھی جائز ہین - یہ وزن وافی ہے -

(۲) چھہ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم - فاعلن متفاعلن فاعلن - دوبار ؎ ہر کرا غم عشق او کم بود ✤ دم بدم بدلِ حزین غم بود ✤ اسکا عروض وضرب مذال بھی لا سکتے ہین - یہ وزن مجزو ہے -

مستوی

اس بحر کی اصل مفعولات فاعلاتن مفعولات فاعلاتن - دوبار ہے اور ایک وزن وافی مستعمل ہے یون ؎ دردلہاے اہل دنیا از عشقش اثر نباشد ✤ بیدردان ز لذت این معذور اند گر نباشد ✤ اسمین عروض وضرب مسبغ یعنی فاعلیان بھی روا ہین -

محیط

اس بحر کی اصل مفعولاتُ مفاعلتن چار بار ہے - وافی اوزان اسکے چار مستعمل کیے ہین اور ایک ایک وزن مین دو دو وزن لانے سے آٹھ اوزان ہوگئے ہین یون -

(۱) شعر ہشت رکنی ضرب مسبغ باقی سالم - مفعولات مفاعلتن مفعولات مفاعلتن + مفعولات مفاعلتن مفعولات مفاعلتان ے آنکس لاف بعشق زند کز جان ہیچ خطر نکند + گردلدار ش طلبد او بیش آورد ش بہ نثار + -

(۲) بیت مثمن ضرب معصوب مسبّغ باقی ہر مفاعلتن معصوب - مفعولات مفاعیلن مفعولات مفاعیلن + مفعولات مفاعیلن مفعولات مفاعیلان ے رنج کنج قفس بہتر گر از دست نگار آید + ور گلزار جہان باشد زندان وار بود بے یار + -

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر ہر مفعولات اثقل ضرب مسبّغ باقی سالم - کہتے ہین کہ جب واو مفعولات کو متحرک کردو تو اوس زحاف کا نام ثقل ہے جیسے - مفتعلات مفاعلتن مفتعلات مفاعلتن + مفتعلات مفاعلتن مفتعلات مفاعلتان - محب دہلوی ے کوچۂ زلف صنم بجہان گوشۂ عافیت ست مگر + ورنہ زگردش دور زمان فتنہ بپاست بشہر و دیار + یہ تو متقارب مثمن مضاعف ہے

(۴) شعر مثمن ایک رکن اثقل ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب اور ضرب مسبّغ - مفتعلات مفاعیلن مفتعلات مفاعیلن + مفتعلات مفاعیلن مفتعلات مفاعیلان ے بلبل سوختہ جان ہرگز میل چمن نکند بے تو + کو گل تازہ نمے بیند ہمچو رخ تو درین گلزار + یہ سب وافی ہین - انکے علاوہ زحافات ناجائز مثل اقصم و اعضب درمیانی لاکر اور اوزان بھی تراشے ہین اور وہ سب غلط ہین - یہ پانچ بحرین محب دہلوی کی ایجاد ہین یہ اخیر وزن بھی متقارب مضاعف ہے

خمسیّہ

اس بحر کی اصل فاعلن فعولن چار بار ہے - ایک رکن بحر متدارک کا ایک بحر متقارب کا اسمین مرکب ہے اور کل تین اوزان اسکے مستعمل ہین یون -

(۱) شعر مثمن اور ہر رکن سالم- فاعلن فعولن فاعلن فعولن- دوبارے قامت صنوبر عارضت گل تر + زلف مشک و عنبر تاج حسن برسر + یہان علی الترتیب ارکان ہر دو بحر مخلوط ہین- یہ وزن وافی ہی-

(۲) بارہ رکن کا ایک شعر یعنی مسدس المضاعف- اسمین ارکان فعولن وفاعلن بلا ترتیب مرکب کرتے ہین اور مزاحف لاتے ہین اور چار خانے ٹھہراتے ہین یون سے بشنو ازمن این حدیث + رشوت روا مدار + اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ + كِلَاهُمَا فِي النَّارْ + بروزن فعْلن فعْلن فاعلان + فعْلن فعولُ فاع + فعْلن فعْلن فاعلن + فعول فعْلن فاع- ایسے اوزان مین جہان درمیان شعر فعْلن مسکن الاوسط ہو اوسکو متدارک کا مخبونِ مسکن یا متقارب کا محبق جانو اور جہان آغاز پر ہو اوسکو متقارب کا اثلم اور آخر مین ہو تو متدارک کا مقطوع یا متقارب کا وہی محبق سمجھو- جب فاع عروض یا ضرب مین ہو تو وہ غریب کا مطموس اور آغاز پر متقارب کا اثرم اور درمیان متقارب کا محبق ہی- کبھی فاع آخر کے عوض فَعْ لاتے ہین اوراحذ نام تبلاتے ہین- جب فعولُ بحرکت آخر ہو تو متقارب کا مقبوض اور جب آخر مین بوقف آخر ہو تو متقارب کا مقصور ہی- فَعَل بحرکتین متقارب کا محذوف ہی بشرطیکہ عروض یا ضرب مین ہو- اسیطرح طالب کو حسب قواعد زحافات مقام کا جانچنا ضرور ہی- یہ وزن دوہا اور سورٹھا سے ملتا جلتا ہی جسکا ذکر ہم قاعدۂ ہجدہم مین کرینگے انشاء اللہ-

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر درہم برہم- مقبوض ومخبون ومخبون مسکن- فعول فعِلن فعول فعولن + فعْلن فعْلن فعول فعْلن- ایک بارے نیاؤ نہ کہن کہن ٹھکرائی + بن کیسے لکھن برائی + آگاہ کی مثنوی اور مثنوی امیر خسرو دہلوی و واقعات فرزند بھتو رامین اور خالق باری کے اکثر اوزان و رازق باری وغیرہ اسی بحر مین ہین- صاحب میزان الاشعار کے قول کا خلاصہ یہ ہی کہ یہ بحر بھاشا کی چوپائی سے ملتبس ہی اور چوپائی کے اوزان بسبیل استقرار چھیاسٹھ[۱۸] ہین جو کہ بحر خمسیہ سے مستخرج ہوتے ہین- مؤلف چوپائی کا ذکر قاعدۂ ہجدہم

مین کرینگا - الغرض وزن اول وسوم دونون وافی مین اور دوم مجزوے مضاعف -

کفت

اس بحر مین دو فاصلۂ صغریٰ سے ایک رکن اور چار رکن سے ایک مصرع تمام ہوتا ہے - متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن - دوبار - بیدل سے اگرم بفلک طلبند زمین وگرم بزمین فگنند زفلک ❊ بقبولِ اطاعتِ حکم قضا نتوان در عذر و بہانہ زدن ❊ چونکہ اسکا ہر مصرع آٹھ فعِلن متحرک الثانی سے تقطیع ہوسکتا ہے اسلیے یہ وزن بحر متدارک مثمن مخبون مضاعف الارکان مین شمار کیا جائیگا اور کفت محض بے اصل ہے -

زلل

دو سبب خفیف اور ایک فاصلۂ صغریٰ سے اس کا ایک رکن اور دو رکن سے ایک مصرع پورا ہوتا ہے بروزن مفتعلاتن چار بار یون سے زلفِ درازت دامِ دل من ❊ بوسۂ رویت کامِ دل من ❊ چونکہ ہر مصرع - فاع فعولن فاع فعولن - ایک بار سے تل سکتا ہے لہذا یہ وزن بحر متقارب مثمن اثرم مقبوض مجبق مین شمار ہوگا اور زلل سراسر ضلل ہے -

خبب

اس بحر کا ایک مصرع - مفعول فعَلان مفعول فعَلان - ایکبار سے ختم ہوتا ہے یون سے چند انکہ گفتیم غم با طبیبان ❊ درمان نکردند مسکین غریبان ❊ - یہ بحر فعَلن فعولان فعَلن فعولان سے بخوبی پوری اوترتی ہے جسکو ہم متقارب کے وزن ہفتم مین لکھ چکے پھر خبب دھوکے کی ٹٹی ہے -

مواسع

اس بحر کا ہر مصرع - فاعلتن مفعول فعولن - ایکبار سے پورا ہوتا ہے اسطرح سے این صف مژگان فوج وسپاہش ❊ میر سپاہش چشمِ سیاہش ❊ اس شعر کو بلا تکلف بحر زلل سے تقطیع کرسکتے ہین اور زلل کو متقارب سے پھر زلل کی طرح یہ بھی پرخلل ہے -

مرکّن

اس بحر کا ایک ایک مصرع پانچ پانچ رکن کا قرار دیتے ہین یعنی مثمّن کہتے ہین۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن مفعولن۔ دوبار۔ یون سے عشاقِ توجان باختہ درراہ وصال اندر ہجرت + گہہ گرم سرور اند وگہے گرم ملال اندر ہجرت + عش شاق مفعول تجا باخ مفاعیل تدرراہ مفاعیل وصالن فعولن درہجرت مفعولن + گہ گرم مفعول سرورند مفاعیل گہے گرم مفاعیل ملالن فعولن درہجرت مفعولن۔ اوّل تو پانچ رکن کا ایک مصرع یعنی دس رکن کا ایک پورا شعر خلاف قرارداد فنِ عروض ہے۔ دوّم بہ تسلیم محال بحر ہزج سے یہی ارکان بن سکتے ہین اگر پنج رکنی فرض کرو یون۔ صدر اضرب باقی دو رکن مکفوف پھر رکن چہارم یا رکن پنجم مکفوف مجبّق اور خاص رکن پنجم محذوف۔ بروزن مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ مفاعیلن فعَلَن بلا تکلف شعر مذکور کی تقطیع کرلو۔ لہذا بحر مرکن غلط اور مہمل ہے۔

اسیطرح اورون نے بھی ایجادین کی ہین اور تقطیع غیر حقیقی کے دھوکے کھائے ہین۔ وہ بھی کوئی بحر ہے جسکا نہ کچھ اصول ہو نہ کوئی دائرہ پھر استخراج کیونکر ہوسکیگا۔

بیان مستزاد

ہمارے نزدیک مستزاد کا تعلق بھی علم عروض سے ہے۔ لیکن بعض حضرات فرماتے ہین کہ مستزاد ایسا شعر ہے جسکے ہر مصرعے یا ہر بیت کے آخر نثر کا ایک فقرہ بڑھا دیتے ہین اور وہ فقرہ اپنے فقرۂ ماقبل یا مابعد سے مسجع ہوتا ہے اور معنی مین کلام سابق کے ساتھ مربوط مگر ضرور نہین کہ معنی بیت بغیر اوسکے تمام نہوسکین جیسے ابن حسام سے آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا + درحضرت شاہے + وزغلغل بلبل چہ خبر سیک صبارا + جز نالہ و آہے + یا جسطرح فخری سے رفتم بطبیب وگفتمش بیمارم + از اول شب تا بسحر بیدارم + درمانم چیست + نبضم چو طبیب دید گفت از سر لطف + جز عشق نداری مرضے پندارم + محبوب تو کیست +۔

اگرچہ صاحب مناظر الانشا اور صاحب مجمع الصنائع کا اتفاق اسی بات پر ہو کہ مستزاد کا ٹکڑا فقرۂ نثر ہوتا ہو۔ کَمَا فِی الْمَنَاظِرِ۔ اَلْمُسْتَزَادُ کَلَامٌ مَنْظُوْمٌ یُسْتَزَادُ بَعْدَ مِصْرَعِہٖ اَوْ بَیْتِہٖ فِقْرَۃٌ مِّنَ النَّثْرِ۔ یعنی مستزاد ایک کلام منظوم ہو کہ بڑھایا جاتا ہو اوسکے ہر مصرعے یا ہر بیت کے بعد نثر کا ایک فقرہ۔ لیکن فقیر مؤلف کو جزو مستزاد کے نثر ہونے مین دو دلیلون سے حجت اور گفتگو ہو۔

اوّل خود وہ جز موزون ہوتے ہین اور شعر مربع کے ایک مصرعے کے برابر مثلاً۔ در حضرت شاہے بروزن مفعول فعولن۔ ہو اسیطرح۔ جز نالہ وآہے۔ بھی بروزن۔ مفعول فعولن ہو۔ یونہین درمانم چیست۔ بروزن مفعولن فاع ہو۔ اور محبوب تو کیست۔ بروزن مفعول فعول۔

دوم بالفرض والتسلیم اگر یہ بڑھائے ہوئے جز نثر ہین تو ہم کو اختیار تھا کہ جس ٹکڑے کو چاہتے جس نظم کے بعد بڑھا دیتے مثلاً ابوظفر بہادر شاہ کا یہ مستزاد ہو ؎ دل اپنا پہلے زنگ کدورت سے صاف کر + مانند آئنہ + پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی مین ہو + کیا حسن جلوہ گر + اگر اس مستزاد کے اجزا کو ہم بدل دین اور بجاے جزو اول (مثل آئینے کے) اور بمقام جزو دوم (آٹھ پہر کیا حسن) لگا کر یون پڑھین ؎ دل اپنا پہلے زنگ کدورت سے صاف کر + مثل آئینے کے + پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی مین ہو + آٹھ پہر کیا حسن + تو کبھی اسکو کسیکا مذاق قبول نکریگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اجزاے مستزاد اپنے مستزاد کے ساتھ ہموزن ہوتے ہین اور فقرات نثر نہین ہوتے۔

اسکی تفصیل یہ ہو کہ جس شعر مین مستزاد کا جز بڑھایا جاتا ہو اوس بیت کے صدر و عروض کے برابر۔ یا ابتدا و ضرب۔ یا صدر و ضرب۔ یا ابتدا و عروض۔ یا اوسکے اخوات کے ہموزن دو رکن لیکر ایک ایک مصرعے کے بعد یا ایک ایک شعر کے آخر لگا دیتے ہین مثلاً ؎ طلب بوسہ پہ کیون اتنا برا مانتے ہو + ہمین پہچانتے ہو + ہم وہی عاشق صادق ہین جو تم جانتے ہو +

کرتے ہین جان فدا + طلبے بو فعلاتن سبکوات فعلاتن نبراما فعلاتن نتِ ہو فعِلن +
ہم یپچا فعلاتن نتِ ہو فعِلن + ہم وہی عا فاعلاتن شقِ صادق فعلاتن ہُیجِ تُم جا
فعلاتن نتِ ہو فعلن + کرتھی جا فاعلاتن نفدا فعِلن + دیکھیے یہان (طلبے بو فعلاتن
نت ہو فعِلن) مجموع - فعلاتن فعِلن کے ہموزن ہی اوسی کے برابر (ہم یپچا فعلاتن +
نت ہو فعِلن) مجموع - فعلاتن فعِلن - کے ہموزن مصرع مذکور کے آخر لگا دیا یون ہین
مصرع دوم کو سمجھو -

جسطرح علم عروض مین صدر مخبون اور سالم - اور اخرب و اخرم کا اختلاف + اور
عروض وضرب مخبون مقصور - اور مخبون محذوف - اور اہتم و مجبوب وغیرہ کا اختلاف +
جائز ہی اوسی طرح مستزاد مین یہ اختلافات درست ہین - اسی لئے ہم نے اخوات سے تعبیر
کیا ہی مثلاً ؎ ای طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہین + نکرو فکر دوا + اوس مسیحا کو
دکھا دو تو کچھ آزار نہین + ابھی ہوجاے شفا + دیکھو یہان (ای طبیبو فاعلاتن +
رنہین فعِلات) مجموع فاعلاتن فعِلات ہی مگر جزو مستزاد مین (نکرو فک فعلاتن +
ردوا فعِلن) مجموع فعلاتن فعلن کے برابر ٹکڑا لگایا ہی یون - ای طبیبو فاعلاتن مرے جینے
فعلاتن ک کچھ آثا فعلاتن رنہین فعلات + نکرو فک فعلاتن ردوا فعلن - یونہین
مصرع دوم کی تقطیع بھی ہی -

مستزاد کے واسطے کوئی خاص بحر مقرر نہین مختلف بحور مین اجزاے مستزاد لگاتے
ہین - کبھی ایک ہی بار وہ اجزا لاتے ہین جیسے جناب بحر ؎ کیا قہر ہی نتھنون کی
پھڑک اوبتِ بے باک + عشاق ہین غمناک + اور اوس پہ غضب ہی تری خود بینی
و نخوت + نکتوری کی عادت + کا قہر مفعول ہ نت نوک مفاعیل پھڑک اوب مفاعیل
تے بے باک مفاعیل + عش شاق مفعول ہنغم ناک مفاعیل + اور سپ مفعول غضب ہیت
مفاعیل رخود بین مفاعیل ی نخوت فعولن + نکتور مفعول کعادت فعولن +

کبھی اجزاے مستزاد کو ہر مصرع کے بعد دو بار بھی لاتے ہین - شیخ محمد جان شاد سے نالہ زن باغ مین ہو بلبل نا شاد نہین + بند رکھ کام و زبان + گر نہ فریاد و بکا ÷ ڈر یہی ہو کہ خفا ہو ستم ایجاد نہین + باغبان دشمن جان + گھونٹ ڈالیگا گلا ÷ نالہ زن با فاعلاتن غم بو فعلاتن بل نا شا فعلاتن د نہین فعلات - بند رک کا فاعلاتن مزبان فعلات + گر نفریا فاعلاتن د بکا فعلن ÷ ڈر یہی ہو فاعلاتن کہ خفا ہو فعلاتن ستمی جا فعلاتن د نہین فعلات باغبا دش فاعلاتن من جان فعلات + گوٹ ڈالے فاعلاتن گ گلا فعلن ÷ اجزاے مستزاد کا دو بار لانا اکثر ہون کے کلام مین پایا ہے مگر بطریق شاذ دو بار سے زیادہ بھی مستزاد کے ٹکڑے لگاے جاتے ہین -

میر انشاء اللہ خان نے ایک ریختی مین ہر مصرع کے بعد پانچ مرتبہ اجزاے مستزاد لگائے ہین اسطرح سے مین پہاند کے دیوار جو کل رات نچاتی + کنڈی نہ ہلاتی + جاگر نہ جگاتی + نیند اوسکو نہ آتی + جوبن کی وہ ماتی + تیوری نہ ملاتی ÷ اور چٹکیون مین میرے تیین صبح اوڑاتی + ہاتھون پہ نچاتی + گاتی نہ بجاتی + کھانے کو نہ کھاتی + پھر تو نہ بلاتی + سو سو لے گاتی + تقطیع - مین پاہ مفعول ند دیوار مفاعیل جکل رات مفاعیل نچاتی فعولن + کنڈین مفعول ہلاتی فعولن + جاگرن مفعول جگاتی فعولن + نیدسک مفعول ن آتی فعولن + جوبن ک مفعول وماتی فعولن + توری مفعول ملاتی فعولن ÷ ارچٹک مفعول ی مے میر مفاعیل تیی صبح مفاعیل اڑاتی فعولن + ہاتوپ مفعول نچاتی فعولن + گاتین مفعول بجاتی فعولن + کانیک مفعول نکاتی فعولن + پرتون مفعول بلاتی فعولن + سوسوہ مفعول لگاتی فعولن +

لیکن حق یہ ہے کہ دو بار سے زیادہ بیت یا مصرعے مین مستزاد لگانا خالی از تکلف نہین بلکہ دراز و ملال و ناگوار طبع ہے - یہ ٹکڑے بحر ہزج اور بحر رمل مین بکثرت آتے ہین - اکثر اوزان مزاحف مثمن مین مستزاد کا پیوند لگاتے ہین - مسدسات و مثمنات ہمپایہ مسدسات مثل متقارب وغیرہ مین یہ مستزاد نہین لاتے ہین - باقی حدود و بزرگ وزان اسی حکم مین سماتے ہین - وعلیک السلام والاکرام -

قاعدہ ہجدہم بیان پنگل

کاب یعنی علم شعر۔ زبان سنسکرت اور برج بہاشا مین عربی و فارسی کے طرح چند فنون سے مرکب ہے مثل پنگل یعنی علم عروض اور انپراس یعنی قافیہ اور النکار یعنے علم بدیع اور ناگا بہید یعنی حالات عاشق و معشوق اور سنگیت یعنی علم موسیقی لیکن یہان صرف پنگل کا بیان منظور ہے لہذا جو کچھہ ہمکو زباندان سحر البیان عالم گرامی استاد نامی جناب پنڈت جٹا شنکر پانڈے سے بہٹا چارج نے تعلیم فرمایا اور رسالہای پنگل مثل چہند مہودوہ اور چہند سار اور چہند ارنب اور چہند بنود اور بہاشا بہاسکر اور بانی بہوشن پوتہی اور سکہد یو پنگل اور تحفۃ الہند سے پڑہا یا اور سمجہایا وہ ہم نے ایک رسالے مین جمع کیا اور پنگل مین المعروف بہ ارمغزہ اوسکا نام رکہدیا اب اوسی کا خلاصہ بطور مشتے نمونہ از خروارے اس مقام پر دس فصلون مین نقل کرتے ہین۔
اگر کراست یکحرف براست واللہ الموفق وعلیہ التکمیل۔

فصل اول استخراج و وجہہ تسمیہ پنگل

پنگل بکسر بای پارسی و نون غنہ و کاف عجمی مفتوح مع لام آخر۔ سانپ کا نام اور اصطلاحاً علم عروض کو کہتے ہین۔ کہتے ہین کہ شیش ناگ نام ایک سانپ سانپونکا سردار اور ہندؤن کا دیوتا ہے اوسکی اولاد مین ایک سانپ پنگل نام ہے اور پاتال لوک یعنی تحت الثری مین اوسکا مقام ہے۔
گرڑ بفتح کاف فارسی و رای مہملہ مضموم مع رای ہندی آخر ایک عظیم الجثہ طائر پنگل کا بی مات یعنی علاتی بہائی ہے جسکی شکل طاؤس وار اور خوراک اوسکی مار ہے۔ وشن دیوتا کی سواری اسپر مقرر ہے اور اسی طائر کا نام رخ قصہ خوانان فارسی کی زبان پر ہے۔ سوتیلی بہائیون کی عداوت مشہور ہے گرڑ پنگل کے تاک مین تہا۔ ایک بار پنگل پاتالی سے نکل کر بنارس کو گیا اور کایا پلٹ

کر کے برہمنون کی شکل مین جا بیٹھا اگرچہ گرڑ نے دور سے دیکھہ بہال کر پہچان
لیا مگر بہ تعظیم برہمن پنگل پر حملہ نکیا ناگ پنچمی کے دن رسم مذہب کے موافق
بنارس والے سانپون کو دودہ پلاتے ہین اس برہمن نو وارد نے کہا کہ
جانور کی خدمت سے تو یہہ بہتر ہے کہ کسی برہمن کا پیٹ پالو اگر سانپ ہی پر
مدار ہے تو کیا دشوار ہے ہم ابہی سانپ ہوئے جاتے ہین برہمن کا تصرف
آزما لو یہ کہا اور لوٹ پوٹ کر جامہ اصلی مین آگیا ۵ کا چشم حریفان پر نشد
سانپ سنتے ہی گرڑ چیل جہپٹے کیطرح اوسپر ٹوٹ پڑا ۔ پنگل بولا افسوس
مین نے ایک وسیع علم ایجاد کیا ہے جسکو ابہی تک کسی نے مجہہ سے نہین
سیکہا تم پہلے وہ علم سیکہہ لو پہر اختیار ہے ۔ قصہ کوتاہ گرڑ راضی ہو گیا
اور پنگل پچہلے پاؤن سرکنے لگا اور زمین سے زمین پر لکیرا ور گول
نشانیان بنانے لگا جنکا ذکر آئندہ ہے پس انہین نشانیون سے چہند
یعنے بحور و اوزان پیدا ہوتے گئے ۔ گرڑ نے پنگل سے کہا کہ اگر دفعۃً تم کسی
بانبی مین گہس جاؤ تو ہم تمہارا کیا بنالین علم ادہورا رہے اور سننے کہا جاتے
وقت مین تمکو خبر کر دون گا ۔ رفتہ رفتہ بنارس سے سمندر کے کنارے تک
پہونچ گیا اب اس علم کی وسعت قابل غور ہے کنارے پر کہا کہ دیکہو اس
چہند کا نام بہجنگپریات ہے یہہ کہکر سمندر مین اتر گیا میان گرڑ منہ دیکہتے رہگئے جب
بہت زاری کی گرڑ نے تو جواب دیا کہ بہجنگپریات کے معنی یہی ہین کہ سانپ جاتا ہے ۔
الغرض اوسی سانپ کے نام سے عروض کا نام پنگل مقرر ہوا ۔ پہر گرڑ سے یہہ علم عوام نے
سیکہا اور رہام سی اگسٹ نے ۔ لہذا پنگل کو اسکا موجد مانتے ہین اور رہام اور اگسٹ کو مقلد جانتے ہین ۔

فصل دوم اصطلاحات پیاکرن حسب ضرورت

پیاکرن یعنے علم صرف و نحو ہندیمین (اکثر) حروف تہجی کو کہتے ہین عوام اسکو اچہر بولتے ہین

(۲ بنجن) بکسر بای موحده و نون ساکن و جیم تازی مفتوح مع نون آخر۔ وه حرف جن پر کوئی حرکت نہو انہین ہل بھی کہتے ہین۔ یہہ تلفظ مین آ نہین سکتے جب تک که انہین ماترا نہ لگائین جیسے عربی مین اشکال حروف ہجی کو حروف مصمت کہتے ہین اور انکو بول نہین سکتے جب تک اون مین اعراب نہ لگائین اسی لیئے وه لوگ اعراب کو حروف مصوت کہتے ہین (۳ ماترا) بہ تشدید فوقانی مفتوح سوله قسم کی آوازین ہین جنکے لیئے جدی ہین اشکال مقرر ہین جیسے عربی مین اعراب کے واسطے آوازین اور شکلین ہین وه جدی ہین یون ہین ۱ اَ ۲ اِ ۳ اُ ۴ رِ ۵ لِ۔ یہ پانچون اصلی ہین اور انکو سمان کہتے ہین ۶ آ ۷ ای یای معروف ۸ اُو بواو معروف ۹ رِی یای معروف ۱۰ لِری یای معروف۔ یہہ پانچون دیرگھہ کہلاتے ہین ۱۱ اے یای مجہول ۱۲ اے یای ملینه ۱۳ او بواو مجہول ۱۴ او بواو ملینه۔ ان چارون کو سنگت اکشر کہتے ہین ۱۵ بسرگ ۱۶ انسنار ان سولہون مین سے ۴ رِ ۸ رِی ۵ لِ ۱۰ لِری چارون زبان سنسکرت سے خصوصیت رکہتی ہین۔ یہہ اکشر گیاره ماترائین سمان سے مرکب ہین (۴ ہرسو) بفتح ہای ہوز و رای مہمله مفتوح و سین مہمله مشدد مضموم واو س اکشر کو کہتے ہین جسکی آواز مین ایک ماترا یعنی ایک حرکت ہو اور اوسکا اشباع نہو عربی مین حروف متحرک بھی ہین (۵ دیرگھہ) بکسر دال مہمله و یای معروف و رای مہمله ساکن و کاف عجمی مع ہای مخلوط وه اکشر جسمین دو ہرسو کے برابر اشباع ہو حروف علت و حروف لین دونون نشه و ہای مظہره سے دیرگھه مین (۶ پلت) بضم بای فارسی وکسر لام مع تای فوقانی مشدد و مفتوح وه اکشر جسمین تین ہرسو کے برابر آواز کھینچے عربی مین حروف مشدده انکو کہه سکتے ہین جیسے ضالین کہ دو (۷ دت اکشر) اول مضموم دوم مشدد حرف مشدد کا نام ہے (۸ سرگ) بکسر بای موحده و سین مہمله مفتوح مع رای مہمله ساکن و کاف فارسی

موقوف وہ حرف جنکی دہنے طرف دو نقطے دیدین ان النقاط سے اوس اکشر کے آخر ہای ملفوظی ملفوظ
ہو مثلاً ہ یہہ ہندی مین م ہی اگر اسکے دہنی طرف دو نقطے دو جیسے: م: تو یہہ سہ پڑہا جائیگا اور اب
یہہ نقطی سبرگ کہلائیگی۔ اسکو عربی مین ہای مظہرہ بولتے ہین (۱۹ انسار) بفتح اول وضم نون وسین مہملہ مشدد
مع الف کشیدہ و رای مہملہ موقوف وہ اکشر جسکے اوپر ایک نقطہ دینی سی نون غنہ کی آواز اوسمین آجا بی مثلاً ...
یہہ گا ہی پہلی گاف پر بندی یعنی نقطے دینی سے گنگا ہوجائیگا اور وہی بندے انسار کہلائیگی (۱۰ سنجوگی) بفتح سین مہملہ و نون ساکن و جیم تازی بواو مجہول و کاف پارسی با یای معروف حرف مرکب اور موقوف کو کہتی ہین
مرکب تین حرف مین اکٹھا ترا گیا۔ بہای مخلوط۔ باقی جب دو یا زیادہ بنجن یکجا ہون تو وہ ہی سنجوگی ہین جیسے ...
بہہ ساکن یعنی سطر یا حروف مقررہ کے سوای مخلوط کسی دو حرف مین ملی جیسے تھا یا تحتانی مخلوط جیسے کیا ترجمہ تو وہ ہی سنجوگی ہین

فصل سوم اصطلاحات پنگل

(۱ کل) بفتح کاف تازی مع لام۔ ادن سولہ ماترونکو کہتی ہین جنکا ذکر فصل دوم مین آچکا۔ انکو کلام ہی کہتے ہین (۲ برن) بفتحتین اکشر کو کہتی ہین خواہ ایک ترا والی ہون خواہ ایک سے زیادہ والی (۳ برت) بکسر بای موحدہ و رای مہملہ مفتوح و تای فوقانی مشدد مکسور ترا دن یا برنون کی ترتیب کو کہتی ہین یعنی بڑی یا چہوٹی ماترا یا ایسی ہی برن کسی شمار مقررہ سی عبارت مین لانا (۴ چہند) بفتح جیم فارسی مع ہای مخلوط و نون ساکن و دال مہملہ موقوف۔ بحر اور فروع بحر کو کہتے ہین۔ اکثر چہند چار مصرعون کے ہوتے ہین (۵ چرن) بفتح جیم پارسی و رای مہملہ مفتوح۔ ایک مصرع کو کہتی ہین اسیکا نام پد بفتح بای فارسی و دال مہملہ ہے (۶ بشرام) بکسر بای موحدہ و شین معجمہ و رای مہملہ۔ وہ مقام جہان چہند مین ٹہرا و ہو (۷ انپراس) بفتح ہمزہ وضم نون و بای فارسی مشدد مفتوح و رای مہملہ بالف کشیدہ و سین مہملہ آخر بہاشا مین قافئے کو کہتے ہین سنسکرت مین یونانی کیطرح انپراس لازم نہین۔ کبہی تک بضم فوقانی و کاف تازی۔ قافیہ اور کبہی ایک چرن کا نام ہے۔ کذا فی تحفۃ الہند۔

(۸ تکانت) بضم تای فوقانی و کاف عربی مع الف کشیدہ و نون ساکن و تای فوقانی موقوف بقول صاحب تحفۃ ردیف کو

سے کہتے ہین جیسے ؎ عیب ہے چام سے + جہوٹ سے ٹہام کی + جام و تہام اپنی اس اور کی تکانت ہی (۹ جمک) بفتح جیم تازی و میم مفتوح و کاف عربی ساکن - چرنون کے درمیانی قوافی کو کہتے ہین جسکا نام نظم عربی و فارسی مین سجع ہے جو کہ مسمط مین آتی ہین جیسے ؎ تربہنگی ناما چہند سدہاںات ابہراانکرت ہے + کہون جکن نہ آوسے کب مین بہادسے سرون سہادسے گنی گہے + یہان ناما - سدہاما - ابہراما - اور آوسے - بہادے - سہادے جمک ہین (۱۰ ہت برت) بفتح ہاے ہوز و تای فوقانی مفتوح و کسر بای موحدہ و رای مہملہ مکسور مع تای فوقانی - ایک قسم کا دوکہہ یعنی عیب ہی - دہنی جانب کے بشرام کی ماترا یا اکشر کا ٹکڑا زرکی وزن بائین طرف کے خانے مین اسطرح ملانا کہ معنی مین خلل پڑجاسے جیسے دوہا ؎ دودی بہجک پریات سن - تاتر بہنگی ہان + سنبتا ایک لفظ ہی اوسکو شاعر نے جلال کر کے سن خانہ اول اور بتا خانہ دوم مین تقسیم کیا اسکو فارسی مین قطع خانہ کہتے ہین آتش ؎ شمشیر کہینچے ہی یا تجہی پڑگی + تصویر کرنہ میری - طیار - تا بہ گردن + یہان اہی مانی ندا اسنادی کو دوخانونمین بانٹا ہے اسکو جت بہنگ بہی کہتے ہین - (۱۱ چہند بہنگ) خلاف قاعدہ مقام ماترا یا برن کا گہٹ بڑہ یا گنون کا بے محل لانا (۱۲ سنگہابلوکت) بکسر اول و کسر ششم و واو مجہول و کسر نہم دوم غنہ ایک چرن کا آخر کلمہ دوسرے چرن کے شروع پر لانا بقول صاحب تحفہ اسکو گانٹہہ کہتے ہین - فارسی مین اسکا نام معاد ہے -

فصل چہارم اجزای اولین علم پنگل

یہان دو باتین بیشتر قابل لحاظ ہین - اول ناگری خط مین جو لفظ یا عبارت یا علامت ہوتی ہے وہ بائین طرف سے دہنی جانب کو تحریر آجاتی ہے - جہان علامتین لکہی جائین وہان اسکی پابندی ضرور ہے - دوم - برج بہاشا مین لفظ کا آخر ہمیشہ متحرک رہتا ہے جب تک کہ آخر مین گرہا نہو جسطرح عروض وغیرہ مین اسباب وغیرہ

چھہ اجزا ہین اوسیطرح پنگل مین سب دو جز ہین ۱۔ لگھہ ۲۔ گر۔ جسطرح اجزای عروضی سے
ارکان بنتے ہین اوسیطرح لگھہ اور گر سے گن مرتب ہوتے ہین۔ اجزا کی تصریح
یون ہے۔ اول۔ لگھہ بفتح لام و کاف فارسی مخلوط بہا مضموم۔ بنجنون مین پانچ سمان
ماترائین ملانے سے ہر بنجن پنگل کی اصطلاح مین لگھہ کہلاتا ہے اسکو بیاکرن
مین ہرس کہتے ہین۔ جیسے کمل مین کاف اور میم اور لام تینون اکشر بنجن تھے ایک
مین اَ کی ماترا ملنے سے سب لگھہ ہوگئے۔ یون ہین بپت مین ب بنجن تھا اَ کی ماترا سے
بِ ملفوظ ہوکر لگھہ ہوگیا۔ یون ہین کسم مین اُ کی ماترا سے دو حرف اوسمین دو
لگھہ ہین۔ یون ہین پرتھوی کے پ مین ر رِ کی ماترا سے پ پر ہوکر لگھہ ہوگیا
(لہذا (پ مع ر) ایک حرف سمجھا جائیگا۔ یون ہین کلرپت کے کاف مین لِ کے
ماترا ملنے سے وہ کِ لگھہ ہوگیا لہذا (ک + ل + ر) ایک ہی اکشر سمجھا جائیگا۔ یہہ دونون
ماترائین لفظ سنسکرت کے واسطے خاص ہین۔ الغرض ایک حرف متحرک کو لگھہ کہتے ہین۔
جب دو لگھہ متوالی ہون جیسے دَلَ تو اوسکو سپری کہتے ہین بہملہ و بلا سے فارسی
مشدد و مفتوح و رای مہملہ مکسور مع تحتانی مشدد و معروف کہتے ہین۔ جب تین لگھہ
متوالی آئین جیسے جَوَرَ تو اوسکا نام ناری ہنون و یای معروف ہے۔ جب چار
لگھہ متواتر ہون جیسے بھَوَبھَیَ تو اوسکو پَرَم پَدَ کہتے ہین۔ یہہ بات یاد رکھو کہ ایک
ایک لگھہ ہمیشہ ایک ایک ماترا کے برابر مانا جاتا ہے۔ پنگل مین لگھہ کے واسطے
ایک نشانی مقرر کی گئی ہے جو کہ خط عمودی بشکل الف ہی یون (۱)
دوم۔ گرُ بضم کاف پارسی و رای مہملہ مضموم۔ پانچ سمان ماترائین جیسے
اٹی سے گیارہ ماترائین جب بنجنون مین ملتی ہین تو وہ ہر بنجن اصطلاح پنگل مین گر
کہلاتا ہے اسکو بیاکرن مین دیرگھہ یا پلت کہتے ہین جیسے راو ہا مین ر۔ اور
ہ۔ بنجن تھے ہر ایک مین۔ آ۔ کی ماترا ملنے سے را و ہا و دونون گر ہوگئی۔ یونہین ہی مین ہ مع

بنجن تھے اوسمین اِی بیاسے معروف کی ماترا سے ہی گرہو گیا - یون ہین بدھو مین وہ بنجن تھا اُ بواو معروف کی ماترا سے دھو گرہو گیا - یون ہین پیتر بن نین ت بنجن تھا ر ری کے ماترا سے تری ہوکر گرہو گیا لہذا (ت + ر ری) دو ہی ماترا مین سمجھی جاینگے - یون ہین کلیرن مین ک بنجن تھا لری کی ماترا سے کلری ہوکر گرہو گیا لہذا (ک + ری) دو ہی ماترا مین ہین یہہ اخیر کی دو ماترا ئین لفظ سنسکرت کے واسطے خاص ہین - یون ہین - ارسے مین ر بنجن تھا اوسمین اے بیاسے مجہول کی ماترا ملنے سے رسے گرہو گیا - یون ہین رین مین ر بنجن تھا اوسمین اے بیاسے ملنے کی ماترا اکری گرہو گیا - یون ہین مورمین م بنجن تھا اوسمین او بواو ملنے کے ماترا سے مو گرہو گیا - یون ہین کنج مین ک بنجن تھا انسارسے کن گرہو گیا - یون ہین پراتہ کال مین ت بنجن تھا اوسمین بسرگ سے تہ گرہو گیا - الغرض ایک حرف متحرک مع یک ساکن کو گر کہتے ہین - اسی کو عروض عربی و فارسی مین سبب خفیف کہتے ہین جب دو گر متوالی ہون جیسے بالی تو اوسکو کرن کہتے ہین - جب ایک لگہہ بعدہ ایک گر ہو تو اوسکو تومر بواو مجہول کہتے ہین جیسے کلا - یہہ تومر ہے - جب ایک گر بعدہ ایک لگہہ آئے جیسے تال تو اوسکا نام کرتال ہے - جب دو لگہہ بعدہ ایک گر آئے جیسے کملا تو اوسکو کر بفتح کاف تازی و راے مہملہ ساکن بولتے ہین - جب ایک گر بعدہ دو لگہہ متوالی آئین جیسے جامر تو اوسکا نام دہن بفتح دال مہملہ و ہای ہوز مفتوح ہے جب ایک لگہہ کے بعد دو گر آئین جیسے پرانا تو اوسکو اہت کہتے ہین بفتح ہمزہ و کسر ہای ہوز و فوقانی جب ایک لگہہ کے بعد ایک گر پھر ایک لگہہ واقع ہو جیسے مُرارِ تو اوسکو بھی یعنی مرار کہتے ہین جب دو گر کے بیچ مین ایک لگہہ ہو جیسے کالکا تو اوسکو گر کہتے ہین - لگہہ کے بیان سے لیکر یہان تک جن جن کا نام ہے ایک ایک بتایا ہے اور نہین ہر ایک کے نام کئی ہین (مار مہرہ) دیکھو - ان کے علاوہ اور ترکیبین پرستار سے آئندہ معلوم ہونگی - یہہ بات نہ بھولو کہ ایک ایک گر ہمیشہ دو دو ماترا اون کے برابر مانا جاتا ہے -

پنگل مین گر کیواسطے ایک علامت مقرر کی گئی ہے جو خط منحنی بشکل کاف سطح یا نصف تحتانی ی کی مثل
یا ہمزہ کے مانند ہی یون (ے) یا (ی) یا (ی) لگھہ کیصورت خط عمودی کیطرح بنائی گئی وجہ یہہ ہے
کہ بہاشا سان ماتراونمین دانڈ یون ہی ہوتی ہی پس لگھہ کو دانڈ کی شکل پر مان لیا ہی اور گر کیصورت
کو بطور خط منحنی بنایا ہی یہہ سبب ہے کہ اگر دو لگھہ یعنی (۱۱) کو محرف خط سی باہم ملاو تو گر کی شکل بر
ایک صورت بنجائیگی یون (۱۸) اور یہہ بات نشٹ کی قاعدہ مین ثابت ہوجائیگی - دو لگھہ دو ماترا
کے برابر ہین اور دو ماترا ایک گر کے برابر لہذا دو لگھہ ملانے سے ایک گر بنجاتا ہے (لطیفہ) راقم
کے خیال مین آتا ہے کہ سانپ کی دو چالین ہین ایک سیدہی ایک لہریا - گر کو پنگل نے
سیدہی چال چلکر لگھہ اور لہریا چال دکھاکر گر بنایا ہوگا اسی لیے - لگھہ اور گر کی سیدہی اور
لہریا دار شکلین ہوگئین -

فصل پنجم بنٹ یعنی تقطیع کا بیان

بنٹ بفتح بای موحدہ و نون غنہ و تای ہندیہ مفتوح مع تای فوقانی - چہند کا اکشرونکو لگھہ یا گر یا
ماترا یا برن سے ملانا یعنی برابر کرنا اسی کو عربی و فارسی مین تقطیع کہتے ہین بنٹ کرنی مین
جو حروف گہٹتے یا بڑہتے یا گرتے ہین وہ حسب تفصیل ذیل بارہ قسم کے ہین یون -

(۱) جب وزن شعر کے واسطے گر کو اشباع نکرین تو وہ گہٹ کر لگھہ کے آواز مین
بولا جاتا ہے یعنی لگھہ ہوجاتا ہے جیسے سہ ۵ سانچا کیسن برابر و + دین بندہ ہی
نام + بارن کو بارن کرے + دکہہ جہڑا سے دیو دہام + یہان دیو کے آخر گر ہے
لیکن اشباع نہونے سے لگھہ ہوگیا -

(۲) جن اکشرون مین ماترا نہون تو ہمیشہ لگھہ بنتے ہین جیسے دک - بساکن آخر مین
کاف تازی لگھہ ہے جسکے معنی طرف -

(۳) چہوٹے - آ - ا - اُ بنجن مین ملنے سے لگھہ بنتے ہین جیسے کُمت - بمعنی عقل خراب
بضم اول و فتح دوم و کسر سوم - ہین - م - اور ت - اور ک لگھہ ہین -

(۴) جب پلت کو وزن شعر کے سبب سے نہ بڑھائین تو وہ لگھ ہو جاتا ہی جیسے ؎ ارے رے کانہ تو چھانڑدے + گرگر پرہی تھہ + ایسے کہت اونچاے بھج + تھا پیو گوپ ستھہ +
یہان لفظ (رے) بجاے دوم پلت تھا مگر اشباع نہونے سے لگھ ہو گیا۔

(۵) سنجوگی حرف کے ماقبل کا حرف گرہوتا ہی مگر کہین کہین لگھ ہی قائم رہتا ہی جیسے ؎ جگ ماتا سرسوتی سمرانت یگنت دسے موہنہ + یہان سرسوت بواو معدولہ (ر) گرتھا لیکن سنجوگی اوسکے بعد ہوا سیلیے لگھ ہو گیا۔

(۶) وہ نون غنہ جسکو سانو ناسک کہتے ہین چرن کے آخر بخلاف فارسی ہندسے کے وقت شمار مین نہین آتا اور فارسی مین بھی نصیر المحققین کا یہی مذہب ہی جیسے ؎ ہرکہہ جو بھجین + کھل سنگ تجین + مین بھجین اور تجین کے نون ماتراؤن مین نہ گنے جائینگے۔

(۷) سنجوگی حرف سے ماقبل کا حرف اگر ماترا ہمیت آئے تو وہ گرہوتا ہی جیسے بھجنگپریات مین (گ) گرہی۔

(۸) بسرگ اور انستار ہمیشہ گرہوتا ہی جیسے رامہ کے آخر ہاے ملفوظ گرہی اور رانگ مین نون غنہ گرہی۔

(۹) چرن کے آخر کا حرف تلفظ کے موافق رہتا ہی خواہ لگھ ہو خواہ گریعنی جب کھینچیگا تو لگھ کہلائیگا اور جب اشباع کیا جائیگا تو گر بنجائیگا۔

(۱۰) جب حرف (ر) کلمے کے آخر یا درمیان آتا ہی تو واکثر چھندون مین بنشت کے وقت گرجاتا ہی جیسے ؎ بھجومن کرشن کند گپال + کرپال رسال سودین دیال +
یہان کرشن کشن اور کرپال کپال رہجائیگا۔ یونہین راتر سے رات۔

(۱۱) جب حرف متحرک کے بعد (ل) آتا ہی تو وہ اکثر چھندون مین بنشت کے حساب سے ساقط ہو جاتا ہی جیسے ؎ رٹو گو بکنتا + ہرو کلیش جنتا + یہان کلیش کے عوض کیش محسوب ہوگا۔

(۱۲) جب دو لگھ متوالی واقع ہون اور دوسرے کو ساکن کرو تو پہلا لگھ مابعد کے دوسرے لگھ سے ٹکر کھا کر یعنی ملکر گرو بنجاتا ہے جیسے چپکت بچہار حرکت کے میم اور تاے فوقانی کو مل کر دو تو جیم بسکون میم پورا ایک گرو اور کت بسکون تا پورا ایک گرو ہو جائیگا حال آنکہ پہلے چار لگھ تھے - باقی ہنٹت کا حکم تقطیع عربی و فارسی و اردو کے مثل سمجھو - ان زبانون کی طرح بھاشا مین بھی چھند کے الفاظ و حروف کو لگھ یا گرو وغیرہ سے برابر کرنے مین وہی قطع و برید ہنٹت کے وقت جاری ہوتی ہے جو تراش خراش لسان ثلثہ مین بحالت تقطیع کرنی ہوتی ہے مثلاً دوہا مود کاری + آہلیا سوتاری + یہان مود کی دال قطع ہو کر مابعد مین شامل ہوگی اور لام مشدد دو بار محسوب ہوگا اور یاے مخلوط ساقط ہوگی اور واو سو غیر محسوب ہوگا یون - مہامو د ا - دکاری د ا + اہل لا د ا اِس تاری د ا - اسی طور پر تم ہر چھند کو ہنٹت کر سکتے ہو ہم تخفیفاً سب مقامون پر تقطیع نہ لکھینگے

فصل ششم پرتے کا بیان مع قواعد

پرتے بکسر باے فارسی و راے مہملہ مکسور و تاے فوقانی مشدد مکسور یا تحتانی مجہول اصطلاحاً وہ کلیے ہین جن سے چھندون کے استخراج اور کمیت و کیفیت و ماہیت کے قواعد دریافت ہوتے ہین - انکے ادراک کے بغیر چھندون کے اصول پر عبور نہین ہوتا - وہ سب آٹھ کلیے ہین اس طرح -

اول - پرستار بفتح باے پارسی و راے مہملہ مفتوح و سین مہملہ ساکن و تاے فوقانی بالف کشیدہ مع راے مہملہ - پنگل مین فک بحور کا کام دیتا ہے - یعنی ایک چھند سے دوسرا چھند نکالنا اور سادہ سلے لگھ و گرو کا انتظام اسی قاعدے سے پیدا ہوتا ہے - پرستار کی دو قسمین ہین - ایک ماترا برت کا پرستار - دوسرا برن برت کا پرستار - پھر ہر ایک پرستار مین چھند سلسلے ہوتے ہین جنکو بھید بیاے مجہول کہتے ہین - ہر بھید چھند کا ایک چرن

اورچرن کی چند بار تکرار سے ایک چھند پورا ہوجاتا ہی - تم اکثر بھیدون کو لگھ و گر کے حساب سے اصول و فروع عروض عربی کے ساتھ بحساب اجزا ملا سکتے ہو -

ماترا برت کے پرستار کا قاعدہ - اگر ماترائین جفت ہون تو سطر اول مین سب گر رکھو ورنہ پہلے لگھ پھر گر - اور فی گر دو ماترا اور فی لگھ ایک ماترا سمجھلو - پھر پہلے گر کے نیچے لگھ رکھو بعدہ اوپر کے بقیہ اکشر اوتار لو - اوسکے بعد غور کرو کہ اب ماترا کی کل تعداد مین کیا کمی ہی اگر ایک سے زیادہ ماترائین باقی ہون تو پہلے گر لکھکر پورا کرو اور پھر اگر اتنی کمی ہو جو ایک لگھ سے پوری نہو سکے تو پھر گر رکھو اور جب صرف ایک ماترا کی کمی رہے تو ایک لگھ رکھدو - کیونکہ ایک لگھ ایک ماترا کے برابر ہی الغرض جب تک آخر کے بھید مین سب ماتراؤن کے شمار کے برابر لگھ نہ آجائین یہی عمل جاری رکھو

مثلاً یہ چھہ ماترا کا پرستار ہی اور اسمین تیرہ بھید مین اور ہر بھید نئے چھند کا ایک چرن ہی اوسکی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند بنجائیگا یونہین تیرہ چھند علحدہ علحدہ ہاتھ لگینگے -

(۱)	ऽ ऽ ऽ	= مفعولن
(۲)	ऽ ऽ ا ا	= فعلاتن
(۳)	ऽ ا ऽ ا	= مفاعلن
(۴)	ऽ ا ا ऽ	= مستفعلن
(۵)	ऽ ا ا ا ا	= ۰
(۶)	ا ऽ ऽ ا	= مفاعیلُ
(۷)	ا ऽ ا ऽ	= فاعلات
(۸)	ا ऽ ا ا ا	= فعلتان
(۹)	ا ا ऽ ऽ	بس تفعلُ
(۱۰)	ا ا ऽ ا ا	= ۰
(۱۱)	ا ا ا ऽ ا	= ۰
(۱۲)	ا ا ا ا ऽ	= ۰
(۱۳)	ا ا ا ا ا ا	= ۰

برن برت کے پرستار کا قاعدہ - پہلے گرو کے نیچے لگھو رکھے اور اوسکے آگے یعنی دہنے طرف اوپر کے اکشر اوتار لے اور پیچھے یعنی بائین جانب گرو سے خالی جگہ اوپر کے مقابل بھر دے

(۱)	ऽ ऽ ऽ	= مفعولن
(۲)	ऽ ऽ ।	= فعولن
(۳)	ऽ । ऽ	= فاعلن
(۴)	ऽ । ।	= فعلن
(۵)	। ऽ ऽ	= مفعولُ
(۶)	। ऽ ।	= فعولُ
(۷)	। । ऽ	= ٠
(۸)	। । ।	= ٠

مثلاً یہ تین برن کا پرستار ہے اور یہ ہین آٹھ بھید ہین اور ہر بھید نئے چھند کا ایک چرن ہے اوسکی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند بنجائیگا یونہین آٹھ چھند علحدہ علحدہ ہاتھ لگین گے

دوم سنکھیا بفتح سین مہملہ و نون غنہ و کاف تازی مخلوط بہا مکسور و یاے تحتانی مخلوط بالف زدہ - اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی ماتراؤن یا اتنے برنون مین کتنے بھید ہین -

ماترا سنکھیا کا قاعدہ - اول ماترا پر ایک کا ہندسہ رکھے دوسری ماترا پر دو کا ہندسہ تیسری ماترا پر دو اور ایک کا مجموعہ یعنی تین کا ہندسہ رکھے چوتھی ماترا پر تین اور دو کا مجموعہ یعنی پانچ اور پانچوین ماترا پر پانچ اور تین کا مجموعہ یعنی آٹھ کا ہندسہ علی ہذا القیاس رکھتا چلا جائے اخیر ماترا پر جو ہندسہ آئیگا وہی شمار درجہ ہوگا - اسمین یہ خیال رکھنا ضرور ہے کہ جب ایک ماترا یعنی لگھو ہو تو صرف اوسکے سر پر ہندسہ رکھا جائیگا اور جب دو ماترا یعنی گرو ہو تو اوسکے تلے اوپر دونون جگہ ہندسہ رکھکر اون دونون کا مجموعہ ماتراے ماتاخر یعنی دہنے طرف کی ماترا پر رکھنا پڑیگا - اگر آخر کی ماترا گرو ہوگی تو ماترا کے نیچے کا ہندسہ جواب ہوگا ورنہ اوپر کا ہندسہ - ظاہر ہے کہ گرو کو دو ماترا مانتے ہین

اسکی مثال درج ذیل ہو۔

مثال (۱) ... یہ آٹھ ماترا کی سنکھیا ہو اور چونتیس ۳۴ اخیر کا ہندسہ پس سمجھو کہ چونتیس ۳۴ بھید آٹھ ماترا کی سنکھیا مین ہونگے اگر اسکا پرستار کیا جائے تو چونتیس ۳۴ سلسلے ضرور نکل آئینگے یہی امتحان سب جگہ ہو۔

مثال (۲) ... یہ پانچ ماترا کی سنکھیا ہو اور آٹھ بھید اسمین ہین بوجہ معلومہ صدر

مثال (۳) ... یہ چھ ماترا کی سنکھیا ہو اور اسمین تیرہ بھید ہین فافہم

برن سنکھیا کا طریقہ۔ شروع برن پر ایک کا ہندسہ رکھے اوسے دوگنا کرکے دوسرے برن پر رکھے یونہین آخر تک دوگنا کرتا چلا جائے تو اخیر والا ہندسہ جو آخر برن پر ہوگا اوسکا دوگنا شمار درجہ ہوگا۔ دیکھو سات برن کی مثال۔ سات برن مین ایک سو اٹھائیس بھید ہونگے یون (۱۲۸) ... کیونکہ آخر برن پر چونسٹھ ۶۴ کا ہندسہ ہی اور ۶۴ کا مضاعف ۱۲۸ ہین یہ پرستار سے ثابت ہو سکتا ہو۔

سوم۔ شوچی شین معجمہ با واو معروف و جیم پارسی با تحتانی معروف۔ اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہو کہ پرستار کے بھیدون مین کتنے بھید ایسے ہین جنکے اول مین گرو ہون اور کتنے ایسے ہین جنکے آخر مین گرو ہون اور کتنے بھید ایسے ہین جنکے اول مین لگھو اور کتنے ایسے ہین جنکے آخر مین لگھو ہون۔

ماترا پرستار کی شوچی کا قاعدہ۔ پہلے سنکھیا نکالے سنکھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہو اوسکے ماتقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہو جنکی ابتدا مین لگھو ہون یا جنکے اخیر مین لگھو ہون۔ اور اس ہندسۂ ماتقدم کا ماقبل ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہو جن کے اول اول گرو ہین یا جنکے آخر آخر گرو ہین۔ (ماترا سنکھیا) (چار ماترا کا پرستار)

فعلان ... فعلن ... فعول ...

دیکھو چار ماترا کی سنکھیا کی تو معلوم ہوا کہ اخیر کا ہندسہ (۵) ہے اور پانچ کا ہندسۂ ماتقدم (۳) ہے پس دریافت ہوا کہ چار ماترا کے پرستار مین تین ایسے بھید ہین جنکے اخیر مین لگھ ہین اور تین ہی بھید ایسے ہین جنکے اوائل مین لگھ ہین پھر (۳) کا ہندسۂ ماتقدم دو ہے۔ پس دریافت ہوا کہ چار ماترا کے پرستار مین دو بھید ایسے ہین جنکے اوائل مین گرہین اور دو ہی بھید ایسے ہین جنکے اواخر مین گرہین

برن پرستار کی شوچی کا طریقہ۔ برن سنکھیا نکالے۔ سنکھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہو اوسکے ماتقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہے جنکے اوائل مین لگھ ہون یا جنکے اواخر مین لگھ ہون اور وہی ہندسہ شمار ایسے بھیدون کا بتاتا ہے جنکے اوائل مین گرہون یا جنکے اواخر مین گرہون ذیل مین مثال دیکھو۔۔۔۔۔۔

(برن کی سنکھیا)

(۱۶) ऽ[۸] ऽ[۴] ऽ[۲] ऽ[۱]

(چار برن کا پرستار)

(۱)	ऽ	ऽ	ऽ	ऽ	=	مفعولاتن
(۲)	ऽ	ऽ	ऽ	ا	=	مفاعیلن
(۳)	ऽ	ऽ	ا	ऽ	=	فاعلاتن
(۴)	ऽ	ऽ	ا	ا	=	فعِلاتن
(۵)	ऽ	ا	ऽ	ऽ	=	مستفعلن
(۶)	ऽ	ا	ऽ	ا	=	مفاعلن
(۷)	ऽ	ا	ا	ऽ	=	مفتعلن
(۸)	ऽ	ا	ا	ا	=	فعِلَتن
(۹)	ا	ऽ	ऽ	ऽ	=	مفعولاتُ
(۱۰)	ا	ऽ	ऽ	ا	=	مفاعیلُ
(۱۱)	ا	ऽ	ا	ऽ	=	فاعلاتُ
(۱۲)	ا	ऽ	ا	ا	=	فعِلاتُ
(۱۳)	ا	ا	ऽ	ऽ	=	مس تفعلُ
(۱۴)	ا	ا	ऽ	ا	=	•
(۱۵)	ا	ا	ا	ऽ	=	•
(۱۶)	ا	ا	ا	ا	=	•

دیکھو چار برن کا پرستار کیا تو معلوم ہوا کہ اسکے پرستار مین (۱۶) بھید ہین کیونکہ اسکی سنکھیا کا اخیر ہندسہ (۱۶) ہے اور سولہ کا ہندسہ ماتقدم (۸) ہے پس دریافت ہوا کہ چار برن کے پرستار مین آٹھ بھید ایسے ہین جنکے اوائل لگھو ہین اور آٹھ ہی ایسے ہین جنکے اواخر لگھو ہین - اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چار برن کے پرستار مین آٹھ بھید اوائل مین گروالے اور آٹھ ہی بھید اواخر مین گروالے ہین -

چہارم - اُودِشٹ بضم اول و واو معدولہ و دال مہملہ مشدد مکسور و شین معجمہ ساکن مع تاے ہندی موقوف - اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہے کہ ماترا یا برن کے پرستار مین فلان بھید کوتھا ہے -

ماترا اودشٹ کا قاعدہ - سنکھیا کرکے گرکے سرون کے ہندسون کو اکٹھا کرے پھر کل جمع کو سنکھیا کے اخیر کے ہندسے سے گھٹا دے جو باقی رہے وہی ماترا پرستار کے بھید کا عدد ہے اور وہی عدد جواب ہے -

مثلاً کوئی پوچھے کہ چھ ماترا کے پرستار مین (ا ऽ ا ऽ) یہ کوتھا بھید ہے - تو اول اسکی سنکھیا نکالے جیسے (۱ا ۲ऽ ۳ا ۵ऽ) تو کل جمع سنکھیا کی (۱۳) ہے اس تیرہ مین سے گرکے سرون کے ہندسون کا مجموعہ یعنی (۱ + ۵) = ۶ کو گھٹایا تو باقی بچے (۷) پس معلوم ہوا کہ وہ بھید ساتوان ہے -

برن اودشٹ کا قاعدہ - سنکھیا کرکے گرکے سرون کے ہندسون کو اکٹھا کرکے مجموع کو سنکھیا کے اخیر کے مجموعی ہندسون سے تفریق کردے جو باقی رہے وہی برن پرستار کے بھید کا عدد ہے - اسکا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ لگھون کے سرون کے ہندسون کو جمع کرکے ایک کا ہندسہ اوسمین جوڑدے تو مجموعہ جواب ہوگا -

مثلاً کوئی پوچھے کہ چار برن کے پرستار مین (ا ऽ ऽ ا) یہ بھید کوتھا ہے - پس اسکی سنکھیا نکالی یون (ا ऽ ऽ ا) (۱۶) - تو کل جمع سنکھیا کی (۱۰) ہوئی

اس سوال مین سے گرون کے سرون کے ہندسون کا مجموعہ یعنی (۲ + ۴) = ۶ کو گھٹایا تو باقی رہے (۱۰) لہذا معلوم ہوا کہ وہ بھید دسوان ہی۔

(مثال قاعدۂ دوم) لگھون کے سرون کے ہندسون کا مجموعہ (۱ + ۸) = ۹ ہوا اس نوین ایک کا ہندسہ جوڑا تو مجموعہ (۱۰) ہوا۔ پس دریافت ہوا کہ وہ بھید دسوان ہی۔

پنچم نشٹ۔ بفتح نون وسکون شین معجمہ و تا سے ہندی موقوف۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ ماترا یا برن کے پرستار مین فلان بھید کی کیا شکل ہی یعنی کس مقام پر اوسمین لگھو ہین اور کس جگہ اوسمین گرو۔

ماترا پرستار کے نشٹ کا قاعدہ۔ جتنی ماترا کا پرستار ہوا اوتنی ماترا بشکل لگھو لکھے اور اوسکی سنکھیا نکالے۔ پھر اوس پوچھے ہوئے بھید کے شمار کو سنکھیا کے اخیر ہندسے سے تفریق کر دے۔ جو باقی بچے اوس ہندسے مین سے سنکھیا کے ایسے بڑے ہندسے کو (جو اوسمین سے گھٹ سکتا ہو) تفریق کرے اور اب جس ہندسے کو گھٹایا ہی اوسکے نیچے کی ماترا کو دہنے طرف کی ماترا سے ملا کر بشکل گرو بنالے۔ پھر غور کرے کہ تفریق کرنے سے کچھ باقی تو نہین رہا۔ اگر رہے تو اوسمین سے بھی بقاعدۂ مذکورہ سنکھیا کا بڑے سے بڑا ہندسہ (جو کہ تفریق ہو سکتا ہو) تفریق کرے اور پھر بقاعدہ وشکل مذکورہ دو ماتراؤن کو ملا دے۔ اگر پھر بھی باقی رہے تو وہی قاعدہ کرتا چلا جائے الی غایۃ النہایۃ۔ پس وہ شکل جو اس طرح بنائی جائے گی وہی جواب ہی۔ مثلاً کوئی پوچھے کہ (ی ی ی) یعنی چھ ماترا کے پرستار مین نوین بھید کی کیا شکل ہی۔ تو پہلے اون چھ ماتراؤن کو بشکل لگھو لکھے یون = (۱۱۱۱۱۱) پھر عمل موافق ذیل کے کرے۔ (دیکھو صفحہ ۳۵۳ مین صورت عمل)

(تشریح عمل)

[illegible]

دیکھو	۱۳	۹	۴
حاصل تفریق	۴	۳	۱ حاصل تفریق
حاصل تفریق	۱	۱	(۰) کچھ باقی نہ بچا

۱۳ ۸ ۴ ۳ ۲ ۱

ꟾ ꟾ ꟾ\ꟾ ꟾ\ꟾ {عمل}

[illegible]

بس یہی شکل جواب ہے اگر صفائی سے لکھو تو یون ہو۔

(ا ا ے ے) = جواب۔

برن پرستار کے نشٹ کا قاعدہ۔ پوچھے ہوئے بھید کے شمار کو اول دیکھے کہ وہ طاق ہے یا جفت۔ اگر طاق ہے تو ایک کا ہندسہ اوسمین جوڑکر جفت بنائے پھر اوسکو نصف کرے اور ایک گرو رکھے۔ اور اگر جفت ہے تو کوئی ہندسہ نجوڑے اور نصف کرے اور اس صورت مین ایک لگھو رکھے اور گرو نہ رکھے۔ پھر نصف کرنے سے جو عدد حاصل ہوگا تو وہ طاق ہوگا یا جفت۔ اگر طاق ہو تو بقاعدہ طاق اور جفت ہے تو بقاعدۂ جفت عمل کرتا جائے یہانتک کہ جتنے برن کا نشٹ ہے اوستنے درجے آجائین۔ مگر یہ خیال رکھنا واجب ہے کہ جب نصف کرنے کے لیے ایک کا ہندسہ جوڑا جائیگا تب گرو رکھا جائیگا۔ اور جب نصف کرنے کے واسطے کسی ہندسہ جوڑنے کی ضرورت نہ پڑے گی تو لگھو رکھا جائیگا۔ جب تک تقسیم نہو عمل تمام نہوگا جیسے چار برن کے پرستار مین کوئی پوچھے کہ گیارھوین یا بارھوین بھید کی کیا شکل ہے تو اوسکا عمل یون کرو۔ (دیکھو صفحہ ۳۵۴)۔

عمل مثال اول۔	عمل مثال دوم۔
(۱) ۱۱+۱=۱۲	(۱) ۱۲/۲ = ۶ = (۱)
۱۲/۲ = ۶ = (ک)	(۲) ۶/۲ = ۳ = (۱)
(۲) ۶/۲ = ۳ = (۱)	(۳) ۳ + ۱ = ۴ کے اور ۴/۲ = ۲ = (ک)
(۳) ۲ + ۱ = ۴	(۴) ۲/۲ = ۱ = (۱)
۴/۲ = ۲ = (ک)	
(۴) ۲/۲ = ۱ = (۱)	
دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے۔	دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے۔
(چار برن) جواب (ا ک ا ک) یعنی ایک گرو ایک لگھ پھر ایک گرو ایک لگھ ہے۔	(چار برن) تو جواب (ا ک اا) یعنی دو لگھ ایک گرو ایک لگھ ہے۔

ششم۔ میر۔ میم یا یاے مجہول آخر راے مہملہ۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان پرستار مین کی لگھ اور کی گرو والے کتنے بھید ہین۔

ماترا میر کا قاعدہ۔ پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جسکو میر چکر کہتے ہین اور اوسکا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہے۔ چونکہ ایک ماترا کا ایک ہی پرستار ہوتا ہے اسلیے چکر کے درجۂ اول مین ایک ہی کوٹھا رکھا اور درجۂ دوم مین ایک اور بڑھاکر دو کوٹھے بنائے اسیطرح درجۂ سوم مین بھی دو ہی کوٹھے بنائے بعدہ درجۂ چہارم مین ایک اور بڑھاکر تین کوٹھے بنائے اور اوسیقدر درجۂ پنجم مین بھی پھر درجۂ ششم مین چار کوٹھے بنائے اور اوسیقدر درجۂ ہفتم مین بھی علی ہذا القیاس ایک ایک کوٹھا بڑھاتے گئے۔ مگر یہ خیال رکھو کہ دو دو درجون مین ہر جگہ برابر کوٹھے ہوتے ہین مثلاً دوم وسوم مین دو اور چہارم و پنجم مین دو اور ششم و ہفتم مین دو قس علیٰ ہذا۔ ہر درجے کے دہنے طرف کے خانہاے آخر مین ایک کا ہندسہ

سب جگہ رکھا جائے اور ہر درجے کے بائین طرف کے خانہا سے آخر مین اسطور سے ہندسے رکھے جائین کہ۔ ا و ۲ ۔ ا و ۳ ۔ ا و ۴ ۔ ا و ۵ ۔ وغیرہ۔ اسبار ہی خانہاے وسطا کی خانہ پُری۔ وہ اس طرح کرنی چاہیے کہ جو خانۂ درمیانی بھرنا ہو اوسکے سر کا ہندسہ اور سر کے دہنے خانے کے خانۂ بالا کا ہندسہ لے کر جوڑے اور اوس خانۂ درمیانی مین رکھدے ۔ یون ۔

ماترا میر چکر

بھید							
۱	۱						۱-ماترا
۲	۱	۱					۲-ماترا
۳	۱	۲					۳-ماترا
۵	۱	۳	۱				۴-ماترا
۸	۱	۴	۳				۵-ماترا
۱۳	۱	۵	۶	۱			۶-ماترا
۲۱	۱	۶	۱۰	۴			۷-ماترا
۳۴	۱	۷	۱۵	۱۰	۱		۸-ماترا
۵۵	۱	۸	۲۱	۲۰	۵		۹-ماترا
۸۹	۱	۹	۲۸	۳۵	۱۵	۱	۱۰ ماترا

میر چکر کے جانب چپ پہلے کوٹھے کے اعداد یعنی بھید سے اجتماع اجزا کا شمار رستار مین معلوم ہوتا ہے اور اوس خانے سے جتنے خانے دہنے کو چلکر پونہچے ہو اوتنے ہی اگر اجتماع اجزا سے نکالکر اور لگھ بنا کر بقیہ اجزا کے ساتھ لکھدو اور خانۂ موصولہ کے عدد کو ان بنے ہوئے بھیدون کی تعداد سمجھو اسی طرح خانۂ آخر تک پونہچتے پونہچتے

کل لگھو ہوجائینگے (اجتماع اجزا سے مرز و پنڈ ہی جوکہ آیندہ مرکٹی مین مذکور ہی)
مثال ہفت - چار ماترا کے میر پر جب دیکھا تو پہلے کوٹھے مین (۱) پایا پس معلوم ہوا
کہ ایک بھید ایسا ہی جسمین چار ماترا (ऽ ऽ) یعنی دو گرہین پھر اوسکے دہنے طرف (۳)
پایا تو دریافت ہوا کہ تین بھید ایسے ہین جنمین ایک گرو اور دو لگھو ہین کیونکہ ऽ۱۱ = (۱۱+ऽ - ऽ۱)
پھر اوسکے دہنے طرف (۱) دیکھا تو دریافت ہوا کہ ایک بھید ایسا ہی جسمین چارون لگھو
ہین کیونکہ سکے ہی - ۱۱۱۱ = (۱۱۱۱ + ऽ ऽ - ऽ ऽ ऽ)
مثال طاق - پانچ ماترا کے میر چکر مین دیکھا تو پہلے کوٹھے مین (۳) پایا پس دریافت
ہوا کہ تین بھید ایسے ہین جنمین پانچ ماترا (ऽ ऽ۱) یعنی ایک لگھو دو گرو ہین پھر اوسکے
دہنے طرف (۴) ملا تو سمجھے کہ چار بھید ایسے ہین جنمین تین لگھو دو گرو ہین کیونکہ
سکے ہی - ऽ۱۱۱ = (۱۱ + ऽ - ऽ ऽ ۱) پھر اوسکے دہنے طرف
(۱) دیکھا تو جانا کہ ایک بھید پانچون لگھو والا ہی کیونکہ سکے ہی -
۱۱۱۱۱ = (۱۱۱ + ऽ ऽ - ऽ ऽ ۱)

برن میر کا طریقہ - پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جسکو میر چکر کہتے
ہین اور اوسکا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہی - چونکہ ایک برن کے دو پرستار ہوتے ہین
اس لیے درجۂ اول مین دو خانے رکھے اور درجۂ دوم مین ایک اور بڑھا کر تین خانے
بنائے اور تیسرے مین ایک اور بڑھا کر چار خانے بنائے علی ہذا القیاس ایک
ایک خانہ بڑھاتے گئے - پس جتنے برن ہونگے کوٹھے مین اوتنے ہی درجے ہونگے -
ہر درجے کے دہنے اور بائین طرف کے آخر خانون مین ایک کا ہندسہ رکھا جائیگا پھر
جس خانۂ درمیانی کو بھرنا ہو اوسکے سر کے دو خانون کے ہندسون کو جوڑ کر اوسمین لکھدو
علی ہذا درجۂ آخر تک پہونچ جاؤ - کوٹھے کے بیرونی کونون پر بائین جانب جو ہندسے
ہین وہ برن کے شمار ہین اور دہنے گوشون پر کے ہندسے بھیدون کی تعداد ہین -

برن میر چکر

برن	خانے	بھید
١ برن	١ ١	بھید ٢
٢ برن	١ ٢ ١	بھید ٤
٣ برن	١ ٣ ٣ ١	بھید ٨
٤ برن	١ ٤ ٦ ٤ ١	بھید ١٦
٥ برن	١ ٥ ١٠ ١٠ ٥ ١	بھید ٣٢
٦ برن	١ ٦ ١٥ ٢٠ ١٥ ٦ ١	بھید ٦٤

پہلے خانے کو بائیں طرف سے برن کے شمار کے موافق گُر جانے۔ پھر دوسرے خانے میں ایک گر کم کرکے ایک لگھو بڑھاتے اور اوس خانے کے ہندسے کے موافق بھید کا شمار جانے اس چکر میں ایک گر کے عوض ایک ہی لگھو بڑھیگا کیونکہ برن کے عوض برن ہی ملنا چاہیے یہ ترتیب بائیں طرف سے دہنے طرف کو چلا جائے اور ہر خانے پر ایک گر کم کرتا ہوا اور ایک لگھو بڑھاتا ہوا دہنے طرف کے آخر خانے تک پہونچ جائے حسب تفصیل مثال ذیل۔

یہ تین برن کے پرستار کی مثال ہے

S	S	S	(١)
ا	S	S	(٢)
S	ا	S	(٣)
ا	ا	S	(٤)
S	S	ا	(٥)
ا	S	ا	(٦)
S	ا	ا	(٧)
ا	ا	ا	(٨)

دیکھو تین برن کے پرستار مین آٹھ بھید ہین وہی (۸) درجہ سوم کے دہنے طرف ہی اور وہی (۳) یعنی برن کا شمار اوسکے بائین جانب ہی۔ اب خانون مین غور کرو کہ اول خانے مین ایک ہندسہ ہی۔ پس معلوم ہوا کہ تین برن کے پرستار مین ایک بھید ایسا ہی جسمین تین گر ہین۔ بعدۂ خانۂ دوم مین تین کا ہندسہ ہی۔ پس معلوم ہوا کہ اوسی پرستار مین تین بھید ایسے ہین جنمین۔ کے ہین۔ (ا ؎ ؎) = (ا+ ؎- ؎ ؎ ؎) یعنی دو گر اور ایک لگھ ہین۔ بعدۂ خانۂ سوم مین پھر تین کا ہندسہ ہی اس سے معلوم ہوا کہ پرستار مذکور مین پھر تین بھید ایسے ہین جنمین کے ہین۔ اا ؎ = (ا+ ؎- ؎ ؎ ا) یعنی ایک گر دو لگھ ہین۔ پھر خانۂ چہارم مین ایک کا ہندسہ پایا۔ پس معلوم ہوا کہ پھر ایک بھید ایسا ہی جسمین۔ کے ہین۔ ااا = (ا+ ؎- اا ؎) یعنی تین لگھ ہین۔ ایسے آٹھون بھید پورے ہو گئے۔ یہ کل درجہ سوم کی مثال ہوئی۔ یونہین سب درجون کو آزمالو۔

ہفتم۔ **مرکٹی**۔ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ اتنی ماترا یا اتنے برن کے پرستار مین کل بھید اسقدر اور کل ماترا اور کل لگھ اور کل گر اور کل برن اور کل پنڈ (جسکی تعریف ذیل مین ہی) اس قدر ہین۔ یہ قاعدہ گویا سب کی فہرست ہی۔

تعریف پنڈ

سب لگھون کے مجموعے کو نصف کر کے گر بنائے اور اوسکو گرون مین جوڑ کر سب گرون کا مجموعہ پنڈ بکسر باے پارسی و نون ساکن و دال ہندی موقوف کہلاتا ہی۔ جیسے کسی پرستار مین دس لگھ اور پانچ گر ہین تو دس گر ہوئے یہی دس گران سب کا پنڈ ہی۔

ماترا مرکٹی کا چکر

ہندسہا سے معمولی پرستار	ماترا ٦	ماترا ٥	ماترا ٤	ماترا ٣	ماترا ٢	ماترا ١	برت یعنی پرستار	درجہ ١
ماترا کی سنکھیا کے اعداد۔	١٣	٨	٥	٣	٢	١	بھید	٢
درجہا سے (١) و (٢) کے اعداد کا حاصل ضرب	٧٨	٤٠	٢٠	٩	٤	١	کلا یعنی ماترا	٣
خانۂ اول مین (١) رکھا پھر اوسکو دوگنا کرکے اوپر کے خانے کے عدد سے گھٹا کر باقی کو رکھدیا۔ اسی حساب سے خانۂ راست سے طرف خانۂ چپ کے چلے جاؤ۔ الیٰ آخرہ	٣٨	٢٠	١٠	٥	٢	١	لگھو	٤
خانۂ اول مین صفر رکھا بعدۂ صفر کے اوپر کا عدد اوتار کر صفر کے دہنے خانے مین رکھا پھر اوس خانے کے اوپر کا عدد اوتار کر اوس کے دہنے خانے کے دہنے طرف رکھدیا۔ علیٰ ہذا القیاس آخر تک۔	٢٠	١٠	٥	٢	١	٠	گرُ	٥
درجہا سے (٤) و (٥) کے اعداد کا مجموعہ۔	٥٨	٣٠	١٥	٧	٣	١	برن	٦
درجۂ سوم کے اعداد کا نصف۔	٣٩	٢٠	١٠	٤½	٢	½	پنڈ	٧

(نتیجہ) مثلاً ٦ ماترا کے پرستار مین ١٣ بھید ہوتے ہین وہی ١٣ خانۂ ٦ کے نیچے مین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کی ماترائین جمع کرو تو ٧٨ ہوتی ہین وہی ٧٨ خانۂ ١٣ کے نیچے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے لگھ جمع کرو تو کل ٣٨ ہوتے ہین وہی ٣٨ خانۂ ٧٨ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے گر جمع کرو تو کل ٢٠ ہوتے ہین وہی ٢٠ خانۂ ٣٨ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین کل بھیدون کے اکشر جمع کرو تو سب ٥٨ ہوتے ہین وہی ٥٨ خانۂ ٢٠ کے تلے ہین اور اوسی پرستار مین سب بھیدون کے لگھون کو جمع کرکے اوس مجموعے کا نصف پرستار کے گرون کے مجموعے کے ساتھ ملاؤ تو گر ٣٩ ہوتے ہین وہی ٣٩ خانۂ ٥٨ کے تلے ہین۔

برن مرکٹی کا چکر

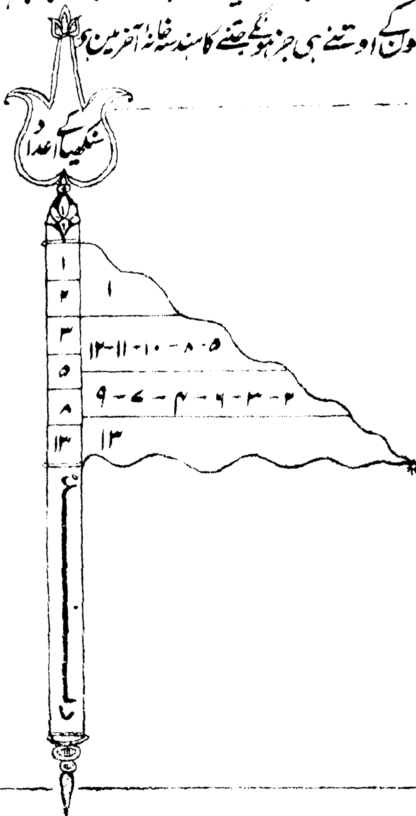
ہندسہاسے سوئی پرستار	برن ٦	برن ٥	برن ٤	برن ٣	برن ٢	برن ١	ترتیب یعنی پرستار	١
برن سنکھیا کے اعداد دو سے شروع کرکے رکھو	٦٤	٣٢	١٦	٨	٤	٢	بھید	٢
اعداد درجہا کے (١) و (٢) کا حاصل ضرب	٣٨٤	١٦٠	٦٤	٢٤	٨	٢	برن	٣
اعداد درجۂ سوم کا نصف	١٩٢	٨٠	٣٢	١٢	٤	١	گر	٤
ایضًا ایضًا ایضًا	١٩٢	٨٠	٣٢	١٢	٤	١	لگھو	٥
درجہاے سوم وچہارم کے اعداد کا مجموعہ	٥٧٦	٢٤٠	٩٦	٣٦	١٢	٣	کلا یعنی ماترا	٦
درجۂ ششم کے اعداد کا نصف	٢٨٨	١٢٠	٤٨	١٨	٦	١½	پنڈ	٧

ہشتم۔ پتاکا۔ بفتح باے پارسی وتاے فوقانی با الف کشیدہ وکاف تازی با الف اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہی کہ فلان ماترا یا برن سکے پرستار مین کس کس بھید مین کتنے گر اور کتنے لگھ تعداداً ہین۔

پتاکا کے دو جز ہوتے ہین۔ ایک ڈنڈ بفتح دال مہملہ و نون ساکن آخر دال ہندی یعنی علم کی چھڑ کی شکل۔ ایک پتاکا یعنی پھریرے کی شکل۔

ماترا پتاکا کا قاعدہ۔ جتنے ماترا کا پتاکا نکالنا منظور ہو۔ پہلے اوتنی ماترا کی سنکھیا نکالے اوسکے درجۂ اعداد جسقدر ہون اوتنے ہی خانے ڈنڈ مین بنائے اور خانون مین سنکھیا کے اعداد ترتیب وار بھردے۔ چونکہ پہلے بھید کی ماترائین تو معلوم ہین کہ سب اکثر گر ہین۔ لہذا اوسکے بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ پہلے سے کم اور سب سے زیادہ کتنے گر آسکتے ہین۔ جتنے آسکین اوتنے ہی خانے پتاکا مین بنائے پھر سنکھیا کا اول عدد اوس سنکھیا کے دہنے طرف مقابل مین رکھے اور اخیر عدد سنکھیا کے دہنے جانب اخیر عدد کے مقابل مین رکھے۔ اب جاننا اے وسط کی خانہ پری کا قاعدہ سنو۔ ڈنڈ کے پہلے خانہ کے عدد کو سنکھیا کے

اخیر خانے کے مقابل کے عدد سے گھٹا کر باقی کو پتا کا کے حصہ اول مین رکھے۔ پھر او نہین
ونڈ کے دوسرے خانے کے عدد کو عدد مذکورسے گھٹا کر باقی کو اوسکے دہنے طرف رکھے۔
اسیطرح ونڈ کے ہر خانے کے عدد کو دفعہ دفعہ گھٹا گھٹا کر حاصل تفریق کو حصہ اول مین ترتیبوار رکھے
بعدہ ونڈ کے دو دو خانون کا مجموعہ اوسی عدد مذکور سے گھٹا گھٹا کر حاصل تفریق کو پتا کا کے
حصہ دوم مین بھرے بشرطیکہ جو ہندسہ حصہ اول مین آچکا ہو اوسکی تکرار نہونے پائے۔
پھر اگر حصہ سوم بھی ہو تو اوسمین وہ اعداد رکھے جو سنکھیا کے تین تین خانون کے مجموعے کے
گھٹانے سے حاصل ہون بشرطیکہ اعداد صدر مکرر نہ آنے پائین۔ اسیطرح جتنے خانے
ہون سب کی خانہ پری کردے۔ پتا کا کے اعداد کا مجموعہ سنکھیا کے ہندسہ اخیر کے برابر ہوتا ہے
یعنی پتا کا کے کل خانون مین ملا کر ہندسون کے او تنے ہی جز ہونگے جتنے کا ہندسہ خانہ آخر مین ہے
مثلاً چھ ماترا کے پرستار کا پتا کا یہ ہے ـــــــــــ



چھ ماترا کے پرستار کی سنکھیا (۱۳) ہے آخر تک یون = ۱۳ ۸ ۵ ۲ -
اسلیے - وند کے خانون مین چھ ماترا کی سنکھیا کے اعداد رکھے ہین ترتیب وار -

پتاکا کے حصۂ اول کی خانہ پری اسطرح کی ہے

عمل - ۱۳ - ۱ = ۱۲

پھر ۱۳ - ۲ = ۱۱

پھر ۱۳ - ۳ = ۱۰

پھر ۱۳ - ۵ = ۸

پھر ۱۳ - ۸ = ۵

حصۂ اول ختم

پتاکا کے حصۂ دوم کی خانہ پری اسطرح کی ہے

عمل - ۱۳ - (۱ + ۲) = ۱۰ اسکو حصۂ دوم مین رکھا کہ حصۂ اول مین تکرار ہوتی تھی

پھر ۱۳ - (۱ + ۳) = ۹

پھر ۱۳ - (۱ + ۵) = ۷

پھر ۱۳ - (۱ + ۸) = ۴

اور ۱۳ - (۲ + ۳) = ۸ اسکو بوجہ صدر نہ رکھا -

پھر ۱۳ - (۲ + ۵) = ۶

پھر ۱۳ - (۲ + ۸) = ۳

اور ۱۳ - (۳ + ۵) = ۵ اسکو بھی بوجہ صدر نہ رکھا -

پھر ۱۳ - (۳ + ۸) = ۲

ختم حصۂ دوم

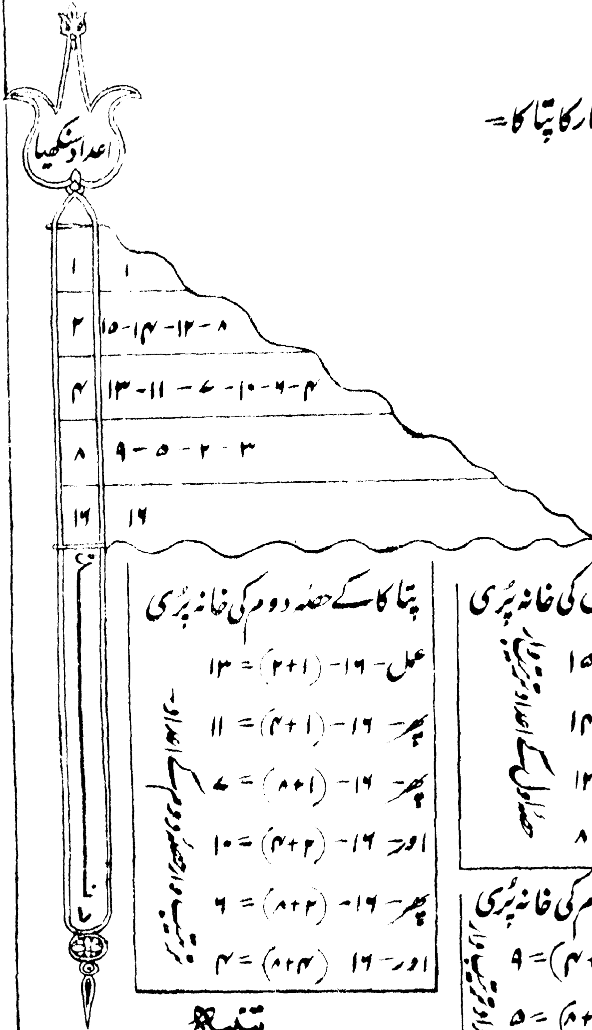
اگر پتاکا کا تین اور حصے ہوتے تو پانچ ثبت فلان فلان کو اوس عدد سے گھٹاتے جو سنکھیا کا عدد آخر ہوتا - اور ظاہر ہو کہ چھ سے زیادہ ماترا کے پرستار مین تیرہ سے زیادہ کا عدد سنکھیا کا آخر ہوگا - فافہم -

برن پتاکا کا قاعدہ - اس کا قاعدہ بھی ماترا پتاکا کے قاعدے کے مثل ہے لیکن یہان وند کے خانون مین برن سنکھیا کے اعداد بھرے جائینگے - دیکھو چار برن کے پرستار مین سنکھیا کا عدد آخر سولہ ہے -

یون (۱۶) ۸ ۴ ۲ ۱

پس برن کے بھرن کے اعداد ترتیب وار مع عدد آخر مضاعف یعنی (۱۶) دنڈ مین بھر دو ۔

چار برن کے پرستار کا پتا کا ۔



پتا کا کے حصہ اول کی خانہ پُری

عمل ۔ ۱۶ - ۱ = ۱۵
پھر ۔ ۱۶ - ۲ = ۱۴
پھر ۔ ۱۶ - ۴ = ۱۲
پھر ۔ ۱۶ - ۸ = ۸

پتا کا کے حصہ دوم کی خانہ پُری

عمل ۔ ۱۶ - (۱+۲) = ۱۳
پھر ۔ ۱۶ - (۱+۴) = ۱۱
پھر ۔ ۱۶ - (۱+۸) = ۷
اور ۔ ۱۶ - (۲+۴) = ۱۰
پھر ۔ ۱۶ - (۲+۸) = ۶
اور ۔ ۱۶ - (۴+۸) = ۴

پتا کا کے حصہ سوم کی خانہ پُری

عمل ۔ ۱۶ - (۱+۲+۴) = ۹
پھر ۔ ۱۶ - (۱+۲+۸) = ۵
اور ۔ ۱۶ - (۲+۴+۸) = ۲
پھر ۔ ۱۶ - (۱+۴+۸) = ۳

تنبیہ

دیکھو یہان پتا کا مین تین حصے تھے بدین وجہ دنڈ کے خانہ سوم تک کے اعداد جمع کر کے سنکھیا کے ہندسہ آخر سے گھٹائے

(تپّا کا کا نتیجہ۔)

ظاہر ہے کہ ماترا اور برن کے پرستار کے پہلے بھید مین سب گرہون اور اخیر بھید مین سب لگھ باقی بھید نامعلوم ہون۔ لہذا اونکے دریافت کے واسطے۔ تپّا کا کے جتنے حصّے یعنی خانے اعداد سے بھرے ہوئے ہون اونمین خانۂ (۱) کے لیے (۱) گرو قرار دو۔ اور خانۂ (۲) کے واسطے (۲) گر اور خانۂ (۳) کی خاطر (۳) گر علی ہذا القیاس جتنے درجے یعنی خانے نیچے اُترتے جاؤ فی خانہ ایک ایک گرو بڑھاتے جاؤ یعنی سمجھتے جاؤ۔ پھر ہر خانے کے اعداد کو علٰحدہ علٰحدہ موافق خط فاصل پرستار کا ایک ایک بھید جانو۔ پس خانۂ اول کے ہر بھید مین ایک ایک گرو ہوگا باقی لگھ پھر خانۂ دوم کے ہر بھید مین دو دو گرو ہونگے باقی لگھ پھر خانۂ سوم کے ہر بھید مین تین تین گرو ہونگے باقی لگھ۔

جیسے چھہ ماترا کا پرستار کرو تو اونمین ۱۲ و ۱۱ و ۱۰ و ۸ و ۵ بھیدون مین ایک ایک گرو ہوگا باقی رہے دو دو لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ ماترا تپّا کا کے خانۂ (۱) کے ہین۔ اسیطرح ۹ و ۷ و ۴ و ۶ و ۳ و ۲ بھیدون مین دو دو گرو ہونگے باقی رہا ایک ایک لگھ وہ ہوگا کیونکہ اعداد مذکورہ تپّا کا کے خانۂ (۲) کے ہین۔

یونہین چار برن کا پرستار کرو تو اونمین ۱۵ و ۱۴ و ۱۲ و ۸ بھیدون مین ایک ایک گرو ہوگا باقی رہے تین تین لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ برن تپّا کا کے خانۂ (۱) کے ہین۔ اسیطرح ۱۳ و ۱۱ و ۷ و ۱۰ و ۶ و ۴ بھیدون مین دو دو گرو ہونگے باقی رہے دو دو لگھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مسطورہ تپّا کا کے خانۂ (۲) کے ہین۔ اسی طرح ۹ و ۵ و ۲ و ۳ بھیدون مین تین تین گرو ہونگے باقی رہا ایک ایک لگھ وہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اعداد خانۂ (۳) کے ہین۔ اب دونون تپّا کا سے ملاکر سمجھ لو اور امتحان چاہو تو پرستار کرکے جانچ لو۔

فصل ہفتم بیان گن

چھند ماترا یا چھند برن کو اکٹھا کرکے اونتالیس قسم کے الفاظ بنائے گئے ہین اونکو سنسکرت مین (گنڑ) بفتح کاف فارسی و نون غنہ و راے ہندی ساکن کہتے ہین اور بھاشا مین (گن) بفتح اول و سکون نون - یہ سب گن چھندون مین ارکان یعنی اصول افاعیل کا کام کرتے ہین - اونمین ماترا کے واسطے پانچ گن مقرر ہین اور برن کے لیے آٹھ گن - ماترا گن مین نہ کچھ پھل ہی نہ کوئی دیوتا - وہ پانچون یہ ہین (۱) ٹگن جسمین چھ ماترا ہون جیسے سری گنگا (۲) ٹھگن - پانچ ماترا والا جیسے کالکا (۳) ڈگن جسمین چار ماترا ہون جیسے کالی (۴) ڈھگن جسمین تین ماترا ہون جیسے نگر (۵) ڑگن - دو ماترا والا جیسے دل پھر اول گن کے پرستار سے تیرہ بھید اور دوم سے آٹھ اور سوم سے پانچ اور چہارم سے تین اور پنجم سے دو بھید پیدا ہوتے ہین جنکا مجموعہ اکتیس ہی - لہذا ماترا گن کے سب اقسام اکتیس ہین اور ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ نام مقرر ہی - (باقی مارجھ دیکھو)

برن گن کے لیے خاص خاص دیوتا اور مخصوص مخصوص پھل مفروض ہین جس طرح دعوتیون کے ہان حروف کے واسطے موکلین اور تاثیرات و خواص ہین - پھر اون سب کے دو اقسام ہین - ایک گن وہ سکھدائی کہلاتے ہین یعنی یمن - دوسرے اگن - وہ دکھدائی مشہور ہین یعنی بدیمن - پھر ہر ایک کی چار قسمین ہو کر مجموع آٹھ گن اگن ہو جاتے ہین ان آٹھون مین ہر ایک تین تین جز کا ہوتا ہی یا تو تینون لگھو ہوتے ہین یا تینون گرو یا گرو اور گرو سے مرکب مگر تین جزون سے زیادہ نہین ہوتے - یہ آٹھون گن ... برن پرستار سے علی الترتیب نکل سکتے ہین -

اب ہم آٹھون برن گنون کے نام اور اونکے لگھو و گرو کی ترکیب اور اونکی نشانی بحساب لگھو و گرو اور مثال اور دیوتا اور پھل اور اقسام نقشہ (۱) مین بتاتے ہین اور یہی بہت کام آتے ہین

نقشۂ (الف) بزنون سے گن اگن کا بیان

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پھل	اقسام
۱	مگن	تین گر	ऽऽऽ	سیتاجو	زمین	لکشمی یعنی دولت دے	سکھدائی
۲	یگن (اول تحتانی)	ایک لگھ دو گر	ا ऽ ऽ	ھوائی	پانی	دھن یعنی اسباب دے	سکھدائی
۳	رگن	ایک گر ایک لگھ ایک گر	ऽ ا ऽ	کالکا	آگ	موت اور سوزش دے	دکھدائی
۴	سگن	دو لگھ ایک گر	ا ا ऽ	متھرا	ہوا و کال	خوف عظیم دے	دکھدائی
۵	تگن (اول تائے فوقانی)	دو گر ایک لگھ	ऽ ऽ ا	پاتال	آسمان	ہیچ یعنی کچھ ندے	دکھدائی
۶	جگن	ایک لگھ ایک گر ایک لگھ	ا ऽ ا	مُرار	سورج	درد پیدا کرے	دکھدائی
۷	بھگن	ایک گر دو لگھ	ऽ ا ا	باسن	چاند	جس اور سکھ دے	سکھدائی
۸	نگن (اول نون)	تین لگھ	ا ا ا	کھل	سانپ	عقل اور سکھ دے	سکھدائی

قطعۂ شناخت گن باشارۂ حروف آغاز

آغاز و وسط و آخر گر آئین تو بھجس جان
سب گر جو ہون مگن ہے سب لگھ جو ہون نگن ہے
ان درجون پر جو لگھ ہون اونکو یرت سے پہچان
ترکیب صدر مین تو رکھ لف و نشر پر دھیان

ان آٹھون مین دو دو ایک قسم کے ہین بدین سبب انکے چار اقسام یون ہو جاتے ہین دومت یعنی دوست - دوداس یعنی غلام - دداُو داسین یعنی بیگانہ - دو ارِ یعنی دشمن حسب تفصیل نقشۂ (ب) -

نقشہ (ب)

۱	مگن	اور	نگن	۱ و ۳	دونون متر ہین یعنی دوست۔
۲	یگن	اور	بھگن	۲ و ۲	دونون داس ہین یعنی غلام۔
۳	تگن	اور	جگن	۵ و ۶	دونون اوداسین ہین یعنی بیگانہ۔
۴	رگن	اور	سگن	۳ و ۴	دونون ارّی ہین یعنی دشمن۔

نقشہ اثر یعنی (ج) متصلہ ذیل سے دریافت ہوتا ہو کہ اگر دو دو اگن یا گن متعلقہ نقشہ (ب) چھند مین متوالی آئین تو کیا خاصہ پیدا کرین۔

نقشہ اثر یعنی (ج)

۱	دوست دوست متوالی آئین	خوشی ہو
۲	پہلے دوست پھر غلام	کام بننے کی صورت معقول نکلے
۳	پہلے غلام پھر دوست	کام پورا ہوجائے۔
۴	غلام + غلام	کام اپنے اختیار مین رہے۔
۵	پہلے دوست پھر بیگانہ	کام پورا نہو۔
۶	پہلے دوست پھر دشمن	درد پیدا ہوجائے۔
۷	پہلے غلام پھر بیگانہ۔	دولت کا نقصان ہو۔
۸	پہلے غلام پھر دشمن۔	خوف کا مقام ہی۔
۹	پہلے بیگانہ پھر دوست۔	نکما پھل ملے۔
۱۰	پہلے بیگانہ پھر غلام	آفت پیدا ہو۔
۱۱	بیگانہ + بیگانہ۔	کوئی فائدہ نہو۔
۱۲	پہلے بیگانہ پھر دشمن۔	بھائیون بھائیون عداوت ہو۔
۱۳	پہلے دشمن پھر دوست۔	اسکا پھل ہیچ ہی۔
۱۴	پہلے دشمن پھر غلام	بیوی مرجائے۔
۱۵	پہلے دشمن پھر بیگانہ	خاندان اور دولت کی تباہی ہو۔
۱۶	دشمن + دشمن۔	افسر اور مداح اور ممدوح مرجائین

نقشۂ (جہ) کو نقشۂ (ب) سے ملاتے ہی اور نقشۂ (ب) کو نقشۂ (الف) سے ملاتے ہی معلوم ہو سکتا ہو کہ کس کس قسم کے الفاظ اور کس کس وزن کے لفظ چھند مین ابتدا میں لانا بہتر ہو یا متوسط ہو یا برا ہو۔

(تتمہ) انکے علاوہ ستّرہ حروف دگدھ برن کہلاتے ہین جب وہ چھندون کے آغاز پر آتے ہین تو وہ تمتہ کو تباہ کرتے ہین۔ یون۔

ا بھی یعنی کان ے یان ء ڑان ہا جہ ء رے کھ ے پ ء چھ ء بھ ء نا مَ ء ال ہ ملا ء ات ہا ٹھ ء اب ہا اتھ ء اڈھ۔ وَاللّٰهُ الْمُؤَثِّرُ وَعَلَيْهِ التَّاثِيْرُ ط

فصل ہشتم اقسام وحد و دبرت

ہم فصل سوم مین برت کی تعریف کر چکے۔ یہان اوسکے دو اقسام ہین۔ اول ماترا برت اسکو گَنْ بفتح کاف فارسی و تشدید دال مہلہ بھی کہتے ہین۔ دوم برن برت اسکو پد بروزن گد بھی بولتے ہین۔ ان دونون مین ہر ایک کی چند قسمین ہین۔

(۱) سم برت بفتح سین مہملہ۔ وہ چھند جسکے ہر چرن کی ماترائین یا ہر چرن کے برن ازروے شمار برابر ہون جیسے سوگے گنج مال ٭ پھرے گپال اسر مُور کنٹش ٭ جن کو سُر کُش ٭ یہان ہر چرن کے لگھ و گر لیکر فی لگھ ایک ماترا اور فی گرو دو ماترا کے حساب سے جمع کر لو تو ہر ایک چرن مین کل آٹھ ماترائین ہین۔ جہان ماتراؤن کا شمار منظور ہو وہان یونہین گنا کرو۔ یا جیسے سو کنجن مین ندلالا ٭ سنکھ لیے برج بالا ٭ کیل کرین سنکھ کندا ٭ مادھو گوکل چندا ٭ یہان ہر چرن کے لگھ و گر لیکر اونکی ماترائین نہ بناؤ بلکہ صرف اونھین لگھ و گر کو شمار کر لو تو آٹھ اکشر ہر چرن مین ہین۔ برن گننے کو یہی قاعدہ بکار آمد ہو۔

(۲) اردھ سم برت۔ بفتح ہمزہ وسکون راے مہملہ و دال معطلہ مع ہاے مخلوط موقوف۔ باقی معلوم۔ وہ چھند جنمین پہلے اور تیسرے یعنی طاق چرن کی ماترائین یا برن ازروے شمار باہم برابر ہون اور باقی کی باہم برابر ہون جیسے سو چپلا چمکت چپل چپت ٭

برکھت گھن گھنگھور + پپیہا پیا پیا رٹت نت + کوکت چونہ دس مور + یہان ۱ و ۳ مین تیرہ تیرہ ماترا اور ۲ و ۴ مین گیارہ گیارہ ہین - یا جسطرح سے سُور مکٹ سُوہ شیس کھور بہال + چھری پر سُون ہاتھ مین گل گنج مالا + پیتر بسن سیام گات نیتر لال + کنج مین بیلسے پھرین سنگ گوال بالا + یہان ۱ و ۳ چرن مین بارہ بارہ برن اور ۲ و ۴ مین چودہ چودہ ہین -

(۳) بشم برت - بکسر بائے موحدہ و شین معجمہ مفتوح - وہ چھند جسکے چرن از روے ماترا یا از روے برن تین یا تین سے زیادہ مختلف التعداد ہون جیسے سے پرمیشر مُدھ رُپ دیپ + مادھو جادو گر دھر جگ بھوپ + جگ تارن پر بھو ہوا ہیب + تم ہین سب کے ان رُوپ + یہان ۱ و ۲ چرن مین تیرہ تیرہ مت - اور ۳ مین سترہ - اور ۴ مین چودہ ہین - یا جیسے سے برج توکہا سے کے + مدھ نگری ہر جاسے کے رہو + پرم کھور چِت تیرو + مدن گوپال جو دین کو بسارو + یہان ۴ چرن نو برن کا ۲ بارہ کا ۳ دس کا ۱ تیرہ کا ہی - ان تینون مین بشم برت بقول بھکاری داس صاحب چھندارنب کم مستند ہی -

(۴) جات - وہ چھند ہین جو دو چھندون یا زیادہ سے مرکب ہون جیسے ہلّاس چھند ایک یا دا کونک اور تر بھنگی سے مرکب ہوتا ہی یون سے کانھ جنم دن سُر نر بھوپ لے + بھو دھرنش با سر سم تو لے + سہ تے مہرا پیرا وڑ اوین + دِ وسے دیو سُمن برساوین + سُمن برساوین - ہرش بڑھاوین - تج تج آوین - یا نن کو + سج تن نر جبشن - سہت الیشن - کرین اشیشن - گانن کو + تن لوگن کی گت - دانن کی ات - نرکھ سبھی ہت - بھول رہنے + برج شوبھ پر کاسہ - نند بلاسہ - داس ہُلاسہ - کون کہے + خواہ دو دو قسم کے چرن یا زیادہ قسم کے چرن سے مرکب ہون جیسے اردھ سم برت او ر بشم برت -

(۵) ماترا سویّا - بفتح سین مہملہ و واو مفتوح و تحتانی مشدد مع الف کشیدہ - ماترا برت کی

ایک حد کا نام ہی۔ بقول صاحب چھند بنُود وہ چھند جنکا ہر چرن کم سے کم تینس۲۳ ماترا کا اور زیادہ سے زیادہ چونتیس۳۴ ماترا کا ہو۔ لیکن صاحب چھند مہودھ وغیرہ تینس۲۳ ماترا سے لیکر ستیس۳۶ تک والے چھندون کو سوتیا کہتے ہین۔ اور یہی اصح ہی کیونکہ اس سے بڑھکر دنڈک کہلاتا ہی۔

(۶) برن سوتیا۔ برن برت کی ایک حد ہی۔ وہ چھند جنکا ہر چرن کم سے کم بائیس۲۲ برن کا اور زیادہ سے زیادہ چھبیس۲۶ برن کا ہو۔

(۷) ماترا دنڈک۔ بفتح دال مہملہ و نون ساکن و دال ہندی و کاف تازی ساکن ماترا برت کی حد آخر کا نام۔ وہ چھند جنکے چرن ستیس۳۶ ماترا سے زیادہ ہون۔ چھیالیس۴۶ ماترا تک کے دنڈک سم برت استعمال مین ہین جیسے چرچری چھند۔ اگر اس سے بھی زیادہ کہو تو کوئی مزاحم نہین۔

(۸) برن دنڈک۔ برن برت کی حد اخیر ہی۔ وہ چھند جنکے چرن چھبیس۲۶ برن سے زیادہ ہون۔ اکیاون۵۱ برن تک کے دنڈک سم برت مستعمل ہین جیسے آگم چھند۔ اگر اس سے زیادہ بھی کہو تو کوئی مانع نہین۔

(تکملہ) چھندون کی کچھ انتہا نہین جتنی ماترائین یا برن بڑھاتے جاؤ چھند بڑھتے جاتے ہین۔ اگر صرف چالیس۴۰ چالیس۴۰ ماترا یا برن تک کا پرستار کرو تو دونون اقسام ملکر دس۱۰ کھرب ننانوے۹۹ ارب ستر۷۰ ستھ کرور بہتر۷۲ لاکھ سات ہزار نوسو ستر۷۰ہ نئے چھند شمار مین آتے ہین اور اس شیطان کی آنت کو جب چاہو سنکھیا سے ناپ لو۔ پھر انہین ہر ایک کی ترتیب و شکل ازروے لگھ و گرو تم نشٹ کے قاعدے سے نکال سکتے ہو۔ ہم نے ماترا اور برن کے ہر مراتب کے ساتھ اونکی تعداد علیحدہ علیحدہ سنکھیا سے بتادی ہی (مارمھرہ دیکھو) اب رہے ان سب کے نام۔ پس اسمین بڑا خلفشار ہی کیونکہ اکثرون نے اسمامین اختلاف کیا ہی بلکہ پرستار مین جو جسے جسکو پسند آیا ہی اوسمین کچھ قیدین لگا کر اوسکا نیا نام گھڑ لیا ہی۔

ہم نے اس سمندر کو متھکر پانسو عمدہ چھند مار مہرہ مین لکھے ہین یہان اونہین کا انتخاب کرکے مشہور مشہور شَشر چھند ماترا برت کے فصل نہم مین اور رہیہ استی چھند برن برت کے فصل دہم مین لکھدیے اور ان دونون مین کمی وزیادتی کا خیال رکھا ہو تاکہ جتنی ماتراؤن یا جتنے برنون کا چھند مطلوب ہو اوس شمار کے سلسلے سے مَعاً نکل آئے - واللّٰہ المنعم وعلیہ الاتمام

فصل نہم ماترا برت چھندون کا بیان ترتیب وار

اس فصل مین فی چرن دو ماترک چھندون سے لیکر سوتیا کی حدِ آخر تک ترتیب وار چھند مندرج ہین پھر دنڈک مین ترتیب تعدادی کو نانگھ نانگھ کر انتظام درجہ کے زینون پہ قدم رکھے ہین - ان سب مین ایک چرن کی تعریف بھی لکھدی ہو اوسی قیاس پر باقی چرن ہین - جہان جہان گن آئے ہین صرف اونکا حرف اولین لکھا ہو جیسے سگن کے عوض (س) تاکہ تجنیس خطی سے اُردو مین دھوکا نہ پڑے - ان سب چھندون مین ایک چرن کے ماترا اور اکشر جانکر لگھو گرکے شمار بتادینے کا قاعدہ یہ ہو کہ ایک چرن کی کل ماتراؤن سے اکشرونکی تعداد کو تفریق کرو تو حاصل تفریق گر ہونگے پھر اونہین گرون کو اکشرون سے نکالو تو حاصل تفریق لگھو ہونگے -

علاوہ برین جو چھند بحورِ عربیہ فارسیہ سے ہموزن ہین اونمین عربی یا فارسی بحر کا نام بھی تقطیع ہمیت بتادیا جنکی مثالین قاعدۂ شانزدہم مین درج کرچکا ہون -

(دو ماترا والا چھند)

(۱) شری چھند - ایک گر کا ایک چرن ۵ جو + ہو + شری + کی + معنی صاحب کی مدد ہو -

(تین ماترا کا)

(۲) مہی - ایک لگھو ایک گر ۱۵ رما + سما + نہی + مہی + لکشمی کے برابر دنیا مین کوئی نہین

(۴ مت)

(۳) کاما - ۲ گرسے رامَ * نامَ * یامَ * کامَ * رام کے نام ہی سے اس دنیامین غرض ہی - بروزن فعْلن بسکون دوم - متدارک مخبون مسکن -
(۴) مَنْدَرَ - گرو لگھ سے دھیاوتَ * لاوتَ * بندرَ * مندرَ * ہنومان مندر پہاڑ کو دوڑتے لیے آتے ہین -

(۵ مت)

(۵) ششی - یَ سے مہی مین * سہی مین * جنھی سے * ششی سے * عابد لوگ دنیامین چاندکے مانند روشن ہین - فعولن - متقارب -
(۶) پریا - رَ سے ہی کرُو * پتھرُو * توہیا * ری پریا * اری پیاری تیرادل پتھرکے مانند سخت ہی - بوزن فاعلن - متدارک -

(۶ مت)

(۷) رام - ۲ لگھ ۲ گرسے جگ ماہین * سکھ ناہین * تج کامَ * بھج رامَ * دنیامین چین نہین ہی خواہش نفسانی کو چھوڑ رام کی طرف مُنہ موڑ - فعلاتن - رمل مخبون -
(۸) کلا - گر - ۲ لگ - گرسے دھیہ لہو * آج لہو * نند للا * کام کلا * ای سری کرشن صبر کرو آج ہی تم سے وصل ہوگا - مفتعلن - رجز مطوی -

(۷ مت)

(۹) شُبھ گتِ - بضم شین معجمہ - فی چرن سات ماترا سے کرپا سِندھُو * دین بندھو * سرب سُرہت * دیہ شُبھ گت * ای بحر رحمت غریب پرور فرشتون کے مالک بکلو نجات دو - اسکا نام سوگت بھی ہی اور چار وزن اسکے اور ہین (مار مہرہ دیکھو) مفاعیلن - فاعلاتن سے اکثر ہموزن ہی -

(۸ مت)

(۱۰) مدبھار - بفتح میم و دال مہملہ و موحدہ مخلوط بہا آخر رائے مہملہ - فی چرن ۸ مت جنمین

آخر ایک جگن سے نٹ ورنبھیکہ + برج بدھن دیکہ + لگت نہ نمیکہ + من چتر لیکہ + کرشن کی وضعداری دیکھکر برج کی عورتین حیرت سے تصویر ہوگئین - مدبھار کو چھب بھی کہتے ہین -

(۹ مت)

(۱۱) ہاری ۲ گرمی سے توماں بھاری + ٹھانے پیاری + سوتین سکھاری + ہوتین مہاری + ای پیاری تو روٹھی ہولی غرور مین بیٹھی ہے اس سبب سے سوتین خوش ہین - فعلن فعولن - متقارب مربع اثلم -

(۱۰ مت)

(۱۲) دیپک - دس کل جنمین آخر والا آلشہ لگھ سے جی جیت جگ بند + ہن گوبندی چند + ترلوک ابنیپ + دشرتھ کل دیپ + جو دنیا کا معبود ہے سب عابد نیلو فر ہین اور وہ چاند ہے اور تینون لوک کا زمین دا ور ہے اور دسرتھ کے دودمان کا چراغ ہے اوسکی جے ہو

(۱۱ مت)

(۱۳) اہیر - فی چرن ۷ مت پھر آخر مین ج سے کوتک سنہ نہ ہیر + نھان دھنسی ز نیر + چیر دھرو لکھ تیر + لی بھج کیو اہیر + کیون بھائی یہ تماشا بھی سنا ہے کہ ایک عورت جمنا مین نہانے اتری پوشاک کنارے دیکھکر کنھیا جی لے بھاگے -

(۱۲ مت)

(۱۴) ان بھلا - ۸ مت پھر ایک بھ سے اہو جسو مت نندن + کھل دل دنج نکندن + بھگتن کے ارچندن + بھنجہ بھو بھی پھندن + ای نند وجسودا کے صاحبزادے بدچلن اور خبیثون کے بنکن عابدون کے کلیجون کی ٹھنڈک میری دنیاوی وحشت کے پھندون کو توڑیے -

(۱۵) تومر بواو مجہول - س - ج سے بھج رام کرشن مکند + برج ناتھ گوکل چند + گھنشیام کانت انند + چھب دھام شری ندنند + رام کرشن کو یاد کرو جو کہ نجات دہندہ

اور محافظ برج اور گوکل کے چاند اور ابر سیاہ کے مانند شوخ رنگ اور حُسن کے مکان اور نند کے فرزند ہین - اس چھند کو ہم بروزن متفاعلن فعلات - کامل مربع اخذ مسبغ کہتے اگر آخر مین لگھ نہو تا ایسے اغلاط صاحب تحفۃ الہند نے اکثر کیے ہین - فتاً رلٌ - بنٹت یون ہی - بج را = ۱۱۱ - کمشن = ۱۱۱ - ملکند = ۱۱۱ - بعضون نے اسکو ۹ برن مین شامل کیا ہی -

(۱۳ امت)

(۱۶) نَراچکا - بفتح نون وکسر جیم پارسی وکاف تازی - ۲ گر ج - ر - ے بھونہین کری کمان ہین * نینا پر جینڈ بان ہین * رکھیا سری جوتین دئی * ناراچکا بہو بھئی * دونون ابرو سخت کمان اور آنکھین تیز تیر ہین تو نے مانگ جو نکالی وہ بھی تیر بنگئی - بھاشا مین بھون کو بھونہ بہلے آخر بولتے ہین اوسی کی جمع بھونہین ہی مستفعلن مفاعلن - رجز مربع مخبون اسکو آٹھ برن مین بھی لوگون نے شامل کیا ہی -

(۱۴ امت)

(۱۷) ہاکلِ کا - ہر دو کاف تازی ولام مفتوح - ۱۴ ماترا مین آخر والا اکثر گُر اسمین شرط ہی کہ کہین جگن نہ آئے ے پرتی گرتی تول گنی * پردھن گرل سمان بھنی * ہی نت رکھہ نام رری * تاس کہا کل کال کری * جو شخص پرائی عورت کو اُستانی جانے اور غیر کی دولت کو سم قاتل مانے اور دل مین شب و روز رام رام کیا کرے کلجگ اوسکا بال نہ بیکا کرے - اسکے اکثر چرن متقارب اثرم مثمن کے ہموزن ہین - فاع فعول فعولُ فعَل

(۱۸) مَن موہن - بواو مجہول - ۹ ماترا بھر - بھ - بھر لگھ ے سند رسُکھد ہر شیام گھن * یہ بہات ال ابھرام تن * مم سنگ چلو تج دھام دھن * کر درش پورو کام من * ہر جو خوبصورت آرام دہندہ چھبیلے دکھو یہ جاتے ہین دولت اور گھر چھوڑ کر میرے ساتھ چلو اور زیارت کر کے اپنی مرادین پوری کرو -

(۱۹) مَنتُورمان - بواو مجہول - ان - ر - ج - گر ے جبہ بال پالکی چڑھی * تبہ اُد

بُھتی پر بھا بڑھی ÷ لکھت داس نور نو پان ÷ کمل مین بسی منورمان ÷ جسوقت وہ عورت پالکی پر چڑھی اوسوقت عجب تماشا نظر آیا داس نے یہ تشبیہ کامل پائی کہ کمل مین لکشمی بیٹھی ہی (داس تخلص ہی)۔

(۱۵ امت)

(۲۰) **گوپال**۔ بواو مجہول۔ ۱۱ ماترا۔ بحر ج۔ ۸ مت پر بشرام۔ پر چرن تمام ـــــ دیکھی سیی دِش۔ شری رگھراے ÷ پوچھن لاگے سہج سُبھاے ÷ کون ہیت پری۔ رشن لکھاے ÷ ہسی سو سب۔ کہو بُجھاے ÷ سیتا کی طرف رام متوجہ ہوکر یون ہین پوچھنے لگے کہ ای پیاری تم رشیون کو دیکھکر ہنسین کیون اسکی وجہ بتاؤ۔

(۲۱) **چوپئی**۔ بفتح جیم عجمی و موحدۂ مفتوح و ہمزہ مع تحتانی معروف۔ فی چرن ۱۵ ماترا بقول صاحب چھند مہوددھ پہلے چرن کے آخر ج۔ دوسرے کے آخر ت۔ تیسرے کے آخر س۔ چوتھے کے آخر ر۔ جو اونھین پندرہ مین شامل۔ جیسے پنڈت رام لال رام تخلص شاہ آبادی ـــــ پدمن کے اُرگج من ہال ÷ پیک بھاس بِدرم سی لال ÷ بین بِمب جب تا پر پرے ÷ نیلم من کی شوبھا ہرے ÷ پدمنی کے گلے مین موتیون کا مالا ہی جب گلے کی پان کی سرخی کا عکس پڑتا ہی تو وہ مونگا بنتا ہی اور جب چوٹی کا عکس اوسپر پڑتا ہی تو وہ نیلم کی خوبصورتی کو لے لیتا ہی۔ جمہور کے نزدیک چوپئی کے آخر گنون کی قید نہین ہی۔

(۱۶ امت)

(۲۲) **پاداکُلک**۔ اول بائے پارسی وضم کاف تازی و فتح لام و کاف عربی آخر بقول صاحب چھند مہوددھ چار چرن اور ہر چرن کے آخر ایک۔ ی۔ اونھین سولہ ماترا مین شامل ـــــ میری مانو سیکھ بھلی ری ÷ آس اَدَھر پہونہ اَلی ری ÷ رُوس مان اب بھول نکیجے ÷ درشن کرسن آند لیجے ÷ ای پیاری میری نیک صلاح مان ایسا موقع

نہ ملیگا اب غرور دھوکے مین نکر عاشق کو دیکھکر خوش ہو - کہتے ہین کہ اگر پاداکلک مین جگن
کی شرط نرکھو تو اوسکا نام موہن ہی لیکن بانی بھوشن پوتھی مین یہ شرط کی ہی نہ موہن نام تبایا ہی
سولہ ماترا والے چھند کو پاداکلک ٹھہرایا ہی - طرہ یہ ہی کہ جمہور ۱۵ و ۱۶ است کے سب چھندون
کو پاداکلک وچوپئی وچوپائی کہتے ہین علی العموم بلاشرط - لیکن تحقیق یہ ہی کہ ۱۵ است وا ۱۱
چوپئی ہی اور ۱۶ ماترا والا چھند پاداکلک وچوپائی بالعف بلاشرط - چوپائی چھند مین بڑی بڑی
کتابین منظوم ہین مثنوی کی طرح جیسے رامائن وغیرہ - پھر چار چرن کی قید بھی حشو زائد -

(۲۳) پد دھری - بفتح باے پارسی و دال مہملۂ دوم مع ہاے مخلوط مفتوح آخر
یاے معروف - فی چرن ۱۲ است پھر ج - مثال بھرین سگھن تم بھی بشال + پد اٹکت
کنٹک دربھ جال + من سمرت بھی بھنجن گپال + پد دھری پریم مدمست بال + رات کو
کالی گھٹا چھائی ہی تاریکی سے ہول آتا ہی پاؤن جھاڑی مین اولجھتے ہین مگر خوف کے دافع
رام کو دل مین یاد کرتی ہوئی عورت نشاۂ عشق مین چور قدم بڑھاتی چلی جاتی ہی بعضون
نے دس ماترا پر بشرام اور چھ پر چرن تمام کیا ہی -

(۲۴) ڈارل - دال ہندی بالعف کشیدہ وراے مہملۂ مکسور مع لام - فی چرن - ہست
پھر - بھ - پھر ۲ گر مثال لے ہر نام مکند مراری + نارائن بھگونت کھراری + رادھا لبّب
کنج بہاری + سیتا ناتھ سدا سکھ کاری + ہر کا نام لے جو نجات دینے والے اور مُر دیت
کے دشمن اور چھیر سمندر کے ساکن اور بڑے نامی اور کھر راکھچس کے قاتل رادھا کے شوہر
کنجون کے سیر کرنے والے اور سیتا کے وارث اور دائمی سکھ دینے والے ہین - اسکا
نام اپچتر ابھی ہی بضم ہمزہ وفتح باے پارسی وکسر جیم عجمی و فوقانی مشدد مفتوح وراے مہملہ
بالعف کشیدہ - متقارب مثمن اثلم یا اثرم مجبق - فاع فعول فعول فعولن - وغیرہ -

(۲۵) پیر جلیا - بکسر باے پارسی وراے مہملۂ مفتوح وضم جیم تازی ولام مکسور وتحتانی
بالعف کشیدہ - فی چرن ۱۲ ماترا پھر ج - مثال نیر دھر برسین ال گھنگھور + نیل کنٹھ پک

جھمر کرت ۔ مور ۔ پتم بن ناہن برت چین + دیت دکھ تا پر نت اوکھ مین + ای سکھی گھنگھور گھٹا برس رہی ہے مور اور پپیہا اور جھینگر شور مچارہے ہین پیا کے بغیر مجھے چین نہین پڑتا اور سپر یہ غضب ہے کہ گھڑی گھڑی جوش جوانی ستاتا ہے

(۱۷ مت)

(۲۶) **دھاری** ۔ ۳ ج ۔ ی سے ئیو کہیا سر مین تھر کائے + سو بیت پٹا اُر مین اُرمائے ۔ چلین نکھ چند بلوک لکھاری + گئے تلسی بن مین گردھاری + مور کے پرون کا تاج سر پر رکھے زرد دوپٹا گلے مین لٹکائے ہوشون کا مُنہ دیکھتے ہوے تلسی بن کو کنہیاجی گئے ۔ فعولُ فعولُ فعولُ فعولن ۔ متقارب مقبوض ۔

(۱۸ مت)

(۲۷) **راجیوگن** ۔ راے مہملہ بالف کشیدہ وجیم تازی بالتحتانی معروف وفتح واو وکاف پارسی مفتوح بانون ۔ فی چرن ۱۶ ماترا پھر ایک گر ۔ نو پر بشرام ۔ نو پر چرن تمام سے رگھناتھ شری پت ۔ چرن مناورے + کام کرودھ لوبھ ۔ سوہ نشاورے ۔ مان موسکھ ۔ جت دکر باورے + پن ناہ پیہی ۔ اس کہیل داورے ۔ رگھناتھ یعنی لکھشمی کے شوہر کے قدمونکو پوج اور شہوت وغصہ وطمع ومحبت دنیوی کو ترک کر ۔ ای بے عقل میری نصیحت بگوش ہوش سُن لے پھر ایسا موقع نہ ملیگا ۔

(۱۹ مت)

(۲۸) **بروا** ۔ باے موحدہ مفتوح وراے مہملہ وفتح واو بالف کشیدہ ۔ ۲ چرن فی چرن ۱۵ ماترا پھر ایک ج ۔ یا ۱۴ ماترا پھر ایک ت ۔ ۱۲ پر بشرام ۔ ۷ پر تمام ۔ علامہ میر عبد الجلیل واسطی بلگرامی مغفور سے تنک دیا کے چتئے ۔ مور بچاؤ + جل ور چیونٹی کو تنکوہی ناؤ + نظر ترحم سے ذرا سا بھی دیکھ لیجیے تو میرا بیڑا پار ہو پانی پر چیونٹی کو ایک تنکا ہی ناؤ کا سہارا دیتا ہے ۔ مور کے معنی میرا یہان بطریق ایہام ہی ۔ یہان عروض وضرب دونون ج مین ۔ بچاؤ ۔ ۱۲۱ ۔

رِ ناو - ا ا - **ولہ** ؎ بھر کُٹ لکھ مَن تھا کیو - نہن اُ پاؤ + برہن کا رِہ نہ بورے - اولٹی ناو + دل بید وست و پا ابرو کو دیکھکر تھک گیا اور کچھ زور نہین چلتا عاشقہ کیونکر نہ ڈوبے ناؤ اولٹ گئی ہی - یہان عروض ج ہر یون - اُ پا و - ا ا - اور ضرب ت ہر یون ٹی ناو - ا ۔ ۔ ہمنے اس چھند مین مثنوی دیکھی ہی - بعضون نے اواخر مین کسی گن کی قید نہین کی ہی - بروا کو نندا دوہا بھی کہتے ہین -

(۲۰ مت)

(۲۹) **جل دھر مالا** - بفتح جیم تازی و دال مہملہ مفتوح مخلوط بہا مع راے مہملہ باقی معلوم - ۴ چرن فی چرن - م - بھ - س - م ؎ چوہان ناچین ہل کلاپی اری + پی پی کولے پھر پاپی بیری + کیسے راکھین ہرن بالا جی کو + جارین کارے جل دھر مالا ہی کو + چارون طرف مورنا چتے ہین پپیہا کمبخت پی پی بولتا ہی مہجور عورتین کیونکر جیین کالی گھٹاؤن کے دل جلائے دیتے ہین - پہلے اپنراس سے ثابت ہی کہ بھاشا مین بھی فارسی کی طرح ای فقرہ بفتح اول ہی -

(۲۱ مت)

(۳۰) **پل بنگم** - بفتح باے پارسی و سوم موحدہ مفتوح مع نون نیم غنہ و فتح کاف فارسی - پہلے بھ - پھر ۱۲ مت - چھرہ یہ ایک چرن - ؎ ایک کو ڈ ملیا گر کھو دیا دتو + تو کت دکھشن پون تیان ستا دتو + بیاکل برہن بال جھنکھے بھرنین کو + نندت بارہ بار پونگم ہین کو + اگر کوئی شخص ملیا گر کو (جہان صندل پیدا ہوتا ہی) کھود ڈالتا تو ادھر کی خوشبو دار ہوا فراق زدہ عورتونکو کیون ستاتی - اسطرح وہ مہجور عورت عاشقہ آنسو بھرے ہوے اپنی قسمت کو جھینکتی ہی اور بار بار ہنومان کے لشکر کی توہین کرتی ہی کہ لنکا کے پل باندھنے کو ملیا گر کیون نہ کھود لے گئے - صاحب چھند مہوددھ نے گیارہ پر بشرام اور دس پر چرن تمام کیا ہی - بعضون کے نزدیک چرن کے آغاز پر بھگن کی قید نہین ہی وہ پہلے ۱۱ مت پھر ایک رگن مانتے ہین - اسکا نام پونگم بھی ہی -

(۲۲ مت)

(۳۱) ہیر۔ ہاے ہوز با یاے تحتانی معروف وراے مہملہ۔ پہلے ایک۔ سال۔ تین بار پھر ایک۔ ر۔ (ایک گرچار لگھ) کو سال کہتے ہین ۵ سیام برن مودکرن دُکھ ہرن گاورے + بیت بسن مند ہنسن سیو چرن باورے + نند نندن دُشٹ کدن رتھ سدن دھیاورے + گر بھ ہرن دھیر دھرن تاہ شرن آورے + کنھیا جی سبزہ رنگ خوشی دینے والے دکھ دور کرنے والے کو یاد کر زرد لباس خندہ پیشانی والے کے قدمونکو اے نادان پوج نند کے فرزند بدون کے سنجکن ولینعمت کو نہ بھول دافع غرور تسلی دینے والے کی پناہ مین آ۔

(۲۳ مت)

(۳۲) دِرِڑھ پد۔ بکسر دال مہملہ وراے مہملہ مکسور وراے ہندی مخلوط بہا و فتح باے فارسی مع دال مہملہ۔ ۱۹ مت پھر دوگرہ ۱۳ پر بشرام ۱۰ پر چرن تمام۔ ۵ پہرت جا ماجھین کو۔ چٹ لگا لگ جھومیو + بندن باندھت ہو دُہو۔ ہاتھن مین گھومیو + ڈار دیوری بیچ مین۔ میرومن آلی + دِرڑھ پٹ کو کٹ کست ہی۔ موہن بن مالی + سری کرشن باریک کپڑے کا گھیردار جامہ پہنے دونون بازوؤن مین اِکے باندھے ہوسے پھرتے ہین پٹکے سے کمر کھینچکر باندھی جسنے اے سکھی میرے دل کو بیچ مین ڈالاہے۔

(۲۴ مت)

(۳۳) اَمَرت دھن۔ بفتح ہمزہ وکسر میم وراے مہملہ ساکن مع تاے موقوف وضم دال مہملہ مع ہاے مخلوط بنون آخر۔ چھ چرن ہر چرن مین ۲۴ ماترا۔ پہلے دو چرنون مین ۱۳ پر بشرام ۱۱ پر تمام۔ پھر ہر چرن مین آٹھ آٹھ ماترا پر دو بشرام اور آٹھ پر چرن تمام۔ دوسرے چرن اور تیسرے چرن مین باہم گانٹھ۔ پھر چھٹے چرن کا جزو آخر پہلے چرن کے آغاز پر ردالعجز علی الصدر کے مثل آتاہے۔ دُت اکثر اسمین زیادہ لانا اور چار اخیر چرنون مین جمک جمانا حسن بلکہ شرط ہے یون اُتم ۵ اُتم جنبہ رکھبر برھیو۔ شنکر سترُ چت + چلیو لین سُدھ سیی

گی۔ بکٹ بھیم گھر بٹ + بٹ بہنکر۔ لکھو کر نسیچر۔ لگے بھچن + چھپے شیلن۔ ات بھی کرمن۔ رہو جو سچن + جنگ ستابر۔ پائی سو کھبر۔ مگن تبہر + اُتم داسا۔ سہت بلا سا۔ آیو جبہر + اُتم داس مصنف چھند مہوددہ کا نام ہی جنکا یہ چھند ہی۔ ترجمہ۔ جسوقت رامچندر سے ہنومان نے اجازت پائی اپنا ڈیل ڈول بھیانک بنا کر سیتا جی کی خبر لینے چلے اونکی خوفناک صورت دیکھکر راچھس بھاگنے لگے اور کثرت خوف سے پہاڑون مین جا چھپے اور جو نیک تھے وہ نہ بھاگے۔ جب سیتا جی نے یہ خوشخبری پائی اور وہ آئے تو نہایت مگن ہو گئین۔

(۳۴) رولا۔ راسے مہلہ بواو مجہول۔ پہلے بیس ماترا پھر دوگر۔ امثلہ پرستار ام۔ ۱۲ پر تمام ۵ رام کرشن گوبند بھجے سکھ ہوت گنبر و + یہان پر موود لہت انت بیکنٹھ بسیر و + مرگ ترشنا سو کھبر۔ تجہات بندھن تن کو + تاتے چھانڑ گننگ۔ گہو سر نو ہری کو + صاحب چھند مہودو ہو و صاحب چھند ارنب ایسے چھند کو روڈا بواو مجہول کہتے ہین اور جمین دوگر کی شرط ہو اور ۲۴ ماترا ہون اور بشرام اسی طرح ہو اوسکو رولا بتاتے ہین۔ الغرض رولا اور روڈا مین صرف دوگر کی شرط کا فرق ہی۔ ترجمہ رام اور کرشن کو یاد کرنے سے بہت خوشی اور دنیا مین سرور آخری مین بہشت کا مقام ہوتا ہی یہ تعلقات دنیاوی سراب وار ہیچ اور دام روح ہین اسلئے صحبت ہکو ترک کرکے خدا کی پناہ مین آ۔ اسی کا نام سمجھو ہی۔

(۳۵) کاب۔ کاف تازی مع الف و باے موحدہ مشدد۔ گیارہ ماترا پر بشرام اور وہان ایک لگھو واجب بقول صاحب چھند ارنب ۱۳ پر چرن تمام ۵ جہان جبت سو کہان جوبن + کہ جوبن بن دھن۔ کہا دھن بن ارو گت تن + تن کہان گنہ۔ کہا گن گیان ہین چہن + گیان کہ بدتیا ہین۔ کہ بدیا سو کاب بن + زندگی بغیر عورت کے کس کام کی۔ عورت بغیر جوانی کے بیکار۔ جوانی بغیر دولت کے نکمی۔ دولت بغیر تندرستی کے ہیچ۔ تندرستی بغیر ہنر کے دو کوڑی کی۔ ہنر بغیر سمجھ کے کیامال۔ سمجھ بغیر علم کے نا چیز۔ علم

بغیر شاعری کے بے نمک ہے۔ صاحب چھند مہو دوھ پہلے ۲ مت پر پھر ۹ پر پھر ۱۱ پر بشرام بتاتے ہین اور وہان ایک چرن پر تمام بتاتے ہین اور لگھو کی شرط نہین کرتے۔ مگر اونکی مثال مین ۱۱ پر لگھو ہے۔

(۴۲) **دوہا**۔ دال مہملہ مع واو مجہول وہاے ہوز بالف کشیدہ۔ دو چرن فی چرن چوبیس ماترا۔ ۱۳ پر بشرام۔ ۱۱ پر چرن تمام۔ اسکے دونون چرنون مین ملا کر کم سے کم ۲۶ حرف اور زیادہ سے زیادہ ۴۸ اکشر ہوتے ہین۔ پھر ۲۶ اکشر والے مین ۲۲ گرو اور ۴ لگھو والا بھرمر کہلاتا ہے۔ جیسے رام شاہ آبادی سے واے نینا سکا۔ کینچی سے تشات پر یہی سے یہی بسترت۔ تاسے کاٹی جات۔

اوسکی چشم و بینی ملکر مقراض کے مانند دکھائی دیتی ہے عاشق کے لباس جان اوسی قینچی سے کٹے جاتے ہین۔

پھر اگر اسی ۲۲ گرو اور چار لگھو والے سے ایک ایک گرو گھٹاکر دو لگھو فی گرو بڑھاتے جاؤ تو نام بدلتے جائینگے اسلیے بھرمر سمیت کل ۲۳ نام اور ۲۳ اقسام دوہے کے ہو جائینگے چونکہ دوہا چھند بکثرت مستعمل ہے لہذا ہمنے وہ سب قسمین نقشۂ (الف) مین بتا دین تاکہ ہر دوہے کے گرو اور لگھو اور کل اکشر معلوم ہون اور اوس سے سب قواعد مفہوم ہون۔

بعضون نے ۱۲ پر بشرام اور ۱۱ پر چرن تمام کرکے اوسکا نام پنچا دوہا رکھا ہے اوسکے ماترا ۲۳ ہین اور اوسکی ۲۱ قسمین کی ہین۔

نقشۂ الف

نمبر	گرو	لگھو	اکشر	اسماے دوہا
۱	۲۲	۴	۲۶	بھرمر
۲	۲۱	۶	۲۷	بھرامر
۳	۲۰	۸	۲۸	سرے بھ
۴	۱۹	۱۰	۲۹	سینک
۵	۱۸	۱۲	۳۰	منڈک
۶	۱۷	۱۴	۳۱	مرکٹ
۷	۱۶	۱۶	۳۲	کربھ
۸	۱۵	۱۸	۳۳	نگر
۹	۱۴	۲۰	۳۴	مرال یا ہنس
۱۰	۱۳	۲۲	۳۵	مدکل
۱۱	۱۲	۲۴	۳۶	پیودیا یا پیودہر
۱۲	۱۱	۲۶	۳۷	چل یا چال
۱۳	۱۰	۲۸	۳۸	بانر
۱۴	۹	۳۰	۳۹	ترکل
۱۵	۸	۳۲	۴۰	کچھپ
۱۶	۷	۳۴	۴۱	متس
۱۷	۶	۳۶	۴۲	شارڈول
۱۸	۵	۳۸	۴۳	اہبر
۱۹	۴	۴۰	۴۴	بیال
۲۰	۳	۴۲	۴۵	بڑال
۲۱	۲	۴۴	۴۶	شوان
۲۲	۱	۴۶	۴۷	اُدر
۲۳	۰	۴۸	۴۸	سرپ

(۲۰ ہو) سورٹھا۔ سین مہملہ مع واو مجہول و راے مہملہ و تاے ہندیہ مخلوط بہا با الف کشیدہ
یہ چھند دوہا چھند کا معکوس ہے بدین حساب کہ اسمین بھی دو چرن ہوتے ہین لیکن بشرام اولٹ جاتے
ہین یعنی ۱۱ ست پر بشرام اور ۱۳ پر چرن تمام۔ دوہا کے آخر چرن پر موافق معمول انپراس ہوتا
ہی اور سورٹھا مین درمیان یعنی گیارہ گیارہ ماترا پر انپراس آتا ہی اور آخر مین ندارد۔ اس سے
بھی ثابت ہو کہ جب دوہا کے اخیر جانے قوافی سمیت اولٹکر ما قبل مین لے گئے ہین تو انپراس
چرنون کے اندر پڑکر سورٹھا بنایا ہی۔ ایک لطیفہ گو پنڈت کا قول ہی کہ لفظ سورٹھا دراصل
سوا اولٹا ہی یعنی وہی دوہا اولٹا ہوا۔ اگرچہ سورٹھ دیش مین اسنے ایجاد پائی لہذا سورٹھا
نام ہوا۔ جیسے ؎ کہین پیس پرنار۔ بار بلوچن پلک تن + سکھی سب کرب پرار۔ پینی
پیوندہ ہو پیو دو + آنکھون مین اشک بھرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوے عورتین
کہتی ہین۔ کہ ای سکھی جنک اور دسرت کے واسطے سے مہادیو سب کچھ کردینگے کیونکہ یہ
دونون ثواب بخشی کے سمندر ہین۔ لیکن بطریق شاذ گیارہ ماترا اور تیرہ مت پر دونون جگہ
انپراس لاتے ہین۔ جیسے علامہ میر عبدالجلیل واسطی بلگرامی ؎ کہون کہان لو بھید۔ پیا
تیرے چرن کے + چھانوان چھاتی چھید۔ چھن بچھرت جا کے پرے + مین کہانتک ای
پیارے تیرے قدمون کے اوصاف بیان کرون پل بھر جدا ہوتے ہی جھاوین کے سینے مین
غم سے سوراخ سوراخ ہوگئے ہین۔ یا جیسے ؎ آیوری گھنشیام۔ ایک سکھی او چاپ
کہیو + بسنت کسی بام۔ دیکھت دکھ دونون بھیو + ایک سکھی نے دفعۃً کہا کہ گھنشیام
آئے ایک عورت خوش ہوتی ہوئی نکلی اور دیکھا کہ گھنشیام ہی اور گھنشیام نہین ہی۔ (یہان
گھنشیام کے معنی پہلے شاعر نے ابر سیاہ تصور کیے دوبارہ کرشن لے لیے) یہ دیکھتے ہی
اوس عورت کا دکھ دونا ہوگیا کہ ہاے یہ کالی گھٹا اور معشوق ندارد۔ اکثرون نے دوہا
اور سورٹھا کو اردہسم برت مین شامل کرکے بشرام پر ایک ایک چرن اور باقی کو ایک ایک
چرن مانا ہی اور دونون کے چار چار چرن بتائے ہین۔ سورٹھا کو چارن چھند بھی کہتے ہین

(۲۵ مت)

(۳۸) مکتامن - بضم میم وکاف تازی ساکن وفوقانی بالف کشیدہ و بفتح میم مع نون ۴ چرن فی چرن ۲۱ مت پھر دو گر - ۱۳ پر بشرام ۱۲ پر تمام - ع ایک دن جو ہرن کی ایسی ہو بھول رہتی + بھول چوک نہین چت دھرنی - جو سمرت کر پرتی + گر جاست سیت رین دن - پو جو جہانتڑامنیتی + اُتم نشچی پو رہین - لہو درمن چیتی + پنکش ہی کا یہ طریقہ کیا اچھا ہی کہ جو اونکو خلوص سے یاد کرتا ہی اوسکی خطا دل مین نہین رکھتے اسیلیے ہر چلپنی کو چھوڑ کر راتدن اونکے قدم پوجو ای اتم داس وہ بیشک تمہاری مراد دلی بر لائینگے -

(۲۶ مت)

(۳۹) ال لالا - بضم اول - دو چرن - پہلے ۲ ماترا پھر ۴ مت - یہان ج نہو پھر ۳ ماترا اور اسکی آغاز پر گر نہو - ان ۱۳ پر بشرام - پھر یون ۱۳ اکے - ۳ حصے اور چرن تمام - اسی طرح دوسرا چرن بھی سمجھو - ع رمین ہر جہ بکھو تج - ج ست سنگت رین دن + کاٹت بھو کے پھند کو - اور نکو رام بن + ارے دل ہر دیا کرا ور شک کو چھوڑ رات دن اچھی صحبت اختیار کر تعلقات دنیوی کے پھندے کو بغیر رام کے کوئی نہین کاٹتا - صاحب تحفۃ الہند وصاحب چھند ارنب ۲۸ ماترا کا ایک چرن بتاتے ہین مگر صاحب چھندسار وچھند مہور دہ نے ۲۶ ہی ماترا کا ایک چرن رکھا ہی -

(۴۰) بےتال - باے موحدہ مع تحتانی مجہول وتاے فوقانی بالف کشیدہ آخر لام ۴ چرن ہر چرن ۲۳ مت پھر ایک گر پھر ایک لگھو - ۱۴ پر بشرام - ۱۲ پر تمام ع گردھیان باکو باورے - مدکام لولپ تیاگ + برھما دسر من کنر اجپ جہ کھبی بڑ بھاگ + جر جر جیب جیتن جگ جتے - بنا بیک سب مین سوے + جہ بار پاوے ویدنہ - تہ کہسکے کم کو ہ + ای بیوقوف غرور وشہوت وشوخی کو چھوڑ اور اوسکو یاد کر جسکو برھما وغیرہ فرشتے اور کنہر یاد کرکے صاحب نصیب ہوے اور کل مخلوق مین وہ سمایا ہوا ہی اوسکا راز بید بھی نہین بتا سکتے

پھر اوس کی کیا طاقت - اگر گرلگھو مقدم موخر ہو جائین توبھی درست ہی -

(۲۷ مت)

(۴۱) ہر پد - فتح ہاے ہوز و کسر راے مہملہ و باے پارسی مفتوح آخر دال مہملہ ۲ چرن فی
چرن ۲۴ ماترا پھر ایک گرو پھر ایک لگھو ۱۶ پر بشرام - ۱۱ پر تمام ـــ سُن برج بالن کے بیچ موہن
بھولے سکل سیان + چرن چھون دھاۓ تب لاڑل - پکر لیو کر آن + برج کی عورتون
کی تقریر سنکر کانھا سب ہوشیاری بھول گئے اور قدم چھونے کو دوڑے تب رادھکا
نے آکر ہاتھ پکڑ لیا کہ ہان ہان -

(۴۲) سمرتی - چار چرن فی چرن ۲۳ مت پھر ایک ج - ۱۲ پر بشرام - ۱۱ پر تمام اُتم ـــ
مدھ سودن گوبند مُراری کیشب جسُمت نند + من موہن شری رادھا بلّبھ گوکلیش برج چند +
دامودر رمادھو گردھاری - کرپا سندھ سُکھ کند + سارنگ دھر گوپال چتر بُھج + ناشو دکھ اگھ پھند +
ای قاتل مدھ اور گائیون کے بچانے والے اور قاتل مُر اور چھیر سمندر کے سونے والے جسودا
فرزند دل لُبھانے والے رادھا کے خاوند گوکل مقام کے مالک برج کے چاند دامودر رمادھو
پہاڑ اوٹھانے والے دریاے مہر سکھ بنیاد کماندار گائیان پالنے والے چار بازو والے
میری تکلیفون اور گناہون کے پھندون کو کاٹو -

(۲۸ مت)

(۴۳) نرندر - بفتح نون و کسر راے مہملہ و سکون نون مع سکون دال و راے مہملہ بحو+
۲ ان + ج + ج + ی - ـــ سنگھ بلوک لنک مرگ درگ اُر - چال کری مد دھاری
جانہ آپ جات بنج من مہر بیت کرین ادھکاری + کول کرات بھیل چھپا دُھبت دیکھ
ہوئین سکھاری + رام برودھ سکھ بن بیچ رہ - شتر نرند کماری + بھکاری داس نے ۱۶ پر بشرام
۱۲ پر چرن تمام کیا ہی - ترجمہ - رامچندر کی کمر شیر دیکھکر اور آنکھین ہرن اور چال مست ہاتھی دیکھکر
سمجھتے ہین کہ یہ ہم مین ہین اسلیے زیادہ محبت کرتے ہین - کول کرات بھیل وغیرہ جنگلی قومین انکا

حسن عجیب دیکھکر خوش ہوتے ہین اور دشمن راجا کی لڑکی رام کی دشمنی سے آپ
ہی آپ جنگل مین پھرتی ہے -
(۴۴) **ہرگیتکا** - بفتح ہوز بارای مہملہ مفتوح و کاف عجمی بایای معروف و تای فوقانی
مفتوح و کاف تازی بالف کشیدہ فی چرن ۲۸ ماترا ہر ایک ر - ۹ پہر پر بشرام ۱۲
پر چرن تمام سے ۵ گن ہین ہنین کر - لیو ددہ کو - آج لگ سن لیجے ✤ آدینے تم
لین ہارے - راز ناہن کیجے ✤ جبکو پر و ددہ - چہیر کو تو - یون ہین گرہ بجے ✤ جور
کہین کر - چہانڑ نگہہ کو - جان گھر کو دیجئے ✤ اے سری کشن آج تک کبہونہی پر مچھول
نہین لیا تمہین سئے لینے والے آئے جھگڑا کرنا اچھا نہین اگر آپ کو وو ددہ دہی کا چکایا ہی تو
یون ہین لے لیجئے ہم ہاتھہ جوڑ کر کہتے ہین کہ ہماری راہ نہ روکو اور گھر جانے دو بعضی ۱۶
پر بشرام اور ۱۲ پر چرن تمام بناتے ہین بعضی شروع چرن پر ایک ت لانا واجب جانتے ہین -
(۴۵) **للت** - بفتح لام وکسر لام دوم و تاے فوقانی - فی چرن ۲۸ ست ہر دو کر
۱۶ پر بشرام ۱۲ پر تمام - انتم سے ۵ کو دستند ✤ جن لنکن لنشچر ✤ مرد ہی مشت پر اری ✤ اچھی کمار
مہابل دہاری چہن مین کر بسنگہاری ✤ برہم پاش بچ پہنسکے جانے - لنکا رت ہی جاری
تاکو سم جت مین نشدن) - دہین ہزار ہتہ چاری ✤ جنہون نے سمندر پہاند کر لنکنی (لنکا کی
مجسم شکل) کو گھونسونسے مارا اور اکشی کمار (فرزند راون) کو جو بڑا زور آور تہا دم بہر مین
مار ڈالا اور برہم پہانس (ایک قسم کی کمند) مین پہنس جانے سے فوراً جا کر لنکا جلا دی
اونکو شب و روز یاد کرو وہ دولت اور دین اور مراد اور نجات دینگے -

(۲۹ ت)

(۴۶) **چلپالا** - بضم جیم فارسی سوم یاے تحتانی - دوہے کا ایک
چرن انپر اسس تک لیکر اوسکے آخر پانچ ماترا اور ملاؤ - ۱۳ پر بشرام ۱۶ پر
چرن تمام اور کل دو چرن داس سے ۵ مین پی لمن امی گمنو بل بس سمجہ نہ

تو وہ نورت ہو جھنگ جھنگ کر لاڑلے ۔ چریالاکہن کے کت ہورت + مین یار کی ملاقات ۔ آب حیات جانتی ہون (اور تجھے لے جاتی ہون) ای لاڈلی اوسکو زہر سمجھکر تیری خوشامد نہین کرتی ہاتہہ جھنگ جھنگ کر بیفایدہ اپنی لاکہہ کی چوڑیان کیون توڑتی ہے ۔ چڑیالا بھی یہی ہے ۔

(۴۷) مرہٹا بفتح میم و را سے مہملہ مفتوح و ہای مظہرہ مفتوح و تای ہندی مشدد بالف کشیدہ فی چرن ۲۹ مت پھر ایک گر پھر ایک لگھہ ۔ داس سے ۵ سن بابنی ارجن کی نا بن نٹ ہی پرگٹ ہنوئے + ارگجر جگت تپو دہر کی بدہ نپت نہ راکھو گوی کر پرکٹ ورے کے بچ راکھیے بون اکشر کی چوچ + جہ بدہ مرہٹ بدہو راکہت ہین بچ کچ کی اروچ + شعر کا مضمون اور الفاظ بالکل بازاری اور کہلا کہلا مالوے کے عورتون کی چہاتیون کے مثل بُچا ہیے اور گجرات کی ستورات کی پستان کے مانند بالکل معنی بند اور چھپا ہوا بھی نہین خوب ہے بلکہ پوشیدگی اور ظہور کے درمیان مین چاہیے جیسے مہاراشٹر ملک کی عورتین چولی مین اپنی چہاتیان رکہتے ہین کہ نہ بالکل کھلی نہ بالکل بند ۔ بعضون نے دس ماترا پر پہر آٹہہ پر بشرام پھر گیارہ پر چرن تمام کیا ہے صاحب چہند ارنب نے لگھہ اور گر کی کچھہ قید نہین کی ۔ یہ شرط صاحب چہند مہوودہ کی ہے ۔

(۳۰ مت)

اب یہان سے چہند سویا کی حد مین شامل ہے

(۴۸) چوبولا ۔ بفتح جیم پارسی و سوم باے موحدہ مع واو مجہول و لام بالف کشیدہ ۔ فی چرن ۲۸ مت پھر ایک گر ۔ ۱۶ پر بشرام ۱۴ پر تمام داس سے ۵ سپرت ہت شری ہت باسن ہوجل بہوپت سون جہل سے چھبو + سوام کاج ہت شکردان ہون ۔ رو کبو بردرگ لہان سہیو + سمت ہوت آپکار لکہہ تو ۔ چھوٹو کہت نہ شنگ گہی + پرآپکار رہوت جانہ تو ۔

کب ہون نہ ساچو کہے + اندر کے فائدہ کے لیے سری وشن نے بونا ہو کر راجا
بل سے فریب کیا اور شکر نے فائدہ مالک کے واسطے خیرات نکی اور اپنی آنکھہ کہوی
پس عقلمند کو مناسب ہے کہ پرائے فائدہ کے لیئے جہوٹ بولنے مین خوف نکرے
اور غیر کا نقصان ہوتے دیکہے تو کبہی سچ نہ بولے ۔
(۴۹) چوپیا۔ بفتح جیم فارسی مع واو و بائی پارسی مفتوح و تحتانی مشدد بالف کشیدہ۔ فی
چرن ۲۸ مت بعدہ ایک گر۔ ۱۰ پر پہرہ پر بشرام۔ ۱۲ پر تمام سو پیروپٹ کا نہ ہے۔ مکٹ سو
باند ہے۔ مرلی مکہہ پر راجی + سوہے بن مالا۔ روپ رسالا۔ جل دہرتن جہب چہاجی +
جگ آنند کندا۔ گوکل چندا۔ نندنندن بہی ہارے + گئے گرد ہارے۔ راس بہارے
برندابن سنچارے + پیلا دوپٹا کاندہے پر مکٹ سر پر بانسلی ہونٹہون پر خوشنما ہی
پہولونکا ہار زیبندہ حسن عشق انگیز ابر سیاہ کے مانند بدن چہبیلا دنیا کی عیشونکی بنیاد گوکل
کے چاند نند کے فرزند دافع خوف پہاڑ اوٹہانے والے زہر کے صاحب محفل
برندابن کے سیر کرنیوالے کو یاد کیجیے۔ بعضون نے ۲۶ ماترا پہر دو گرلاکر ۱۰ پر بشرام
۱۲ پر چرن تمام بنا کر چوپیا کی دوسری قسم بتائی ہے جسکا ترجمہ بہاشا مین (ان ستک چوپیا)
ہے۔ گویا مثال مین بہی قسم لکہی ہے لیکن بشرام مین فرق ہے ۔
(۵۰) رچرا۔ بضم راے مہملہ و کسر جیم پارسی و راے مہملہ بالف کشیدہ۔ ۴ چرن فی چرن ۲۶
ماترا پہر ایک گرو اجب۔ ۱۶ پر بشرام ۱۰ پر چرن تمام۔ اتم واس کب سو آج نرگن نرلیپتا گوچر
الکہہ ارو بن نردہارا + اکتہہ اتیت الو لکہہ اگین۔ برہم انوپم انکارا + خدائے پاک بیرنگ اور بی خاصیت
اور بی تعلق اور دائمی قائم بالذات آنکہون کے دور ہے نہ اوسکی کوئی صورت نہ اوسکے
کسیکا سہارا انسان اوسکی توصیف مین مجبور ہی انتہا نہین رکہتا دنیاوی اشیا سے بالا اور احد ہے
بیہمتا ہے صمد ہے (۵۱) شکہا۔ بکسر شین معجمہ و کاف تازی ہا مخلوط بالالف ۔ ۴ چرن فی
چرن متوالی ۲۸ لگہہ پہر ایک گر۔ ۱۶ پر بشرام ۱۲ پر تمام۔ اتم کب سو گربدہر بچن جیت سیت

یدپت سکہہ کر بپت ہرن + چرن نلن تہ جھل مدبنج کر۔ نت بھج جن ہت ہمیش ورہرن +
بعضون نے فی چرن ۳۰ لگہہ اور ایک گر مانا ہے بدین فرض ایک چرن ۳۲ ماترا کا ہوگا
اور اس پرستار سے نکلجا ئیگا ترجمہ۔ گوبردہن پہاڑ کے اوٹہانے والے برج کے مالک حشمت کے
فرزندید بنشیون کے سرتاج آرام بخش دافع مصیبت قدم کمل کے مثل اونکو غریب اور
عزور ترک کے ہمیشہ یاد کر جو آدمیونکی مدد کیواسطے اوتار لیتے ہین -

(۳۱ مت)

(۵۲) دہتّا۔ دال مہلہ ہاے مخلوط مفتوح و تاے فوقانی مشدد بالف کشیدہ۔
دو چرن فی چرن اٹہائیس مت پھر ۳ لگہہ ۱۰ پر بہر ۸ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام داس سے ۵
موہن لگہہ آگے۔ ات ان راگے مین جو رہی ششش چھپ ندر + دکہہ دیت سولے۔ بن
بن مالے۔ گھٹالہ چوکت نہ آر + شری کرشن کے منہہ کے سامنے کثرت محبت سے
مین نے چاند کی وضع کی توہین کی تہی اے سکہی اب وہی چاند اونکے ہجر مین تکلیف دے
رہا ہے سچ ہے دشمن موقع پاکر چوکتا ہنین۔ اسکا نام گھتّا بہی ہے -

(۳۲ مت)

(۵۳) لیلا وتی۔ ہر دو تحتانی معروف۔ فی چرن ۲۸ ماترا پھر دو گر ۱۸ پر بشرام ۱۴ پر
تمام۔ انتم سے ۵ سبہہ سندر مورت شیام صورت اندر مندر سکہہ داتا۔ سر مور پکہونا کانن
کنڈل۔ بہال تلک گن کہیانا + بک کنس نکندن ہیت بڑارن سمپت کرنا جن زانا
سارنگ پان گرڑ دہج کمشب۔ کنج بہاری جگت دہاتا + شری کرشن عمدہ
سبز رنگ چہرہ رکھنے والے عیشون کے مقام باعث آرام سر پر
مور کے پرون کا مکٹ کان مین بالے ماتہے پر ٹیکا علم و ہنر مین نامی بک دیو اور
کنس کے نجکن بلاے ناگہانی کے دافع نعمات دنیوی کے مالک اپنی پجاریون کے محافظ
کمان ہاتہہ مین گرڑ پر سوار سمندر کے سونیوالے برج کی گلیونکے سیار دنیا کے پاسدار ہین -

(۵۴) **جل برن** - بجیم تازی مفتوح - فی چرن ۱۰ - پہرہ پہرہ پر بشرام پہلا ۱۶ پر تمام - اسمین ۳۲ ماترا ہوتے ہین اور بتیسون لگہہ - لیکن صاحب چہند مہودرہ تیس لگہہ پر ایک گر فی چرن بتاتے ہین - داس سے سدلیوسہن رب - امڑگہمڑ پہب - گگن سگہن گہن - جہپک جہپک ٭ کر چلت نکسٹ تن - چہن رچ چہن چہن - کہگ اب جہر سم - لیک لیک ٭ لچہہ کہ نسکت تی - برہ انل ہے - اوتہٹ کہنہ کہن ننیک تپک ٭ ات سکجت سکھین ادہ کر انکہین - لگے جل برن - ٹپک ٹپک ٭ آفتاب کا جوڑا مین آنا تہا کہ ہوا رنگ لائی بڑے زور شور سے گہنگہور گہٹا چہائی دمادم جہک جہک کر بجلی کا دمکنا شہباز تیز پرواز کا شکار پر لپکنا ہے - برق فراق کی ایک جلی ہی عورت یہ سمان دیکھکر دم بخود بیٹھی ہوے سر شکتی رہے - جدائی کی آگ رہ رہکر دلمین بہڑکتی ہے - کبہے تو کیا ہی سکہیون سے جہپ جہپ کر انکہہ جہکاتی ہے جب انکہہ جہکتی ہی آنسو ٹپک پڑتے ہین ایک ندی بہجاتی ہے

(۵۵) **پدماوتی** - بفتح بای پارسی و دال مہملہ پنجم واو ششم تای فوقانی با کتانی معروف ۲۸ ماترا چہرس - ۱۰ پر پہرہ پر بشرام ۱۴ پر تمام - ہر ایک چرن کو آٹہہ ڈگن پر تقسیم کرو جسمین ج نہ آنے پای - بتیس ماترک چہندونمین جہان کسی گن کے ممانعت ہو تا اسی حساب سے دیکہہ لو دیکہو اک باما چہب اوبہراما - رسک رسیلی مان بہری سندر البیلی تول نویلی - کلب لتا سے جان پری ٭ کہنجن مرگ ننینی - کوکل بینی راجب بدنی چال کری ٭ کچ ہین اتنگا بسن سرنگا - تن دت لکہہ رت چرن پری ٭ ای عاشقو ایک عورت کو دیکہو جسکی وضع حسین ہے رسیلی ٹہسے مین بہری ہوی خوبصورت عجیب طوبی قامت ممولا اور ہرن کی سی انکہون والی کوکلا سی آواز کمل سا مکہڑا ہاتہی کی روش مستانہ چال سخت چہاتیان اوبہرے اوبہرے خوش رنگ لباس مین نظر آتی ہے بدن کا روپ دیکہکر کام دیو کی عورت پاؤن پڑتی ہے -

(۵۶) **دنڈکلا** - بفتح دال مہملہ سوم دال ہندی چہارم کاف تازی مفتوح - فی چرن (ہشت

پھر ایک گزا پر چھیرہ پر شرام ۱۴ پر تمام سے پہل پہولن لادین - پہرہ سناوین - لیے ہین لاکہ ایک
بہوگن کی + ارسب گن پوری - سوادن روری - ہرن انیکن روگن کی پہنس لیے ہین کرباندہ
لکہہ جوگی بدہ - نندہین اسپنے جوگن کی + بنہہ تے سرجاہین - بہاگ سراہین پھیر پہر ترنگ
لوگن کی + جنگلی لوگ پہل پہول وغیرہ چیزین لاکر کہتے ہین کہ یہہ کہا نیکے لایق ہین اثر
دار ذائقہ عمدہ بیماریون کے دافع - اون کو وہ بحر رحمت یعنے رام خوشی سے لیتے ہین یہہ
دیکہکر عابد اپنی عبادت کو ہیچ سمجھتے ہین کہ کاش ہم بہی جنگلی ہوتے -

(۵۷) **پوماوتی** - باے پارسی بواو مجہولہ ومیم بالف کشیدہ دوا و مفتوح وتای فوقانی
بالتحتانی معروف - فی چرن ۳۰ ماترا پہر دوگر - ۱۶ پر شرام ۱۴ پر تمام - رام لال شاہ ابادی
سے نین ہین کہنجن سم سوہین - بینی ناگن ہونہ کمانا + کہ نا سکا ادہر سب پہل - پشپ کیول
ششکہہ گل جانا - + شری پہل اس ج سنال کمل کر - درین ارکچ بہرنگ سمانا + کٹ سرجان
کدل گج وت گت - نار ہوے عجایب کہانا + انکہہ مچہلی اور ممولا کی طرح چوٹی ناگن
ابرو کمان ناک توتے کی شکل ہونٹھ کندرو رخسار پہول گردن ششکہہ چھاتیان بیل کا
پہل پنجہ اور کلائی دندی سمیت کمل کا پہول پیٹ آئینہ سابال ہونرا سے کالے کمر
شیر کی رانین کیلے کا تنہ ہاتھی کی سی چال ہے عورت کیا ہے ایک عجایب خانہ ہے -

(۵۸) **کملاوتی** - بفتح کاف تازی - ہر چرن مین اٹھائیس ماترا پہر دوگر - ۱۰ پر چھرہ پر
چھرہ پر شرام پھر چھہ پر تمام سے جی جی گردہاری - ہون بلہاری - کرون پکاری
انکہاری + بج اور ہناری - منہہ بجاری - جن کرباری - جدرائی + سینے پر یہہ سوری
بہوان کر جوری - کرنی توری - جگ چہائی + دل ابسر نگہار و - دشت پر ہار و -
سنتن تارہ سکہدائی + گردہاری کے جیمین اون کے تصدق بفریاد و فغان او نکو یاد
کرتا ہون کہ آپ کو دیکہکر دلبین سوچکر اب دیر کیجیے ای مالک میرے سینے مین ہاتہ باندہ کر کہتا ہون
کہ آپکا حسن عمل دنیا مین ظاہر ہے راکہسونکی گروہ کو مار و بدون کو دفع کرو عابدون کو نجات دو

اسے سکھ دینے والے۔

(۵۹) درملا۔ بضم دال مہملہ وکسر میم۔ فی چرن ۲۸ ماترا پھر س۔۱۰ پھر ۸ پر بشرام ۱۴ پر تمام ۵ جے جے تر پراری۔ جے کاماری۔ جن من کے پر بھ دکھ ہرن + جے جے تری لوچن۔ بھو بھی موچن۔ اچل ستاری سنگ دہرن + شہ سوہت گنگا انگ بھجنگا۔ گل مڈمالا شبھ کرن + شیچ سٹنک جیدا۔ اند کندا۔ رکھشوا تم تم سرن مہادیو کام دیو کے قاتل دلہاے مردم کے رنج دفع کرنیوالے تین آنکھوں والے خوف دنیاوی کے چھڑانیوالے کی جے پاروتی کو ساتھ لیئے ہوئے ماتھے پر گنگا تمام جسم مین سانپ لپٹے ہوئے گلے مین کھوپریونکا مالا سعد کام کرنیوالے ماتھی مین چاندرکہنے والے خوشیونکی بنیاد آپ کی پناہ مین ہم داس ہین اونکی حفاظت کرو۔ اسکو دملا بھی کہتے ہین

(۶۰) تربھنگی۔ بکسر تاے فوقانیہ وراے مہملہ وباے موحدہ مخلوط بہا مفتوح مع نون غنہ وکاف عجمی مع تحتانی معروف فی چرن ۳۰ مت پھر ایک گر۔ کہین ج نہ آنے پاسے۔۱۰ ماترا پھر آٹھہ پر بشرام پھر چھہ پر چرن تمام ۵ سمجھے جگ جن مین۔ کو بھل من مین۔ ہر سمرن مین۔ دن بھر لئے + جھگرو ہتیرو۔ گھیر گھنیرو۔ میرو تیرو۔ پر ہرسے + موہن بنواری۔ گر بردہاری۔ کنج بہاری۔ پگ پر لیئے + گوپن کو سنگے پر بھ بھرنگی۔ لال تربھنگی۔ اردہرئے + دنیا مین پیدا ہونے کا نتیجہ یہہ ہے کہ خدا کی یاد مین عمر بسر کرو یہان جھگڑے بہت ہین تعلقات بکثرت ہین اپنے پرائی کا دم نہ بھرو جنگل مین منگل کرنیوالے گوبردہن پہاڑ اوٹھانے والے کنجوں مین جلسہ جانے والے موہن کے پاؤن پہ سردہرو گوپیوں کی صحبت رکھنے والے مالک ہر رنگ مین سمانے والے بانکے شری کرشن کو دل سے یاد کرو۔ یہہ آٹھون چھند از روے وزن ایک ہین شرایط مین فرق ہے اور وہ ہم نے ہر ایک کے ساتھہ بتادیا ان شرطون مین بھی اکثرون نے اختلاف کیا ہے لیکن مولف نے بہت صاف کیا ہے ان ماترا ون پر سویا ختم کر

اب یہان سے ماترا دنڈک مین چھند شامل ہین

(۳۷)

(۶۱) کڑکھا - بفتح کاف تازی و راے ہندیہ و کاف عربی مع ہاے مخلوط بالف کشیدہ
نی چرن ۳۲ ماترا دوگر - آٹھہ ماترا پر پھر بارہ پر پھر آٹھہ پر بشرام پھر یون پر چرن تمام ۵ گھبہ
کو جیسے - شری کنت بلونت پر بہہ - داس کے کاج - تج و ہام چہانڑو + روپ نرسنگہ
بھو ہرن کشپ ٹیک نکہن سون جہٹک - ار جہٹ بچہاڑ د + بھگت رچ جان - پرہلادوگود لی
راج کو کہاج - تہ کال دینہو + دیب بر ہماد - شرا سب جے کہین - دیدہون گاے - گن
جس لینہو + یہی لچھمی کے شوہر زور آور نرسنگہہ اپنے بندے کیلئے اپنا مقام چہوڑکر ظاہر ہوے
ہرنکشپ کو زمین پر پٹک کر ناخن سے اوسکا پیٹ چاک کیا اور پرہلاد کو اپنا معتقد جانکر
آغوش مین بٹھاکر اوسیوقت سلطنت کا کاروبار اوسکو سونپا فرشتے برہما وغیرہ سر
جھکاکر اونکی جی مناتے ہین اور وید نے بہی تعریف کرکے ناموری پائی -

(۶۲) جہولنا - جیم عربی ہا مخلوط مع واو مجہول - ۳۷ ماترا فی چرن - ۱۰ پہر اپر بشرام
پھر ۷ اپر تمام ۵ پان پیوے ہین - پان چہبوے ہین - باس ربین راکہی نہ سیز و ہو پران
این مین - نین مین بین مین - ہور ہور روپ گن نام تیرو + برہ بس ایسی ہی - ہی نہو کی نہی
راکہہ ہی سکے ہین پران میرو + باہ سندیسے - جہولنا توہ تک - جہولتو جیت گوپال گیرو - آے
معشوقہ گوپال کا یہہ حال ہے کہ پانی پیتا نہین پان چہوتا نہین بستر اور کپڑے پاس نہین کہتا
مقام جان مین اور آنکہون مین اور زبان مین تیرا ہی روپ اور اوصاف حمیدہ اور نام
جہار رہا ہے سوچتا ہے کہ تجھکو بھی اس جدائی کا رنج ہے یا نہین کیا میری جان رکہیگی یا نہین
جب سے تجھے دیکہا ہے اسی خیال مین اوسکا دل ڈانوان ڈول ہے - سکھدیوجی اور بہاری داس
نے تین جگہہ دس پر بشرام پھر سات ماترا پر چرن تمام کیا ہے -

(۴۰ مت)

(۶۳) **مدن ہرا** - بفتح میم و دال مہملہ مفتوح و سوم ہاے ہوز مفتوح و راے مہملہ بالف کشیدہ
فی چرن پہلے دو لگہہ پھر ۲۶ ماترا پھر ایک گرو ۱ پھر ۸ پھر ۸ پھر ۶ پر بشرام پھر ہر چرن تمام ۔
لکہہ آج دگھرائی چہب ادہکائی - بہاگ بھلائی - جان پری - پہل سکرت بھری + ات کانت
سدان - لکہہ تہ من - لکہہ داس ہین سکہہ ہور بھری - دکہہ دور کری + چہب مور پہن کی
پیت بن کی - چارہجن کی چیت اری - سدہ بدہ بسری + نونیل کلیور - سجل ہوں دہہ
براندری پر چہب ندری - مدمدن ہری + شری کرشن کی وضع مہربانی اور خوبصورتی
دیکھکر اپنی خوش نصیبی معلوم ہوتی ہے صواب کا ثمرہ حاصل ہوتا ہی وہ ملجاے جن ہین جب
اونکے پجاری سامنے آتے ہین تو وہ دل سے دکہہ کہو کر سکہہ بہرتے ہین سور کی مکٹ اور زرد
لباس اور عمدہ بازو کی چہب دل مین کہجاتی ہے اور ہوش و حواس اوڑتے ہین اونکا
نیلا سبزہ رنگ جسم دہے جسکے مقابلہ مین کالے بادل اور سیاہ کمل کی خوبصورت چہب
ہیچ ہے اور کام دیو کا غرور شکست -

(۶۴) **دیپ مالا** - دیپک کا جوگنا ہے (نمبر ۱۱ دیکھو) ۔ لہکے کہو جا منی مت
گج کامنی چلی بن ملن کو نند لالاہ + کے سگہر مین مت رچ سرن کی بیل لے چلو گہ
سہت شرنگار تہا لاہ + سنگ سکہی پر مین ات پریم سولین مین آبھرن جوت چہب
ہوت بالاہ + کبداس کے ایش ڈگہات لینے چلی بھامنی بہا سے سون دیپ مالاہ +
وہ شب تاریک مین مت ہاتھی کی چال سے جنگل مین کانہا کے ملنے کو چلی ہے
گویا کام دیو سونے کی بیل آرایش کے تہالے مین لیجاتا ہے ہوشیار سکہی ساتہہ ہے بڑے
محبت مین غرق ہے زیور کی چمک سے عجیب چہب ہے یا مہادیو کے پاس کوئی
عورت بہت چراغ لیے جاتی ہے -

(۴۶ مت)

(۶۵) **چنچریک** - بفتح جیم پارسی و یاے معروف - فی چرن ۱۲ پھر ۱۲ پھر ۱۲ پر بشرام

۱۰ اپر تمام ۵ جاکو نہ آوانت - جلن جنگ دیو کنت - روپ رنگ ریکھہ رہت - بیا پک
جگ جوئی + کچھہ مچھہ کول روپ - بامن نرہر انوپ - برس رام رام کرشن - بدہ کلنک
سوئی + بدہ رب مادہو مرار - کرنامی کبٹ بہار - راماوک نام جاس - جاہر بہتیرو + کوبل
شبہہ باس تینج - شکھان سکھہ شل گنج - ناکو پد کنج چیت - چنچریک بیرو + جکانہ اول نہ آخر
نہ ماں نہ باپ نہ بزرگ نہ مالک نہ اوسکی کچھہ صورت نہ رنگ نہ نشان اور تمام دنیا مین
پھیلا ہوا ہے وہی کچھہ مچھہ بارآہ بامن نرہر پرسرام رامچندر شریکرشن بدہ اور نش
کلنک ہی اور بدہ رب مادہو مرار کرنامے کبٹ بہار اور رام وغیرہ اوسیکے سب نام مشہور
ہین اوسکی پاون کمل کے مثل ملائم اور خوشبو اور خوبصورتی اور اخلاق کا معدن ہے میرا دل
اوسی کمل کا بھونرہ ہے - صاحب چہند بہود دہ ہر چرن کے آخر دو گر بتاتے ہین جو کہ چھپائیس
مین شامل ہین اور اس مثال مین بھی ایسا ہی ہے اسکا نام چرچری بھی ہے - سم برت
چہند تمام ہین اگر اور مطلوب ہون تو مارمہرہ دیکھو -

(اردہ سم برت)

(۶۶) اسند - بالف ممدودہ - پہلے اور دوسرے چرن مین تیئیس[23] تیس
مت اور ۱۰ پر بشرام ۱۳ پر چرن تمام - پھر تیسرے اور چوتھے چرن مین بائیس[22]
بائیس[22] مت اور ۱۱ پر بشرام ۱۱ پر تمام ۵ دوہ بچن جو گئی - الی ہر گاگر پھوری
بگر بانہ جھنجھور - سک دی چولی موری + جو مینو کھہ بھر انک - ہو دات
سر سایو + کہون کہان لگ اور - کرلو جو من بہایو + ای سکھی مین دہی بیچنے
جو گئی تو کانھانے میری ڈہینڈی توڑ ڈالی اور ہاتھہ پکڑ کر کھینچا اور میری
انگیا مسکادی اور آغوش تنگ مین کھینچکر منہہ چوم لیا اسیسے بیخود ہو گئے قصہ
کوتاہ جو اونکے دل مین آیا وہ کیا -
(۶۷) آپا نا لکا - پہلے چرن مین ۶ ماترا پھر بھ پھر ۲ گر - کل ۱۴ ماترا - یوہنین

تیسرا چرن بھی - پھر دوسرے چرن مین ۸ مت پھر یہہ پھر دو گر = کل ۱۶ ماترا
یونہین چوتھا چرن بھی - سے ۵ میری سننے برج چہندا + کہون عور کر آنند کندا +
بج دیجے جو جل چہندا + مانو سیکھہ حسب نندا + اے برج کے چاند اور خوشی
کی بنیاد اور نند کے فرزند میری عرض سن لیجیے مین ہاتھہ باندھکر کہتا ہون کہ تعلقات
دنیوی اے صاحب چھڑا دیجے اور یہہ بات مان لیجیے - باقی ماجھہ دیکھو -

(ہشتم برت)

(۶۸) آریا - بالف ممدوده وراے مہملہ مکسور و تحتانی بالف کشیده - پہلے اور
تیسرے چرن مین بارہ بارہ ماترا - پہر دوسرے مین ۱۸ - پہر چوتھے مین ۱۵ مت
سے ۵ جمنا نت آنندا + راس رچو جسمت ست برج چہندا - چلکر درش کہندا
لیہہ سجن تجہہ ہو بہندا + اے سکھی شری کرشن نے جمنا کے کنارے دہوم دہام سے
رہس قایم کیا ہے اونکو چلکر دیکھو اور کسب صواب کرو اور تعلقات دنیوی کا دم
نہ بھرو آریا کو گاتھا بھی کہتے ہین سنسکرت مین یہہ چہند بہت مستعمل ہی لہذا یہان اسکا
بیان یون مفصل ہے سنسکرت مین اسکے پہلے اور دوسرے چرن کو ملا کر ایک
چرن بناتے ہین - اب یہہ پہلا چرن ٹھرا یعنی ۱۲ + ۱۸ = ۳۰ - یہہ اول چرن
کی ماترا ہوئین پھر اوسکو چار ڈگن پر تقسیم کرکے سات حصے کرتے ہین جسکے
۲۸ ماترا مین ہوئین باقی بچین دو ماترا مین ان دو کے عوض آخر مین
ایک گر ملاتے ہین اب پورے تیس (۳۰) ماترا ون کا اول چرن ہو گیا - پہر اون
سات حصون مین سے حصہ ششم مین یہہ شرط ہے کہ یا تو وہ حصہ ۴
لگھہ ہو یا ایک ج - کا یہہ پہلے چرن کا حساب ہوا -
اب دوسرے چرن کا حساب سمجھو - کہ تیسرے اور چوتھے چرن کو ملا کر
ایک چرن بناتے ہین اور اوسکو دوسرا چرن ٹھراتے ہین یعنی ۱۲ + ۱۵ = ۲۷ - یہہ دوسرے چرن کے

ماترائین ہوئین پھر اوسکو پانچ ڈگن پر بانٹ کر بیس ماترائین گن لیئے ہین بعدہ ایک لگہہ پھر ایک ڈگن پھر ایک گراوسکے آخر لاتے ہین اب پورے ستائیس ماتراؤنکا دوسرا چرن ہوا۔ اب دولون چرنون کی ماترائین ستاون ہونگی یون (۳۰+۲۷=۵۷) اگران ستاون ماتراون مین ۲۷ گر اور ۳ لگہہ لاو تو اوسکا نام کملا ہو جائیگا پھر اگر کملا چہند کے ۲۷ گرون مین سے ایک ایک گر گھٹاتے جاؤ اور اس ایک ایک کے عوض دو دو لگہہ لاتے اور لگہون مین جوڑتے جاو تو نام حسب تفصیل بدلتے جائینگے (۲) لیلا (۳) بدہ (۴) لجا (۵) بدیا (۶) چہما (۷) دیہ (۸) گوری (۹) مالا (۱۰) کنیا (۱۱) چہایا (۱۲) کانتی (۱۳) مایا (۱۴) کالی (۱۵) سدہ (۱۶) مانی (۱۷) اربسی (۱۸) رده (۱۹) کسمنی (۲۰) دہرن (۲۱) کشنی (۲۲) شوبہا (۲۳) ہرنی (۲۴) چترا (۲۵) سنگہی (۲۶) ہنسی۔

اگر آریا کے ۳ و ۴ چرن مین ۴ و ۶۔ اکشر کی جگہہ لگہہ اور پانچوین کی جگہہ گر کی شرط کردین تو اوسکا نام جگہن چپلا ہو جاتا ہے۔ باقی مارہہرہ مین اسکا گنج ہے۔

(جات چہند)

(۶۵) کنڈلکا۔ بضم کاف تازی وسکون نون وفتح دال ہندی وکسر لام وکاف تازی بالف کشیدہ۔ مرکب چہند ہی پہلی ایک دوہا لاو پھر ایک رولا ملاو تو سب ملا کر چھہ چرن ہو جائینگی دوہے کی ۴۸ ماترائین اور رولا کے چہیانوی مجتمع ہو کر ایک سو چوالیس کل ہونگی۔ دوہی کا اخیر حصہ رولا کے سری پر لفظاً گرہ دیا جاتا ہی اور رولا کا آخر حصہ لفظاً دوہی کے ابتدا مین اعادہ کیا جاتا ہی اور اس عمل کو گانہہ صاحب تحفۃ الہند نام بتایا ہی لیکن ہم نے بہاشا پوتہیون مین سنگہاولوکت اسکا نام پایا ہی جیسی ؎ بنا بچارے جو کری سو پاچہی پچہتای کام بگاری آپنو جگ مین ہوت ہنسای چت مین چین نہ اوی + کہان پان سمان راگ رنگ

من نہین بھاوے + کہین گرد ھرکب راے دکھ کچھ ٹرت نہ ٹارے + کھٹکت ہی دنرات کیو جو بنا بچارے + جگ عالم - ہنساے مضحکہ - چیت دل - کھان طعام - پان شراب - ستمان عزت - باقی ترجمہ پانی ہی - صاحب چھند ارنب کا قول ہی کہ کنڈلکا مین رولا کے دوسرے چرن کا شروع حصہ اوسکے تیسرے چرن کے آغاز پر بھی لانا چاہیے - اسکو کنڈلی اور کنڈلابھی کہتے ہین -

(۲۰) چھپَّی - جیم پارسی مخلوط بہا مفتوح و باے عجمی مشدد مع تحتانی ملینہ - مرکب چھند ہی پہلے ایک رولا پھر ایک اُل لالا باہم مجتمع ہوتا ہی - رولا کے چار چرن اور ال لالا کے دو چرن ملکر چھ چرن ہوتے ہین پہلے کے چھیانوے اور دوسرے کی باون ماترائین ملکر ایک سو اڑتالیس کل کل چھون چرنون مین ہو جاتی ہین ~~ دھرو دھیان گھنشیام سرس سندر نند لالا + مکت مال بک جال ترت پٹ پیت رسالا + سیس مکٹ سور چاپ گرج مرلی دھن راجی + دھرواالک اَر ن نکھ اندر بدھن چھب چھاجی + نیہ ہیتہ برکھت سدا سوسکھ تے تن ہرش من + سکل سکھد او بھت درگن دیکھو سونہ بین سرّن گھنشیام کا دھیان کرو جو ایک کالی گھٹا ہین اور موتیون کا مالا اوس ابر مین سفید بگلے اور اونکا زرد لباس بجلی ہی اور مور کے پیرون کا تاج قوس قزح بانسلی کی آواز بادل کی گرج اور اونکی زلف للہ ابر اور سرخ ناخن بیر بہوٹی اور محبت کا پانی ہمیشہ وہان برستا ہی اوسکو دیکھ کر مین پھولا نہین سماتا وہی برسات سبکو ہرا کرتی ہی یہ تو عجیب چیز ہین مین نے ایسا نہ آنکھون دیکھا ہی نہ کانون سنا - بھکھاری داس مصنف چھند ارنب کہتے ہین کہ کابت چھند کے بعد اُل لالا ملانے سے چھپّی بنتا ہی - چھپّی کو شٹ پد بھی کہتے ہین اور دونون کے معنی ایک ہین یعنی چھ چرن والا چھند - ماترا برت چھندون کا بیان یہان اسقدر کافی ہی اگر زیادہ ہوس ہو تو مارھرہ دیکھو -

فصل دہم برن برت چھندون کا برنن علی الترتیب

اس فصل مین فی چرن ایک برن گے چھندون سے لیکر ۲۳ برن تک کے چھند ترتیب وار مندرج ہین بعدہٗ ترتیب تعدادی کی چوٹ جابجا خالی دی ہی - جو شرائط ماترا برت چھندون کے آغاز مین درج ہین وہ انمین بھی سمجھو - ایک چرن کی ماترا ئین جان کر لگھہ و گربتا دینے کا قاعدہ یہان بھی وہی ہی جو ذکر ہو چکا -
نئی بات اس مقام پر یہ ہی کہ سنسکرت مین برن سوّیا کی آخر حد تک ہر پرستار کے واسطے ایک ایک لقب مقرر ہی لہذا ۲۶ القاب ہو گئے ہین وہ ہم بھی برن کی ہر تعداد کے ساتھ لکھتے جاتے ہین مثلاً ۴ برن کے پرستار سے ۱۶ چھند نکل سکتے ہین اون سولھون بھید کا نام زبانِ سنسکرت مین پَرَتِشْٹا - ہی یونہین پہیلیون کو سمجھ لو -

(ایک برن کا چھند - اس پرستار کو اُوکْتا کہتے ہین)

(۱) شری - بکسر اول و یاے معروف - ۴ چرن فی چرن ایک گر ؎ شری دھی + دو + مو + ترجمہ - دولت اور عقل مجھکو دو -

(دو برن = اسکا نام اَتیُوکتا ہی)

(۲) کام - بکاف تازی - فی چرن دو گر - سکھد یو کب ؎ سو ہی + ناری + پی کی + پیاری + وہی عورت خوب ہی جو خاوند کی پیاری ہو - اس چھند کا استری بھی نام ہی -

(۳) مہی - بفتح میم و ہاے ہوز یا یاے معروف - فی چرن ایک لگھہ ایک گر - ولہ ؎ وہی + ہنسی + ہاہیے + لبسی + وہی خندہ مجھکو ابتک یاد ہی -

(تین برن مَدِھیا نام)

(۴) ششی - بدو شین معجمہ اول مفتوح دوم با تحتانی معروف - فی چرن ایک ی - اُتم کب ؎ کھراری + بہاری + کرپالا + دیالا + کھرراکھس کے

دشمن جلسہ جمانے والے مہربان رحیم = فعولن - متقارب -

(۵) رمن - بفتح راے مہملہ و میم مفتوح با نون - فی چرن ایک س - ولہ ۵ گرجا + گرجا + بھجیے + بھجیے + پہاڑ اوٹھانے والے کو یاد کیجیے

(۴ برن = پرتشٹا)

(۶) مُدرا - بضم میم و فتح دال مہملہ و راے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن - ی + گر ولہ ۵ اننگاری + سسشی دھاری + کرپا کیجے + سکھ دیجیے + کام دیو کے دشمن چاند ماتھے پر لگائے ہوے مہربانی کرکے چین دیجیے = مفاعیلن - ہزج -

(۷) دھارا - دال مہملہ با ہاے مخلوط بالف و راے مہملہ بالف کشیدہ - فی چرن - ر + گر - ولہ ۵ رام نامہ + آشٹ جاما + مور پیارے + چت لارے + رام کا نام میرے پیارے آٹھ پہر دل مین رکھ = فاعلاتن - رمل -

(۸) ہیر - ہاے ہوز با تحتانی معروف آخر راے مہملہ - فی چرن - ت + گر - ولہ ۵ راما بھجو + کرودھی تجو + چنتا ہرو + پاپی درو + رام کو رٹو غصے سے ہٹو فکر دنیوی سے خیال موڑو گناہ کو چھوڑو = مستفعلن - رجز -

(۹) رس - راے مہملہ مفتوح با سین بے نقطہ - فی چرن - بھ + گر - رام شاہ آبادی ۵ رام بھجو + کام تجو + مان کہی + سار یہی + رام کو یاد کر شہوت سے درگزر میری بات ٹھیک ٹھیک جان = مفتعلن - رجز مطوی -

(۵ برن - سو پرتشٹا)

(۱) ہنسی - بفتح ہاے ہوز مع نون و سین مہملہ با تحتانی معروف - فی چرن - بھ + ۲ گر سکھد یو ۵ چھوڑ ہمارے + آہ کہا رے + تو ٹھگ ری ہون + بھاج نہ جی ہون + للہ مجھے چھوڑ دے آخر ہی کیا بات تیرے پاس رہونگی بھاگ نہ جاؤنگی = فاع فعولن - متقارب اثرم - اسکا نام پنکت اور ہنس بھی ہے -

(۱۱) کیر- کاف تازی با تحتانی معروف آخر راے مہملہ - فی چرن - ی + لگھ + گر - اتم سے جپو رام کو + تجو کام کو + دھرو دھیر کو + ہرو پیر کو + رام کو یاد کرو شہوت کو چھوڑو نیک چلن بنو دکھ درد کو دور کرو = فعولن فعل - متقارب مربع محذوف -

(۱۲) ہاریت - ہاے ہوز بالف کشیدہ وراے مہملہ با یاے معروف مع تاے فوقانی - فی - ت + ۲ گر - سکھدیو سے تو پی گنھائی + ین یاہ لائی + جو یون کبھی ہی + تو پھیرا ای ہی + ای شتر یکرشن مین تیرے پاس اس عورت کو لائی ہون اگر یون ہین چھیڑیگا تو بھلا پھر آیگی = فعلن فعولن - متقارب مربع اثلم - ہاری بھی یہی ہی -

(۱۳) مایا - میم بالف وتحتانی بالف کشیدہ - س + لگھ + گر - اُتم سے تج کرودھ کو دھر بودھ کو + جپ رے ما + بھل ہی سما + غصہ ترک کر عقل پر دھیان دھر رام کو رٹ خوب وقت ہی = متفاعلن - کامل -

(۶ برن - گایتری)

(۱۴) بِدُل لیکھا - بکسر باے موحدہ و دال مہملہ مشدد مضموم مع لام ولام ثانی با یاے مجہول وکاف تازی مخلوط بہا با الف - ۲ م - سکھدیو سے تیرے پاچھے کو ہی + وا کی شو بھا جو ہی + ۲ آوی جیوا دھیاوی + یہاں لوکیون ہو آوی + تیرے پیچھے کون عورت ہی اوسکا حسن مین نے دیکھا اوسی کو دل چاہتا ہی کہ کسی طرح وہ یہان آئے = فعلن فعلن فعلن - غریب مسدس مجبوت مسکن - ششیش راج بھی اسکا نام ہی -

(۱۵) تلک - بکسر تاے فوقانیہ و فتح لام با کاف تازی - ۲ س - از چھند سار سے ہر کو جو بھجین + کھل سنگ تجین + سب کاج سرین + بھو سندھ ترین + جو خدا کو یاد کرین اور جاہلون کی صحبت چھوڑین اونکے سب کام درست ہون اور دنیا کے سمندر سے اونکا بیڑا پار ہو = فعلن ۲ بار - غریب مربع مجنون - اسکا نام ڈِلَ بھی ہی -

(۱۶) بہونا - بکسر باے موحدہ و میم با واو مجہول وہاے ہوز بالف کشیدہ - ۲ رسکھدیو
ہے پیارجی مین دھرے + لاگ میرے گرے + جو کہے سو کرون + پانے تیرے پرون
پیار کی امنگ مین میرے گلے لگجا جو توکہیگی مین کرونگا تیرے قدمون پر سر دھرونگا =
فاعلن فاعلن - غریب مربع سالم - اسکو بجوہا بھی کہتے ہین -
(۱۷) مالتی - میم با الف و فتح لام و تاے فوقانیہ با تحتانی معروف - دو - ج - ولہ
ہے اتی مکھ پھیر + ہہا نک ہیر + پرون تیہہ پان + نہ روس ٹھان + ادھر اپنا
منہ پھیر کر للہ ذرا دیکھ لے مین تیرے پاؤن پڑتا ہون مجھ سے روٹھ نہین -
(۱۸) سنکھیا ناری - بفتح سین مہلہ و نون غنہ و کاف عربی با ہا و یاے تحتانی
مخلوط مکسور بالف کشیدہ - دو - ی - ولہ ہے کتے رین جاگے + نہار و نہ سوہین +
جھپے نین دیکھو + او نیندے اجو ہین + رات کہان بسر کی ہے جو آنکھین چراتی ہو
خمار آلودہ نظرون سے دیکھتی ہو جو ابتک نیند سے بھری ہین = فعولن فعولن -
متقارب مربع سالم - سوم راج بھی اسکا نام ہے -

(۷ برن - اشٹنک)

(۱۹) سمان - بفتح سین بے نقطہ و میم بالف کشیدہ و نون بعلن - فی چرن - ر + ج +
گر - اتم کب ہے رام نام گاورے + اشٹ جام دھیا ورے + بول بول سانچ رے
سانچ کو نہ آنچ رے + رام کا نام رٹ آٹھ پہر اسی فکر مین رہ اور سچ بولا کر مثل مشہور ہے
کہ سانچ کو آنچ نہین = فاعلاتن فاعلن - رمل مربع مکفوف محذوف - یا ہزج مربع
اشتر مقبوض - فاعلن مفاعلن -
(۲۰) مدلیکھا - بفتح میم و دال مہلہ و لام با یاے مجہول و کاف عربی مخلوط بہا بالف کشیدہ -
فی چرن - م + س + گر سکھدیو ہے تیرو ہون ہت چاہون + توسون پریت بناہون + میری
سون پی پیارد + کیجے نیک نہ نیارو + مین تیری بھلائی چاہتی ہون تجھسے دوستی نباہتی ہون

تجھے میری قسم ای پیارے پیا ذرا کبھی مجھ سے جدائی اختیار نہ کرنا = فعلن فاع فعولن۔ متقارب مسدس اثرم مجبق مقبوض۔

(۹ برن۔ انشٹپ)

(۲۱) بدّن مالا۔ بکسر بائے موحدہ و دال مشدد مضموم و نون و میم بالف و لام بالف کشیدہ۔ د و۔ م + ۲ گر۔ بھکاری داس سے د و جے کو پیو باسو بھاری + نیرے ناہین شرنگی دھاری + ای ری کیون جیوگی بالا + چو مان تاچین بدن مالا + (ایک تو جدائی نے ستایا ہی) دوسرے اندر کے غصے سے پانی برس رہا ہی گردھاری پاس نہین ہاین جو پہاڑ کو چھتری بناکر بچالین ای سکھی مین کیونکر جیونگی چارون طرف بجلیون کا حلقہ گھوم رہا ہی = فعلن فعلن فعلن فعلن۔ صوت الناقوس غریب۔ اسکو بجّو مالا بھی کہتے ہاین۔ صاحب چھند ارنو نے اسکو ۱۲ ماترا کے برت مین شامل کیا ہی۔

(۲۲) پرمانکا۔ بائے پارسی مفتوح و کسر رائے مہملہ و نون مکسور و کاف تازی مع الالف۔ ج + ر + لگھ + گر۔ سکھدیو سے چھٹے امول بارہین + ٹٹے انوپ ہارہین + اتے نہ نیک چاہ ہی + کیو نہال کاہ ہی + عمدہ بال کھلے ہوے ہاین بیشل ہار ٹوٹے ہوے ہین ادھر تو ذرا بھی توجہ نہین کرتی ہو بتاؤ تو سہی کسکو نہال کرآئی ہو = مفاعلن مفاعلن۔ ہزج مربع مقبوض۔

(۲۳) مَلکا۔ بفتح میم و لام مشدد مکسور د کاف تازی بالف کشیدہ۔ ر + ج + گر + لگھ۔ سکھدیو کب سے نیک ہوت ہاس مند + جو لکھے لجات چند + یون لگے اپار جوت + مَلکا ملین ہوت + جب وہ ذرا تبسم کرتی ہی تو چاند اُسے دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہی اور اوسکے بدن کا رنگ دیکھکر چمیلی شرماتی ہی۔

(۲۴) سوم۔ سین بے نقطہ با واو مجہول آخر میم۔ ر + ت + ۲ گر۔ اُتم سے کرشن مادھو گو کلیشا + چکر دھاری جادبیشا + رادھکا دھیشا کمندا + گاے لے رہے تند نندا +

تو یاد کرلے کرشن اور مادھو اور گوکل کے مالک اور چکر رکھنے والے اور جادون کے مالک اور رادھا کے خاوند اور مکند اور نند کے فرزند کو = فاعلاتن فاعلاتن - رمل مربع سالم

(۹ برن - برہتی)

(۲۵) نگس سروپنی - بفتح نون وکاف پارسی مفتوح با سین بے نقطہ وسین مہملہ مضموم وراے مہملہ با واو معروف وباے عجمی ونون بایاے تحتانی معروف - فی چرن بقول صاحب چھند مہوددھ - ج + ر + ج - رام شاہ آبادی سے الی تجی نہ سوت لاج + بگارتی بنو سکاج + لکھی جو سونہ ہیی تیسر + تو دھاوتی ہی ہوے ادھیر + ای سکھی شرم سوت بنکر میرے پیچھے پڑی ہی بنا بنایا کام میرا بگاڑتی ہی جب پیا کے پاس مجھکو دیکھتی ہی تو بتیا بانہ دوڑ پڑتی ہی میں اپنے دل کے پیا سے کہ نہیں سکنے پاتی - صاحب چھند سار نے شاید اسکو آٹھ برن میں شامل کیا ہی وہ یون کہتے ہین سے بسال کنج نین کو + سو بھکت مود دین کو + الخ - اسکا نام بپانی بفتح باے پارسی بھی ہی -

(۲۶) اپچیترا - بضم ہمزہ وفتح باے پارسی وکسر جیم عجمی وتاے فوقانی مشدد مفتوح و راے مہملہ بالف کشیدہ م + ت + ی - فی چرن - اتم سے پاپی دشٹا مین بہتارے + کنسا چانور وڑا وک مارے + کالی کیسی بتس پر ھارے + گاوین چارون وید پکارے + تو نے بہت گناہگارون اور بدون کو نجات دی ہی اور کنس اور چانوڑ وغیرہ کو قتل کیا کالی ناگ اور کیسی اور بکاسر اور بتساسر کے بیچکین چارون وید ہین آپ کے اوصاف مشہور ہین - فعلن فعلن فاع فعولن - متقارب مثمن اثرم مجبوق -

(۱۰ برن - پنکت)

(۲۷) امرت گت - بفتح ہمزہ وکسر میم وسکون راے مہملہ با تاے فوقانی وکاف پارسی مفتوح وتاے فوقانی مکسور - فی چرن - ن + ج + ن + گر - سکھد یوسے برہمن کچھ ورگ ہین + لبجت لگے سب مرگ ہین + اب ارنیک سنیچ ناک + چہوت ہے سنیچ +

رشباب آچلا ہی) کچھ کچھ آنکھین بڑھ چلی ہین جنکو دیکھکر ہرن شرمندہ ہین گات اوبھرتی آتی ہی جسکو دیکھکر وہ محبوبہ خود جھیپتی ہی۔

(۲۸) **سینیتا**۔ بفتح سین مہملہ مع نون وضم تحتانی وتاے فوقانی بالف کشیدہ۔ س + ۲ ج + گر۔ سکھد یوے جن جان کانھ کہون کہو + نس دیوس ہی گھرہی رہو + کہیو سو مین اب مان ہون + کب ہون نہ روسن ٹھان ہون + ای سرپگرشن کہین جانے کو نکہو رات دن گھرہی مین رہو جو کچھ تم کہوگے مین مانونگی اب کبھی تم سے نہ روٹھونگی = متفاعلن متفاعلن۔ بحر کامل مربع سالم۔

(۱۱ برن۔ ترشٹپ)

(۲۹) **نیل سُروپ**۔ نون بایاے معروف مع لام وضم سین مہملہ وراے مہملہ باواو معروف آخر باے پارسی۔ فی چرن۔ ۳ بھ + ۲ گر۔ سکھد یوے مانہ شیام سرورُہ ہراین + کھنجن مین جنھین لکھ لاجین + یون جو بھئے درگ تو پھل کاہی + جو بلی کو مکھ چند بچا ہی + آنکھین گوسیاہ کمل ہین جنکو دیکھکر ممولا اور مچھلی شرمندہ ہون اگر ایسی آنکھین ہوئین اور چاند سا مُنہ خاوند کا نہ دیکھا توکس کام کی = فاع فعول فعول فعولن۔ متقارب اثرم مقبوض اسکو دودھک اور سہی ہن اور بندھ بھی کہتے ہین۔

(۳۰) **سوپرن پریات**۔ سین مہملہ مضموم باواو معدولہ وفتح باے پارسی وراے مہملہ ساکن بانون وباے عجمی مفتوح مع راے مہملہ وتحتانی بالف کشیدہ آخر تاے فوقانی۔ ۳ ت + ۲ گر۔ اُتم ے جی جی رماکنت مادھومکندا + کیسی بکا تُس کالی نکندا + کویش کیشو برجیتا گبندا + میری بتھا میٹ آنند کندا + ای لکھشمی کے خاوندای مادھوای نجات دہندہ کیسی بکاسُر بتاسُر اور کالی ناگ کے بنجکن گوپیون کے وارث ای کیشو برج کے مالک ای گوبند ای مسرت کی جڑ میری مصیبت کاٹو۔ فعلن فعولن فعولن فعولن۔ متقارب مثمن اثلم الصدر والابتدا۔

(۳۱) اِندر بجرا - بکسر ہمزہ و نون غنہ و دال مہملہ ساکن و رائے مہملہ موقوف و فتح بائے موحدہ و جیم تازی مشدد و مفتوح و رائے مہملہ بالف کشیدہ - ۲ ت + ج + ۲ گر - سکھدیوے کو ریجھ کے روکن کو نہ دوری + آبھا کچھو آنن آج اوری + جارون کہون جامن جام جاگے نینا مزور وہن رنگ پاگے + کون ایسا ہی جو گرد ہو کر تمکو روکنے نہ دوڑے کیونکہ آج تمھارے رخسار کا رنگ اور ہی ہی تم چار پہر رات کہین جاگے ہو اسی سبب سے آنکھین سُرخ ہین-

(۳۲) اپیندر بجرا - بضم ہمزہ و بائے پارسی بایائے مجہولہ و نون غنہ و دال مہملہ موقوف باقی معلوم - ج + ت + ج + ۲ گر - سکھدیوے کری نہ جو تو مرگ نابھ ٹیکو + ترنت ہی مان مثّی شتی کو + سروپ تیرے درگ کو جو چاہی + سروج مین گاتِ آتو کہا ہی + اگر تو مستک کا ٹیکا نہ لگائے تو فوراً چاند کا گھمنڈ نکلجائے اگر کمل تیری آنکھونکا دعوی کرے تو اُسکی یہ مجال کہان - اندر بجرا اور اپیندر بجرا کو مرکب کرکے چودہ قسمون کے چھند مع اسماء اور بنائے گئے ہین وہ اُپ جاتی کہلاتے ہین (مارمہرہ) دیکھو-

(۱۲ برن = جگتی)

(۳۳) ترُوٹک - بضم تائے فوقانی و رائے مہملہ با واو مجہول و تائے ہندی مفتوح با کاف عربی - فی چرن ۴ س - سکھدیوے لرکاپن کی رُت جان لگی + تن مان ترُناپن آن لگی + ادھرے اُرنیک لجان لگی + کچھ کام کتھا بہِ تان لگی + لڑکپن کی عادتین چھوٹ چلی ہین نوجوانی آنے لگی ہی ذرا چھاتی کھُلجاتی ہی تو وہ شرماتی ہی اب عاشقانہ حکایت سنتی ہی تو پسند آتی ہی = فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن - متدارک مثمن مخبون- اسکو توٹک بھی کہتے ہین اور عوام ٹھُمری - لیکن ٹھُمری مین انتر زیادہ ہوتا ہی-

(۳۴) مینا ولی - بمیم مفتوح با تحتانی ساکن و نون بالف کشیدہ و واو مفتوح و لام بایائے معروف - فی چرن ۴ ت - سکھدیوے ہستو بھلے جے کرین دھرم کے کام + کرنو بھلے

جو سنین شری گن گرام + نتر و بھلے کرشن سو بھا لکھے شیام + جہوا بھلی جو رٹے رام کے نام

وہی ہاتھ خوب ہین جو صواب کے کام کرین وہی کان بہتر ہین جو خدا کے اوصاف سنین وہی آنکھ عمدہ ہی جو کرشن کا سبزہ رنگ دیکھے وہی زبان اچھی ہی جو رام کا نام لیا کرے۔

(۳۵) موتی دام۔ بواو مجہول و تاے فوقانی بایاے معروف و دال مہملہ۔ ۴ ج فی چرن۔ داس ۵ تمال کے اوپر ہی بگ پانت + کہ نیل شلا پر سنت جمات + بنچھترن انک لیے گھنشیام + کہ شیام ہیے پر موتی دام + تمال (ایک درخت نہایت سبز) پر بگلون کی قطار ہی یا کہ نیل گری (ایک پہاڑ کا نام) پر عابدون کی جماعت ہی سیاہ بادل سے ستارے دکھائی دیتے ہین یا کہ سری کرشن کے سینے پر موتیون کا مالا لٹکا ہی۔

(۳۶) بھجنگپریات۔ بضم باے موحدہ با ہاے مخلوط و فتح جیم تازی و نون غنہ و کاف پارسی مفتوح و باے عجمی مشدد مفتوح۔ و راے مہملہ مکسور و تحتانی بالف کشیدہ آخر تاے فوقانی۔ فی چرن۔ ۴ ی۔ سکھدیو ۵ ہمین پیچ پادین تہین ہونہارین + سندی ہوے ڈھری پر بیت دو دوا و گہارین + کچھو ہوے لجو ہین یہی نین ٹیرے + لکھی نند کو نند آنند میرے + جسوقت رادھکا اور کرشن موقع پاتے ہین تو آپ کو ایک دیکھنے لگتا ہی اور اپنی پوشیدہ محبت اظہار کرتا ہی اور کچھ کچھ شرمندہ ہو کر رادھا کی آنکھین زبانِ حال کہتی ہین کہ سری کرشن کے نظارے سے ہمین خوشی ہی = فعولن فعولن فعولن فعولن۔ متقارب مثمن سالم۔ اسکو بھجنگی اور بھجنگ پریات بلاتشدید باے عجمی بھی کہتے ہین۔

(۳۷) سرنگارنی۔ بکسر سین مہملہ و راے مہملہ مکسور و نون غنہ و کاف پارسی بالف کشیدہ و راے مہملہ ساکن و نون بایاے معروف۔ فی چرن ۴ ر۔ سکھدیو ۵ کیون لجانے ہیے نیک ہیر دائی + کون کے سنک مین رین بیتی کتی + یون سدا چین سے نین دونو جگین + پران پیارے مہا موہنی کے لگین + دل مین جھیپتے کیون ہو ذرا ادھر تو دیکھو کس کے ساتھ کہان رات کٹی ہی خدا کرے یونہین چین سے دونون آنکھون مین نیند نہ آیا کرے ای جانِ من

یہ آنکھین مجھے بہت بھلی معلوم ہوتی ہین = فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن - بحر غریب مثمن سالم - اسکو سرنگنی اور سرگ بنی اور لکھشمی بھی کہتے ہین -

(۳۸) مودک - میم با واو مجہول و فتح دال مہملہ با کاف تازی - فی چرن ۴ بھ - سکھدیو سے ہوت کہا جو دھرو شر بی بہر + ہوت چھنون چھن چھین چھپا کر + آست اُدی گر سرنگن دھیاوت + توکھ کی نہ توٗ دت پاوت + اگرچہ چاند کو مہادیو نے سر چڑھایا پھر بھی وہ دما دم گھٹتا ہی غروب وطلوع کے وقت پہاڑ کی چوٹیون پر سربلند ہوتا ہی پھر بھی تیرے رخسار کی وضع کو نہین پاتا -

(۳۹) کسم بچترا - بضم کاف تازی وسین مہملہ مضموم با میم وکسر بائے موحدہ وجیم پارسی مکسور وتائے فوقانیہ مشدد مفتوح ورائے مہملہ با لف کشیدہ - فی چرن (ن + ی) دوبار - داس سے چلن کھیو پی سنہر ڈر بھاری + پرم سگندھا وہ سکماری + ال تبنہ ہوہین ادھک بہاری + کسم بچترا دہ پھلواری + ای کرشن اوسنے اگرچہ مقام موعودہ پر آنے کو کہا ہی لیکن مجھکو ڈر آتا ہی کہ اوس تازنین کے جسم مین خوشبو ہی اور وہان بھونرے بہت ہین کیونکہ رنگ برنگ کے پھول وہان ہین کہین اوسکو نہ ستائین -

(۴۰) چپاتک - جیم پارسی بالف کشیدہ وتائے فوقانی مفتوح با کاف تازی - فی چرن (ج + ر) دوبار - اتم کب سے بجی جب جو بانسری برجیش کی + بھبی کب دھ بُدھ وھی گنیش کی + بہی اولٹ نندنی ونیش کی + ٹری سمادھ گوڑھ ہو مہیش کی + جب شری کرشن کی بانسری بجنے لگی تو گنیش کی عقل وشعور جاتے رہے اور جمنا اوس آواز سے اولٹی بہنے لگی مہادیو کا مراقبہ شکست ہوگیا = مفاعلین - ہزج مسدس مقبوض -

(۱۳ برن = پرت جگتی)

(۴۱) کنندک - بفتح اول وضم سوم - فی چرن - ۴ ی - لگھ - سکھدیو سے گھنے کنج کے پنج مین گنجرین بھنور + کتی کوکتی کو کلا ٹھور ہی ٹھور + ہہے مین نہ تیرے کھون نیک

ہوگیان + برتھا باوری پاسمی مین کرین مان + گھٹے کیتون مین بھونرسے مناتے ہین جابجا کو کلا کو کتا ہی سمجھے ذرا سمجھ نہین اسوقت تیرا بل بیت رہی ایسی بہار ہین کوئی چوکتا ہی اگر آخر گلمہ نہوتا تو فعولن فعولن فعولن فعولان - متقارب مسبغ کہہ سکتے -

(۱۴ برن = سشٹکرا)

(۴۲) بسنت تلک - حرف پنجم مکسور - ت - بھ - ۲ ج - ۲ گر - سکھدیوے آبھا لکھے ادھر جان پرسون راتے + سو انساسیاس لکھ جھبونرت بھونرماتے + ہانسی سروپ لکھ مین ملّی + سوہی رچی مَن برنج سُبرن بَلّی + اوسکے ہونٹھون کو گل سُرخ اور سانسون کو نفحۂ گل جان کر بھونرے مست گھومتے ہین اوسکی ہنسی سے چمیلی کمھلاتی ہی عورت کیا ہی خالق نے سونے کی ایک خوبصورت بَلّی بنائی ہی - اس پرستار کے بہت چھند ہین (مارمھرہ) دیکھو

(۱۵ برن = اتِ شٹکرا)

(۴۳) سارنگک - بفتح رائے مہملہ و نون غنہ و کاف عجمی مکسور مع کاف تازی آخر - فی چرن - ۵ م - ۸ برن پر بشرام - ۷ پر تمام - سکھدیوے کو جانے دھون کاکے بھورے - پیارے میرے آئے ہو + آؤ بیٹھو یہان توکہون - کیھون کے مین پائے ہو + باکے آگے باکی ایسی - میرے آگے میری سی + ٹونے لونے گاتے پاتے - کی راکھی ہی جیری سی + ای پیارے نہین معلوم کسکے دھوکے تم یہان چلے آئے ہو کسی طرح یہان آگر بیٹھیے نہین معلوم کسطرح مین نے آپ کو آج پایا ہی اوسکے آگے اوسکی سی کہتے ہو اور میرے آگے میری سی آپ کے بدن کا حُسن جادو ہی اسی سے تمنے مجھے اپنی لونڈی بنا رکھا ہی - متقارب مثمن مضاعف اثرم مقبوض محیق محذوف - یا غریب مجنون مسکّن اخذ - فعلُن فعلُن فعلُن فعلُن فعلُن فعلُن فع -

(۴۴) چامر - اول جیم فارسی سوم میم مفتوح و رائے مہملہ آخر - فی چرن - ر ج - ر - ج - ر - سکھدیوے پھول پھول بھونر پنج کُنج کُنج گنجرین + کو کلا کلاپ کیل کو چیتے چیتی ہیرین + باگ مین نہار نیک آگمی بسنت کے + چھوڑ دے ایان مان لاگ کنٹھ کنت کے + مست

بھونروں کے جھنڈ ہرکنج مین گونجتے ہین کوکلون کے غول خوشی سے چہک کرلوگون کا
دل بے لیتے ہین باغ مین بسنت کی ذرا آمد دیکھکر اٹھتر پن اور ٹھستا چھوڑکر خاوند کے
گلے لگجا- فاعلاتُ فاعلاتُ فاعلاتُ فاعلن- رمل مثمن محذوف-

(۴۵) نِشپالِکا- بکسر نون وشین معجمہ و بای عجمی بالف کشیدہ وکسر لام وکاف تازی
بالف کشیدہ- بھ- ج- س- ن- ر- فی چرن- اُتم داس کب ب- نیتر اربند بکھ سدھ
سُت جانیے ٭ بال سپتار کھتول کرمانیے ٭ انگ دُت جمپ برچال گج بیکھیے ٭ بین پک
مان درلال چل دیکھیے ٭ آنکھ کمل کے مثل چہرہ چاندسا بال ریشم کے لچھے بدن چمپئ چال
ہاتھی کی سی آواز پپیہے کے مانند- غرور چھوڑکر اے پیاری آنکھ چلکر دیکھ-

(۴۶) مِن ہَنْس- بفتح میم وکسر نون و فتح ہای ہوز ونون ساکن وسین مہملہ آخر-
فی چرن- س- ۲ ج- بھ- ر- سکھدیو کب ہون اچانک آسے کے ات ہو چلے ٭
تب تے اچیت پرے منون کت ہو چھلے ٭ آنچرا اوگھار دکھاے کے چھل سون ہیو ٭
ترچھے چتے مسکاے کے کچھ تین کیو ٭ عاشق کبھی ادھر ہو نکلا تھا جب سے بے ہوش پڑا ہی گویا
کسی نے لبھایا ہو آنچل اُٹھاکر فریب سے تو نے اپنی گات دکھائی ترچھی نظر سے مُسکراکر
اوس پر تو نے کچھ کیا ہی- متفاعلن متفاعلن متفاعلن- کامل مسدس سالم-

(۴۷) مالِنی- نون باتحتانی معروف- ۲ ن- م- ۲ ی- ۸ پر بشرام- ۷ پر تمام-
سکھدیو کت ات گر بیلی- بان سوہی رسیلی ٭ بہسن سلجیلی- دیکھیے دیہ دھیلی ٭
من کسم سگپے ہاین- کیون نہ سوہی نرا گے ٭ کت نس درگ لاگے- کون کے بھاگ جاگے ٭
چال مستانہ وضع رسیلی جھپ جھپ کرہنستے ہو ہاتھ پاؤن بے قابو آنکھین کسم کے مانند
لال لال ان سے محبت کیون نہ ظاہر ہو رات کو کہان آنکھین لگی ہین کسکے نصیب جاگے ہین

(۱۶ برن = اَشٹی)

(۴۸) چَنچَل- بفتح ہر دو جیم پارسی حرف دوم نون- فی چرن- ر- ج- ر- ج- ر-

لگھ-سکھدیو سے گنج گنج مین لکھی پرسون پانت بھانت بھانت + بھونر تہج گنجرین انیک بھانت پانت پانت + باوری بچار دیکھ ہی کچھو نہ توہ گیان + یا بسنت کے دنان کنت سون کرے جو مان + کنجون مین پھولون کی قطارین دیکھکر بھونرون کے جھنڈ عجیب طرح سے گونجتے ہین ای الھڑ ذرا خیال کر تجھکو کچھ عقل نہین ای سبب سے تو موسم بہار مین خاوند سے دون کی لیتی ہی- اسمین اور چامر چھند مین ایک آخری لگھ کا فرق ہی-

(۴۹) پنچ چامر- بفتح باے فارسی ونون نیم غنہ وجیم عجمی- ج-ر-ج-ر-ج-گر- سکھدیو سے جو دھائی ہی سو جیت مین رساس آس پاس ہی + پروس کی تیان سون کہون نہ ریت راس ہی + اٹان مین جیٹھانیو منو پر چنڈ آگ ہی + بہار ہو گہو نہ بانہ نانہ نند جاگہی + مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن- ہزج مثمن مقبوض- ترجمہ- اجی دائی جاگتی ہی اور ساس ہین کہین ہی ہمسایون سے بھی بگاڑ ہی کوٹھے پر جیٹھانی بڑی غصہ ور ہی ای صاحب ہاین ہین ٹھہرو میرا ہاتھ نہ کھینچو ورنہ نند جاگ پڑیگی- اسکو ناراچ اشٹی اور ناراآ بھی کہتے ہین اگر غور کرو تو یہ چنچل چھند کا ہی معکوس ہی-

(۱۷ برن = اتی شٹا)

(۵۰) روپ مالا- راے مہملہ با واو معروف و با پارسی مفتوح و میم بالف ولام بالف کشیدہ- ر-س-۲ ج-بھ-گر-لگھ- ۱۰ پر بشرام- ۷ پر تمام- اتھ کب سے رام کے گن گاؤ مور کھہ- لوک پالک جان + دشٹ بھنجن سنت رنجن جیت دیکر گان + داس کے سب کام پورن- موہ بادھک مان + وید پاوت بھیدناہن- تاہ کو ارآن + دنیا کے مربی رام کو جان کر ای نادان اونکے اوصاف بیان کر جو بدون کے شکست دینے والے عابدون کے خوش کرنے والے ہین اونکو رٹ بندے کے کام پورا کرنے والے تعلقات کے قاطع وید بھی اونکا بھید نہین پاتے اونکو یاد کر-

(۱۸ ابرن = دِھرت)

(۵۱) چپرچپری بفتح ہر دو جیم پارسی و دو راے مہملہ و آخر تحتانی معروف۔ رس
۲ ج۔ بھ۔ ر۔ ۱۰ پر بشرام۔ ۸ پر تمام سکھدیو ے نیک جوبن کے گئے تن۔ مین نہ روپ
اوُدت ہی + جیون سمر ورُہ نال مین پھر۔ اور پھول نہ ہوت ہے + جو سنو سمجھو نہ تو تم۔
سو کہا کہ لیجیے + دیکھیے کن مین بچار جو۔ چار ہو سوئی کیجیے + جب ذرا جوبن ڈھلتا ہے
تو پھرتن بدن مین حسن نہین رہتا جیسی کمل کی ساق مین توڑنے سے دوسرا پھول نہین لگتا
تم میری بات سنکر دھیان نہین دیتے پھرتے کہکر کیا فائدہ اپنے دل مین سوچو جو بہتر
ہو وہ کرو۔

(۵۲) منجری۔ بفتح میم و جیم تازی و سکون دوم و راے مہملہ و یاے معروف۔ ۲م۔
بھ۔ م۔ س۔ م۔ ۹ پر بشرام۔ ۹ پر تمام۔ سکھدیو ے کو جانے دھون کیسے یہان لگ
آئے ہو پی کا کے کاجے + راتے راتے ماتے سے درگ۔ دو ویہ رات شو بھا ساجے +
جاکے ہی مین لاگے ہو تم۔ جاگے ہو نس جاکے لیکھے + ہے آون مین واہی کو من۔ کی
ہو سوان سب پوری کینھے + نہین معلوم کیون اور کسکے واسطے آپ یہانتک آئے ہین
دونون آنکھین سرخ اور مست بہت بھاتی ہین جسکے واسطے شب بیداری کرکے سینے سے
لگے ہو کیسے تو مین اوسکو بے آون دل کا حوصلہ نکال لیجیے۔ فعلن فعلن فعلن فلِع فعولن
فاعِ فعولن فعلن۔ متقارب مثمن مضاعف اثرم مقبوض محبق۔

(۱۹ ابرن = اتِ دِھرت)

(۵۳) کرُنا۔ بفتح کاف تازی و راے مہملہ مضموم و نون بالف کشیدہ۔ فی چرن۔
۶ بھ۔ گر۔ رام شاہ آبادی ے مین سو دھر چار منو ہر تا گر نرمل ہے + چنچل نین
سو کومل بین پرن سی کومل ہی + رام کہین نو جوبن مت دھرے شیخ انچل ہے + ایسی
پریا کے نہ کنٹھ لگیو تہِ جیون نِس پھل ہے + ادھری چھاتون والی نفیس دلبر جا ایک

شفاف جسم رکھنے والی شوخ دیدہ کو کلا کی سی آواز رکھنے والی کمل کے مانند
نازک شباب مین مست عمدہ پوشاک پہنے ہوے۔ ایسی پیاری کے گلے نہ لگے تو اوس
شخص کی زندگی بے فائدہ ہی = فاعِ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعَل۔ متقارب
اثرم مقبوض محذوف لیکن ہفت رکنی خلاف استعمال۔

(۲۰ برن = کرت)

(۵۴) گیت۔ کاف پارسی بیاے معروف آخر تاے فوقانی۔ فی چرن۔ س۔ ج۔
بھ۔ ر۔ س۔ لگھ۔ گر۔ سکھدیوے جو کہو چھوسو کہو نہ مونہ گھور ہو بل دور تین + ڈھنگ
رادرسے ہر ہون ڈرات ہیہ بلوک بسور تین + کرہون کہو تب کون اوترنند مانو آگ تی +
رنگ رادرسے تن کو کہون تنکو جو موتن لاگ ہی + جو کہتا ہو وہ دور سے کہو میرے بدن کو
ہاتھ نہ لگاؤ آپ کے پاس ڈرتی اور سسکتی ہوئی رہونگی جب نند خفا ہوگی تو اوسکو
کیا جواب دونگی کیونکہ کچھ نکچھ آپ کے بدن کا رنگ میرے بدن مین لگجائیگا صاحب چھند
مہو ددھ نے ۱۲ پر بشرام اور آٹھ پر چرن تمام کیا ہی۔ اسکو گیتا اور ہر گیتکا بھی کہتے
ہین = متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ کامل مثمن سالم۔

(۵۵) ڈنڈکا۔ بفتح دال مہملہ مع نون وکسر دال ہندی وکاف تازی بالف کشیدہ
(ر + ج) ۴ بار پھر ایک گر پھر ایک لگھ۔ سکھدیوے مین کھیو کہ آج شیام شیام
اونٹھ مین کہان تن لگی لکیر + آرسی نہار کے انکو چھپے پکھار کی گلاب نیر + موسیپ آسے
کے سموسکھین ہون کیو کچھوک کھیال + نیک لون بسورسون کچھور ہی اتی چتی سکے نہ
لال + مین نے کہا کہ اے سری کرشن آج ہونٹھون مین سیاہی کیونکر لگی آئینہ دیکھکر اسکو
گلاب سے دھوئیے اتنے مین میرے پاس سکھیون نے آکر کچھ چھیڑ چھاڑ کی اسلیے کرشن جی
میری طرف نہ دیکھ سکے اور نہ جواب دیا۔ ۵ فاعلات رمل مکفوف اگر آخر مین بھی بطریق
عربی کف مانو۔ اسکو گواتا بھی کہتے ہین۔

(۲۱ برن = پرکرت)

(۵۶) مدرا - بفتح میم وکسر دال مہملہ وراے بے نقطہ بالف کشیدہ - بقول صاحب چھند مہوددھ - فی چرن - ے یھ - رام شاہ آبادی سے آے جگی ات تے برہا نل چاہت ہی تن بارن + سیتل مند سگند سمیر لگی تہ کو ہی پرچارن + دھاے پری ات آنکھ سو سارتھ جان بجھاون کارن + آنس بھئے گھرت مورا بھاگ ہے کاہ کری اپچارن + ادھر جدائی کی آگ بھڑک کر بدن جلایا چاہتی ہی نسیم سحری اسکو اور بھڑکانے لگی اودھر آنکھ بقاے جسم سے اپنا بچاؤ اور اوس سے دیدار معشوق کا فائدہ جانکر بجھانے کو دوڑی مگر میری بدقسمتی سے اشکون نے روغن کا کام کیا اے سکھی پھر تیری در دسی اور تیار بیکار ہی سکھدیو جی اور بھکاری داس نے یہ وزن لکھا ہی نہین - اسکا نام چھیلا بھی ہی -

(۲۲ برن = آکرت)

اب یہان سے برن سویا کی حد مین چھند محسوب ہین

(۵۷) مندرا - بفتح میم دنون ساکن وکسر دال مہملہ وراے بے نقطہ با الف - فی چرن ے بھ بھ ایک گر - سکھدیو سے نیک سکات نہ کاہ کہے کچھ ایسے بھئے امنیت مہا + جانہ کو تو جا ہی چور لون آوت ہو یہ آہ کہا + جا گہی باجہی آے یہ نیور دیور دارن ہی رسہا + آیہ کالہ کچھو مس گھال ہو جاؤ ابی ہر چھور رہا + لوگون کی بدنامی سے بھی تم نہین ڈرتے ایسے ڈھیٹ ہوے ہو اس ڈھب سے آتے ہو جیسے کوئی چور آئے آخر یہ بات کیا ہی دیکھو پازیب کے بجنے سے دیور جاگ پڑیگا اوسکا مزاج برا ہی کل پھر کسی بہانے سے آنا آج چلے جاؤ اُف اُوہ کا منا مجھے چھوڑو - بھکاری داس اور سکھدیو نے اسی کا نام مدرا بتا دیا ہی اور مندرا کا نام ہی اوڑا دیا ہی - فاعِ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فعولُ فَعَل - متقارب اثرم مقبوضِ محذوف ثمانزدہ رکنی - اسکا نام سندرا اور مانِنی بھی ہی -

(۲۳ برن = بکرت)

(۵۸) مَتّ گیند - بفتح میم و تاے فوقانی مشدد و فتح کاف فارسی و تحتانی مفتوح مع نون ساکن و دال مہملہ موقوف - فی چرن - ۷ بھ - ۲ گر - ناصر سہ
کام کرنگ کرو دھ کبوتر گیان کے بان سون مارگرائے ٭ نہیہ کا لون لگائے بھلی بدھ
سَتّ کی سیکھ مین آن بہائے ٭ اچھیا جرائے کرے کو برائین پریم کے پاوک آن پکائے ٭
ایسے کباب بنائے کے ناصر بایشنو ہوت کباب کے کھائے ٭ (بایشنو وشن دیوتا کے
ماننے والے انکے طریق مین علی العموم گوشت حرام ہی) ترجمہ - جو کوئی شہوت کے ہرن اور
غصے کے کبوتر کو عقل کے تیر سے شکار کرے اور محبت الٰہی کا نمک لگا کر اچھی چال سے صداقت
کی سیخ پر چڑھائے اور خواہش دنیوی کو جلا کر کوئلا بنائے پھر اخلاص دلی کے چولھے
پر اسکو بھونے تو ایسے کباب بنا کر کھانے سے ای ناصر بایشنو بنتا ہی - اسکو سبھا -
لشٹی - بجی - مالتی اور اندب بھی کہتے ہین - فعولن آخر مین سالم باقی مثل سندر -
(۵۹) چکور - بفتح جیم پارسی و کاف تازی با واو مجہول آخر راے مہملہ - ۷ بھ - پھر گر - جیہہ گکھ
سکھدیو سہ نایک بھو نہ تریچھ کی ڈارت نایک ہی کو نچاوت نین ٭ نایک موے نہ کھجاوت
ہو اَتِ ہی سُتر اہٹ کے کہ ہین ٭ پاین پیارو پر دچھنے نہ ریتک سیان ہیسے مہ ہی نہ ٭
جوبن دیوس لیے رہین جو کہا کہون جانت ہو کچھ بین ٭ ناحق ابرو پر بل ڈالتی ہو اور ناحق
آنکھین بدلتی ہو - اور ٹیڑھی باتون سے مجھے ناحق دق کرتی ہو وہ پیارا تمھارے پاوُن
بھی پڑا جب بھی تمنے توجہ نہ کی تمکو ذرا بھی شعور نہین یہ جوبن کیا مدتون تک رہیگا اگر
عقل ہی تو خود ہی سمجھ سکتی ہو - اسکا نام سُبدھا بھی ہی -

(۲۴ برن = ست کرت)

(۶۰) کِریٹ - بکسر کاف تازی و راے مہملہ مع یاے معروف آخر تاے ہندیہ - ۸ بھ
سید مبارک محدث بلگرامی سہ کانھ کی بانکی چِتون چُبھی جیت کا ٹھ تون جہانکی رہی بال

گو اچھن + دیکھی ہی نوکھی سی چوکھی سی گوری اور چھے پھرین اوبھر سے جت جا چھن +
مار یگو لینھیر ہے سو مبارک ہی سہجے کجرارے مرگا چھن + کا جر دے ری نہ اے ری سہاگن
آنگری تیری کٹیگی کٹا چھن + جب تو کل جھروکے سے جھانک رہی تھی تو تیری بانکی چتون
کا بھالا کے دل مین چُبھ گئی تھی اور جب سے وہ عجیب نگاہِ شوخ اُنھون نے دیکھی ہی تو
وہ مست و دیوانہ وار پھرتے ہین تیری سیاہ غزالی آنکھون نے بلا تصنّع دل زخمی کیا ہی
اے سہاگن تو کاجل نہ لگا ورنہ تیری اُونگلی کٹجائیگی کیونکہ آنکھ چھُری کے مثل تیز ہی۔
(۶۱) **گنگودک** - بفتح کاف فارسی و نون ساکن و کاف عجمی با واو مجہول و فتح دال
مہملہ آخر کاف تازی ۔ ھ ر ۔ داس سے بادہی آسے کے بیر مُوا ین مین بین کے گھاو
کیئو کرے گھا وری + آپنی تت ہون ایک ہی باکھیو کون کیئو کرے بات پھیلا وری +
داس ہون کا نہ داسی بنا مول کی چھانٹر و نیھو سبی نبس نبنا وری + گیان سکھا ن
تاسو جدی رکھئیے پیچھے جاہ پرنکس ہین با وری + تم بے فائدہ میرے گھر آکر باتون سے
زخمی کرتی ہو جو میرا مطلب تھا وہ مین نے ایکبار کہدیا پھر اسکو طول کون دے مین تر کرشن
کی درم ناخریدہ لونڈی ہون مین نے اپنے کُل خاندان کو ترک کیا ہی ایسے شخص کو نصیحت
بیکار ہی جو کہ ٹھیک جنونی معلوم ہو۔
(۶۲) **دو ملا** - بضم دال با واو معدولہ و کسر میم و لام بالف کشیدہ ۔ ھ س ۔ انگنی لال
چھاپ تخلص رسال بلگرامی بادفروش سے انکھیان مُکھ چاہتین دیکھیے کو جہین شرون
سو بین سنائے رہون + ادھر ادھر ان رسال جہین ہیے چاہے ہیے مین لگائے رہون +
بھج چاہین گرے کی ہیل ہون کرچاہین کچی پر چھائے رہون + سب انگ اتی توئے انگ
بنا ترسین کب لو ترسائے رہون + آنکھین چاہتی ہین کہ چہرہ تیرا دیکھین کان چاہتے ہین
تیری آواز سنین ہونٹھ ہونٹھون کو چاہتے ہین سینہ چاہتا ہی کہ تیرے سینے مین چمٹا رہون
بازو چاہتے ہین کہ گلے کی جھیل بنجاؤن ہاتھ چاہتے ہین کہ چھاتی پر پڑے رہین ۔ الغرض

میرے کُل اعضا تیرے اعضا کے بغیر ترستے ہین مین انکو کب تک ترساتا رہون۔ بعض نسخہ
مین تیسرے چرن کے انپراس کی جگہہ (پرسائے) آیا ہی اور وہ متعدی ہی یعنی جُھلانا
لہذا خوب معنی نہین جمتے۔ ۸ فعلن متحرک الثانی۔ متدارک مجنون مثمن المضاعف۔
اسکو چندرکلا بھی کہتے ہین۔ صاحب چھند مہوددھ نے اسکا نام مادھوی بتایا ہی لیکن
صاحب نسخہ چھند ارنب دو ملا کے آخر ایک گرا اور بڑھا کر اُسکا مادھوی نام بتاتے ہین
والثانی ہوالاصح۔

(۶۳) مہابھجنگپریات۔ بفتح میم و ہائے ہوز با الف کشیدہ۔ باقی معلوم۔ ۸ ی۔
داس کب ے تمھین دیکھنے کی مہا چاہ بارھی ملاپ پیاری سراپا سمری جو رہی بیٹھ
نیاری گھٹا دیکھ کاری بہاری بہاری رری جو + کبھی بال پوری سی ڈوری پھرے
آج باڑھی دشا ایش کا ڈھون کرے جو + بچھا مین گنسی سی بھجنگی ڈسی سی چھری سی
مری سی گھری سی بھرے جو + تمھارے دیکھنے کی اوسکو نہایت آرزو ہی ملاقات کی فکر
مین رہتی ہی اور آپکی تعریف اور یاد کرتی ہی کالی گھٹا دیکھ کر تنہا بیٹھی ہوئی بہاری بہاری
رٹتی ہی وہ عورت دیوانی سی آج پڑی پھرتی ہی اُسکا حال تباہ بہت طول ہو گیا ہی
خدا خیر کرے مصیبت مین گھری ہوئی جیسے کالا اژدہا سے زار و ناتوان قریب الموت
گھڑیان گن رہی ہی۔ فعولن ۸ بار متقارب مثمن المضاعف جیسے ذوق ے
کتاب محبت مین اے حضرت دل بتاؤ کہ تم لیتے کتنا سبق ہو + کہ جب آن کر تمکو دیکھا
تو وہ ہی لیے دستِ افسوس کے دو ورق ہو + اسکو چندرکرپڑا بھی کہتے ہین۔

(۲۵۔ برن = اَت کرِت)

(۶۴) املا بفتح ہمزہ و میم مفتوح و لام با الف کشیدہ۔ ۸ س۔ پھر گر۔ بسنت بدایونی
ے نکر ڈھیج کوٹ لجین چھپ شون سر سیر ہ انبک ڈوے رت نارے + کر
سند ھہ باہ بسنت منوگج سپک چپکن گھونگروارے + کٹ بھانت کسے سرچاپ لیے

پت پیت مہا چپلاوُت کارت + من بھول نہ تاہ سدا ید ہہ تین رت سووت جاگت
چت سبھارت + کرورون کا مدیو اوسکے حسن سے شرماتے ہین دو آنکھین لال کمل
کے مثل ہین باہین ہاتھی کی سونڈ کے مانند سُڈول سیاہ بال چکنے گھونگھر والے۔
کمر کسے ہوئے ترکش لگا ہوا تیر و کمان لیے ہوئے۔ زرد دوپٹا کاندھے پر جیسے بجلی
کی چمک۔ ایسے گھنشیام کو ہوشیاری سے اے دل کسی وقت نہ بھول = آٹھ فعلن
متحرک الثانی اور ایک فع آخر مین۔ غریب مخبون اخد مگر نورکن خلاف استعمال۔
اسکا نام سندری بھی ہے۔

(۲۶ برن = اُت کرت)

(۶۵) سُکھد۔ بضم سین مہلہ و کاف تازی مخلوط بہا مفتوح مع دال مہلہ آخر۔
فی چرن۔ آٹھ س۔ بھر ۲ گکھ۔ واس سے مہا گن بنت کی داس بڑھی بکسے جب ریجھ
کے دان جواہر + گن بنتہ تے پن دانہ جس بھیلت جات دِگنت کے باہر + جم مالتی
سون ات نیہہ بنا ہے نے بھونر بھیور سکائی مین جاہر + ار بھونرہ کوات آدر کینہہ
سوباس مین مالتی یون بھئی ماہر + جب سخی خوش ہو کر جواہر دیتا ہی تو اہل ہنر کی قدر
بڑھتی ہی اور اہل ہنر سے سخی کی ناموری بیحد پھیلتی ہی جس طرح چنبیلی سے محبت کر کے
بھونرا عشق مین مشہور ہوا اور بھونرے کی عزت کرنے سے خوشبو مین چنبیلی کا مذکور ہوا۔
یہان سو یا تمام ہی اور چھبیسون سنسکرت کے پرستار کے القاب کا اختتام ہی۔

(۲۷۔ برن)

یہان سے چھند دنڈک بھید مین شامل ہین

(۶۶) کُسمستبک۔ کاف تازی و سین مہلہ و نون مضموم و فتح میم با سین
مہلہ ساکن و تائے فوقانی مفتوح و فتح بائے موحدہ و کاف تازی ساکن۔ فی چرن۔
۳۹۔ واس کہ سے ... شتھہت شری نند لال ... نکسے بن تے ... گن بنا کب جگ

ہر ساتھ اُرُو جو تین کے ہاتھن یاہ پرباہ دھرے گلدست پھبی + ہر جو کے ہرائے کو یہ تیر تلاس کر دا نمان کے واس اپی + چت پائے تے لیکی لی ہین منو کُسمست بکی کسمیش کی سین سبی + ای سکھی شری نند لال جب جنگل سے عورتون کے ساتھ رونق افروز ہوے تو اونکے ساتھ اون اوبھری چھاتی والیون کے ہاتھ مین اسطرح گلدستے پھبتے تھے گویا مہا دیو کے ہرانے کو (جو کہ کامدیو کے دشمن ہین) بہت تیز دھونڈ نکالے اور کامدیو (یعنے شہوت) کی اجازت پاکر کامدیو کی فوج گویا جمع ہوئی ہی جنکے ہاتھون مین گلدستون کے تیر ہین = ۹ فعلن متحرک الثانی - بحر غریب مخبون مگر نورکن خلاف استعمال -

(۲۸ - برن)

(۶۷) مہی دھر - بفتح میم وہاے ہوز یا یاے معروف و دال مہملہ با ہاے مخلوط مفتوح آخر راے مہملہ - فی چرن - ۱۴ تومر - آٹھ آٹھ برن پر ۲ بشرام - ۴ برن پر تمام - (تومر = لگھ + گر) یا یون سمجھو کہ (ج + ر) ۴ بار پھر (ج + گر) ایک مرتبہ = فی چرن - لیکن اول آسان اور دوم مشکل و بدنما ہی - اُتم مہا کب ــے گرے سروج ہار ہی - کیول ہو سُڈھار ہی - سبھو نرپانت پار ہی - برجیش ہی + لسی سکھور ہاتھ ہی - چھری پرسون ہاتھ ہی - اناتھ لوسناتھ ہی - رمیش ہی + مینگر نکیتر تچھ ہی - دھرے سیور پچھ ہی - جٹی سُرتن کچھ ہی سرلیس ہی + انوپ روپ انگ ہی - لکھے جُھری اننگ ہی - سُگوال بال سنگ ہی - سبیش ہی + گلے مین کمل کے پھولون کا مالا گال سڈول بال بھونرون کی قطار برج کے مالک ماتھے پر ٹیکا پھولون کی چھڑی ہاتھ مین یتیمون کے وارث لچھمی کے خاوند جنکے منہ کے آگے چاند ہیچ ہی مور کے پرون کا مکٹ سر پر جسمین جواہر جڑے ہوے دیوتاؤن کے بادشاہ بدن کا حسن بیمثل جنکو کامدیو دیکھکر بے رونق ہوا اچھے گوالون کے لڑکے ساتھ واہ کیا بناؤ ہی -

(۲۹ - برن)

(۶۸) بسدھا دھر۔ بفتح بائے موحدہ وسین مہملہ مضموم و دال مہملہ باہائے مخلوط
بالف کشیدہ و دال مہملہ باہائے مخلوط مفتوح آخر رائے مہملہ۔ ۹ س - ۲ لگھ۔ رام شاہ آبادی
سے اک کامن اوبھت کلپ لتا کے سمان ترانگ پہ باگ مین ہی من موہت +
کملا کرت نین کپول گلاب چمیلی سے دنت سو چمپک گات ہی توہت + ادھر اکند
رو کچ نارنگ سے نتک چونچ سی ناک کپوت سو کنٹھ ہی سوہت + رت راج سمان
چلو من موہن دیکھہ دیر سے آیکہ کو مگ جوہت + ایک عجیب عورت طوبی قامت
باغ مین حوض پر دلبری کر رہی ہی جسکی آنکھین کمل کے مانند گال گلاب کے پھول
دانت چمیلی کی کلی دکھائی دیتے ہین لال لال ہونٹھ کندرو چھاتیان نارنگی سی ناک
توتے کی چونچ گلا کبوتر کا سا رونق پزیر۔ اے دلدار آپ باد بہاری کی طرح چلیے
وہ دیر سے آپ ہی راہ تک رہی ہی۔

(۳۱ - برن)

(۶۹) من ہرن۔ بفتح میم وکسر نون و ہائے مفتوح وفتح رائے مہملہ مع نون آخر۔
پہلے تیس اکشر لاؤ خواہ لگھ خواہ گرو پھر آخر مین گرو ملاؤ۔ ۱۶ پر بشرام۔ سے ابرن پر چرن تمام۔
موہن سلطان پوری سے پیاری رت رنگ سنگھ جنگ جیت بیٹھی پرات۔ انگ سبھٹن
کو انام بخشت ہی + آنگی دینھی کچن بھجن باجو بند دینھو۔ نو پر کپن بیندی بھال کو لست ہی +
موہن سکب نین انجن ادھر بیری۔ گھنگھن کول کرن پھول بلست ہی + پا چھے پرے
پاتے تان بھونہن کٹا چھن سے۔ بار بار بندن سون بارن کست ہی + پیاری رات کی
مزہ دینے والی عاشق کے ساتھہ حسن کی فوج لیکر لڑی اور صف جنگ کو جیت بیٹھی۔
وقت صبح بدن کے سپہ سالارون (اعضا) کو اس فتح کا انعام بخشتی ہی یعنی محرم پستان
کو دی بازو بند باہون کو پازیب پاون کو قشقہ پیشانی کو عنایت کیا سرمہ آنکھون کو
گلوری ہونٹھون کو لہنگا کولون کو کرن پھول کانون کو خلعت دیا پھر بھوین تان کر ترچھی

آخر مین-۱۶ اپر بشرام-۱۵ اپر تمام- نہال کب ساکن تکو ما ضلع کانپور سے ۵ موربن ٹیرا
کرین گھوم گھن گھیر اکرین بھیانک ہوا بھبراکرین بھونہین اٹھی ہون + دھر دا دھمک
بار گھن کی گھمک چار- چپلا چمک چونک اندر نہ بیٹھی ہون + سکب نہال ساج سور ہو
سنگار آج- سانجھ ہی سے سیر گاج سوت سوت اٹھی ہون + پون اب ڈولا کرے
کو ندھا روپ کھولا کرے- پپیہا پیا پیا بولا کرے پیا کے پاس بیٹھی ہون + پنگل کے مور
کوکا کرین بادل جھوم جھوم کر گھرے رہین مینڈک شور مچاتے ہین تو مچا ئین مین کھوین خم دار
سکھے ہوے ہون رعد کی گرج بادلون کی گمک خوب ہی بجلی کی چمک سے چونک کر
اب دھیا گو تنگی ہو ہون سنگار سجکر شام ہی سے دشمنی ٹھان کر سوتون سے کشیدہ ہو گئی
ہوا چلا کرے کوندھا ہوا کرے پپیہا پی پی چلایا کرے میری بلا پوش سے مین تو اپنے پیا
کے پاس بیٹھی ہوئی مزے اڑا رہی ہون مجھے کسی کا ڈر کیا ہی-

(۳۲ - برن)

(۲۷) کُنڈلنی- بضم کاف تازی وسکون نون وفتح دال ہندی وکسر لام و نون یائے
معروف- اکتیس حروف بلا قید پھر ایک لگھ- ۱۶ پر بشرام- ۱۶ برن پر چرن تمام- گویا نہ
عظیم آبادی سے ۵ کُند کی کلی سی دنت پانت کومدی دیسی- بیچ بیچ میسی ریکھا اکی سی
گرک جات + ہیری تیون رچی سی لکھی ترچھی سی- ایسی انکھیان وی سپھری سی
پھرک جات + رس کی ندی سی تھاہ دیاندھ کو نہ دیسی- چلکت اری سی رت ڈری سی
سرک جات + پھند مین پھنسی سی بھر بھنج مین کسی سی- تاکے سبسی کربے مین سدھائی
سی ڈھرک جات + دانتون کی تبتیسی چمیلی کی کلی ایسے شفاف جیسے چاند درمیان
درمیان مسّی کی ریکھ گویا آب حیات بھرا ہوا ہی اسپر پان کا رنگ خدا کی صنعت ترچھی
نظرون سے گھورتی ہی تو مچھلی کی طرح آنکھین پھڑک جاتی ہین عورت کیا ہی ایک
مزے کی ندی ہی جسکی تھاہ دیاندھ کو نہ ملی چونک کر ہٹ مین بھری ہولی

نظر سے خفگی مین بار بار بالون کی تسکین کستی ہی کہ تمنے لڑائی مین کیون چھپا دیا اور
ظاہر ہی کہ بال تیچھے پڑے رہتے ہین - اس جزا وسزا سے مراد صبح کا سنگار ہی - اسکو
گھنا اچھری بھی کہتے ہین -

(۷۰) **سَلِل** - بفتح سین مہملہ و لام مکسور مع لام - فی چرن ۲۰ حرف بلا قید لگھ وگر
پھر ایک ر - ۱۶ برن پر بشرام - ۵ پر تمام - سید نظام الدین احمد بلگرامی چھاپ مدھنایک تخلص
عرف میران مدھنایک کلف ماہ کے وصف مین کہتے ہین ہے کو و کہے چند کے
مرگ انک دیکھیت - کو وکھے چھایا چھپ بھوتل پر کاس کی + کو وکہی اندھکار یہی
سو پیکھیت - کو وکہے کالمان کلنک اتیاس کی + مدھنایک کہے سار ہر لیو کرتار -
تاہی کی سنواری بھامان کانھ کے بلاس کی + تاہی دن تے پرے چھید چھپاتی
چھپا کرکے - وار پار دیکھیت نیلتا اکاس کی + کوئی کہتا ہی چاند کے گود مین خرگوش
دیکھتے ہین کوئی کہتا ہی زمین کے عکس کا سایہ اوسمین چھپا ہی کوئی کہتا ہی چاندنی چھٹکی
رات کا اندھیارا چاند پیگیا ہی وہی کلف نبکر دکھائی دیتا ہی کوئی کہتا ہی کہ اندر کے
کہنے سے اسنے دھوکا دیا تھا اوسی برائی کا داغ لگا ہی مدھنایک کہتا ہی کہ خدا نے
چاند کا اصل الاصول نکال کر کرشن کی محفل کی عورتین بنائین پھر جسبدن سے جہان جہان کا
اصل الاصول نکالا وہان وہان چاند کے سینے مین سوراخ پڑگئے اون سوراخون کی
راہ سے آسمان کا نیلا رنگ وار پار دکھائی دیتا ہی یہ کلف ماہ نہین ہی (اہلیا نام
ایک حسین عورت شوہردار پر اندر عاشق تھے چاند نے بخاطر اندر مرغ نبکر آدھی رات سے
بانگ دی تاکہ اہلیا کا خاوند صبح کے دھوکے جنگل کو چلا جاے اور اندر کا مقصد برآئے
خدا نے اس فریب دہی پر چاند کو کلنک لگایا) صاحب چھند مہوددھ آٹھ آٹھ برن پہ
۳ جگہ بشرام اور ۷ برن پر سلل کا ہر چرن تمام بتاتے ہین -

(۷۱) **مَہَک** - بفتح میم وہاے مفتوح مع کاف - ۲۰ حرف بلا قید پھر ایک - م -

صحبت سے ڈری ہوئی عاشق کے پھندے مین پھنسی ہوئی آغوش مین کسی ہوئی جسکی
سسکار بھرے آبحیات کی شیشی ڈھلکتی ہو۔ اسمین اکثر دن نے۔ ابرن پھرہ
پھرہ پر بشرام کیا ہی اور ۶ برن پر چرن تمام کیا ہے۔

(۲۷) برن چل ہرن بفتح باے موحدہ وراے مہملہ آخر نون وجیم تازی مفتوح مع لام وفتح ہا وراے مہملہ بنون آخر۔ ۳۲ حرف بلا قید۔ ۱۶ پر ایک لگھو واجب اور وہان بشرام پھر تینتیس پر ایکھ لگھو واجب اور وہان چرن تمام۔ پھیرن کب سے

آئی انار آر بند کو برند بار۔ بہا پھول بدرم نہار رہے تول تول + گیندا او گلاب گل لالہ گلا باس آپ۔ جامین جیو جاوک جپا کو جات پھول پھول + پھیرن پھبت تیلسے پاین للائی نول۔ انگر بھرے ڈول امرت جھول جھول + چاندنی سی چند رکھی دیکھو اوٹھی برج چیند۔ چاندنی بچھونا گل چاندنی سی پھول پھول + عدہ گلنار اور لال کمل کا جھنڈ اور کندرد اور مولگا اپنی برابری مین دیکھتے ہین گیندا اور گلاب اور گل لالہ اور گل عباس کا رنگ اور مہاور اور پل پلے کا پھول ان سب کی جان نکلتی ہی اوسکے تلووں مین ایسی سرخی ہی جیسے ڈول مین جوش کھاتا ہوا شنجرف۔ ای برج چندیہ چاندنی سی مہرد چاندنی کے بچھونے پر گل چاندنی کے مثل پھول اوٹھی ہی۔ اسکو روپ گھنا اکشری بھی کہتے ہین۔

(۲۸) مین کیت بسیم باتحتانی معروف ونون معلن وکاف تازی باتحتانی مجہول وتاے فوقانی آخر۔ (ج + ل) ۵ بار۔ بعدہ ایک لگھو پھر ایک گر۔ آٹھ آٹھ پر ۳ بشرام۔ آٹھ پر چرن تمام۔ رسال کب بلگرامی سے کھری جوشیام گات کی۔ نہ جانون کون جات کی۔ انیک نیک بھانت کی۔ سبھاے بھینٹ ہوے گئی + ہو ہو ہین ساتھ کی۔ سبھاوتی ہی گات کی۔ انیک چور ہاتھ کی۔ منی کی موج کر گئی + گہی نہ جات بھامنی۔ لجات جات کامنی۔ نہ ڈیٹھ ہوت سامنی۔ دیال ہوے جتی گئی + رسال مین تو بکے۔ بمثال بھونہ مور کے

چٹاک چت چور کے - پٹاک پٹ دی گئی + ایک سبزہ رنگ عورت خدا معلوم کس قوم کی عجیب وضع کی مجھے اتفاقاً مل گئی بہت عورتین اُسکے ساتھ تھین اوسکا بدن سانچے مین ڈھلا ہوا قسم قسم کی چوڑیان پہنے ہوے اپنے دل کی خوشی کر گئی دوڑ کے پکڑو تو پکڑی بجائے شرما جاتی ہی آنکھ سامنے نہین کرتی مہربان ہو کر کنکھیون سے دیکھ گئی - رسیلی آنکھین ملا کر پیاری رسال آنکھین ملا کر بڑی بڑی بھوین موڑ کر جھٹ سے دل چرا کر پٹ سے پٹ بند کر کے چلدی - اسمین رسال کا لفظ بطریق ایہام واقع ہی - پہلے چرن کا انیتر اس لسبب واو معدولہ فتح کے ساتھ ہمقافیہ ہی جیسے فارسی مین اشمام ضمہ کا قافیہ فتحے کے ساتھ بہت آیا ہی ویسا ہی یہ بھی ہی = ۸ مفاعلن - بحر ہزج مقبوض مثمن المضاعف

(۳۵ — برن)

(۷۵) **پَلّب** - بفتح باے پارسی و لام مشدد مفتوح آخر باے موحدہ مفتوح - فی چرن بنتیس ۳۵ اکشر خواہ لگھ خواہ گر - ۷ ابرن پر بشرام - ۸ اپر چرن تمام - اُتّم داس کب بدایونی

۵ جاکی اُور دیکھے نیک تیکھن چکھ کون سون - تہ کی چھتیان ماہہ لاگت جم سلاکے ہین + سپھری سی تھہرین مانہ چھیر ساگر بیچ - مرتک جیاون کو پیوش سم [با علان ۱۲] بلاکے ہین + کھنجن او چکورن کی کہان گت سمتا کی - چپلائی سون چنچلاکے پرت جہان پھلاکے ہین + کہین کب اُتّم چنچل چلاکے ہین بلاکے - کرین کام سلاکے کہاوین نین ابلاکے ہین + جسکی طرف وہ کٹیلی آنکھون سے دیکھے اوسکے سینے مین سلاخ کے مثل نظر چبھتی ہی اوسکے گورے مکھڑے پر آنکھ یون دکھائی دیتی ہی جیسے نہر لبن مین مچھلی تیر رہی ہو اوس عورت کے دیدے مُردون کے جلانے کو آب حیات کے مثل ہین مولا اور چکورون کی کیا طاقت کہ اوس سے آنکھ ملائین اوسکی شوخی دیکھکر بجلی بھی تڑپتی ہی وہ شوخ اور چالاک دیدے غضب کے ہین آنکھین تو عورتون کی کہلاتی ہین مگر کام بہادرون کے کرتی ہین اس نزاکت پر یہ ہمتی انھین کا کام ہی - سویا اور دنڈک کبت کہلاتے ہین -

تکملہ

مختلف برنون مین نو چھند اور آئے ہین یون (۱) نبھ - بفتح نون و موحدہ با ہاے مخلوط - اسمین فی چرن ۲ ن - ۷ ر - ہین جسکے ۲۷ برن ہوے اب ہر چھند مین ایک ایک رکن اپنے مقام پر علی الترتیب بڑھتا جائیگا مگر ن - وہی رہینگے اسطرح (۲) ارن بفتح ہمزہ و سکون راے مہملہ با نون = ۲ ن - ۸ ر - ۳۰ برن (۳) ارنو - ہمزہ و راے مہملہ و نون و واو سب مفتوح = ۲ ن - ۹ ر - ۳۳ برن (۴) بیال - موحدہ مکسور باتحتانی مخلوط بالف کشیدہ آخر لام = ۲ ن - ۱۰ ر - ۳۶ برن (۵) جیموت - جیم تازی بیاے معروف و میم باواو معروف آخر تاے فوقانی = ۲ ن - ۱۱ ر - ۳۹ برن (۶) لیلاکر - لام باتحتانی معروف و لام ثانی بالف کشیدہ و کاف عربی باراے مہملہ = ۲ ن - ۱۲ ر - ۴۲ برن (۷) اُدام - بضم ہمزہ و دال مہملہ مشدد بالف کشیدہ آخر میم = ۲ ن - ۱۳ ر - ۴۵ برن (۸) شنکھ - شین معجمہ مفتوح و نون ساکن و کاف تازی باہاے مخلوط ۲ ن - ۱۴ ر - ۴۸ برن (۹) آگم - الف ممدودہ و کاف پارسی مفتوح آخر میم = ۲ ن - ۱۵ ر - ۵۱ برن -

بھکاری داس نے صرف شنکھ چھند کہکر آگم کے سوا سب کی مثالین اسی سے نکالین اور ہر چھند کے چرنون کے انپر اس اوسی شنکھ مین جانے جس چھند کے چارون چرنون کو چاہو قطع کر لو معنی مین فتور نہ آئیگا ہم یہان وہی چھند نقل کرتے ہین جہان پہلا چھند ختم ہوا ہی وہان ایک کا ہندسہ دیا ہی - جہان دوسرا آخر ہوا ہی وہان ۲ کا - جہان تیسرا تمام ہوا وہان ۳ کا - جہان چوتھا تکمیل کو پونہچا ہی وہان ۴ کا - جہان پانچوان کامل ہوا ہی وہان ۵ کا - جہان چھٹھا پورا ہی وہان ۶ کا - جہان ساتوان انجام کو پونہچا ہی وہان ۷ کا - جہان آٹھوین چھند کا خاتمہ بالخیر ہوا ہی وہان ۸ کا ہندسہ لکھا ہی اور چارون چرنون مین یہی ترتیب ہی طالب کو چاہیے کہ ہر چھند کی تعریف اور نام خطوط

وحدانی کے اندرونی ہندسون کے بعد کی عبارت - (جو ہم صدر عبارت تکملہ مین
لکھ چکے ہین) سمجھلے - باقی رہا نوان چھند جسنی اگم وہ آگے ہم بیان کرینگے - ہر مہرہ مین
ہر ایک چھند کی مثال جدا جدا بھی لکھی ہی -

(۴۸ - برن)

(۷۶) **شنکھ** - چہرہ معلوم - تعریف معلوم - داس کب سے ۵ چرن سرن ہون
سدا تاہ پھو کر پاسندھ گوپال گوبند دامودر و بشن جو ماد ہو شیام جو
آو سُکھ سُکھدا سرن ہی داس کو سندر ہرتی بہو تہین پال ہی اچیو
جانکی سو ساتھ بشمبھر و جشن جو رگھو و رام جو آو پربھو دکھہا ہرنہ
تراس کو شبھ بدت جاس سنسار کے بیچ مین سربد الیش ہی ویو دیو نیش کو
دھرم ہی پالبو جیابو ماربو جو گو ہی چون ہے بید مین ھے بھجن کرے
چت مین تاہ کونت ہی دان ہی سندھ لوک لوکیش کو کرم ہی گہہ پالبو
لیا بو تاربو سو بھنو کیون لہون بھید مین - جو آپ کی حفاظت مین آتا ہو
ای دریاے رحمت ای گوپال ای گوبند ای دامودر ای بشن جی ای مادھو ای شیام جی
ای بذات خود قایم ای سکھ دینے والے اوسپر آپ مہربانی کرتے ہین لہذا داس آپکی
پناہ مین آیا ہی - دل مین ترس کھا کر اپنا جانکر ہماری پرورش وہی کریگا جو جہان کا
مالک اور رب اور بشن جو اور رگھو اور رام جو اور پربھو اور دکھ دفع کرنے والا اور
تکلیف کھونے والا ہی - جسکی شہرت جہان مین ہی وہ دیوتاؤن اور اونکے بادشاہ
کا مالک ہی اوسپر فرض ہی پرورش کرنا زندہ کرنا مار ڈالنا وہ چارون وید مین مذکور
ہی - اوسکو دل مین ہمیشہ یاد کیجیے تمام عالم اور عالم کے مالکون کی کارروائی کرنے والا
اوسکا کام ہی مارنا اور ظاہر کرنا اور نجات دینا چھہ مین وہ بیان کرکے اوسکا
بھید کیونکر پا سکتا ہون -

(۵۱ - برن)

(۷۷) **آگم** - چہرہ اور تعریف تکملہ مین مذکور ہی - کب اُتمّ داس بدایونی سے
بَرنت سَد و ید چار دن جسی تاہِ کیون بھولیے کوٹ پاد ھامٹین دُوش سارے کٹین
رام کو نام لے نام لے اور ہین بھانت نا مکُت ہای + اگ جگہ بچ باس جا کو دَھر دھیان
تا کو سدا نیم سے پریم سے بھاوبیراگ سے گیان سے مان سے تیاگ کے کام کرو دھا دکو
سادھتا جگت ہی + شمن تکھ دلین گلین پاپ نا ناکرالا مہا گھور کا لاکسا لاکلو، کال
کو جال کاٹین اوکھاڑین اہنکار کی بیل پاتی ہی اُکت ہی + امرت بھنین رمانا تھ
پا تھوج سے پادپوجو نہین تاپ سنتاپ کلیشا دابا بشا دھا پادھی برادو
نراجن سو کوٹ کو بھکت ہی + جسکے اوصاف چارون ویدمین ہین اوسکو بھولنا کیسا
اوسکی یاد سے کرورون آفتین ٹلتی ہین سب گناہ معاف ہوتے ہین اسلیے رام رام
کیاکرو بخات کی اورکوئی صورت نہین - جو کل مین سمایا ہوا ہی اوسکو ہمیشہ بطریق وظیفہ
مقررہ اور خلوص دلی اور اپنے سلسلے اور تجویز اور تخصیص سے تارک الدنیا ہوکر از روے
مکاشفہ و قدر دانی اور شہوت و غصہ وغیرہ سے چشم پوشی کرکے یاد کرو درویشان کامل
کی راہ یہی ہی - اس راہ سے مالک دوزخ کا حوصلہ پست کرتے ہین طرح طرح کے
گناہ دفع ہوتے ہین اور مصیبت عظیم کی تکلیف اور زمانہ موجود یعنی کلجگ کے پھندے
کاٹتے ہین غورونکے درخت کو وہ لوگ بیخ و بن سے اوکھیڑتے ہین یہی بزرگون کا قول
ہی - اندر کہتے ہین کہ لچھمی کے مالک کے کمل سے پاؤن پوجو ابھی تکلیف اور مصیبت عظیم
اور دکھ وغیرہ جو نار جہیم کے مثل ہین اور رنج دلی و تہمت و غفلت و پیدایش سیکڑون
بار ھگتنی ہی - جو تکملہ کی عبارت بخوبی سمجھ لیگا وہ یہ نکتہ بھی پا جائیگا کہ ۳۲ برن کے
بعد سے یہان تک ایک ایک رکن بڑھتا گیا ہی چونکہ رکن ۳ برن کا ہوتا ہی لہذا
ہرایک کے درمیان سے دو دو برن کے چھند نکل کر درمیانی نمبر گم ہوگئے اور کم نہین ہوئے

سم برت چھند اسقدر تھوڑے نہین زیادہ مطلوب ہون تو مار مہرہ پر ہاتھ صاف کرو۔

(اردھ سم برت)

(۷۰) **بیگوتی**۔ باے موحدہ یاے تحتانی مجہول و فتح کاف پارسی و واو مفتوح و تاے فوقانی یاے تحتانی معروف پہلے اور تیسرے چرن مین ۳ س۔ ایک گر۔ پھر دوسرے اور چوتھے مین ۳ بھ۔ دو گر۔ داس **ــه** منگوا دھرا رنگ کیون ہی + باڑھ گئی بکواد گھری دوے پسِ گر دتن سُسیِد سُون ہی + توے ڈر آوت بیگولی ہوے ۛ یہ بطریق سوال و جواب کے واقع ہی۔ ترجمہ۔ (س) تیرے ہونٹھون کا رنگ کیون اڑ گیا ہی (ج)۔ دو گھری تک ایک سکھی سے مین بکواس کرتی رہی۔ (س)۔ تیرا تمام بدن پسینے پسینے کیون ہو گیا۔ (ج) مین تیرے خوف سے ابھی دوڑی چلی آتی ہون

(۷۹) **بھدر براٹھ**۔ باے موحدہ مخلوط بہا مفتوح و دال مہملہ مشدد ساکن آخر راے مہملہ موقوف وکسر باے موحدہ ثانی و راے مہملہ بالف کشیدہ و تاے ہندی با ہاے مخلوطی موقوف۔ پہلے اور تیسرے چرن مین ۲ ج۔ پھری۔ پھر دوسرے اور چوتھے مین۔ ۳ بھ ۲ گر۔ اتم کب **ــه** دیولشیس مکند یادرویتا + مادھو کیشو کرشن دوارکیشا + لوکیشر گبِسند گوکلیشا + شری دامودر موہنا برجیشا + دیوتاؤن کے مالک اور مکند اور یدوبنسیون کے سردار مادھو کیشو کرشن دوارکا کے مالک دنیا کے حاکم گاین پالنے والے گوکل کے وارث خداوند محبت سے بچپن مین بندھنے والے لوگون کے دل لبھانے والے برج کے ایش یعنے حاکم و سردار و مالک۔ اسکا پہلا اور تیسرا چرن بروزن۔ مفعول مفاعلن فعولن۔ بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف ہی۔ اس وزن پر فارسی و اردو مین اکثر مثنویان ہین جیسے نلدمن فیاضی و گلزار نسیم دیاشنکر وغیرہ

(ششم برت)

(۸۰) **سورٹھ**۔ بفتح سین مہملہ وسکون واو و راے مہملہ مفتوح و باے موحدہ مخلوط بہا

ساگن - پہلا چرن - س + ج + س + گگ - پھر دوسرا چرن - ن + س + ج + گر - پھر تیسرا
چرن - ر + ن + بھ گر - پھر چوتھا چرن - س + ج + س + ج + گر - سکھدیو
ات ہی جمھانت انگرات ٭ کہت شرات بات ہو ٭ جو کچھو سہج ہو کہے ٭ تب
ہین نواے درگ سونہ کھات ہو ٭ بہت ہی جماہیان اور انگڑائیان لیتے ہو اور بات
کرتے ہوے زبان لڑکھڑاتی ہی - اور جو یون ہین بھی کوئی بات پوچھیے تو اسیوقت
جھیپ کر قسمین کھانے لگتے ہو - یہ ہی کیا - اسمین دوسرے چرن کو چوتھے چرن کے
ساتھ ہمقافیہ کیا ہی باقی دو کا انپراس چھوڑ دیا ہی -
چلتے چلتے ایک بات اور سن لو کیدار بھٹ وغیرہ جمہور علما کا اتفاق اسی پر ہی کہ
چھند سب دو اقسام کے ہین اول ماترا کے شمار والے جنکو ماترا برت کہتے ہین دوم
حروف کی تعداد والے یعنی برن برت - یہی دونون قسمین ہم فصول گزشتہ مین
بیان بھی کر چکے - لیکن بھاسکر اچارج کا قول ہی کہ سب چھند تین اقسام کے ہین -
۱ گن برت ۲ ماترا برت ۳ برن برت - چنانچہ ہلا یدھ اوسکی شرح مین بعبارت
سنسکرت یون کہتے ہین - چھند ستر بدھم - گنڑ - ماترا - برن - بھیدات
اِدماریا دِ دوی تین بیتالیا دِ توتین چوِ لکا د ٭ ترجمہ
چھند تین طرح کے ہین اول گن بھید دوم ماترا بھید سوم برن بھید گن مین آریا وغیرہ
اور ماترا مین بیتالی وغیرہ اور برن مین چو لکا وغیرہ شامل ہین - پنگل کا بیان
اس قدر بس ہی - اللہ بس باقی ہوس ٭

قاعدۂ نوزدہم فرہنگ مصطلحات علم عروض و پنگل ترتیب وار

اس قاعدے مین دو فصلین ہین - اول مین عروض کے وہ الفاظ ہین جنکے لغوی معنے مضامین کتاب کے ساتھ درج نہین ہوے اور نہ وہان اصطلاحی معنون کو لغوی معنون سے مطابقت دی۔ یا بطریق اجمال ذکر کیا اور یہان مفصل بیان ہونگے اور لغوی کو اصطلاحی معنون سے مطابق کیا جائیگا۔ فصل دوم مین سنسکرت اور بھاشا الفاظ کے وہ معنے ہین جو شمس الدین فقیر سے مروی ہیں اور امر کوش وغیرہ مین ہین۔

فصلِ اول لغات متعلق عروض

(الف)

(ابتدا) بالکسر و سکون موحدہ و تاے فوقانی مکسور و دال مہملہ بالف کشیدہ - آغاز ہر چیز - اور مصرع دوم کے شروع کا رکن - بقول سیفی اول مصرع اول کا نام صدر رکھا تو شروع مصرع دوم کا نام ابتدا رکھدیا تاکہ اصطلاح کا فرق باقی رہے - ممکن تھا کہ صدر کو ابتدا اور ابتدا کو صدر رکھدیتے -

(اجزا) بالفتح جزو کی جمع ہے جسکے معنے کسی چیز کا ٹکڑا - اسباب و اوتاد و فواصل کو اسواسطے کہتے ہین کہ وہ ارکان کے ٹکڑے اور اجزا ہین -

(اذاله) بالکسر و ذال معجمہ - دامن دراز کرنا اور پھیلانا - وتد مجموع آخر کے دوسرے متحرک کے بعد ایک ساکن بڑھا دینے کو دامن پھیلانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا - اسکا مادہ ذیل ہے جسکے معنی دامن -

(اسباغ) بکسر اول و سین مہملہ و باے موحدہ بالف آخر غین معجمہ - تمام کرنا - باقی تسبیغ مین دیکھو -

(اصم) بفتح اول و صاد مہملہ مفتوح - بہرا شخص جسکی فارسی کر اور ناشنوا ہے - دائرہ منعکسہ کی ساتوین بحر کا نام اسواسطے ہے کہ اسکے آغاز پر وتد مفروق ہے اور وہ لایان ہے - لہذا گرانی کو صمم سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا -

(اصول) بالضم اصل کی جمع ہے جسکی فارسی بیخ اور ہندی جڑ ہے - وہ رکن جسمین کچھ

تغیر نہوا ہو وہ دس ہین جنکو اصول افاعیل کہتے ہین سب بحرین انھین سے پیدا ہوئی ہین جسطرح بیج سے سار اور خت قیام پذیر ہوتا ہی - کبھی یہ لفظ بحر سالم کی صفت بنتا ہی جس سے اوراوزان مستخرج ہون - یہان بھی وہی نسبت ہی جو بحر کے ساتھ بیان کی -

(اضمار) بالکسر وضاد معجمہ آخر راے مہلہ - چوپائے کی کمر پتلی کرنا اور بھوکا رکھکر لاغر کر دینا تاکہ چالاک ہو جاے اصطلاحًا متفاعلن کے متحرک دوم کو ساکن کرنا چونکہ یہ متحرک متفا کے متحرکات ثلاثہ کا وسطی حرف تھا بدین سبب کمر سے تشبیہ ہوئی اور اوسکے ساکن کرنے سے رکن مین چستی آگئی کیونکہ پہلے سبب ثقیل تھا اب خفیف ہوگیا لہذا یہ نام پایا -

(اعشیٰ) بفتح اول وسکون عین مہلہ وفتح شین معجمہ بالف مقصورہ کشیدہ - بمعنی شبکور - عرب کے ایک عظیم الشان چندے شاعر کا لقب ہی جسنے متقارب مقصور ومحذوف مین اکثر اشعار کہے ہین -

(افاعیل) افعال کی جمع کثرت ہی جوکہ ارکان کا نام ہی -

(افعال) بالفتح فعل کی جمع ہی اور ارکان کا نام اس سبب سے کہ خلیل نے فا وعین ولام پر عروض کی بنیاد رکھی -

(امثال) بالفتح مثل بالکسر وسکون ثانی کی جمع ہی (مثل دیکھو)

(انفکاک) بحر اول وسوم آپس سے جدا ہونا اور کشادہ ہونا - کسی بحر کے اجزا کا دوسری بحر کے اجزا سے نکلنا گویا اوس سے کھل کر جدا ہوتا ہی -

(ایقاع) بیاے معروف مع قاف وعین مہلہ - واقع کرنا - اصطلاحًا وہ آواز جسمین حرف ہون یا نہون مگر حرکات وسکنات کے سبب سے ایک نسبت اور اُتار چڑھاؤ اور گھٹ بڑھ کا انتظام اوسمین ہو جیسے ہندی مین لَے اور دُھن - معلم ثانی ابونصر فارابی کہتا ہی اَلْاِیقَاعُ هُوَ الْمُطْلَقُ عَلَى النَّغَمِ فِي اَزْمِنَةٍ مَحْدُوْدَةِ الْمَقَادِيْرِ وَالنِّسَبِ یعنی ایقاع اطلاق کیا جاتا ہی نغمون پر اون زمانون مین جنکی مقدارین اور نسبتین محدود ہین -

بای موحدہ

(بتر) بالفتح وسکون فوقانی مع راے مہملہ - دُم جانور کاٹ لینا - ابتر دم بریدہ کقولہ تعالے إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ حذف سے رکن کا جزو آخر گرتا ہی اور قطع سے بھی ساکن آخر اور انھین دونون سے بتر مرکب ہی گویا جزو آخر اور ساکن آخر کے سقوط کو دُم بریدہ ہونے سے مثل ٹھہرا کر یہ نام رکھا۔

(بحر) بالفتح وحاے حطی ساکن - سمندر - اور وزن مقررہ شعر کا نام اسواسطے ہی کہ جس طرح سمندر مین وسعت وتعمق ہوتا ہی اوسی طرح بحر شعر مین بھی غور کرنے سے اور اوزان نکلتے جاتے ہین یا جیسے سمندر دُر و مرجان اور صدف واقسام حیوان سے لبالب ہی یون ہین بحر شعر بھی اوزان گونا گون سے معمور ہی - بقول سیفی جب کوئی دریاے اعظم مین گرے تو حیران وسرگردان ہوجاے اسی طرح جو کوئی بحر شعر مین دخل دے تو متردد ومتحیر ہو کہ اللہ اکبر اسمین کیسے کیسے تغیر ہین اور عجیب عجیب اوزان - مولف کہتا ہی کہ جب کوئی جہاز سمندر مین پڑتا ہی تو اسکو روانی ہوتی ہی یونہین جب سفینۂ کلام بحر شعر مین واقع ہوتا ہی - یعنی موزون ہو جاتا ہی تو نثر کے نسبت اوسمین زیادہ روانی آجاتی ہی شاید اس تشبیہ سے وزن شعر کو بحر کہا ہی۔

(بری) بفتح اول وراے مہملہ مکسور مع تحتانی مشدد - بمعنی پاک وبیزار - چونکہ عمل معاقبہ سے پاک رہتا ہی اسیلیے رکن کا یہ نام رکھا۔

(بسیط) بالفتح پھیلی اور بچھی ہوئی چیز اور جو شی کہ غیر مرکب ہو - بحر کا نام اس سبب سے رکھا کہ اوسمین ہر مستفعلن کے شروع پر اسباب خفیفہ گستردہ ہین اور رکن کا نام اس باعث سے ہوا کہ وہان خماسی اور سباعی باہم مرکب نہین ہوتے۔

(بنا) بکسر اول وتخفیف نون - مکان کی نیو - کذا فی اللطائف - اصطلاح میں بحور کو اسواسطے کہتے ہین کہ وہ اوزان مستعملہ کی بنیاد ہی۔

(بیت) کا لفظ بیتوتت بروزن قیلولت سے ہی - اسکی معنی رات کاٹنا - اعراب

صحرانشین کا گھر اکثر شبیہ پشمین ہوتا ہی پس بیت شعر یعنے بالون کے گھر سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا۔ ابوالعلا معری کہتا ہی ۔ الحسن یظہر فی البیتین رونقہ + بیت من الشعر بیت من الشعر + خوبی کا رواج دو بیتون مین یعنے دو گھرون مین ظاہر ہوتا ہی ایک بیت شعر یعنی ایک بیت شعر یعنے بالون کے گھر مین۔ شعر بالفتح بال اور شعر بالکسر بمعنی کلام موزون۔

تاے فوقانی

(تام) بہ تشدید میم۔ تمام و کامل۔ بیت کی قسم اس لیے ہی کہ اوسکے ارکان دائرے کے موافق کامل ہوتے ہین اور اُسمین کسی زحاف کے باعث نقصان نہین ہوتا اور تعداد ارکان مین نقص یا زیادتی نہین ہوتی۔

(تجمیع) بروزن تفعیل حرف دوم حاے حطی و سوم یاے موحدہ۔ جمع کرنا۔ بقول شارح خزرجیہ رکن سابق کے ساتھ وتد کا پہلا متحرک جمع ہوتا ہی اس لیے یہ نام ہی۔

(تخلیع) بالفتح۔ اُتارنا اور قطع کرنا۔ ہکذا فی القاموس۔ وتد کے ساکن اور سبب اول کے ساکن کو قطع کرتے ہین اسواسطے یہ اسم رکھتے ہین۔

(تخنیق) دوم خاے معجمہ سوم نون۔ بروزن تجمیع۔ بقول صاحب حدائق العجم گلا بھی صدر اعضا ہی اور یہ عمل بھی صدر رکن و وتد مین ہوتا ہی اسلیے یہ نام ہی۔ مولف کہتا ہی کہ متحرک اول وتد کو اوسکے ماقبل سے تعلق کی وجہ سے ساکن کرنے مین گلا گھوٹنے سے تشبیہ ہوئی کیونکہ گلا بھی سر اور دھڑ دونون سے تعلق رکھتا ہی لہذا یہ نام ہی۔ اس لفظ کے لغوی معنی گلا گھوٹنا۔

(تخییل) بروزن تفعیل خیال کرنا اور کسیکو خیال مین ڈالنا۔ اصطلاحاً عروض مین سخن اثر کرنا جیسے مرثیہ سننے سے انقباض یا مدح و مضحکات سے انبساط یا دشنام سے التہاب خاطر پیدا ہو و امثالہم۔

(ترفیل) بروزن و معنی تعظیم اور دامن کھینچنا۔ پورا ایک سبب خفیف آخر رکن پر بڑھاتے ہین

تو گویا رکن عظیم ہو جاتا ہی اور آخر مین بڑھتا ہی پس تشبیہ دامن کھینچکر بڑھجاتا ہی

(تسبیغ) کتفعیل - تمام اور دراز کرنا - عروض و ضرب مین ایک ساکن بڑھجانے سے تامی اور درازی آگئی بدین علت یہ نام دیا -

(تسکین) کتبیغ - ساکن کرنا اور آرام دینا - وجہ مناسبت ظاہر ہی کہ متحرک ساکن ہو جاتا ہی اور حرکت سے آرام پاتا ہی -

(تشعیث) پراگندہ کرنا - خبن کے بعد تسکین ہوئی تو گویا سبب اور وتد دونون پن اپنے متعلقات سے پراگندگی ہو گئی -

(تعریہ) بروزن تفعلت - عریان کرنا - تسبیغ و اذالہ و ترفیل سے بچنا بمنزلہ عریانی ہی -

(تفاعیل) تفعیل کی جمع - اسکی وجہ وہی ہی جو افعال و افاعیل مین بیان ہو چکی - یہی تفاعیل بگڑکر ہندوستان مین شاید اول قوال بنگیا ہی یعنی گانا بیہودہ جیسا کہ پسر خلیل نے اپنے باپ کو دیوانہ سمجھکر کہا تھا کہ افاعیل تفاعیل بکتا ہی اور اسکا ذکر قاعدۂ اول مین آچکا ہی -

(تفکیک) آپس سے جدا کرنا - اسکی باقی تعریف انفکاک مین دیکھو -

(تقطیع) قطع کرنا - اس سے الفاظ اور اکثر الفاظ کے حروف جدا جدا کیے جاتے ہین - بدین علت یہ نام رکھا گیا -

ثاے مثلثہ

(ثرم) بفتحتین - سامنے کے دانت جڑ سے اوکھڑ جانا - کذا فی المیزان الافکار و المنتخب و القاموس چونکہ فعولن کے اول و آخر کا اسقاط ہوا اس لیے گویا اوسکے دانت بالکل اوکھڑ گیے - صاحب شجرۃ العروض نے اسکے معنے دندان پیشین شکستن بتاے اور بالفتح لکھا مگر کتب لغات مین بفتحتین پایا جاتا ہی -

(ثلم) بفتحتین - رخنہ ہونا اور برتن اور لب شمشیر کا کنارہ شکستہ ہونا جسکو کرنا کہتے ہین اور بفتح رخنہ کرنا - صاحب نہایۃ الراغب کا قول ہی کہ یہ سن مثلوم سے ہی جسکے معنی دندان شکستہ

بہرصورت فای فعولن کے سقوط کو تلوار کے گر جانے یا دانت ٹوٹنے سے تشبیہ ہی

جیم تازی

(جبّ) بہ تشدید باے موحدہ خصی کرنا - آخر کے سببین خفیفین کے سقوط کو خصیتین کے دور کرنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا -

(جحف) بفتح جیم تازی وسکون حاے حطی - بے بھاگنا اور نقصان کرنا - آخر کا سبب بالکل اور سبب کے ماقبل کا پورا وتد لے بھاگنے سے رکن مین نقصان کامل ہوا اور اِس نام کے قابل ہوا - اسمین بڑے بڑون نے دھوکے کھائے ہین اور اسی معنی پر بغلط اول حاے حطی اور دوم جیم تازی تصور کیا یہ خلاف کتب لغات ہی - کما صرح فی عروض الغیاث والمنتخب - اور ایسا یعنی اول حای حطی اور دوم جیم تازی بفتحتین اور ہی معنی پر ہی صاحب صراح کہتا ہی جحیف بالتحریک سپر کہ در وے چوب و نی نباشد واز پوست وچرم بود -

(جدع) بالفتح وسکون دال مہملہ - ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ لینا - دو سبب متوالی کے گرانے کو ناک کان کاٹنے سے تشبیہ ہی -

(جدید) بروزن فعیل - نئی چیز - یہ بحر نو احداث ہی بدین وجہ یہ نام ہی یہ ذکر اسکے آخر مین آچکا ہی -

(جذع) بفتح اول وسکون ذال معجمہ - ستور کو چارانہ دینا اور دو اونٹون کو ایک رسّی مین باندھنا - بکسر اول درخت کی پیڑی جسکی فارسی تنہ ہی - بفتحتین وہ بیل اور گھوڑا جسکو تیسرا سال لگا ہو اور وہ اونٹ جس کو پانچوان سال شروع ہو - دو سببون کو ایک زحاف سے گرانے مین دو اونٹون کو ایک رسّی مین باندھنے کے ساتھ تشبیہ ہوئی -

(جمم) بفتحتین بکری کے دونون سینگ نہونا اور لڑائی مین مرد کا بے نیزہ ہونا اور عمارت کا بے کنگرہ ہونا - رکن کے حرف پنجم واول کا گرانا گویا گوسفند کے دونون سینگون کا نہونا ہی -

حای حطی

(حذذ) بفتحتین و دو ذال معجمہ۔ جوہری صحاح مین کہتا ہی۔ وہ ناقہ جسکی دُم مین بال کمتر ہون۔ رکن کے آخر سے وتد اوڑا دینا اسکی دُمِ شتر کے مانند ہی۔

(حذف) بالفتح و ذال معجمہ۔ گرا دینا اور تھوڑے بال کاٹنا۔ اسنوی کہتا ہی کہ یہ لفظ فرس محذوف سے تراشا ہی یعنی وہ گھوڑا جسکی دُم ناقص ہو۔ سقوط سبب آخر رکن کو فرس ناقص الذنب سے یہان تشبیہ ہی۔

(حمید) بروزن فعیل ستودہ۔ اس بحر کے ہر رکن کے صدر مین دو سبب خفیف ہین اور درمیان مین رکن مجموعی اور ادھر اور ادھر ارکان مفروقی۔ پس اندوے اجزا و ارکان ایک قسم کی ترتیب ہی اور یہ ترتیب ستایش بحر پر دال ہی اسلیئے حمید نام رکھا۔

(حمیم) بروزن حمید۔ آب گرم و خویش و یگانہ۔ از منتخب و غیاث۔ اگر اس بحر کے ارکان کو بشکل دائرہ لکھو تو ایک رکن کی تمامی اور دوسرے رکن کے آغاز پر سبب خفیف ہونے سے دو دو سبب یکجا علی الاتصال ملتے جائینگے اور یہ ایک قسم کی باہم یگانگی ہوگی۔

خای معجمہ

(خبب) بفتحتین گھوڑے کی ایک قسم کی ڈور ہی۔ صاحب قاموس کہتا ہی اَلْخَبَبُ مُحَرَّکَۃً ضَرْبٌ مِّنَ الْعَدْوِ اَوْ کَالرَّمَلِ اَوْ یَنْقُلُ الْفَرَسُ اَیَامِنَہٗ جَمِیْعًا وَاَیَاسِرَہٗ جَمِیْعًا اَوْ اَنْ یُّرَاوِحَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَالسَّرْعَۃُ یعنی خبب بالتحریک گھوڑے کی چال کی ایک قسم ہی یا یہ کہ پھرے گھوڑا اپنے دہنے یا بائین کو یا سینے کے زور سے چلے اور بمعنی تیزی اور صاحب مجمع البحرین فرماتے ہین اَلْخَبَبُ ضَرْبٌ مِّنَ الْعَدْوِ یُقَالُ خَبَّ فِی الْاَمْرِ خَبًّا مِّنْ بَابِ طَلَبَ۔ اَسْرَعَ فِیْہِ وَمِنْہُ بَعِیْرٌ یَخُبُّ اَیْ یُسْرِعُ فِیْ مَشْیِہٖ یعنی ایک قسم کی چال ہی گھوڑے کی۔ جیسے عرب کہتے ہین خبب کیا فلان شخص نے کام مین۔ باب طلب یطلب سے۔ یعنی جلدی کی اوسمین اور اسی قبیل سے یہ قول ہی کہ اونٹ خبب کرتا ہی یعنے سرعت کرتا ہی اپنی چال مین۔ بحر متدارک کا نام اسواسطے ہی کہ مقدم سبب ہین بعدہ اسمین وتد اس لیے رکن کے

تلفظ مین سرعت ہوتی ہی - یا یہ کہ دائرے مین وتد کے دہنے اور بائین اسباب ہین بدین باعث وتد دونون طرف سے گھوڑیکی شکل پھرتا ہی - بحر ہمل کا نام اسلیے ہی کہ اوسمین مفعول سے وتد مفروق پر بزور تلفظ ہوتا ہی تو گویا سینے کے زور سے وزن چلتا ہی -

(**خبل**) بالفتح وبائے موحدہ افسادِ عقل یا عضو اگر خبول سے اسکو سمجھو تو خبول کے معنی ہاتھ پاون کاٹ ڈالنا - رکن کے ساکن چہارم و دوم کے گرانے کو فساد عقل وعضو سے تشبیہ دیکر یا ہاتھ پاون کاٹنے سے مشابہ کرکے یہ نام رکھا -

(**خبن**) بفتح اول - بیچ سے کوئی کپڑا کاٹ کر نکال ڈالنا اور دونون سرے باہم جوڑ دینا تاکہ کوتاہ ہو جاے - سبب اول کا ساکن گراکر اوسکے ماقبل کو اوسکے مابعد کے پاس لانے سے دوسرے جوڑنے سے مثال ہوئی اور رکن ذرا چھوٹا ہوگیا اور جامہ کوتاہ مذکور سے تشبیہ ہوئی -

(**خرب**) بفتح وفتحتین - دونون کان پھاڑنا اور خراب کرنا - شروع رکن وآخر رکن سے حروف گرانے کو دونون کان پھاڑنے سے یا بالکل خرابی رکن سے یہ تشبیہ ہوئی -

(**خرم**) بفتح اول وسکون راے مہملہ دونون تھنون کے درمیان کی دیوار سینی بلاق پہنتے ہین کاٹ ڈالنا اور بقول جوہری ایک طرف کا تھنا کاٹنا - شروع رکن کا حرف گرانا گویا تھنا کاٹنا ہی لہذا یہ نام رکھا -

(**خزل**) بالفتح وسکون زاے معجمہ - بریدہ ہونا اور پشت ٹوٹنا - رکن کی دوسری حرکت بریدہ ہوئی اور چوتھا ساکن ٹوٹ گیا بدین تشبیہ یہ نام ہوا -

(**خزم**) بفتح اول وسکون زاے معجمہ - حلقہ و دیوار کی بینی شتر مین ڈالنا اور اوسمین نکیل باندھنا اور یہ لفظ خزامہ بکسر اول سے ماخوذ ہی جسکے معنی حلقہ مو - رکن کے آغاز مین دو حرف یا چار حرف بڑھا دینے کو حلقہ مو اور اوس حلقے مین نکیل ڈالنے سے تشبیہ دی -

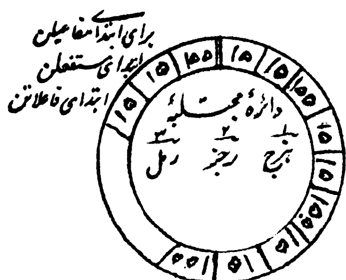
(**خسروانی**) بقول صاحب برہان بروزن فرزدگانی منسوب بخسرو ایک راگ کا نام ہی جسکو باربد نے تصنیف کیا تھا اور وہ ایک نثر مسجع خسرو کی دعا وثنا مین تھی اور یہ لحن

تیس مشہور راگون سے علیحدہ ہی۔ مولف کہتا ہی کہ اگر یہہ لفظ خسرو سے منسوب ہی تو بکسر اول
چاہی بدینصورت بروزن مژدگانی غلط ہے کیونکہ خسرو کسریٰ کا مبدل ہی۔ صاحب مروج الذہب
کے نزدیک ایک سرود کا نام ہی منسوب بخسروان جسکو راہ خسروان بھی کہتے ہین۔
(خفیف) بروزن فعیل بمعنی سبک۔ خلیل ابن احمد کہتا ہی کہ اس بحر کے ارکان کل سباعیات
سے سبک واقع ہوے اس لئے یہہ نام ہوا کیونکہ اوتد مجموعی اور مفروقی ارکان کے گرد اگرد اسباب
خفیفہ ہین بدین لحاظ تلفظ مین سبک ہی۔ شمس بن قیس کا قول ہی کہ بڑے بڑے نام اس بحر مین سماجاتے
ہین بدین سبب اسکا نام خفیف رکہا۔ جسطرح ؎ انّ عبد الرحمن قال
جمیلا + بروزن فاعلاتن مس تفع لن فعلاتن۔ وبن عبد الحمید بات
بتیلا + بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ بتحقیق کہ عبدالرحمن نے قول نیک
کہا اور ابن عبدالحمید نے حالت عجز و انقطاع مین رات کاٹی۔
(خلع) بفتح اول کپڑے اتار لینا۔ سقوط ساکن سبب اول و اسقاط ساکن وتد مجموع
آخر کو کپڑے اتار لینے سے یہان تشبیہ ہی۔

دال مہملہ

(دائرہ) پہرنیوالی چیز اور خط گرد۔ کذا فی الغیاث۔ مولف کے خیال مین اسکو خط محیط
کہتے ہین اور دائرہ وہ جگہہ جو خط محیط اور مرکز کے درمیان مین ہوا در مرکز سے اوس خط تک
جتنے خط نکالے جائین وہ باہم برابر ہون۔ ہکذا فی تحریر اقلیدس۔ اصطلاح عروض مین وہ جگہہ
جس مین بحور کے ارکان یا اجزا لکہے جائین تاکہ اجزا کا مقابلہ رہے۔ یہہ مقابلہ تدور مین ہو سکتا
ہی لہذا دائرہ نام ہی۔ اکثر متقدمین اور اقل متاخرین اجزاے ارکان کے متحرکات و سواکن
آپس سے جدا کرکے متحرک کی جگہہ ایک دائرہ خرد بشکل ہاے ہوز اور ساکن کے مقابل ایک
خط عمودی خرد بشکل الف ہر دائرۂ عروضی مین لکہتے ہین اور اونہین علامات سے
فک بحور کر لیتے ہین۔ مثلاً دائرہ مجتلبہ کو جس کے ارکان مفاعی لن اور مس تف علن اور

فاعلاتن ہین بشکل ذیل بناتے ہین۔



ہای ہوز اکثر اظہار حرکت کے واسطے آتی ہی جیسے ثانی سے ثانیہ یا ثالث سے ثالثہ وغیرہ بحالت وقف لہذا متحرک کے مقام پر ہاے ہوز مانی ہی۔ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی بدین سبب ساکن کے مقابل الف کی شکل جاتی ہی۔ ہم نے بیان دوائر مین تصریحًا ان علامات پر دار و مدار رکہا اور ... ہین۔

(درس) بالفتح کہنہ و ناپید ہونا۔ چونکہ رکن سے کئی حروف اور حرکت گرا دیتے ہین لہذا اس سقوط کو ناپید ہونی سے تشبیہ ہی۔

راے مہملہ

ربع بفتح اول و سکون موحدہ۔ زرہ کا چوپرت بننا اور چار چار مین ایک ایک بار اونٹ کو پانی دینا۔ اول ساکن سبب اول رکن سے گرانا۔ دوم وتد کا متحرک اول ساقط کرنا۔ سوم وتد کے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ چہارم سبب آخر حذف کرنا۔ یہہ سب چار عمل ہوے بدین شمار اس نام سے موسوم کیا۔

(رجز) اول و دوم مفتوح۔ اس کے چہ معنی ہین۔ اول ایک مرض ہی جس سے اونٹ کے پاؤن مین لرزہ پیدا ہو جاتا ہے بقول خلیل بحر کا نام اس سبب سے رکہا کہ اسمین اول دو سبب ہین پھر ایک وتد اور یہہ الزام پہلے سکون پیدا کرتا ہے پھر حرکت یون ہین اونٹ کا پاؤن بھی مرض مذکورہ سے تہم تہم کر کانپتا ہی۔ دوم ہودج سے خرد تر ایک شئی ہے جو اونٹ پر کسکر سوار ہوتے

ہین چونکہ عرب مین اس کے ابیات بہت کوتاہ یعنے مشطور تک اکثر مستعمل ہین بدین سبب اسکو رجز کہا
سوم علامہ نقشبند خزرجیہ مین کہتے ہین کہ یہ اونٹ کے پچہلے دہڑ اور پٹہون مین ایک مرض ہی اس بحر
کے اواخر اکثر زحاف قطع کرتے ہین اور مشطور و منہوک لاتے ہین لہذا اس نام سے موسوم کیا۔ چہارم
ابن قیس کہتا ہی کہ لڑائیون مین اپنے خاندانی اوصاف اور بہادری وغیرہ کے اشعار بمقابلہ حریف
اسی بحر مین پڑہتے ہین اور اوسوقت آواز کو اضطراب و جنبش ہوتی ہی اور اس کے معنی بہی جنبش ہین
اس لئے یہہ نام ہی۔ پنجم بقول نحوی و ابن قطاع یہہ لفظ رجز البعیر سے ماخوذ ہی یعنے اوٹہتے وقت
اونٹ ضعف سے کانپ گیا۔ پس گویا یہہ بحر بہی کوتاہی شطر کے سبب سے لرزان ہی۔ ششم سہیلی
کہتا ہے کہ اس لفظ کو رجزت الجمل سے لیا ہی یعنے رجازہ سے مین نے اونٹ کا بوجہ برابر کر دیا
جب اونٹ کا ہودج ایک طرف زیادہ کہسکتا ہے تو دوسری جانب کنبلی مین پتہر لٹکا کر بوجہ برابر کر دیتے
ہین اوس کنبل کو رجازہ بالکسر کہتے ہین چونکہ اس بحر مین ایکطرف دو سببون سے بوجہ لٹک پڑا تھا
لہذا اوس مین وتد لگا کر برابر کیا بدین سبب یہہ نام دیا۔

(رقع) بالفتح اوٹہانا اور ستور کا رفتار مین تیزی کرنا ہانکنے اور چلتے وقت۔ رکن کے دو اسباب
خفیفہ سے ایک کے اوٹہا لینے مین تیزی ہو جاتی ہے اس لئے یہہ نام رکہا۔

(رکض الخیل) بالفتح بذریعہ مہمیز ایڑ لگا کر گہوڑے کو ہانکنا ایک پاؤن سے یا دونون پاؤن
سے اس بحر کی روانی بتکلف ہوتی ہی اسواسطے یہ نام رکہدیا۔

(رکن) بضم اول مکان کے چہوت کی دیوار جس پر مکان کی بنیاد ہوتی ہی کہ اسیطرح
اصول افاعیل سے بیت کی بنیاد ہوتی ہی۔

(رمل) بفتح اول و میم مفتوح۔ دوڑنا اور پوی جانا۔ بس روانی کے سبب سے بحر کا یہہ نام رکہا
خلیل کہتا ہی کہ یہہ لفظ رمل بفتح اول و سکون دوم سے بنا ہی جسکے معنی چٹائی بُننا اس بحر کے
ہر رکن مین ایک وتد درمیان دو سبب کے ہی اور کل ارکان کے رو سے دو سبب درمیان دو وتد کے گویا
چٹائی کیطرح بنے ہوے ہین۔ بقول بعض رمل ایک قسم کا راگ ہی اور وہ اس وزن مین واقع ہوتا ہی

بعض کہتے ہین کہ اس لفظ کو رملان سے ماخوذ کیا ہے جسکے معنی اونٹ کا دوڑنا اس بحر مین ہر رکن کے آخر کا سبب خفیف ہر رکن کے اول کے سبب خفیف سے ملا ہوا ہی بدین تعلق اسکے ترنم مین سرعت اور شتابی ہوتی ہی اور اس شتابی کو اونٹ کے دوڑ سے تشبیہ دی ہی۔

زای معجمہ

(زحاف) بالکسر۔ گرجانا۔ کذا فی المنتخب۔ اسنوی ہدایت الراغب مین فرماتے ہین کہ یہہ لفظ بکسر اول واحد ہی۔ سیفی کہتا ہے کہ زحف بفتح اول کی جمع ہی۔ ابن قیس حدایق المعجم مین کہتا ہی کہ لفظ زحف اسی سے نکلا ہی۔ زحف اپنی اصل سے دور ہو جانا جیسے عرب مین سہم زاحف اوس تیر کو کہتے ہین جو نشانے سے علحدہ گرے اسکے باعث فرع اپنی اصل سے دور اور علحدہ ہو جاتی ہی اس لئے یہہ نام ہی۔ بعض کہتے ہین کہ یہہ لفظ زحف البعیر سے ماخوذ ہے یعنے اونٹ نے تہک کر سستی سے زمین مین رگڑ کر اپنا پاؤن کہینچا یہان وجہ مناسبت ضعف و سستی ہی کہ بہ نسبت اپنی اصل کے رکن مزاحف مین آجاتی ہی جسکو عوام سکتہ کہتے ہین۔ صاحب قاموس کہتا ہی کہ زحف دراصل بمعنی قرب ہی اور دو حرفون کے درمیان سے ایک حرف کا گرجانا کہ وہ دونون قریب ہو جائین جیسے فاعلاتن مین خبن آنے سے الف گر کر فا و عین قریب ہو کر مفعولن ہو جا۔ بقول قاضی سیفی عروضیونکی عادت ہی کہ ایک تغییر کو بہی زحاف کہتے ہین زحف نہین کہتے ہین اور زحاف کی جمع زحافات لاتے ہین مولف کہتا ہی کہ اس جمع یعنے زحاف کو بجائے واحد یعنے زحف کے مستعمل کرنا ویسا ہی جیسے حور کو حوری کے مقام پر لاتے ہین اور زحافات منتہی الجموع کو بجاے زحاف یعنی جمع کے لانا ویسا ہی جیسے حوران کو بجاے حور کے۔ فارسیون نے ایسی دست درازیان بہت کی ہین خاقانی آفتاب کے وصف مین کہتا ہی ؎ ای رنگ آمیز این گہرہا + ای از تو گداز شش صورہا + صور خود جمع ہی۔ یا جیسے صائب ؎ ہر چند صائب میروم سامان نومیدی کنم + زلفش بدستم میدہد سر رشتۂ امالہا + آمال خود امل کی جمع ہے۔

(زلل) بفتحتین ناقص سرین ہونا اور ران کا بے گوشت ہونا اور درہم کا وزن مین کم ہونا

جیسے عرب کہتے ہین نزلت الدراہم یعنے درہم ناقص ہوگئی - زحاف کا نام اسواسطے رکھا
کہ رکن کے اواخر مین تین بار علی التوالی نقصان آتا ہے اسی نقص کو نقص سرین سے تشبیہ ہی اور
وزن مین بھی کمی آجاتی ہے یعنے مفاعیلن سے فلع رہجاتا ہے بدین کمی نقصان درہم سے مثال ہے
بحر مستحدث کا نام بدین علت رکھا کہ اوسکے رکن مین فاصلہ صغری درمیان اور سبب خفیف ادہر ادہر
ہین گویا کمر بھاری ہے اور دونو رانین پتلی ہین -

سین مہملہ

(سالم) بکسر سوم - چھٹکارا پانے والا - رکن اور بحر کا نام اس لئے ہی کہ زیادت ونقصان اور
زحاف وفروع سے انکو چھٹکارا ہے -

(سبب) بفتحتین بمعنی رسن یعنے رسی - خیمے مین رسی ضرور ہی اس لئے بیت کے جزو کا یہہ نام
رکھا - اور ایک حرف مع ساکن سبک ہی اور دو حروف متوالی متحرک گران بدین سبب اول کو خفیف
اور دوم کو ثقیل سے موصوف کیا -

(سریع) بروزن کریم - دوڑنے والا اور جلدی کرنے والا - اس لفظ کو سرع بکسر سین وفتح
را سے بنایا ہی جسکے معنی شتافتن - ہکذا فی الصراح - اسباب خفیفہ اوتاد سے مقدم آنے کے
سبب وزن اور ترنم مین سرعت آجاتی ہے اس لئے بحر کا یہ نام رکھا - خلیل کہتا ہی کہ اسباب کا اتصال
اوتاد سے ہوا اور اس اتصال سے ارکان سرعت کے ساتھ زبان پر جاری ہو بدینوجہ یہ نام رکھا -

(سعد الشارحین) سب شرح کرنے والون مین نیک اور عمدہ - مؤلف نے مفتی سعد اللہ
مرادآبادی صاحب میزان الافکار شارح معیار سے مراد رکھی ہے -

(سلخ) بفتح اول کھال کھینچنا - مسلوخ کھال کھینچی ہوی بکری - فاع لاتن مفروقی سے چار حروف
اور تین حرکتین اور دو سکون کھینچ لئے تو گویا بالکل اوسکی کھال کھینچی -

(سلیم) سادہ اور درست اور بمعنی سالم - رکن وتد مجموعی اول و ارکان مفروقی اواخر باہم پاس آنے سے
ایک قسم ترتیب بھی ہی اور اس ترتیب سے وزن مین درستی آگئی اور بے ترتیبی سے چھٹکارا ہوا اس لئے بحر مستعد کا نام گوارا ہوا

شین معجمہ

(شتر) بفتح اول و ثانی فوقانی مفتوح و راے مہملہ ساکن۔ تلے اوپر کے پلکون کا پھر جانا اور پھٹ جانا اور نیچے کے ہونٹ کا پھٹ جانا۔ میم مفاعیلن کے سقوط کو اوپر کے پلک کے پھرنے اور پھٹنے سے اور اسقاط یاے مفاعیلن کو پلک زیرین کے انقلاب و انشقاق سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(شجره) بسه فتحه۔ بمعنی درخت۔ چونکہ رباعی کے بارہ بارہ اوزان مین علیحدہ علیحدہ مفعول کو ایک کی بیخ اور مفعولن کو دوسرے کی جڑ قایم کر کے باقی فروع کو شاخون کے مثل لکھکر درختون کے شکل پر لکھتے ہین اسواسطے شجرہ کہا۔

(شعر) بالکسر باب نصر ینصر اور کرم یکرم سے ہے کما صرح فی القاموس اس کے لغوی معنی دریافت کرنا اور جاننا اور پا جانا۔ اصطلاح شعراے عرب مین وہ کلام جسمین وزن حقیقی اور قافیہ ہو۔ منطقیون کے نزدیک وہ کلام جس مین تخییل ضرور ہو پھر خواہ وزن مجازی ہی رکھتا ہو ایقاع کی طرح۔ چونکہ اسکا صاحب ایسے نوع کلام کو پاجاتا ہے جس پر دوسرا قادر نہین لہذا یہ نام ہوا۔

(شقیق) بالفتح۔ و ہر دو قاف و یاے معروف۔ برادر اور ہر چیز کے دو نیمہ مین سے ایک حصہ۔ کذا فی المنتخب۔ بحر متدارک کو بحر تقارب کے ساتھ دائرہ مین رہنے سے برادر کے ساتھ تشبیہ دی یا فعولن کے نیمہ دوم سے پیدا ہونیکے باعث یہ نام دیا۔

(شکل) بالفتح۔ یہہ لفظ شکال بالکسر سے ماخوذ ہے اس کے معنی وہ رسی جسکا ایک سرا چارپا کے دست مین اور ایک سرا اوسکے پانون مین باندہین تاکہ بھاگ نہ سکے اسکو ہندی مین سندہان بالفتح کہتے ہین۔ فاعلاتن کے الف اول و نون کے سقوط کو دست و پا مین سندہان بندہجانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا اور بقولے شکلہ بضم اول سے یہ لفظ نکلا ہے جس کے معنی سرخی و سیاہی سے مختلط رنگ۔ چونکہ اسباب کے دو ساکنون کے

سقوط کا اختلاف ایک رکن مین ہوا لیکن علحدہ علحدہ مقام پر۔ اس سلئے دو مختلف رنگون کے اختلاط سے تشبیہ دی۔

صاد مہملہ

(صحیح) تندرست اور عیب سے پاک۔ عروض و ضرب کا نام اس سلئے ہے کہ باوجود جواز کے علت نقصان سے دو نون سالم اور پاک رہتے ہین۔

(صدر) سینہ و بالای ہر چیز و پیشگاہ خانہ۔ بیت کا رکن اول بمنزلہ پیشگاہ خانہ ہے اس سلئے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر تمام بیت کو جسم فرض کرو تو رکن صدر بجاے سینہ ٹہریگا۔ کیونکہ اوپر ہوتا ہے بدینوجہ صدر کہا۔ اور ایک رکن محکوم کا نام اس سبب سے ہے کہ فاعلاتن مین تین جزو ہین جزو صدر اسمین فا ہے اوسمین بحکم معاقبہ اسقاط کا عل ہوتا ہے۔

(صیلم) بفتح اول و یاے معروف۔ کاٹی ہوی چیز اور وہ لکڑی کہ بکری کے بچے کے منھ مین لگائی جاے تاکہ دودہ پینے نہ پاے۔ بحر مضارع سے اس بحر کو قطع کیا لہذا یہ نام دیا اور دوسرا فاع لاتن مفروقی اسکو التباس مضارع سے بچاتا ہے تو گویا چوب دہان بزغالہ کے مانند ہے کہ دودہ نہ پینے دے۔

(صغیر) بمعنی خرد و کوچک۔ اس بحر مین ہر وتد کو کوچک ترین اجزا یعنے اسباب خفیفہ گہیرے ہوے ہین اور ارکان مفروقی دو نون طرف سے رکن مجموعی کو دباے اور تنگ کئے ہوے ہین۔

(صلم) بفتح اول و سکون دوم۔ جڑ سے کان اوکہیڑ لینا اور ناک کاٹ لینا و تد مفروق آخر رکن آخر کو بالکل نکال لینا گویا جڑ سے ناک

ناک کان علیحدہ کرنا ہے۔

ضاد معجمہ

(ضرب) بالفتح۔ بقول اسنوی بمعنی قنات خیمہ ہے۔ چونکہ قنات قبۂ خیمہ سے نیچے ہوتی ہے اور یہ رکن بھی بیت کے آخر ہوتا ہے بدین تمثیل یہ نام ہے۔ لیکن نصیر المحققین اس سے منکر ہوکر فرماتے ہین کہ اس کے معنی مثل ہین۔ پس یہ رکن عروض کے مثل ہے اسوجہ سے ضرب کہلایا۔

طاے مطبقہ

(طرفین) طرف کا تثنیہ بمعنی دو کنارہ و دو طرف۔ فاعلاتن مین دونون طرف معاقبہ اپنا عمل کرتا ہے بدینوجہ یہہ نام ہے۔

(طمس) بالفتح ناپدید کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹا دینا۔ وتد مجموع کے دونون متحرک گرانے سے گویا اوسکو ناپدید کردیا اور اوسکا نشان مٹا دیا۔

(طویل) بالفتح دیاے معروف۔ بمعنی دراز۔ چونکہ عربی مین یہہ بڑے دائرہ کی بحر ہے بدین وجہ یہ نام ہے یعنے اس دائرے کا ایک ایک سالم مصرع چوبیس حروف کا ہوتا ہے۔ بعض عروضی کہتے ہین کہ اپنے دائرہ مین یہہ سب بحرون سے طویل ہے۔ اس معنی سے کہ کبھی مجزد اور مشطور اور منہوک نہین آتی۔

(طے) بفتح اول وتشدید تحتانی۔ نامہ یا جامہ کو لپیٹنا۔ اور کسی چیز کو پوشیدہ کرنا جیسے کہا جاتا ہے۔ طوی الحدیث یعنے بات کو چھپایا۔ چوتھے ساکن سبب کو گرانا گویا اوسکو لپیٹنا اور چھپانا ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا۔

عین مہملہ

(عتیق) بالفتح و یای معروف - بمعنی کہنہ و آزاد و برگزیدہ - بحر متدارک کا نام اس لیے ہی کہ یہ پرانی بحر ہی مگر ترک کی ہوئی اور آزاد - یعنے خلیل نے اسکو استخراج کیا مگر دائرے سے آزاد کر دیا اور صرف ایک بحر متقارب کا دائرہ بناکر اوسکا نام منفردہ ایجاد کر دیا - محقق کے کلام سے ثابت ہوتا ہی کہ خلیل ابن احمد نے اسکو پایا مگر شعر عربی اسمین نپائے قولہ خلیل آن را غریب در کفض و تنسق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ اند -

(عجز) بفتح و کسر اول و ضم جیم - بمعنی سرین - ضرب کو اس لیے کہتے ہین کہ اگر رکن اول کو صدر یعنی سینہ ٹھہرایا ہی تو رکن زیرین کو سرین کہنا مناسب ہی -

(عرج) بفتحتین - لنگڑا ہونا اور لنگڑاپن جو اصل خلقت مین ہو اور غروب کے وقت آفتاب کا مغرب کو جھکنا - وتد مجموع کے متحرک دوم کے سقوط کو لنگ ہونے سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا - مولف کہتا ہی کہ جب مستفعلن سے لام نکالو تو اوسکا عین نون کی طرف جھکیگا جو کہ آخر مین ہی یہ گویا آفتاب کا غروب کے وقت مغرب کو جھکنا ٹھہرا بدین تمثیل یہ نام ہوا -

(عروض) بفتح اول و واو معروف - اسکے گیارہ معنے ہین - اول یہ بروزن رسول ہی بمعنی معروض ہی یعنے شعر اوسپر پھیلا ہوا اور صلہ اسکا محذوف ہی یعنے معروض علیہ جیسے مشترک فیہ سے مشترک - صاحب فتح الجلیل کو یہ تامل ہی کہ معروض علیہ درحقیقت اوزان ہین نہ عروض اوسکا جواب سعد الشارحین نے یہ دیا ہی کہ اشعار کو اوزان پر عرض کرنا بعینہ اوسکے فن پر عرض کرنا ہی - دوم عروض بمعنی ناحیہ یعنے طرف ہی اور یہ علم بھی اکثر علوم کی نواحی مین سے ہی - سوم وہ ناقہ صعبہ جو نکالا نہ گیا ہو یون ہین یہ فن بھی امر صعب ہی - چہارم وہ راہ جو درہاے جبال مین ہو پس یہ علم بھی طریقہ مسلوک عرب ہی اور پہاڑ کے

دردن سے لوگ شہرون اور گاؤن کو پونہچ جاتے ہین یون ہین عروض کی راہ سے بحور دا وزان ملجاتے ہین۔ پنجم وہ بلینڈی جسپر دو خیمہ قائم کیا جاے عرب اوسپر کمبل تان کر خیمہ بنا لیتے ہین جس طرح ہندوستان مین کنجڑیا بنجارے بیت گھر کو کہتے ہین گھر کے لیے بلینڈی ضرور ہی۔ ششم اسنوی نہایۃ الراغب مین اور علامہ صفدری غیث منسجم مین کہتے ہین کہ عروض چوب دو دامن خیمہ ہی پس یہ مصراع اول و مصراع دوم کے درمیان کا رکن ہی اسلیے ازروے تشبیہ یہ نام ہوا لیکن نصیر المحققین فرماتے ہین کہ مین نے کتب لغات مین یہ تفسیر نہین پائی اور یہ سمجھتا ہون کہ عروض ضرب کا معارض و مقابل ہی بدین صفت رکن کا یہ نام رکھا مولف کہتا ہی کہ اسمین دراصل معنی چہارم و پنجم و ہفتم کا تعلق ہی۔ ہفتم وہ مقام جو سیر کرنے والون کو راہ مین ملجاے یون ہین یہ علم بھی اپنے طالبون کے معارض و مقابل ہوتا ہی۔ ہشتم عروض مکے کا ایک نام ہی خلیل ابن احمد بصری نے یہ علم مکے مین ایجاد کیا اس تبرک کو وہی نام رکھدیا۔ نہم برستا ہوا بادل اور یہ علم بھی ابر بارندہ کے مثل نفع رسان ہی۔ مولف کہتا ہی کہ جس طرح بادل سے سمندر کو تعلق ہی اوسیطرح اس علم سے بھی بحر شعر کو ربط ہی بدین رعایت معنوی یہ نام ہی۔ دہم اسکے حروف اصلی (عرض) ہین اور عرض کے معنے کشف و ظہور اور اس علم سے بھی وزن سقیم و سلیم منکشف ہوتے ہین۔ یازدہم عروض نام ہونے کا یہ سبب ہی کہ اصول وارکان کا اسمین معارضہ کیا جاتا ہی۔

(**عریض**) کفعیل۔ بہن یعنے چوڑا اور بہ غالب مادہ یکسالہ کہ نر سے جفت ہونے کو چاہے۔ مقلوب بحر طویل کا نام اسواسطے ہی کہ رکن سباعی رکن خماسی پر مقدم ہونے سے بحر کا سینہ چوڑا ہو گیا اور جسم زیرین کوتاہ۔

(**عصب**) بفتح اول و سکون صاد مہملہ تعصیب سے ماخوذ کیا ہی جسکے معنے فاقہ دیکر کمر پتلی کر دینا اور لپیٹنا اور حرکت سے باز رکھنا اور باندھ دینا۔ مفاعلتن کے لام کی حرکت نکالنے سے گویا رکن فاقے سے باریک میان ہو گیا یا چلنے سے باز رہا اور بستہ ہو گیا۔

(**عضب**) بفتح اول وسکون ضاد معجمہ - بکری کا سینگ توڑ ڈالنا اور بفتحتین بکری کا خود شکستہ شاخ ہونا - کذا فی المنتخب - بقول نصیر المحققین اندرونی سینگ بکری کا جسکو سمرو ن کہتے ہین ٹوٹجانا - میم مفاعلتن کے اسقاط کو کہ حرف اول ہی شاخ بزکی شکستگی سے تشبیہ دی -

(**عقص**) بفتح اول وسکون قاف مع صاد مہملہ - گھونگروالے بال ہونا - عن منتخب - اور اعقص وہ بز جسکے سینگ بزہم یا کانون پر لپٹے ہون - کذا فی المعیار والمیزان - مفاعلتن کے لام کے سکون اور نون کے سقوط کو سینگ کے لپٹنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا - یا بال مین گھونگر پڑنے سے مثال دی - کیونکہ دونون چیزین پس سر ہین اور رکن مین بھی پس رکن عمل ہے -

(**عقل**) بالفتح - اونٹ کا زانو عقال سے باندھنا - عقال بالکسر وہ رسی جس سے زانو وساق شتر کو باہم باندھین تاکہ بھاگ نہ سکے - مفاعلتن کا لام ساکن کرکے گرادینے کو عقال سے باندھنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے - کیونکہ لام درمیانی بجاے زانو وساق ہے -

(**علت**) بکسر اول ولام مشدد مفتوح - بمعنی بیماری - وتد و فاصلہ کے تغیر کو بیماری سے مشابہت دیکر یہ نام رکھا -

(**عمیق**) بفتح اول ویای معروف - ژرف یعنے گہری چیز - مقلوب مدید کا نام اسواطے رکھا کہ اول رکن خماسی اور آخر رکن سباعی آنے سے وزن کا ہین تنگ اور آخر وسیع وعمیق ہوگیا -

غین معجمہ

(**غایت**) کسی چیز کی انتہا - چونکہ بنا کا عدم اختلاف ضرب مین واقع ہوتا ہے اور ضرب انتہای بیت ہے اسلیے یہ نام ہے -

(**غریب**) بمعنی نادر یہ غرابت سے ماخوذ ہے جسکے معنے ندرت وقلت - بحر متدارک

نادر و قلیل مستعمل العرب ہی بدین سبب یہ نام بھی رکھا۔

فا

(**فاصلہ**) یعنی ستون خیمہ اور بقول بعض وہ چوب جو کہ دو دامن خیمہ مین فصل اور جدائی کرتی ہی۔ شارح خزرجیہ کا قول ہی کہ کل متحرکات کو ساکن سے جدا کرتا ہی اس لیے فاصلہ نام ہوا۔ پھر حروف کی کمی کی وجہ سے ایک کی صفت صغریٰ اور حروف کی زیادتی کے باعث سے دوسرے کی تعریف کبریٰ ٹھہری۔ صغریٰ خرد و کبریٰ بزرگ۔ جب فاصلۂ کبری کے عوض صرف فاصلہ بضاد معجمہ کہا جاتا ہی تو یہ مراد ہوتی ہی کہ صاد مہملہ والے فاصلہ صغری سے اسکو حروف مین فصل اور زیادتی ہی جس طرح رسّی سے میخ زیادہ مضبوط ہی اور میخ سے ستون۔ اوسیطرح سبب سے بسبب حروف کے وتد زیادہ ہی اور وتد سے فاصلہ۔ سعد الشارحین کہتے ہین کہ وجہ تخصیص لفظ دو حرفی کی اسم سبب کے ساتھ اور سہ حرفی کی اسم وتد کے ساتھ اور سہ حرفی سے زیادہ کی فاصلہ کے ساتھ وہ ہی کہ رسّی کبھی ٹوٹ جاتی ہی اور کبھی جُڑ جاتی ہی یہی حال سبب کا ہی کہ کبھی ثابت رہجاتا ہی اور کبھی بسبب زحاف کے اوسکے حرف دوم مین تغیّر آجاتا ہی۔ اسکے برخلاف وتد ہی کہ اوسکے لیے علت خاص مقرر ہی جیسا کہ قاعدۂ ہشتم مین مذکور ہوا اور ظاہر ہی کہ میخ کٹکر پھر نہین جُڑتی۔ رہا فاصلہ وہ انھین دونون مین شامل ہی۔

(**فروع**) فرع کی جمع ہی جسکے معنے درخت کی شاخ کقولہ تعالی اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ جب ارکان سالمہ اور بحور سالمہ کو اصل کہا تو ارکان مزاحف و اوزان مزاحفہ کو فروع کہنا مناسب ہوا کہ وہ جڑین ہین اور یہ اونکی ڈالیان۔

(**فصل**) جدا کرنا اور جدا ہونا اور قطع کرنا۔ چونکہ اسمین بنا کے موافق عدم اختلاف عروض مین واقع ہوتا ہی اور عروض مصرعتین کا فاصل ہی۔ اسلیے یہ نام رکھا۔ یا غایت کے حکم سے اسکو جدا کیا لہذا یہ نام دیا۔

(**فک**) بفتح اول و تشدید دوم۔ گتھی ہوئی دو چیزون کو آپس سے جدا کرتا۔ باقی انفکاک مین دیکھو۔

قاف قرشت

(**قبض**) بالفتح نیچے سے پکڑنا اور گرفتگی یہ بسط کی نقیض ہی اور تیز ہانکنا۔ رکن سے ساکن پنجم لیتے ہین اس لیے یہ نام ہی۔ مولف کہتا ہی کہ ساکن پنجم کے نکال ڈالنے سے رکن بقیہ مین روانی آجاتی ہی اس روانی کو تیز ہانکنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(**قریب**) بالفتح بمعنی نزدیک۔ یہ بحر بحر مضارع سے قریب قریب ہی یعنے اسکے اوسکے ارکان ایک ہی ہین فرق فقط تقدیم تاخیر کا ہی یا بقول بعض زمانہ قریب سے مستخرج ہوئی لہذا یہ نام ہی

(**قصر**) بالفتح وصاد مہملہ۔ کوتاہ کرنا اور کوتاہی۔ جیسے قَصْرُ الْعَصَا چھڑی کو کوتاہ کرنا اسنوی کہتا ہی کہ قصر بمعنی روکنا۔ ہکذا فی المنتخب۔ آخر سبب آخر کے ساکن نکالنے اور اوسکے ماقبل کو ساکن کرنے سے رکن مین کوتاہی آگئی اور حرکت سے رہ گیا بدین وجہ یہ نام رکھا۔

(**قصم**) بالفتح وصاد مہملہ۔ ایسا توڑنا کہ جدا ہو جائے۔ اقصم ثنیہ دندان شکستہ۔ فی الصراح۔ و بفتحتین دانت ٹوٹجانا۔ ہکذا فی عروض الغیاث۔ نصیر المحققین فرماتے ہین کہ اقصم اوس بکری کو کہتے ہین جسکے سینگ کا اوپری پرت جو کہ سخت ہوتا ہی ٹوٹ گیا ہو اور وہ شخص جسکا اگلا دانت آدھا ٹوٹ جای۔ مولف کہتا ہی کہ اگر محقق کی تحقیق کو صراح سے ملاؤ تو یہ لفظ بالفتح صحیح ہی۔ مفاعلتن کا پہلا حرف یعنے میم کے نکالنے کو سینگ کا پرت ٹوٹنے سے یا آدمی کا اگلا دانت ٹوٹنے سے تشبیہ دیکر اس اسم سے مسمی کیا۔

(**قصیدہ**) بالفتح دیاے معروف۔ وہ مغز کہ گندہ اور گاڑہا ہو۔ شعر کا وہ حصہ جو پندرہ بیت سے کم نہو۔ شعر زیادہ ہونے کے سبب مغز گندہ سے تشبیہ ہے۔

(**قطع**) بالفتح کاٹنا اور گلا گھوٹنا اور بریدہ اندام ہونا۔ ساکن وتد مجموع کے سقوط کو اور متحرک ماقبل کی تسکین کو بدن کاٹنے اور گلا گھوٹنے سے تشبیہ دی۔ سیفی نے خوب کہا کہ

یہ زحاف وتد کے ساکن کو کاٹ لیتا ہی اور وتد میخ ہی لہذا وتد کے واسطے یہ زحاف مناسب ہوا-

(**قطف**) بالفتح و طاے بے نقطہ ساکن- میوہ چننا اور چھیلنا اور کاٹنا اور ستور کا آہستہ چلنا- مفاعلتن سے جب فعولن رہ گیا تو گویا میوہ بالکل چن لیا اور لام کی حرکت گرا دی تو گویا ستور کی حرکت جاتی رہی اور آہستہ چلنے لگا- بدین وجہ اسکو قطف کہا-

(**قلیب**) بالفتح و یاے معروف- وہ پرانا کنوان جسکی جگت نہو- بحر کا نام اس لیئے رکھا کہ اول و دوم ارکان کے آغاز پر وتد مفروق آنے سے وزن بے سر کا ہو گیا جیسے بے جگت کا کنوان- یہ بحر بحر صریم کی مقلوب ہی یعنے مفاعیلن ادھر کا ادھر ہو گیا ہی کیا خوب ہوتا کہ قلیب بمعنی مقلوب آجاتا مگر راقم نے صراح و قاموس مین ایسا نہین پایا لہذا معنے و وجہ اول صحیح ہین-

کاف عربی

(**کامل**) جو چیز کہ تمام اور پوری ہو- دائرۂ موتلفہ کی دوسری بحر سیفی کہتا ہی اس بحر مین حرکتین بہت تھین اس لیئے یہ نام ہوا یعنے اسکے ایک فارسی مصرع مین بیس ۲۰ متحرک ہین اگرچہ بحر وافر مین بھی ایسا ہی ہی مگر وافر کے سب متحرک مستعمل نہین- بعض کہتے ہین کہ اس بحر کی ضربین عربی مین نو طرح آتی ہین اس لیئے اسکو کامل کہا- بقول بعض جسطرح اس بحر کو دائرے مین وضع کیا ہی اُسی روش پر یہ کامل مستعمل بھی ہی بدین وجہ کامل سے موسوم کیا-

(**کبیر**) بمعنی بزرگ- بحر کا نام اس لیے ہی کہ اوائل دو ارکان مین دو مفعولات علی التواتر آواز کو اشباع کرتے ہین اور اوس سے وزن بڑا معلوم ہوتا ہی-

(**کسف**) بفتح اول و سین مہملہ ساکن- علامۂ زمخشری قسطاس مین اور فیروزآبادی قاموس مین اور سکاکی مفتاح مین کہتے ہین کہ اسکے معنی کاٹنا ہی اور اسنوی نہایۃ الراغب مین کہتا ہی کہ اسکے معنے نوز کا دور ہونا کذا فی میزان الافکار صاحب منتخب کہتا ہی کہ اونٹ کے زانو کاٹنا اور کپڑے کو پھاڑنا اور ستارے کا چھپنا- وتد مفروق آخر کا دوسرا متحرک بالکل کاٹ لیتے ہین اس لیے یہ نام ہی یا تا ہی مفعولات کے سقوط کو اونٹ کے زانو کاٹنے سے تشبیہ دی ہی-

(کشف) بفتح اول وسکون شین معجمہ - پردہ وحجاب دور کرنا - یقال کَشَفْتُ الشَّیٔ یعنے مین نے اوس چیز کا پردہ دور کر دیا اور برہنہ کیا - صاحب منتخب کہتا ہی کہ کشف وہ اور برہنہ کرنا اور دُم اسپ کا پیچیدہ ہونا - تای مفعولات کے سقوط سے گویا رکن بے پردہ ہوگیا بدین تشبیہ یہ نام ہوا یا تاے مفعولات دراز اور آخرین تھی اوسکے سقوط کو گھوڑے کی دُم لپٹنے سے تشبیہ دی

(کفت) بفتح اول وسکون فا مع تای فوقانی مضبوط پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لینا اور روکنا اور ہانکنا اور تیز چلنا وفی الحدیث اِکْفَتُوْ صِبْیَانَکُمْ بِاللَّیْلِ یعنے روکو اپنے لڑکون کو رات کے وقت - ہٰکذا فی الصراح - وبضم اول بمعنی چیز دراز وحاشیہ پیراہن - من منتخب - بحر مستدرث کا نام اس لیے ہی کہ اسکے تین تین متحرک کو ایک ایک ساکن نے اپنے طرف کھینچ لیا ہی - یا ایک ایک رکن مین دو دو بار فاصلہ صغریٰ آنے سے ارکان اوسکے دراز ہین -

(کف) بفتح وتشدید فا - کسیکو ٹھہرالینا اور حاشیہ ودامن جامہ کو سینا تاکہ کوتاہ ہوجاے جیسے کہتے ہین کَفَّ الثَّوْبَ یعنے حاشیہ جامہ کو سی لیا اور بصارت کا دور ہونا - اسنوی کہتا ہی کہ رکن مکفوف کو جامہ مکفوف سے تشبیہ ہی کیونکہ دامن سی لینے سے جامہ کوتاہ ہوجاتا ہی - یا حرف ہفتم ساکن سبب کے گرانے کو بصارت دور ہوجانے سے تشبیہ ہی -

(کم) بالفتح - کسی چیز کی مقدار واندازہ جسمین ابعاد ثلثہ یعنے طول وعرض وعمق شامل ہو اور اپنی ذات مین قابل قسمت ہو اور اوسکی مقدار کی دریافت وزن یا عدد یا پیمایش سے تعلق رکھے جیسے کل اشیاے ذو الجسم -

(کیف) بالفتح - چگونگی اور کسی شی کی کیفیت اور ایسا ایک وصف ہی کہ اوسکی شدت وضعف تعقل سے تعلق رکھے اور اپنی ذات مین قسمت پزیر نہو جیسے حرارت وبرودت اور مزے اور بو اور رنگ اور اثر اشیا اور علم وجہل انسان وغیرہ -

لام

(لین) بیاے معروف بمعنی نرمی - اصطلاحاً واو اور یای تحتانی جنکے ماقبل فتحہ ہو جسطرح

فور وطور اور عیب وغیب وغیرہ - چونکہ دونون قسم کے حروف ماقبل مفتوح ہونے سے نرم ہو جاتے ہین اس لیے انکا نام لین رکھا -

میم

(متدارک) بضم اول وفتح تای فوقانی و دال مہملہ مع الف کشیدہ وراے مہملہ مکسور - دریابندہ وپیوندشوندہ - یہ تدارک سے ہی جسکے معنی پاجانا وملجانا - بحر غریب کو اس لیے کہتے ہین کہ اوسکے اسباب اوتاد کو پاگئے ہین اور اوس سے پیوند ہوگئے - بعضے کہتے ہین کہ ابوالحسن نے اس بحر مین شعر پائے اور اسکو اون بحرون سے ملادیا جو کہ خلیل نے مستخرج کی تھین - یا دائرہ منفردہ مین ملادیا اور یہ نام بتادیا -

(متدانی) بروزن متدارک - نزدیک ہونے والی شی - یہ دُنُوا ور دُنیٰ سے ماخوذ ہی اول بمعنی نزدیک آمدن اور دوم نزدیکی - چونکہ اسکو بحر متقارب سے دائرے مین نزدیکی ہی اسواسطے یہ نام بھی متدارک کا رکھا گیا -

(متسق) بضم اول وتای فوقانی مشدد مفتوح وسین مہملہ مکسور - فراہم آنے والی اور تمام ہونے والی چیز - یہ اتساق سے ہی کقولہ تعالیٰ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ یعنی قسم ہی چاند کی جب کہ پورا ہوا - ظاہر ہی کہ بحر متدارک کے بعد بحر متقارب کے دائرے مین فراہم آئی ہی اور دائرہ تمام ہوگیا ہی یعنے پھر کوئی بحر اسکے ساتھ جمع نہوئی -

(متشاکل) بروزن متدارک - بہدیگر مانند اور مشابہ ہونے والی شی - یہ تشاکل سے ماخوذ ہی جسکے معنے ایک دوسرے کے مثل ہونا - یہ بحر بحر قریب کے مانند ہی یعنے تشاکل مین فاع لاتن آخر واقع ہی اور قریب مین اول باقی کل ارکان دونون کے یکسان ہین اس لیے یہ نام ہی -

(متفقہ) بضم اول وتای فوقانی مشدد مفتوح وفای مکسور وقاف مفتوح باہاے زدہ - اتفاق کرنے والی چیز - دائرے کا نام اس لیے ہی کہ اسمین دونون بحرون کے ارکان خماسی ہونے مین وترکیب وتد وسبب مین بسبب اعداد متفق ہین -

(متقارب) بروزن متدارک - باہم دیگر نزدیک ہونیوالی چیز - اس بحر مین ہر رکن خماسی ہی - لہذا سب ارکان چھوٹے اور کوتاہ ہین بدین علت نزدیک نزدیک واقع ہین - اس لیے یہ نام ہی یا دو دو وتد کے درمیان ایک ایک سبب خفیف کا فاصلہ ہی بدین وجہ اوتاد مین قربت ہی یا دو دو سبب خفیف کے درمیان صرف ایک ایک وتد مجموع ہی بدین جہت اسباب مین تقارب ہی یا اوتاد کی نزدیکی اسباب کے ساتھ اور اسباب کا قرب اوتاد کے ساتھ ہی بدین وجوہ یہ نام ہوا -

(متقاطر) بروزن متدارک - تقاطر سے ماخوذ ہی جسکے معنے گروہ گروہ آنا اور پے درپے قطرے ٹپکنا - عرب مین بولتے ہین تَقَاطَرَ الْقَوْمُ یعنے گروہ گروہ آئے - متقارب کے ساتھ اس بحر کو گروہ ہونے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا - یا ایک متقارب کے ساتھ اس بحر متدارک کا دوبارہ ملنا گویا پے درپے قطرے ٹپکنا ہی -

(متمم) بضم اول وتای فوقانی مفتوح ومیم اول مشدد مکسور - تمام کرنے والا - وزن کا نام بدین وجہ رکھا کہ اوسکے عروض وضرب بلکہ تمام ارکان سالم ہوتے ہین - اس سلامتی کو تتمیم سے تشبیہ دی -

(مثلث) بضم اول وفتح ثای مثلثہ ولام مشدد مفتوح - وہ چیز جسمین تین عدد شامل ہون وزن کا نام اس لیے ہی کہ اوسمین تین رکن ہوتے ہین - نظم کا نام اسواسطے کہ اسمین تین مصرعے ہوتے ہین -

(مثل) بالکسر مانند - چونکہ اصول افاعیل باشتراک فعل باہم مانند ہین لہذا یہ نام ہی -

(مثمن) بروزن مثلث - ثمانیہ سے ماخوذ ہی جسکے معنے آٹھ - بیت مین آٹھ رکن ہونے سے یہ نام ہوا -

(مثنیٰ) بروزن مثلث آخر الف مقصورہ - اثنان سے بنا ہی جسکے معنے دو - تمام بیت مین دو رکن ہونے سے وزن کا یہ نام رکھا -

(**مجتث**) بضم اول وجیم تازی ساکن وتاے فوقانی مفتوح مع ثاے سہ نقطہ - جڑ سے اوکھیڑی ہوئی چیز - بحر کا نام اس سبب سے ہی کہ گویا اسکو بحر خفیف سے اوکھیڑا ہی کیونکہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو فاعلاتن کے ہی اور اسمین مقدم پس درمیان سے اوکھیڑ کر شروع پر رکھدیا ہی - محقق کہتے ہین کہ میرے نزدیک عربی مین اسکو سوا مجزو کے مستعمل نہین کرتے اور مجزو کیا ہی گویا جڑ سے اوکھیڑا ہوا وزن ہی اس تسلسل سے اسکا نام مجتث رکھا -

(**مجتلبہ**) بروزن متفقہ - اجتلاب سے ماخوذ ہی جسکے معنے کھینچنا اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانا - دائرے کا نام اسواسطے ہی کہ اسکو دائرہ مختلفہ سے کھینچکر لے گئے ہین یعنے مفاعیلن اسکا بحر طویل سے اور مستفعلن بحر بسیط سے اور فاعلاتن بحر مدید سے لے اوڑے ہین - بقول بعض جلب بفتح اول وسکون دوم وبہم فتح دوم کثرت کے معنے پر ہی اور اس دائرے کی بحرون کے فروع بکثرت مستعمل ہین اسلیے مجتلبہ کہا -

(**مجزو**) بفتح اول وسکون جیم عربی وزاے معجمہ مضموم وواو معروف - جزو کی ہوئی شی - وزن سے ایک حصہ یعنے ایک جزو آخر نکال ڈالتے ہین اس لیے وزن کو مجزو کہتے ہین -

(**محدث**) دوم حاے حطی بروزن مجتث - نئی پیدا کی ہوئی چیز - اخفش نے متدارک کو نیا پیدا کیا اسلیے یہ نام ہی -

(**مخضرم**) بضم اول وحاے حطی مفتوح وضاد معجمہ ساکن وراے مہملہ مفتوح - خضرمہ سے ہی جسکے معنے خلط کرنا - فیروزآبادی نے اسکے سب حروف مہملہ بھی کہے ہین یہ اور مخضرم بجاے معجمہ وضاد معجمہ دونون ایک ہین -

(**محقق طوسی**) بترکیب اضافی - علامۂ قمقام خواجہ نصیرالدین محمد حسن طوسی علیہ الرحمہ کا لقب ہی بروز شنبہ یازدہم جمادی الاولے سنہ پانصد ونود وہفت ہجری مقام جہرود متعلقۂ قم من مضافات طوس مین پیدا ہوئے اور ہفتاد وپنج سالگی مین انتقال فرمایا ~ نصیر ملت ودین پادشاہ کشور فضل * یگانہ کہ چو او مادر زمانہ نزاد * بسال ششصد وہفتاد ودو بذی الحجہ *

بر وزن سجد ہم اندر گزشت در بغداد ؛ یہ پانچ واسطون سے حکیم بوعلی سینا کے شاگرد ہین اثنا عشری مذہب اور اکثر علوم کے عالم تھے بہت کتابین منقول و معقول مین تصنیف فرمائین اونمین سے اونکی ایک کتاب علم عروض مین بھی معیار الاشعار نام مشہور و معروف ہی۔

(**مخترع**) اول مضموم وخاے معجمہ ساکن وراے مہملہ مفتوح بعد تاے فوقانی آخر عین مہملہ۔ نئی باہر نکالی ہوئی چیز۔ یہ اختراع سے ہی۔ متدارک کا نام اس لیے ہی کہ خلیل کے بعد اخفش نے فعولن کے اجزا سے اسکو نیا باہر نکالا۔

(**مختلفہ**) دوم خاے معجمہ بروزن متفقہ۔ اختلاف رکھنے والی شی۔ دائرے کا نام اس سبب سے ہی کہ اوسکے ارکان خماسی وسباعی ہونے مین باہم مختلف ہین۔ بعضے کہتے ہین کہ اوسکے بحرون کے ارکان سباعی باہم مختلف یعنے مفاعیلن مستفعلن فاعلاتن ہین۔ مولف کی راے مین بسبب اشتراک خماسیات اسکے سباعی ارکان کل دوائر سے مختلف ہین لہذا یہ نام ہی۔

(**مخضرم**) بروزن محضرم وبجاے محضرم۔ اخفش کہتا ہی اسمین حرف دوم خاے معجمہ وسوم ضاد معجمہ ہی اور یہ ماخوذ ہی آب خضرم سے جو کہ کثیر و وسیع ہی پس شاعر مخضرم وہ ہین جو کہ جاہلیت واسلام کے زمانے کو بکثرت پاچکے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ بمعنی گوش بریدہ ہی یعنے وہ شاعر کہ زمانہ جاہلیت سے زمانۂ اسلام کی طرف قطع ہو کر آگئے۔ اصمعی کہتا ہی کہ وہ شخص جسکی وفات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی ہو اور حضرت کو کلان سالی مین دیکھا ہو اور اسلام نہ لایا ہو لیکن ابن رشیق طبقات مین لکھتا ہی کہ اصمعی نے غلط کہا کیونکہ لبید وجعدی دونون مخضرمین شاعر ہین اور صفات مذکورہ نہین رکھتے تھے۔ بعضون کے نزدیک وہ شخص جسکی نصف عمر زمانۂ جاہلیت مین اور نصف اسلام مین کٹی ہو۔ کَمَا صَرَّحَ سَعْدُ الشَّارِحِیْن یہ اور محضرم بجاے حطی وضاد معجمہ دونون لفظ ایک ہین۔

(**مدنی الطبع**) بفتحتین وکسر نون مع تحتانی مشدد باضمہ وطاے حطی مشدد مفتوح بابای موحدہ ساکن۔ یہ لفظ مرکب مدینہ سے منسوب ہی۔ ایسی ذات جسکی صفات مین یہ بات ہو کہ بستی کے بغیر

اوسکا گزارہ ہو سکے اس لیے انسان کو کہتے ہین کیونکہ ایک آدمی کی حاجت اس عالم مین دوسرے سے متعلق ہی ایسے اجتماع کثیرہ کو مدینہ کہتے ہین - ہکذا فی الاخلاق -

(مدید) بروزن فعیل کھنچی ہوئی چیز اور بمعنی دراز - بحر کا نام اس لیے ہی کہ اسکو طویل سے کھینچا ہی - بقول بعض دو دو سبب اوسکے ارکان سباعی کے اطراف مین کھنچے ہوے ہین - بعض کہتے ہین کہ اوسکے ارکان سباعی کے گرد ارکان خماسی کھنچے ہوے ہین یا بالعکس - اسیلئے اسکو مدید کہا -

(مذیل) بضم اول و ذال معجمہ و یاے معروف - دراز کرنے والی شی - یہ اذالہ سے ہی اور اذالہ ذیل سے جسکے معنے دامن اور دامن زمین تک لٹکانا اور جو چیز کہ زمین پر کھینچتی ہوئی چلے - بحر مستحدث کا نام اس لیے ہی کہ اوسمین وہ ارکان سباعی آغاز پر ہین جنکے درمیان وتد مفروق ہی اور اسباب خفیفہ اطراف مین پس گویا وہ سبب وتد مفروق سے علیحدہ ہو کر لٹک پڑے ہین -

(مراقبہ) بروزن مفاعلت - ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور یہ رقیب سے ماخوذ ہی اور رقیب منازل قمر سے ایسی منزل کا نام ہی کہ جب وہ طلوع کرے مشرق کی طرف تو اوسکی منزل مقابل مغرب کی جانب غروب کرے اور منازل قمر سب اٹھائیس ہین - چونکہ فاعلاتن فاعلاتن کے تن فا درمیانی کے نون اور الف مین سے کسی ایک کا سقوط اور ایک کا ثبوت واجب ہوتا ہی اس لیے اس سقوط و ثبوت معًا کو ایک منزل کے طلوع اور ایک منزل کے غروب سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا یون ہین مفاعیلن کے یا و نون کی تشبیہ بھی سمجھ لو -

(مربع) بروزن مثلث - وہ چیز جسمین چار اعداد شامل ہون یہ ربع سے ہی - بیت مربع مین آخر تک چار ہی رکن ہوتے ہین اسیلیے یہ نام ہی -

(مردفہ) بضم اول و فتح راے مہملہ مع دال مہملہ مشدد مفتوح و فاے مفتوح با ہاے زدہ - در پے آیا ہوا اور وہ شخص جو کسی کے پیچھے سوار ہو یہ ردف بالکسر سے ہی - قافیہ مردفہ مین حرف علت بے فاصلہ روی کے پیشتر واقع ہوتے ہین - لہذا سوار مذکور سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا -

اور ردف ایک کوکب کا نام جو نسر طائر کے قریب واقع ہی پس حروف علت کو اوسی کوکب سے مشابہ کرکے مردفہ کہا جیسے کاروبار کا الف و نور ظہور کے واو اور اسیر ظہیر کے تحتانی حروف ردف ہین اور یہ سب قافیے مردفہ ہین۔

(**مرکّن**) بضم اول و فتح رائے مہملہ مع کاف تازی مشدد و مفتوح آخر نون ساکن۔ یعنی پستان بزرگ اور وہ ناقہ جسکے تھن بڑے بڑے ہون۔ کذا فی الصراح۔ بحر مہمل مستحدث کا نام اس لیے ہی کہ اسکا ہر مصرع خلاف قاعدہ ایک رکن زیادہ رکھتا ہی گویا اوسکا تھن بڑھ گیا ہی۔

(**مزاحف**) بضم اول و زائے معجمہ و حائے حطی مفتوح۔ گری ہوئی چیز اور اپنی اصل سے دور ہوئی شئی۔ یہ زحاف سے ہی جسکا ذکر ہو چکا۔

(**مستزاد**) بضم اول و سکون سین مہملہ و تائے فوقانی و زائے معجمہ مفتوح۔ جو چیز کہ زیادہ کی گئی ہو۔ چونکہ آخر بیت یا آخر مصراع ایک جزو بڑھاتے ہین یا معنی بڑھاتے ہین بدین جہت اوس جزو کا نام ہی۔

(**مسجع**) بروزن مربع سخن باقافیہ۔ سجع بالفتح سے ماخوذ ہی جسکے معنے کبوتر یا قمری کی آواز اور اونکا بولنا۔ تحقیق یہ ہی کہ اگر قافیے نثر مین درمیان فقرہ و آخر فقرہ ہون تو وہ نثر مرصع ہی اور اگر صرف فقرے کے آخر مین ہون تو وہ کلام مسجع ہی اور اگر نظم مین درمیان شعر بھی ہون تو وہ کلام مسمط ہی اور اگر صرف آخر مین ہون تو اوس کلام موزون کو مقفّی کہتے ہین۔

(**مسدس**) بروزن مربع۔ وہ شئی جس مین چیزین چھ شامل ہون۔ یہ سدس سے بنا ہی جسکے معنے چھ۔ بیت مین چھ رکن اور نظم مین چھ مصرعے ہونے سے یہ نام دونون کا ہوا۔

(**مسمط**) بروزن مربع۔ تاگے مین گوندھے ہوئے موتی۔ سمط بالکسر سے ہی یہ وہ تاگا جسمین موتی یا پوتھ پروی ہو۔ وہ بیت جسمین تین یا چار جگہ ایک قسم کا قافیہ ہو اور وہ نظم جسمین تین مصرعے سے لیکر دس مصرعے تک ہون۔ تین مصرعے والی نظم مثلث ہی۔ چار والی مربع۔ پانچ والی مخمس۔ چھ والی مسدس۔ سات والی مسبع۔ آٹھ والی مثمن۔ نو والی متسع۔ دس والی معشر۔

الغرض یہ آٹھون مسمط کی قسمین ہین۔

(مشاکل) بضم اول وشین معجمہ مع الالف کشیدہ وکسر کاف تازی مع لام ساکن۔ مانند اور ہمشکل ہونے والا۔ یہ مشاکلت سے ہی جسکے معنے ہمشکل ہونا۔ باقی تشاکل مین دیکھو۔

(مشتبہہ) بضم اول وسکون شین معجمہ وتای فوقانی مفتوح ویای موحدہ مکسور وہاے مظہرہ مفتوح بانای زدہ۔ دائرے کا نام اسواسطے ہی کہ اسکے ارکان مفروقی یعنے مس تفع لن وفاع لاتن ارکان مجموعی مستفعلن وفاعلاتن سے تلفظ مین مشتبہ ہین۔

(مشطور) کمفعول۔ نصف گرایا ہوا۔ شطر بالفتح سے ہی جسکے معنے پارہ نصف اور ایک چیز کو دو نیمہ کرنا۔ عرب کہتے ہین اُحْلُبْ حَلْباً لَكَ شَطْرُهٗ دودہ لے دودہ کہ تیرے واسطے نفع کا حصہ ہی۔ وجہ ظاہر ہی کہ جب ایک بیت کو نصف کرکے ایک حصے کو پوری بیت سمجھتے ہین تو اُسپر یہ تعریف صادق آتی ہی۔

(مصرع) بکسر اول وسکون صاد مہملہ وراے مفتوح باعین بے نقطہ۔ صرع بفتح اول وکسر اول سے ماخوذ ہی۔ جسکے معنے زمین پر گرا دینا اور درخانہ کو دو طاق کرنا۔ کذا فی المنتخب مصرع ومصراع ومصرعہ اوسکے صیغہ آلہ یعنی کواڑون کا ایک پٹ۔ بیت یعنے گھر کے واسطے پٹ ضرور ہی اور بیت شعر کے لیے مصرع واجب اور جس طرح ایک پٹ سے دروازے کی محافظت نہین ہوسکتی اسیطرح ایک مصرعے سے بیت ادھوری رہتی ہی۔ مُصَرَّع بضم اول وفتح دوم وتشدید وفتح سوم تصریع سے ہی جسکے معنے پٹک دینا اور بیت کے مصراع اول مین بھی قافیہ لانا۔ ہکذا فی الصراح۔ چونکہ مصرع مشدد مین توافق وزن وتوافق قافیہ وتغیر رکن عروض کی شرط ہی لہذا مصرع اول مین خود بخود قافیہ ہوجائیگا اور مصرع مشدد کہلائیگا گویا دروازے کے دو پٹ پورے ہوجائینگے۔

(مضارع) بضاد معجمہ بوزن مشاکل۔ چیز مشابہ۔ مضارعت سے بنایا ہی جسکے معنے مشابہت یہ بحر شروع مین ازردی رکن بحر ہزج سے مشابہ ہی اور دونون مسدس الاصل ہین اور بنا ین

مجزو لہذا یہ نام ہی- خلیل نے نہایۃ مین کہا ہی کہ بحر مقتضب سے مشابہ ہی کہ دونون مین وتد مفروق ہی اور بحر خفیف سے مشابہ ہی کہ دونون مین وتد مفروق اور وتد مجموع ہی- سیفی کہتا ہی کہ بحر منسرح سے وتد مفروق ہونے مین مشابہ ہی ان وجہون سے یہ نام ہوا- مؤلف عرض کرتا ہی کہ دائرۂ مشتبہہ کی کل بحرین وتد مفروق اور وتد مجموع پر مشتمل ہین پھر سب مین مشابہت باہمی ہوگی مضارع کی خصوصیت بیکار ہی ہان یہ کہہ سکتے ہو کہ بحر مشاکل سے اپنے دونون ارکان مین مشابہ ہی لیکن مشاکل عرب مین غیر مستعمل ہی بدینوجہ وجہ اول معقول ہی-

(**مضاعف**) بروزن مزاحف- دوچند اور زیادہ کی ہوئی چیز- یہ ضعف بالکسر سے ہی- وزن کو دوچندان یا زیادہ کرتے ہین اس لیے یہ نام ہی-

(**مطرد**) بضم اول وطاے حطی مشدد مفتوح وکسر رای مہملہ مع دال ابجد مستقیم اور ایک وتیرہ پر رہنے والا اور ایک دوسرے کے پیچھے ہونے والا- یہ اطّراد بالکسر ومشدد سے ہی شاذ کی ضد اس لیے ہی کہ عام طور پر مستقیم رہتا ہی-

(**مطلع**) بفتح اول وسکون طاے مطبقہ ولام مفتوح مع عین مہملہ- آفتاب اور ہر چیز کے نکلنے کی جگہہ یہ طلوع بالضم سے ہی- ایک نظم مقررہ کا پہلا شعر اسواسطے ہی کہ وہان سے اوس نظم نے گویا طلوع کیا- رکن اول مصراع دوم کو اس لیے کہتے ہین کہ دوسرا مصرع اوس مقام سے شروع ہوا ممکن تھا کہ مصراع اول مین یہ نام رکھتے لیکن اصطلاحًا فرق رکھا جیسا کہ ابتدا مین-

(**معاقبہ**) بروزن مراقبہ- ایک دوسرے کے پیچھے آنا- یہ عقب بفتح سے ہی جسکے معنی پس چیزی آمدن- ہکذا فی المنتخب والصراح- دو اسباب خفیفہ کے دونون ساکنون کے ثبوت وسقوط معًا کا نام اس لیے ہی کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہین

(**معقد**) بروزن مثلث- مضبوط بندھا ہوا- مصراع اول مصراع دوم سے اسمین معنیً ولفظًا

وابستہ ہی اسواسطے یہ نام ہی۔

(**مفاعیل**) مفعول کی جمع کثرت ہی باقی افعال مین دیکھو۔

(**مقتضب**) بضم اول وسکون قاف وفتح تای فوقانی وضاد معجمہ۔ کاٹا ہوا اور تراشا ہوا۔ یہ اقتضاب سے ہی جسکے معنی بریدن۔ اس بحر کو بحر منسرح سے تراشا ہی اس لیے یہ نام ہی کیونکہ دونون کے ارکان ایک ہین فقط تقدیم وتاخیر کا فرق ہی۔ بقول بعض اقتضاب سخن معنی ارتجال سخن ہی یعنے بدیہہ کہنا اس کا وزن بھی بدیہہ ہوتا ہی یعنی نہایت روان۔ محمد ابن قیس کہتا ہی کہ اسکو بحر سریع کے رکن سوم یعنے مفعولات سے قطع کیا ہی لہذا یہ نام دیا ہی۔ بعضے کہتے ہین کہ منسرح کا پہلا رکن قطع کرو تو مقتضب مجزو پیدا ہوگا پس مجزو اور مقتضب کے ایک سعنے ہین یعنے جزو کردہ شدہ وقطع کردہ شدہ لہذا یہ نام رکھا۔

(**مکانفہ**) بروزن مفاعلۃ۔ پورا لینا اور ایک دوسرے کی یاری کرنا۔ کنف بالفتح سے ہی جسکے معنی کسی چیز کو لے لینا اور نگاہ رکھنا۔ ہکذا فی الصراح۔ دو سبب کے ساکنون کو معاً گرا دینا یا معاً بحال رکھنا یا ایک کا سقوط اور ایک کی بحالی۔ یہ تین حکم ہوئے پس تینون احکام معاقبہ اور مراقبہ کا مجموعہ ہین اور اوسی حکم مجموعہ کا نام مکانفہ رکھا گویا دونون کو پورا لے لینا ہی اور یہ مکانفہ اونکے احکام کی محافظت ونگہبانی کرتا ہی لہذا اس نام سے موسوم کیا۔

(**ملمع**) بروزن مربع۔ روشن اور درخشان کیا ہوا اور سونا چاندی چڑھانے سے چمکایا ہوا ایک زبان کی پوری نظم مین دوسری زبان کا ایک مصرع یا ایک بیت یا زیادہ ملا دینا گویا اوس نظم کو چمکانا اور ملمع کرنا ہی۔

(**منتزعہ**) بضم اول وںون ساکن وتای فوقانی مفتوح وزای معجمہ مکسور وعین مہملہ مفتوح یا ہای زدہ۔ باہر کھینچی ہوئی چیز۔ یہ انتزاع سے ہی جسکے معنی باہر کھینچنا اور راہ کھڑ جانا اور اکھیڑنا اسکا مادہ نزع ہی۔ چونکہ دائرہ سالمہ سے دائرہ مزاحفہ کو باہر کھینچتے ہین اس لیے یہ نام ہی۔

منتظم - بضم اول وسکون نون وتاے فوقانی مع ظاے منقوطہ مفتوح - پرو دیا ہوا اور جو
چیز کہ درست ہو گئی ہو - متدارک کا نام اسلئے ہے کہ اخفش نے اسکو دائرہ متقارب
مین پرو دیا اور اس سے دائرہ درست ہو گیا -

(منتقص) بروزن منتظم - کم کی ہوئی شے - انتقاص سے ہے جسکی معنی کم کرنا اور کم
ہونا ہکذا فی الصراح - عروض وضرب مین نقصان ہونے سے یہ نام رکھا -

(منسرح) بضم اول وسکون نون وسین مہملہ مفتوح وکسر راے مہملہ مع حاے حطی - برہنہ
وتیز رو - یہہ انسراح سے ہے جسکی معنی آسانی وروانی اور مفارقت اور جامے سے باہر آنا اس
بحر کے دو مستفعلن کو مفعولات درمیانی آپس سے جدا کرتا ہے لہذا یہ نام ہی بقول
بعض اسکی ہر رکن کی آغاز پر دو دو سبب خفیف ہین دراسے اوسمین آسانی اور روانی ہی بعضے
کہتے ہین کہ اسکا ایک ایک مصرع انتہا ایک ایک رکن کا ہوتا ہے گویا اصل سے بالکل برہنہ
ہو گیا اور جامہ اصلی سے نکل آیا -

(منعکسہ) بروزن منتزعہ - باز گونہ ہونیوالی چیز - انعکاس بالکسر سے ہی جسکی معنی باز گونہ
اور ایک جسم صاف مین دوسری صورت کا نمودار ہونا - دائرہ مستحدث کا نام اسواسطے
رکھا کہ دائرہ مشتبہ کے برعکس ہی یعنی مشتبہ کی ہر بحر مین دو دو وتد مجموع ہین اور ایک
ایک وتد مفروق اور منعکسہ کی ہر بحر مین ایک ایک وتد مجموع اور دو دو وتد مفروق - یا
تلفظ کی روسے دائرہ مشتبہ کے ارکان اسمین الٹے دکھائی دیتے ہین اسوجہ سے یہ نام رکھا -

(منفردہ) بروزن منتزعہ - جو چیز کہ تنہا ہو - انفراد بالکسر سے ہی جسکے معنی تنہا ہو جانا
خلیل نے بشیر صرف بحر متقارب کا یہہ دائرہ بنایا تہا اسواسطے یہ نام بتایا تہا -

(منہوک) کمفعول - لاغری سے گلایا ہوا - انہاک بالکسر سے ہی جسکے معنی ضعیف و لاغر
کردینا اور عقوبت کرنا - جیسے بولتے ہین نہکتہ الحمی یعنے لاغر کیا اوسکو تپ نے
بعض کہتی ہین نہک الضرع سے ہے یعنی چہاتی مین جسقدر دودہ تہا کہینچ لیا -

وزن کا نام اسواسطے ہی کہ وافی مسدس ہین اسمین وہی رکن رہجاتے ہین اس نقصان ارکان کو لاغری سے یا چار رکن نکلجانے کو بالکل دودہ کہینچ لینی سی تشبیہ دیکر یہ نام رکہا۔

(موازین) بوزن مفاعیل میزان کی جمع ہی جسکے معنی ترازو۔ چونکہ ارکان سے شعر کے اجزا تولے جاتے ہین لہذا یہ نام ہے۔

(مواسع) بضم اول وکسر سین مہملہ مع العین مہملہ۔ وسعت وفراخی رکہنی والی چیز دینے ہی جسکی معنی کشادگی۔ اس بحر کے صدر مین سبب کے بعد فاصلہ صغری موجود ہی بدین سبب رکن مین وسعت آگئی ہی اور بحر کشادہ جبین ہوگئی ہی۔ اسواسطے یہہ نام رکہدیا۔

(مؤتلفہ) بروزن منتزعہ۔ الفت رکہنے والی شئے۔ ایتلاف سے ہی جسکی معنی باہم موافق ہونا اس دائرہ کی سب ارکان یکسان ہین یعنی ہر ایک مین وتد مجموع اور فاصلہ صغری ہی اور باہم موافقت ہی۔ بعض کہتی ہین اسکے رکن مکرر ہین اور اجزاے مکرر باہم مؤتلف ہوتے ہین اسلئے مؤتلفہ نام ہوا۔

(موحد) بضم اول وفتح واو وحاے حطی مشدد مکسور آخر دال مہملہ۔ وحدت کہنی والی یعنی ایک ہونیوالی شئی۔ وجہ مناسبت ظاہر ہی کہ شعر موحد بحر مین ایک ہی رکن ہوتا ہی۔

(موفور) کمفعول بمعنی تمام۔ چونکہ خرم سے بچے ہوی رکن مین کوی حرف ناقص نہین بلکہ اوسکے سب اجزا وفور یعنی تمامی کے ساتہہ موجود ہین لہذا یہ نام ہے۔

(مہلہل) بضم اول وہر دو لام ساکن وہاے اول مفتوح ودوم مکسور یعنی تیز اور شاعر دقیق۔ یہہ امرء القیس شاعر بن ربیعہ کوفی کا لقب اسواسطے ہی کہ اوسنے ایک شعر مین جو کہ بحر کامل مضمر مین ہے (ہلہلت) کا لفظ کہا یون ہے ۔ لما توغل فی الکراع ہجینہم ہلہلت اثار مالکا او صنبلا ۔ جسوقت کہ چوپاون کے [illegible] قطع مین اونمین سے بدقوم نے مبالغہ کیا قریب تھا کہ مین جون کا عوض لون یا مالک یا ضنبل سے ضنبل بکسر صاد مہملہ قبیلہ تغلب مین سے ایک شخص کا نام ہے بعض کہتی ہین کہ مہلہل امرء القیس کے

ماسون کا نام ہے۔ ہکذا فی القاموس۔

نون

(نحر) بالفتح اونٹ کو کشتہ کرنا اور سینے کو چیرنا اور زخمی کرنا۔ ہکذا فی الصراح۔ سیفی کہتا ہے کہ مفعولات سے صرف مف باقی رہگیا تو گویا رکن کو بالکل کشتہ کیا بدین مناسبت یہہ نام دیا۔ موٴلف کے قیاس مین مف عولات سے پہلے ات کو گرایا پہر عو کو۔ لہذا رکن کے سینے مین دو زخم لگے اور اونٹ کو بہی اسیطرح نحر کرتے ہین اسلئے یہ نام ہے۔

(نصیر المحققین) تحقیق کرنیوالون کے مددگار۔ راقم الحروف نے محقق طوسی کا اکثر یہی نام لیا ہے۔

(نقرہ) بفتح اول و سوم۔ نقر بالفتح سے ہے اور نقر کے معنی مرغ کا دانہ چننا اور بار بار انگلی مارنا از صراح و منتخب۔ سعد الشارحین کہتے ہین کہ نقر بالفتح در اصل مرغ کا دانا چننا اور اوس سے مراد ناخن یا مضراب مارنا تار وغیرہ پر تاکہ آواز نکلے اور اوسکی جمع نقرات ہے

(نقص) بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی۔ ایک حرکت اور ایک حرف کی سقوط سے گویا رکن مین نقصان آیا اسلئے یہہ نام بتایا۔

واو

(وافر) بکسر فا۔ بمعنی بسیار۔ و فور بضمتین سے ہے جسکے معنی تمام ہونا اور زیادہ ہونا دائرہ موتلفہ کی پہلی بحر کا نام اسواسطے رکہا کہ حرکات اسمین بہت ہین بقول بعض اشعار عرب اس بحر مین بہت ہین لہذا یہ نام ہے۔ بحر متوفر مہمل کا نام اسلئے ہے کہ اوسمین اسباب خفیفہ وافر ہین۔

(وافی) بروزن کافی۔ تمام و بسیار۔ بیت کا نام اسواسطے ہے کہ اوسکا ایک مصرع کے تمام ارکان دائرہ کے بمعدد ہوتے ہین۔ یا اس لئے کہ وافی نام ہے اور نام خاص اور عام بہت ہوتا ہے۔ علامہ زمخشری قسطاس مین ایسا ہی کہتے ہین۔

کل مصراع استوفی دائرۃ فهو التام واذا لم یأت الانتقاص علی جمیع جزئہ الاخیر فهو الوافی - یعنی جو مصراع کہ مشتمل ہو جمیع اجزاے دائرہ پر باعتبار عدد اور سلامت ارکان کے وہ تام ہے اور اگر مجزو نہو تو وافی ہے۔

(وتد) بالفتح وتاے فوقانی مفتوح آخر دال مہملہ - یعنی میخ ہے - میخ رسی کے ساتھ خیمہ مین درکار ہوتی ہے اس لئے سبب کے ساتھ جزو بیت کا یہ نام رکھا - پھر وتد مین جسکے متحرک پاس پاس جمع ہین اوسکو مجموع اور جسکی متحرکو نمین علحدگی اور فرق تھا اوسکو مفروق کیا

(وزن) بالفتح وزاے معجمہ - سنجیدگی اور تولنا شعر کے متحرکات وسواکن کے نظام کو ارکان سے ملانا اور تابع کرنا گویا اوسکا تولنا ہے۔

(وقص) بالفتح وقاف وصاد مہملہ - گردن توڑنا - فاصلہ صغری کے متحرک دوم کو ساکن کرکے گرانا گویا اوسکی گردن توڑنی ہی - بقیاس مولف متفاعلن مین میم کہ بیچ حرف ہے اور سر کے بیچ گردن ہوتی ہی بدین جہت سقوط تا کو گردن شکنی سے تشبیہہ دیکر یہ نام رکھا

(ہاے ہوز)

(ہتم) بالفتح وتاے فوقانی - دانت جڑ سے توڑ ڈالنا - یعنی خفیفین متوالی کے آخر مین ایک پورا سبب اور ایک حرف اور ایک حرکت کو گرانا گویا رکن کا دانت جڑ سے توڑنا ہی بدین قیاس یہہ نام ہی - یا مفاعیلن سے یلن مع حرکت عین ماقبل نکال ڈالنا جڑ سے دانت توڑنیکی ساتھ تشبیہہ ہی بدین رو کہ عین کی جڑ مین یہان یاے تحتانی لگی تھی۔

(ہزج) بفتح اول وزاے معجمہ مفتوح مع جیم تازی ساکن - کمان کا کڑکنا تیر چلتے وقت اور آواز رعد اور آواز خوش اور سرود وترانہ کی ایک قسم ہے - کذا فی الصراح والمنتخب - بقول محمد بن قیس ہزج کے معنی آواز کا ہلانا اور پھیرنا جسکو عربی مین ترعید اور ہندی مین گٹکری بالکسر کہتے ہین اور غناے عرب ترعید دار اکثر اسی بحر مین ہوتی ہین لہذا یہ نام ہو

سیفی کہتا ہے کہ اس بحر مین اول وتد مجموع ہے اور اسکے بعد دو سبب خفیف وریہ التزام مد صوت اور آواز ہلانے اور پہیرنے کیواسطے ممد و معاون ہی بدین ترتیب یہ نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ہزج دراصل کلام متقارب کو کہتے ہین اور اسکے ارکان کے آخر مین دو سبب متقارب آئی ہین اس تقریب سے یہ نام رکھا۔

فیروزآبادی قاموس مین کہتا ہے کہ الہزج محرکۃ من الاغانی وفیہ ترنم وصوت مطرب وصوت فیہ بحج وکل کلام متدارک متقارب

یعنے ہزج بالتحریک نغمون کے اقسام سے ایک قسم ہے اور اوسمین ترنم ہوا اور آواز خوش آور دہ آواز جو میٹھہ جائے اور جو کلام کہ پی درپی اور قریب قریب تمام معنا ہ۔

نصیر المحققین علیہ الرحمہ ارشاد کرتے ہین کہ ہزج آواز با ترنم کو کہتے ہین پس اس بحر کو حسن وخوبی کیوجہ سے بدین نام نامور کیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ المعانی والصلوٰۃ علی محمد وآلہ الطاہرین

فصل دوم لغات متعلق پنگل

(الف)

(اکرت) الف ممدودہ وکسر کاف عربی ورای مہملہ ساکن وتای فوقانی موقوف بمعنی صورت یہہ کری سے بنا ہے۔

(آپاتا لکا) الف ممدودہ وبای پارسی بالف (آگم) کیکا آنا تنتر شاستر یعنے علم دعوت کشیدہ اور تاے فوقانی بالف کشیدہ وکسر لام (آنند) خوشی وکاف تازی بالف تحت الثری کی شی۔ (اچیترا) متلون۔ ایک تارہ کا نام جسکے (آریا) دوم رای مہملہ۔ مالک۔ بزرگ۔ قریب جدکرا ہے۔

(اتّھ کتا) بفتح ہمزہ وتای فوقانی مشدد مکسور (ادام) ازاد بڑا زبردست - بڑی رسی -
وتحتانی مخلوط مع واو معدولہ وسکون کاف تازی (اردہ) برابر کا حصہ یعنے نصف -
وتای فوقانی بالف کشیدہ - اسکی اصل اتھو (ارن) سمندر -
کھا بہا مخلوط ہے - ات بمعنی بزرگ اور (ارنو) سمندر
او کھنہ بمعنی جان سے مرکب ہے یعنی جان بزرگ (اُشٹی) یہہ اشٹ سے منسوب ہے - اشٹا دیکھو -
ومبالغہ - (اُشٹنک) بضم ہمزہ وسکون شین معجمہ
(ات شرکرا) ات معلوم شرکرا بمعنی شکر کسر نون آخر کاف تازی - اگ اور ریپ اور
ایک ملک کا نام - کنکری - نہایت شیرین - جلد کام کرنیوالا -
(ات وہرت) ات بفتح ہمزہ وکسر تک (اکشر) اسکا مادہ کشر ہے ا حرف نفی -
فوقانی - وہرت بکسر دال مہملہ مع ہا مخلوط کشر جو چیز فنا ہوجاے کل کے معنی دائمی قائم
وراہی مہملہ ساکن وتای فوقانی موقوف بڑا حروف تہجی -
متحمل اور صابر - (اگن) بفتح ہمزہ وسکون کاف پارسی ونون
(اتکرت) بضم ہمزہ وتای فوقانی ساکن بمعنی آتش -
وکسر کاف عربی و را مہملہ مکسور وتا فوقانی (اُل لالا) بہت سرخ یہہ بہاشا ہے -
شدہ - کاٹ ڈالنا - عمدہ باتیں کرنا - (امرت وچن) آب حیات کی مثل آواز
(اتکرت) بفتح ہمزہ وکسر تای فوقانی وکسر صدا سے شیرین -
کاف تازی وراہی مہملہ ساکن وتای فوقانی (امرت گت) ا حرف نفی - مرت موت
موقوف بڑی تدبیر - گت چال آب حیات کی مثل چال یعنی رفتار خوش
(اتشٹا) بفتح ہمزہ وتا فوقانی مشدد مکسور (املا) بے میل جنیہ یعنے صاف -
وشین معجمہ ساکن وتای ہندی بالف کشیدہ اسکا (انسار) بے سر والا - سر کے پیچھے چلنے والا
اشٹ بضم اول ایک تخم کا نام - بڑی گٹھلی ان بفتح اول وضم نون کسیکے پیچھے دوڑنا -

(انسپراس) ایک قسم کے برنون کی ترتیب کرنا جسکے سہارے رس وغیرہ چلیں- ایک صنعت کا نام بہاشا مین بجای قافیہ مستعمل ہے

(انتر) بفتح اول و سکون نون و فتح تاے فوقانی مع راے مہملہ بمعنی فرق-

(ان پھلا) بعد کوی چیز دینے والی

(انشٹ) اسکی اصل انشٹہ ہے- سرتی کا نام جو علم کی دیبی ہے-

(اندربجرا) بجر بمعنی الماس اندر کا ہتھیار وہ ہیرے کا ہے اور بقول بعض برق کا-

(اوپیندربجرا) بشن کا ہیرا- اسکی اصل اپ اندر بجرا ہی اپ اندر سی مراد یہان بشن ہے

(اودشٹ) خواہش کیا ہوا کسی شے کو اصل قرار دیکر اوس سے دوسری چیز نکال لینا

اصل الاصول-

(اوکتا) بضم اول و واو معدولہ و کاف تازی ساکن و تاے فوقانی بالف کشیدہ- جان بولی ہوئی بات-

(اہت) بفتح اول و کسر ہاے ہوز- دشمن درخت کی ایک قسم ہے-

(اہیر) اسکی اصل ابہیر ہے گوالونکی قوم-

باے موحدہ

(بدل لیکھا) تحریر برق- بدل کی اصل وِدُّت ہے-

(بدن مالا) بجلیون کا حلقہ-

(برت) کوی چیز قائم کرنا- دائرہ-

(برج بہاشا) بکسر اول و سکون راے مہملہ و جیم تازی سنسکرت مین اسکی اصل ورج بہاشا ہے- ورج بکسر واو بمعنی انبوہ و خلط و شمول- بہاشا بفتح موحدہ مع ہاے مخلوط و شین معجمہ بالف کشیدہ بمعنی آواز گفتگو برج اصطلاحاً ہندوستان مین ایک صوبے کا نام جو چوراسی کوس کے گرد پھیلا ہے اوسمین کئی بن شامل ہین جیسے برندابن اور متھرا اور گوکل وغیرہ- اوسی برج کی زبان کو برج بہاشا کہتے ہین-

(برن) قوم اور ذات اور حسن- حروف [illegible]

(بروا) اسکی اصل وردا بفتح واو [illegible] اور یہہ لفظ ورد سے [illegible]

(برہتی) بکسر اول و سکون راے مہملہ و [illegible] ہاے ہوز و تاے فوقانی یاے تحتانی معروف

بزرگ خان عورت - پری - (بیتال) ایک پہلوان کا نام جن و
(بسترگ) دنیا - چھوڑنا - پانی چھوڑنا - شیطان - دربان - اسکی اصل بیتیا
ہرن کی قسم - لک ہے اور وبیتا لک -
(بسندھادہر) زمین سنبھالنے والا - زمیندار (بیگونی) بہت تیز چلنے والی -
(بسنت تلک) بہار کا ٹیکا -

باے پارسی

(بشرام) محنت موقوف ہونا یعنی آرام (پاداکلک) پاؤں کا دکھہ دینے والا
(بشم) غیر برابر اور طاق - (پتاکا) علم کا پھریرا -
(بکرت) بکسر باے موحدہ وکاف تازی (پد) پاؤں رکھنے والا - چوتھا حصہ رکھنی والا
مکسور ورا مہملہ ساکن آخر فوقانی - بگاڑے (پدوہری) پاؤں رکھنی والی -
نیا ہے اور بکار بکسور کے معنی انجام اور صورت (پدپاوتی) کنول کے مثل ایک بیل کنول کا ہار
بدلنا - (پرم پد) درجہ اعلی اور وصل حقیقی -
(بموہا) زیادہ محبت دار اور بے محبت اور بیہنر (پرتی) سہارا دینا - سبب - جاننا -
(بنجن) بمعنی کنایہ اور صنعت کی قسم جسکو (پرستار) سینکوں کا جنگل پھیلاؤ
لکھنا بنجنا کہتے ہیں اور لفظ کی قوت کی (پریا) پیاری)
ایک قسم - (پرجلیا) روشن کرنیوالی - جلانیوالی
(بنٹ) بانٹنا اور تقسیم کرنا - یہ بہاشا ہے -
(بہید) قسم و نوع و فرق (پرمانکا) شمار رکھنے والی شے -
(بہنجنگ بات) سانپ کا چلنا (پرشٹا) بفتح اول و را مہملہ ساکن و
(بہدر براٹھہ) راجا کا ہاتھی - اچھا راجا - کسر تای فوقانی و شین معجمہ ساکن و بائے
(بیال) سانپ ہر جانور موذی ہندی بالف کشیدہ - عزت ایک جگہہ قائم ہونا
حرامزادہ ہاتھی - (پیرت چکتی) بکسر اول و را مہملہ ساکن آخر

تای فوقانی جگتی کا قایم ہونا۔ باقی جگتی مین دیکھو۔
(پرکرت) بکسر اول و رای مہملہ مفتوح و کسر کاف تازی و رای مہملہ ساکن مع تای فوقانی۔ عادت
(پرہرن کلکا) گلبازی
(پلت) ٹیڑھا چلنا اور کودنا اور آواز پڑھنا۔
(پل بنگم) پھلانگ مارنیوالا جیسے بندر یا مینڈک
(پلب) اسکی اصل پلو بلام مشدد و واو مفتوح ہی بمعنی برگ درخت۔ یہی بگڑ کر پالو بنا ہے۔
(پنڈ) گولا جسم۔
(پنچ چام) پانچ جینور۔
(پنکت) سطر۔ ہندی مین پانت مشہور ہے۔
(پنگل) اسکے چودہ معنی ہین ۱ سانپ کی ایک قسم ۲ بندر ۳ نو نعمتون میں سے کوئی نعمت ۴ ایک منی یعنے ملی کا نام ۵ زہرہ ستارہ ۶ برج تارا ۷ جو چیزکہ چراغ کی لوکا رنگ رکہے ۸ نبض کی ایک قسم ۹ قانون ملکی ۱۰ سرس کا درخت ۱۱ ابیوا کی قسم ۱۲ ایک درخت زہر دار ۱۳ ایک ساز کا نام ۱۴ ایک سانپ کا نام جسکا باپ کشپ بفتح کاف تازی و شین معجمہ مشدد مکسور و فتح بای فارسی ہے اور ماں کا نام کدرو ہے بفتح کاف تازی و دال مہملہ مشدد۔ مفتوح و رای مہملہ با واو معروف۔
(پاوتی) پہول والی۔

تای فوقانی

(تال) ہاتونکا بجانا۔ اہل موسیقی کی اصطلاح مین دو تین ماترا کا وقت۔ یہہ تڑ سے بنا ہی جسکی معنی پٹنیا۔
(تاٹنک) کان کا ایک زیور۔
(ترہنگی) تین جز رہنے والی شئے۔
(تروٹک) توڑنے والا۔ یہ ترٹ سے ہے جسکے معنی توڑنا۔
(ترسٹپ) بکسر اول و رای مہملہ مکسور و ضم تای ہندی مع بای فارسی۔ جو چیز تین جگہہ سے غیر برابر ہو۔
(تک) بضم اول و کاف تازی لفظونکی ہانسبت ملانی۔
(تلک) وہ ٹیکا جو ماتہے سے ناک تک سیدہا کہینچین۔
(تومر) ایک ہتیار جسکو گرز کہتے ہین۔

جیم تازی

(جات) گروہ۔ جو چیزکہ پیدا ہو۔
(جیت بہنگ) تشلیم کا ناش ہونا اور مٹنا۔
(جگتی) بفتح اول و کاف پارسی مفتوح و تای

فوقانی مع یاے معروف - زمین -

(جل ہرن) پانی کھینچنے والا -

(جل دہر مالا) گھنگھور گھٹائین -

(جمک) اسکی اصل یمک بفتح تحتانی ہے
مختلف معنون پر ایک لفظ کا بار بار آنا -

(جھولنا) جھولا -

(جیموت) بادل گھانس کی خوشبودار بیج پہاڑ -

جیم فارسی

(چاتک) ایک طائر مشہور جسکا نام پپیہا ہے -

(چامر) چنور

(چرن) پاون شاخ درخت -

(چرچری) راگ کی ایک قسم دل لگی
گھونگروا لے بال -

(چکر) بفتح اول وسکون کاف تازی آخر راے مہملہ
فوج کا قلعہ - کمہار کا چاک - ایک ہتھیار نقش -

(چکور) ایک طائر کا نام جسکا عشق چاند پر مشہور ہے
تلسی داس سے جر جی جر گر راج کشوری جے
مہیش مکہہ چند چکوری -

(چلیالا) چولی پہننے والی - یہہ بھاشا ہے

(چمریک) پھونرا -

(چنچل) ہولتے چنچل - بجلی - دولت - غیر ثابت

یہہ چر سے بنا ہے جسکے معنی چلنا -

(چندر کلا) چاند کا سولہوان حصہ - دکن کے
ورر بڑ ملک کا ایک باجا -

(چور) بفتحتین بمعنی چامر - بری گاو کی دم -

(چوپئی) چار پاؤن رکھنے والی چوپائی بھی
یہی ہے -

(چوپیا) چار پاون رکھنے والا - یہہ دونون برج
بھاشا ہین -

(چھند) خواہش دید -

(چھپی) چھہ پاون والا - شٹ پدا اسکی اصل ہے

دال مہملہ ہندی

(دانڈ) آخر دال ہندی - دانڈا -

(دوت) دری -

(درڑھ پد) ثابت قدم -

(درملا) بری چیزون سے ملا ہوا -

(دکھدائی) بضم اول و کاف مخلوط بہا ساکن
و دال مہملہ بالف کشیدہ و ہمزہ با تحتانی معروف
دکھہ دینے والا -

(دگھدبرن) اول مفتوح و کاف عجمی با ہاے
مخلوط ساکن و دال مہملہ موقوف جلانیوالا احرف

(دنڈ) اول مفتوح و دوم نون ساکن آخر دال ہندی

ڈنڈا۔

(ونڈک) ایک جنگل کا نام

(ونڈکلا) لاٹھی کا حصہ یعنے ڈنڈا۔

(ونڈکا) سوم دال ہندی بکسو چہارم کاف تازی بمعنی ونڈکلا۔

(دوہا) دو جگہہ سے قطع کیا ہوا بقول بعض یہ دویدا ہے اصلاً۔

(دوملا) دو سے ملا ہوا۔

(دہن) بفتح اول و ہای ہوز مفتوح و فتح نون آگ۔

(دہاری) اوٹھانے والا۔

(دہتا) رکہنے والا اسکی اصل دہرتا ہے بہاشا۔

(دہارا) بہت پانی برسنا۔گہڑیکا سوراخ۔گردہ

(دہرت) دال مہملہ بہای مخلوط مکسور و رای مہملہ ساکن آخر تای فوقانی۔ارام۔کوئی چیز اوٹھا لینا بہیجنا۔

(دیرگہہ) درخت کی بیل۔دو ماترا کا سر

(دیپک) چراغ۔

(دیپ مالا) چراغون کی قطار۔

(داڑل) ستار کی گت۔اس گت کو دیڑاڈہ بھی کہتے ہین۔

راے مہملہ

(رام) دل لینے والا۔

(راجیوگن) کنول کے درختون کا ذخیرہ اور جہنڈ۔

(رچرا) شیرین اور صبیح اور خوبصورت عورت

(رس) شیرین ذائقہ دار۔پانی رقیق چیز۔

(رمن) کہیلنے والا۔

(روڈا) بواو مجہول و دال ہندی بالف کشیدہ بڑا کنکر۔روڑا یہی مشہور ہے۔

(رولا) پانی۔آنولا کا درخت۔

(روپ مالا) خوبصورتی کا ہار۔

سین مہملہ

(سارنگ) پپیہا۔یعنی میر شکار۔

(سان ناسک) حرف سوم مضموم و ششم مکسور ناک کے ساتہہ تلفظ رکہنے والا۔

(سیری) سیر بمعنی ماہ تحتانی اسمین سمبندہ ہے یعنی نسبتی۔اسکا ترجمہ چاندنی۔

(سپرن پرپات) اچہے پتون کا ملنا۔گڑبڑی چال۔

(سپرتشٹا) بضم اول و فتح بای پارسی و کسر تای فوقانی و شین معجمہ ساکن و تای ہندی بالف کشیدہ۔تعریف کرنا اور عزت۔

(ست کرت) بفتح اول و تای فوقانی ساکن و کاف تازی مکسور آخر تای فوقانی یونا اور خاطرداری۔

(سدھادھر) امرت رکھنے والا یہ چاند کا لقب ہے۔

(سرسی) ابدار۔ رس رکھنے والا۔

(...گ دھرا) پیولونکا بار

(سکھدائی) بروزن دکھدائی۔ آرام دینے والا

(سکھد) بضم اول و کاف تازی مخلوط بہا مفتوح آخر دال مہملہ بمعنی سکھدائی۔

(...ل) پانی۔

(...ان) باعلان نون۔ برابر یہ سے سم مرکب ہے۔

(...) جفت اور برابر۔

(...) ملنے والا۔

(...) بکسر اول و نون نیم غنہ و کاف پارسی ... ہا بالف کشیدہ۔ وکسر یای ... مجہول و کاف تازی مکسور یای تحتانی ... وہ پلٹ پلٹ کر دیکھتا جاتا ہی

(...) شمار و تعداد۔

(...) عورتوں کا شمار ... معنی مرکب یہ سنسکرت سے بنا ہی۔

(...) بہدو سوزن۔

(سویا) ایک اور چوتھا حصہ۔

(سوم) چاند۔

شین معجمہ

(شبھ گت) اچھی چال۔

(شری) دولت۔ حسن۔ بزرگ۔ خداوند

(شرنگارنی) حسین۔ چھالیا ڈلی۔

(شرکرا) شکر بفتحتین اور ایک ملک کا نام۔

(ششش) چاند۔

(شکھا) چوٹی۔

(شنکھ) ناقوس۔ اسکو ہندی مین بسین مہملہ بولتے ہیں

کاف تازی

(کاما) کامدیو کی عورت جسکا نام رت بفتح رای مہملہ وکسر تای فوقانی ہے۔

(کاب) زہرہ تارہ۔ شاعری۔

(کرن) گوش۔

(کرتال) بفتح اول و رای مہملہ مفتوح و تای فوقانی بالف کشیدہ مع لام لکڑی کا باجا جو تال پر تالی کے عوض بجائیں۔

(کر) سورج کی کرن باقی اور شعاعین ہیں

(کرنا) نور سون مین ایک رس ایک درخت کا نام طفل یتیم۔ مہربانی۔

(کریٹ) تاج شاہی۔
(کرڑا) کہیل دل لگی۔
(کرت) بکسر اول و رای مہملہ مکسور آخر تای فوقانی
سترہ لاکہہ اٹھائیس ہزار برس کا زمانہ ست جگ
نتیجہ بنایا ہوا۔
(کرکھا) لڑائی مین ہتھیار لانیکی باتین کہنا
اسکو زبان رد کر کا بدون ہای مخلوط کہتے ہین۔
(کسم جیترا) متلون گل رنگارنگ۔
(کل) تلفظ کی وقت کی پیایش کلا ہی ہے۔
(کلکا) غنچہ گل۔
(کملاوتی) یعنی پدماوتی۔
(کنڈلکا) حلقہ۔ کنڈلیا بہی ہے۔
(کندک) گیند
(کوٹھا) خانہ۔ اسکی اصل کوشٹ ہے۔
(کیر) بیای معروف ایک ملک کا
نام۔ گوشت توتا۔

کاف فارسی

(گایتری) بفتح تحتانی و فوقانی مکسور مشدد
و رای مہملہ یای تحتانی معروف۔ وید کا ایک منتر
(گد) کہا ہوا کہنے کے لائق۔ فقرہ۔ نثر
(گر) طاقت ور۔ بہت بڑا۔
(گرڑ) اول رای مہملہ دوم رای ہندی طایر دن کے
بادشاہ کا نام جسکا باپ کشپ نام اور ماں کا نام
بنتا بفتح بای موحدہ و کسر نون و فوقانی بالف کشیدہ
اسکی شکل طاوس یا شتر مرغ کے مانند ہے سانپ
اسکی خوراک عظیم الجثہ ایسا کہ ذہن مین نہ سماوے
بقول بعض یہی رخ ہے رخ کا قد و قامت اتنا
بڑا ہے کہ ایک پنجے مین کئی ہاتھی دبا لے سچ پوچھو تو
قصہ خوانوں نے اسکو طیار کیا ہے۔ وشن دیوتا
کی سواری گرڑ پر ہوتی ہے۔ یہ اور پنگل برادر
علاتی اور باہم دشمن ہین۔ انکی عداوت کا
طول طویل قصہ مہابہارت مین مذکور ہے۔
(گن) اسکی اصل گنٹھ بفتح کاف فارسی و نون
غنہ و رای ہندیہ ہے جسکی معنی گروہ و تعداد
(گنگودک) گنگا جل۔
(گوپال) گائیان پالنے والا۔ یہ کنہیاجی کا لقب ہے
(گواکا) بفتح اول و ضم ثالث و الف مضموم
کاف تازی شد کشیدہ الف۔ جالی اور جہروکا
اسکی اصل گواکش ہے۔
(گیت) بیای معروف گانا۔

لام

(لگہو) تیز اور چہوٹا۔

(للت) خوبصورت۔
(لیلاکر) کھیلنے والا
(لیلاوتی) کھیل اور تماشے والی عورت۔

م

(ماترا) چھوٹا اکشر کے تلفظ میں جسقدر دیر لگے
(مایا) فریب۔ بازیگری کاذب۔ مہربانی
وہ چھپی جو بدھ کی ماں تھی۔
(مالتی) سوم فوقانی چمیلی۔
(مالنی) سوم نون باغبان کی عورت
(مت گیند) مت بمعنی مست اسی سے متوالا ہے
گیندر کی اصل گج اندر ہے یعنی ہاتھیوں کا راجا۔
اس سے مراد بڑا ہاتھی کل کے معنی مست ہاتھی۔
(مدہار) شراب کا وزن۔ خمار۔
(مدن ہرا) شہوت دور کرنیوالی عورت۔
(مدرا) شراب۔
(مدلیکھا) مستی رکھنے والا۔
(مدہتیا) بفتح اول و دال مہملہ مخلوط بہا مشدد
مکسور و تحتانی مخلوط بالف کشیدہ انگشت وسطی
اور وہ عورت جسکو شہوت و شرم برابر کی ہو
(مرار) بضم اول و رائے مہملہ بالف کشیدہ آخر رائے
مہملہ سر کا دشمن مر ایک دیو کا نام جسکو کرشن نے
مار ڈالا۔ آری بمعنی عدو۔ یہ کانہا کا لقب ہے
(مرکٹی) مکڑی۔ بندریا۔
(مرہٹا) اسکی اصل مہاراشٹر ہے
جسکی معنی بڑا فسادی۔
(مکنامن) دانہ مروارید۔
(ملکا) چمیلی۔
(مندر) بفتح سوم ایک پہاڑ کا نام اور
بکسر سوم مکان و شہر۔
(من موہن) دل لینے والا۔
(منورما) دل لبھانیوالی عورت۔
(منوریہہ) دل لبھانیوالا۔
(من ہنس) وہ منتر جو دل میں جپا
جاسے ذکر خفی۔
(من جری) ملائم۔ موتی۔ ایک درخت
کی بیل۔ تلسی۔
(مندرا) بکسر سوم۔ مکان کا حصہ۔
(من ہرن) دلبر۔
(موتی دام) موتیوں کا مالا۔
(مودک) ایک باجا۔ خوش کرنیوالا لڈو
وہ شخص جسکے ماں باپ مختلف قوم کے ہوں
(مول ہن) اصل جواہر۔

(مہی) زمین - یہہ مہہ سے ہے جسکی معنی کلان -

(مہابھنگپریات) بڑا بھنگپریات - بلتے بھنگپریات دیکھو -

(مہی دہر) پہاڑ - زمین اوہٹانیوالا شیش ناگ کا لقب

(مہک) خوشبو -

(میر) بیاے مجہول پہاڑ -

(میناولی) میناونکی قطار -

(منکیت) کامدیو -

(نون)

(ناری) عورت یہ نرسی منسوب ہے جسکی معنی مرد

(نراچکا) خدنگ یہ ناراچ سے ہے اکا علامت تانیث -

(نرندر) اسکی اصل نراندر ہی نر مرد اندر بادشاہ - شاہ مردان -

(نشپالکا) نش رات - پالکا حفاظت کنندہ رات کاٹنی والی عورت -

(نشٹ) جو چیز دیکھہ نہ پڑی یعنی غایب

(نگس سروپنی) سانپ کی شکل رکہنی والی -

(نیل روپ) نیلا رنگ رکہنی والا

ہاے ہوز

(ہاری) دل لینی والی - یہہ ہر سے ہی جسکی معنی لینا

(ہاکلکا) افسوس کی کلی -

(ہاریت) ایک منی اور ایک درخت کا نام ہے

(ہت برت) برت کا قطع کرنا باقی

(ہرش) چہوٹا اور اکشکی ایک قسم -

(ہرپد) وشن دیوتا کا پاؤن -

(ہرگیکا) وشن کا راگ -

(ہل) تحریر -

(ہلاس) خوشی - اصل اسکی الاس اور الاسکی اصل لس ہے جسکی معنی کہیلنا

(ہنسنی) ہنس طایر کی مادہ

(ہیر) سانپ اور ہیرا یعنی الماس -

خاتمہ

واذا بلغ الکتاب الی ہذا النصاب فلنختم حذراً عن الاطناب حامدین للّٰہ علی انعامہ الوافر الشامل وشاکرین لہ علی احسانہ المتقارب الکامل ومصلین علی نبینا مطلع قصیدۃ الوجود ومقطعہا فی عالم

شم هو دواحل بیته العادین المنتظم بجم نظم الملة والدین

قطعة

الا یا ایها النظار هذا　　کتاب کله تبر مذاب

حوی فی طیه علما شریفا　　بارفع شانه لا یستراب

له لفظ یفوق الدر نظما　　ومعنی لا یفارقه الصواب

فارجوکم دعاء الی الخیر　　وعافیة متی نفع الکتاب

لعل الله یغفر لی ذنوبی　　ویرحمنی اذا قام الحساب

تمت